اپنی نوعیت کی واحد مُستند، آسان فہم جامع اور شاندار صحیح کتاب



نمازِ محمدی ﷺ



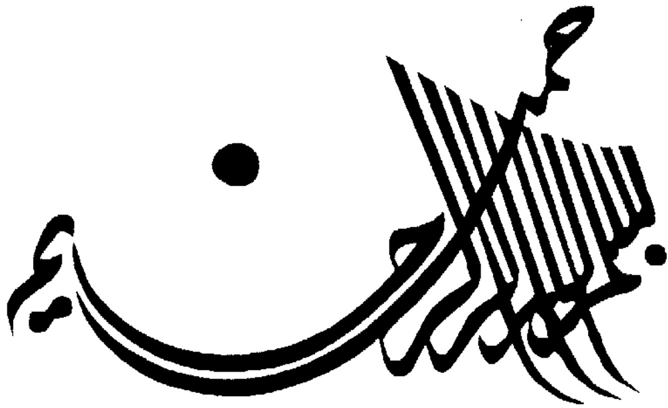
مع

مسائلِ طہارت، جنازہ اور مسنون اذکار و دُعائیں

ابو عامر سیف اللہ

نظرِ ثانی: شیخ الحدیث حافظ محمد عبداللہ رفیق





نمازِ محمدی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي (الحدیث)

''نماز اُسی طرح پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو''

اپنی نوعیت کی واحد مستند، آسان فہم جامع اور شاندار صحیح کتاب

نماز محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

مع

مسائل طہارت، جنازہ اور مسنون اذکار و دعائیں

ابو عامر سیف اللہ

نظر ثانی

شیخ الحدیث حافظ محمد عبداللہ رفیق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

252 ، 2

اب و ۔ ن

نام کتاب : نماز محمدی ﷺ
(مع مسائل طہارت، جنازہ اور مسنون اذکار و دعائیں)

مؤلف : ابو عامر سیف اللہ

نظر ثانی : شیخ الحدیث حافظ محمد عبداللہ رفیق

کمپوزنگ : قاسم گرافکس، منصورہ ملتان روڈ لاہور 0322-4464573

کمپوزر : عبدالرحمٰن انور

اشاعت اوّل : ۲۵ محرم الحرام ۱۴۳۲ھ بمطابق یکم جنوری 2011ء

ناشر : باب السلام

جامع مسجد الایمان شاہ فرید آباد نزد سکیم موڑ ملتان روڈ لاہور

0300-8105144، 0321-8869902

قیمت :

قدوسیہ اسلامک پریس

Tel # 042-37351124,7230585
Cell# 0321-7351350

تقدیم

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں مسلمان بنایا اور صحیح عقیدہ توحید کی سمجھ بوجھ عطا کی۔ کلمہ توحید کے اقرار کے بعد انسان عملی طور پر اپنے اسلام کا اظہار نماز کے ذریعے ہی کرتا ہے۔ نماز کفر اور ایمان کے درمیان حد فاصل اور بے حیائی اور برائیوں سے بچانے والی ہے۔

جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ کو نماز پڑھ کر دکھائی اور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھ کر دکھائی۔ نماز کے مسائل واضح کیے اور فرمایا: **صلُّوا کما رأیتمونی أُصلّی**۔

نماز اللہ تعالیٰ کے ہاں وہی قبول ہے جو نبی اکرم ﷺ کے طریقے کے مطابق ہو۔ تمام احادیث کی کتب میں کتاب الصلاۃ موجود ہے جہاں سے نبی اکرم ﷺ کا طریقہ نماز معلوم ہو جاتا ہے۔ لوگوں کی آسانی کے لیے بھی نماز کے موضوع پر بیسیوں کتب موجود ہیں۔ جن میں ہر ایک کی اپنی اپنی زبان میں نماز کے مسائل معلوم ہو سکتے ہیں۔ مسائل میں اختلاف نہیں اگر اختلاف ہے تو ہماری اپنی سمجھ بوجھ میں ہے۔ اکثر لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ نماز کا طریقہ وہی درست ہے جو ہمارے آباء واجداد کا تھا۔ وہ اپنے بزرگوں کے طریقے کو ہی بہتر سمجھتے ہیں۔ اگر انھیں مسنون طریقہ بتایا جائے تو فوراً یہ جواب دیتے ہیں کہ کیا ہمارے بڑے غلط ہی نماز پڑھتے رہے ہیں؟

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے: **وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَ نَا اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ** (المائدہ ۱۰۴)

''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو احکام نازل فرمائے ہیں، ان کی طرف اور رسول (ﷺ) کی طرف رجوع کرو تو کہتے ہیں کہ ہمیں وہی کافی ہے جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو دیکھا۔ خواہ ان کے بڑے کچھ سمجھ بوجھ نہ رکھتے ہوں اور نہ ہدایت رکھتے ہوں۔''

ہمارے لیے نبی اکرم ﷺ کی ذات گرامی ہی اسوۂ حسنہ ہے۔ انہیں کے طریقے کے مطابق نماز ادا کی جائے گی تو اللہ کے ہاں مقبول ہے ورنہ جتنی بھی خشوع و خضوع سے نماز ادا کی جائے گی سب بے کار اور فضول ہے۔ اگر نماز سنت نبوی کے مطابق ادا کی جائے تو یقیناً بے حیائی اور برائیوں سے روکنے والی ہے۔ نماز کو درست طریقے سے ادا کرنے سے ہی انسان نبی اکرم ﷺ کی شفاعت کا حق دار ہوگا۔ آپ ﷺ کے ہاتھوں حوض کوثر سے سیراب ہوگا اور جنت میں آپ ﷺ کا ساتھ نصیب ہوگا۔ دخول جنت کے عظیم مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ہمیں ہر حالت میں نبی اکرم ﷺ کی سنت پر عمل کرنا ضروری ہے۔

فاضل نوجوان محترم ابو عامر سیف اللہ صاحب نے اسی مقصد کے لیے ان تھک محنت اور کوشش سے نماز کے مسائل پر ایک مفصل کتاب تحریر کی ہے۔ کتب احادیث کا بغور مطالعہ اور تحقیق کے بعد صحیح احادیث کے حوالہ جات بھی درج کر دیے ہیں۔ نہایت آسان فہم انداز میں کتاب کو ترتیب دیا گیا ہے۔ شیخ الحدیث جناب حافظ محمد عبداللہ رفیق صاحب کی نظر ثانی سے اس کتاب میں مزید نکھار آ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف محترم کو جزائے خیر عطا فرمائے جن کی محنت و کاوش سے نماز نبوی کا یہ حسین گلدستہ مرتب ہوا۔ میں قارئین سے گزارش کروں گا کہ یہ کتاب اپنی طرف سے اور اپنے عزیز و اقارب کی طرف سے صدقہ جاریہ بنانے کے لیے دوسروں تک بھی پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو تمام معاملات میں سنت نبوی پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پروفیسر نجیب الرحمٰن کیلانی

جامع مسجد الایمان۔ شاہ فرید آباد

ملتان روڈ، لاہور

۲۹رشوال ۱۴۳۱ھ

فہرست

تصدیر

خطبہ نبوی ﷺ:

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ○

أَمَّا بَعْدُ!

فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَ خَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ [1]

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ. [2]

يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ○ [3]

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ○ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ○ [4]

(اس مسنون خطبے کو خطبہ حاجت کہتے ہیں یہ خطبہ جمعہ، عیدین، عام تقاریر و بیانات، درس و تدریس اور نکاح کے موقع پر پڑھا جاتا ہے)

ترجمہ: یقیناً تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ہم اس کی تعریف بیان کرتے ہیں اور اس سے مدد مانگتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے تو اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ گمراہ کر دے تو اسے کوئی

---

[1] صحیح مسلم: الجمعة، باب تحفیف الصلوٰة والخطبة۔ حدیث ٨٦٧، ٨٦٨۔ سنن نسائی: ٣٢٧٨

[2] آل عمران: آیت ١٠٢ [3] النساء: آیت ١ [4] الاحزاب: آیات ٧٠، ٧١، رواه الاربعة واحمد والدارمی و روی البغوی فی شرح السنة مشكوة مع تعليقات الالبانی، النكاح، باب اعلان النكاح ..... و قال الالبانی حدیث صحیح۔

ہدایت نہیں دے سکتا۔ اور میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ یقیناً محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد!

یقیناً باتوں میں سب سے اچھی بات ''اللہ کی کتاب'' ہے اور طریقوں میں سب سے اچھا طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔ اور تمام کاموں سے بدترین کام وہ ہیں جو (اللہ کے دین میں) اپنی طرف سے نکالے جائیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ اور تمہیں صرف اور صرف صحیح مسلمان ہونے کی حالت میں ہی موت آئے۔

اے لوگو! اپنے رب سے ڈر جاؤ جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور (پھر) اس سے اس کی بیوی کو پیدا کیا اور پھر اس (اللہ) نے ان دونوں سے بہت سارے مردوں اور عورتوں کو (زمین پر) پھیلا دیا۔ اور اللہ سے ڈر جاؤ جس (کے نام) کے ذریعے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتے توڑنے سے بھی بچ جاؤ۔ بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگرانی کر رہا ہے۔

اے ایمان والو! اللہ سے ڈر جاؤ اور بالکل سیدھی بات کہو۔ وہ تمہارے اعمال (کام) ٹھیک کر دے گا اور وہ تمہارے گناہ بھی تمہیں بخش دے گا اور جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی تو وہ واقعی ہی بہت بڑی کامیابی پر فائز ہو گیا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ ط اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ ط اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؀

حمد و ستائش اور تعریف و توصیف فقط اللہ ذوالجلال والاکرام کے لیے ہے کہ جس نے ہستی ہائے عالم کو عارضی وجود و ثبات بخشا۔

اور ان گنت و بے شمار درود و سلام اور رحمت و برکات، سید البشر، محبوب کبریا، سراج منیر، بشیر و نذیر، امام الانبیاء، خاتم النبیین اور رحمۃ للعالمین سیدنا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ،

مقدسہ، مطہرہ، منزّہ و مزکیہ پر، کہ جنہوں نے اس جہانِ خشک و تر میں حق کا بول بالا فرما کر اس ظلمت کدہ کو بقعۂ نور میں بدل دیا۔

آپ ﷺ کی عظمت و رفعت کو ہم جیسے عاصیوں کی کج مج زبان و قلم کی کیا احتیاج و پرواہ، نعت و مدح سرائی کا حق وہی ہے جو اللہ رب العالمین نے اپنی عظیم بابرکت اور بلند و بالا کتاب میں جابجا ارشاد فرمایا۔ آپ ﷺ نے انسانوں کے لیے حق کی اعلیٰ و ارفع، نافع و سودمند، طیبات، پاکیزہ اور فائدہ مند اشیاء منتخب کر دیں اور باطل کی خس و خاشاک اور جھاڑ جھنکار کو چھانٹ چھانٹ کر الگ کر دیا۔ المعروف کو اپنانے کا حکم اور منکرات کی آلائشوں میں آلودہ ہونے سے منع فرمایا اور بحکم الٰہی اہلِ جہاں کے لیے ''طیبات'' (پاکیزہ چیزوں) کو حلال اور خبیث اشیاء کو حرام کر دیا۔ انسانیت، جو کفر و شرک اور فسق کی ضلالت کے بوجھ تلے دب چکی تھی اور گمراہی کی دلدل میں پھنس کر اس کا حلیہ بگڑ چکا تھا، آپ ﷺ نے اسے بوجھوں تلے سے نکال کر اس کا تزکیہ فرمایا۔ اسے کتاب و حکمت کی نورانی تعلیم کے زیور سے آراستہ و پیراستہ اور مزین و خوشنما بنا دیا۔

اغیار نے انسان کو دنیوی لذائذ و لطائف اور عیش و عشرت کے لیے ڈھیروں سامان تو فراہم کر دیا مگر اسے تباہی و ہلاکت کے دھانے سے بچا کر انسانیت و سالمیت کا درس و ارشاد اور کامیابی و فیروزمندی کا سبق سکھلا کر اسے اس کی بلند مسندِ عزت و شرف پر بٹھانا، یہ محمد رسول اللہ ﷺ کا ہی کام ہے جو کہ اصل ہے۔ آپ ﷺ نے بندوں کو بندوں کی عبادت سے ہٹا کر بندوں کو بندوں کے معبودِ حقیقی کی عبادت پر لگا دیا۔ انہیں ادیانِ باطلہ کے جور و ستم سے نکال کر اسلام کی فطری عدالت میں لا کھڑا کیا اور دنیا کی تنگی سے نکال کر آخرت کی وسعتوں پر گامزن کر دیا۔ انسانوں کو انسانوں کی غلامی کے چنگل سے نجات دلا کر ان کا رشتہ ان کے رب سے جوڑ دیا، جس سے ہر شخص حسبِ استعداد فطرت و حوصلہ اپنے اپنے مرتبے پر پہنچ گیا۔

آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام اس کے بندوں کو کماحقہٗ پہنچا دیا۔

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

☆ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ.

میں نے جنات اور انسانوں کو محض اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔ ❶

☆ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ط اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ط ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

فرمانروائی صرف اللہ ہی کی ہے۔ اُس کا فرمان ہے کہ تم سب سوائے اس کے کسی اور کی عبادت نہ کرو۔ یہی دین درست ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ❷

☆ فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ

تو اسی کی بندگی کر اور اس کی عبادت پر جم جا۔ ❸

یعنی دو باتوں میں لگے رہو۔ ساری ہی کامیابیاں انہی سے ملیں گی۔ اس (اللہ) کی ہی عبادت کرو اور اس کی راہ میں جتنی مشکلات پیش آئیں جھیلتے رہو۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ط وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

تم نمازیں قائم کرو اور زکوٰۃ دیتے رہا کرو اور جو کچھ بھلائی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے سب کچھ اللہ کے پاس پا لو گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے۔ ❹

☆ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ط هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ط مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ط هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ لا ۝ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ. وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ط هُوَ مَوْلٰىكُمْ ج فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝

اے ایمان والو! رکوع اور سجدہ کرتے رہو اور اپنے رب کی عبادت میں لگے رہو اور نیک کام

❶. پ۲۷، سورۃ الذٰریٰت، آیت: ۵۶ ❷. پ۱۲، سورۃ یوسف، آیت: ۴۰

❸. پ۱۶، سورۃ مریم، آیت: ۶۵ ❹. پ۱، سورۃ البقرہ، آیت: ۱۱۰

کرتے رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اور اللہ کی راہ میں ویسا ہی جہاد کرو جیسے جہاد کا حق ہے۔ اسی نے تمہیں برگزیدہ بنایا ہے اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی۔ دین اپنے باپ ابرہیم علیہ السلام کا قائم رکھو، اسی اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ اس قرآن سے پہلے اور اس میں بھی تا کہ پیغمبر تم پر گواہ ہو جائے اور تم تمام لوگوں کے گواہ بن جاؤ۔ پس تمہیں چاہیے کہ نمازیں قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اللہ (کے دین) کو مضبوطی سے تھام لو وہی تمہارا ولی اور مالک ہے۔ پس وہ اچھا مالک ہے اور اچھا مددگار ہے۔ ❶

ارکانِ اسلام میں نماز کی اہمیت:

کلمۂ توحید کے ذریعے دائرۂ اسلام میں داخل ہونے کے بعد مسلمان پر یہ چیزیں فرض ہوتی ہیں اقامت الصلوٰۃ، روزہ، زکوٰۃ اور حج۔ ایمانیات ویقینیات میں سے اللہ پر ایمان لانا اور پھر اس پر ڈٹ جانا، اس کے رسولوں پر اس کی نازل شدہ کتابوں پر، اس کے فرشتوں پر، اچھی اور بری تقدیر پر، قیامت کے دن پر، جنت اور دوزخ کے برحق ہونے پر ایمان ویقین رکھنا فرض ہے۔

ارکانِ اسلام میں سے ہر رکن کے پسِ پردہ اور پیشِ پردہ بے شمار حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ سب سے پہلے نماز فرض کی گئی، نماز ہمیں تقویٰ کی راہ دکھاتی ہے۔ استکمالِ تقویٰ کے لیے روزے کا ہونا ایک فطری امر تھا تو نماز کے بعد روزہ فرض کر دیا گیا۔ روزہ اگرچہ نماز کا عملی نتیجہ ہے لیکن وہ خود بھوک و پیاس کا احساس دلا کر زکوٰۃ کی علت بن جاتا ہے۔ ان فرائض کی مشقوں سے گزر کر جب مومن کندن ہو جاتا ہے تو اسلام اسے سلجھا کر فطری نمونے کے طور پر حرم میں عجز وانکساری کی حالت، فقیرانہ لباس میں پیش کر دیتا ہے۔ اس جامع مرقعِ عبادت میں جزوِ نماز عالمگیر عمل پھر پیش کر دیا تا کہ پوری دنیا کے سامنے فقط اللہ تعالیٰ کی ہی علی الاعلان عبادت کا عملی اظہار ہو جائے۔

تمام اسلامی عبادات کی عمارت کو کلمۂ توحید (کلمہ طیبہ) کی مضبوط و مستحکم بنیاد پر استوار کیا گیا۔ اس مضبوط بنیاد کے بغیر عبادات دھول اور گرد کی فضول حیثیت رکھتی ہیں جسے قرآن نے منافقت سے تعبیر کیا ہے۔ اسی لیے قرآن نے سب سے زیادہ زور ''عقائد واصول'' پر دیا ہے۔

❶ پ ۱۷، سورۃ الحج، آیات ۷۷-۷۸

جس سے قلب وروح کی طہارت و پاکیزگی حاصل ہوتی ہے اور اسی سے کفر وشرک اور فسق کی نجاست وگندگی دھل جاتی ہے۔

اسلام اور ایمان واعتقاد کے نور سے محروم شخص کوقرآن نے نجس (پلید) قرار دیا ہے" اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ " ❶

یہ نجاست وپلیدگی انسان کے جسم میں نہیں ہوتی بلکہ اس کے ایمان واعتقاد اور عمل میں ہوتی ہے۔ اگر یہ نجاست جسم میں ہوتی تو کنوؤں، دریاؤں اور سمندروں کا پانی اسے دھوڈالتا۔ بارش اور اولوں کا پانی اسے نچوڑ دیتا۔ نہروں اور ندیوں کا پانی اس کے دھبے مٹادیتا یا پھر انسان کا بنا ہوا کپڑا اسے پونچھ دیتا۔ لیکن نہیں، بالکل نہیں، یہ تو دل، روح اور عمل کی گندگی ہے جس پر نہ تو پانی بہایا جاسکتا ہے اور نہ کوئی ہاتھ اسے صاف کرسکتا ہے۔ روح وقلب کی درزوں اور نسوں تک کی دھلائی اگر کوئی چیز کرسکتی ہے تو وہ ہے اللہ پر کامل ایمان اور اس پر قربان ہوجانے تک کی عملی محبت!

اسی لیے تو نبی ﷺ نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو یہ نصیحت فرمائی کہ "قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ" کہہ دے کہ میں اللہ پر ایمان لایا، اور پھر (اس بات پر) ڈٹ جا۔ ❷

ایسا پکا ایمان ہو کہ دنیوی حالات کے تقاضے اسے کمزور نہ کرسکیں۔ باطل کے طوفانی تھپیڑے اسے اکھاڑ نہ سکیں۔ رسوم ورواج اور روایات کی آندھیاں اسے ہلا نہ سکیں۔ مصیبتوں اور تنگدستیوں کی منہ زور ہوائیں اسے متزلزل نہ کرسکیں۔ ایک مضبوط ومستحکم ایمان وعقیدے پر نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کی بنیاد رکھ کر پھر عقیدے پر زور دیا گیا ہے، کیونکہ اگر بنیاد پھس پھسی ہوتو اس پر کوئی عمارت قائم نہیں رہ سکتی۔

اسلام نے روح وقلب کی طہارت و پاکیزگی کے ساتھ ساتھ جسم کی نظافت ونفاست پر بھی خوب زور دیا ہے جیسا کہ اس کتاب کے "طہارت کے بیان" میں مذکور ہے۔

ارکانِ اسلام وہ بنیادی مشقیں ہیں جن کے ذریعے معاشرتی، سماجی، سیاسی اور اقتصادی زندگی میں سکینت وخوشگواری پیدا ہوتی ہے۔

---

❶. پارہ ۱۰، سورۃ التوبہ، آیت : ۲۸ ❷. صحیح مسلم

نماز باجماعت کے لیے دن میں پانچ مرتبہ مسجد کے میناروں کی جانب سے فضائے بسیط میں یہ پرکشش مشکبو گونج اٹھتی ہے کہ "اللہ اکبر، اللہ اکبر" جو کہ اللہ عزوجل کی عظمت و کبریت کا ایک اعلان و پرچار ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی کا کام جو کہ اصل اور سب کاموں سے بڑا اور اہم ہے، اس کی طرف متوجہ ہوں۔ "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کی آواز، تمام معبودانِ باطلہ کا انکار اور فقط الٰہ العالمین کی وحدانیت کے اقرار کی شہادت ہے۔ "اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ" دنیا کے نجات دہندہ، منبع رشد و ہدیٰ رحمۃ للعلمین ﷺ کی ناموسِ رسالت و نبوت کی گواہی ہے "حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ" کی پکار نظامِ نماز کی اقامت و دائمت کی دعوت ہے۔ "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ" کی صدا انسان کی فلاح و بہبود اور اس کی اصل کامیابی و کامرانی کی طرف ایک عمدہ بلاوا ہے۔ پھر "اللہ اکبر، اللہ اکبر" کا تکرار اللہ ذوالجلال کی بڑائی و کبریائی کی یقین دہانی ہے اور "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کے آخری کلمات ہر غیر اللہ کی نفی کرتے ہیں۔ باطل کا انکار اور الٰہ رب العالمین کا اقرار ہے۔

مٹ نہیں سکتا مردِ مسلماں، کہ ہے
اس کی اذانوں سے فاش سرِّ کلیمؑ و خلیلؑ
دیں اذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں
کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں
شان آنکھوں میں نہ جچتی تھی جہانداروں کی
کلمہ پڑھتے تھے ہم چھاؤں میں تلواروں کی

جانشینِ بلال رضی اللہ عنہ جب کانوں میں انگلیاں رکھ کر یہ مسحور کن صدائے بازگشت بلند کرتا ہے تو دولتِ ایمان سے معمور اہلِ دل اس مشکبو گونج کی کشش پر کشاں کشاں چلے آتے ہیں۔ جیسے شاموں کو نغمہ سنج طیور شاداں و فرحاں اپنے بسیروں کی جانب سکون پانے رواں دواں ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور پانچ مرتبہ حاضر ہونے سے مومنوں میں اخوت، مساوات، ہمدردی اور دیگر تعلیمِ نبوی ﷺ کا جذبہ ہمہ تن امڈا ہوا رہتا ہے۔ شاہِ ادب حضرت مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ نماز باجماعت کی تصویر کشی یوں کرتے ہیں۔

نماز ہی وہ عملِ عظیم ہے جو اسلام کے تمام عقائد و اعمال کا جامع ترین نمونہ ہے۔ کس طرح سینکڑوں ہزاروں منتشر افراد مختلف مقاموں، مختلف جہتوں، مختلف شکلوں اور مختلف لباسوں میں آتے ہیں، لیکن یکا یک صدائے تکبیر سب کے انتشار کو ایک کامل اتحادی جسم میں تبدیل کر دیتی ہے۔ یہاں تک کہ ہزاروں اجزاء کا یہ منتشر مواد بالکل ایک جسم کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ سب کے وجود ایک ہی صف میں جڑے ہوئے سب کے کاندھے ایک دوسرے سے ملے ہوئے سب کے قدم ایک ہی سیدھ میں، سب کے چہرے ایک ہی جانب، قیام کی حالت ہے تو سب جسم واحد کی طرح کھڑے ہیں، جھکاؤ ہے تو تمام صفیں بیک وقت جھکی ہوئی ہیں۔ ظاہر کے ساتھ باطن بھی یکسر متحد و ممزوج، سب کے دل ایک ہی کی یاد میں محو، سب کی زبانیں ایک ہی کے ذکر میں مترنم، پھر دیکھو، سب کے آگے صرف ایک ہی وجود امام کا نظر آتا ہے۔ جس کے اختیار میں جماعت کے تمام اعمال و افعال کی باگ ہوتی ہے۔ جب چاہے سب کو جھکا دے، جب چاہے سب کو اٹھا دے۔ [1]

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے (اقبال)

ہے کوئی دنیا میں ایسا مذہب!! جو مساوات کی ایسی عمدہ مثال قائم کر سکے؟ روزانہ پانچ مرتبہ بادشاہ و فقیر، آقا و غلام، مالک و ملازم، امیر و غریب گویا کہ تمام بڑوں اور چھوٹوں کو انسانیت کی لڑی میں مساوی المرتبہ کر دکھانا، یہ صرف اور صرف دینِ اسلام کا ہی طرۂ امتیاز ہے۔

صلوٰۃ کا معنی و مفہوم:

صلوٰۃ کا معنی ہے (۱) دعا، تسبیح، (۲) خاص اسلامی عبادت، جو مقررہ اوقات میں خاص شرائط کے ساتھ ادا کی جاتی ہے۔ [2]

---

[1]. مسئلہ خلافت، ص ۴۷ [2]. القاموس الوحید ص ۹۳۹

یہودیوں اور عیسائیوں میں بھی نماز کا رواج تھا۔

زمانۂ قدیم میں ایرانی لوگ اپنے مغوں (آتش پرست رہنما)، مُوبدوں (پارسی، فلاسفر، حکماء، راہنما) اور بادشاہوں کے سامنے تعظیماً کھڑے رہنے کو اپنی نماز کہتے تھے۔

مشرکینِ عرب نے خانۂ کعبہ اور اس کے صحن میں اپنے قدیم بزرگوں کے نام سے موسوم بُت (دیوتے) رکھے ہوئے تھے، وہ ان کے پاس جا کر تالیاں اور سیٹیاں بجانے کو اپنی نماز کہتے تھے۔ قرآن مجید میں ہے کہ:

وَمَا كَانَ صَلٰوتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ؕ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝

اور ان کی نماز، کعبہ کے پاس صرف یہ تھی، سیٹیاں بجانا اور تالیاں بجانا۔ سو اپنے کفر کے سبب اس عذاب کا مزہ چکھو۔ [1]

مشرکین جس طرح بیت اللہ کا ننگے ہو کر طواف کرتے تھے اسی طرح طواف کے دوران وہ انگلیاں منہ میں ڈال کر سیٹیاں بجاتے اور ہاتھوں سے تالیاں بجاتے۔ اس کو وہ عبادت اور نیکی تصور کرتے تھے۔ جس طرح آج کل بھی جاہل صوفی لوگ، جب ان کے جسم میں شیطان داخل ہو جاتا ہے تو انہیں حال چڑھ جاتا ہے اور ان پر وجد طاری ہو جاتا ہے پھر اُلٹی سیدھی حرکتیں کرتے ہیں۔ یہ لوگ مسجدوں اور آستانوں میں جھومتے، رقص کرتے، ڈھول پیٹتے اور دھمالیں ڈالتے ہیں اور کہتے ہیں یہی ہماری نماز اور عبادت ہے۔ ناچ ناچ کر ہم اپنے یار (اللہ) کو منا لیں گے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْخُرَافَاتِ.

منافقین کی روش ہمیشہ مکاری اور دھوکہ دہی پر مبنی رہی۔ قرآن مجید نے ان کی منافقت آمیز نماز کا پول یوں کھولا ہے:

وَاِذَا قَامُوْۤا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ۙ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَآءِ وَلَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَآءِ

[1] پ۹، سورۃ الانفال، آیت: ۳۵

اور جب یہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو کاہلی و سستی میں کھڑے ہوتے ہیں (جیسے مارے باندھے کھڑا ہو جائے) محض لوگوں کو دکھانے کے لیے نماز پڑھتے ہیں اور اللہ کا ذکر نہیں کرتے مگر تھوڑا سا، کفر اور ایمان کے درمیان متردد کھڑے ہیں کہ نہ ادھر ہیں اور نہ ادھر۔ نہ ان کی طرف ہیں اور نہ ان کی طرف (یعنی نہ تو مسلمانوں کی طرف ہیں اور نہ ہی مسلمانوں کے دشمنوں کی طرف)۔ ❶

مسلمانوں اور مومنوں کی نماز:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ○

پس اللہ کا ذکر کرو جس طرح کہ اس نے تمہیں اس بات کی تعلیم دی جسے تم نہیں جانتے تھے۔ ❷

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ

نماز اس طرح پڑھو، جس طرح تم مجھ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔ ❸

اقامتِ نماز اور اس کے فوائد:

قرآن نے نماز کو بطور رسم و رواج پڑھنے کا حکم نہیں دیا بلکہ کامیاب زندگی کے لیے ایک منظم و متشکل معاشرہ و ماحول قائم کرنے کے لیے، اس کے لیے اقامت الصلوٰۃ (نماز قائم کرنا) کا لفظ منتخب کیا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ نماز کو اس کی تمام حدود و قیود، مکمل شرائط و ضوابط، اس کے اغراض و مقاصد کی تکمیل اور اس کی تمام متقاضیات کی تعمیل کرنا ہے۔ تکمیلِ ارکان، حدود و شرائط اور خشوع و خضوع کے تمام لوازم سے مملو نماز ہی انسان کے لیے تسکینِ روح اور تعمیرِ شخصیت کا باعث بنتی ہے اور زندگی کے تمام پہلوؤں پر اپنی برکات و ثمرات کے آثار مرتب کرتی ہے۔ صحیح اقامت الصلوٰۃ سے انسان لامحالہ فحشاء و منکر (بے حیائی، بداخلاقی اور برائی) سے بچتا ہے اور ایمان، عملِ صالح اور تلقینِ حق و صبر کے زیور سے آراستہ و پیراستہ ہوتا ہے۔ کتنے ہی لوگ نماز کو

❶. سورۃ النساء۔ آیات ۱۴۲۔۱۴۳ ❷. سورۃ البقرہ، آیت: ۲۹۳ ❸. صحیح بخاری: ۶۳۱

"رسماً" پڑھ جاتے ہیں مگر اس کے تقاضے پورے نہ کرنے کی وجہ سے نماز کے فوائد سے محروم رہ جاتے ہیں۔ نماز ادا کرنے کے باوجود بھی جو لوگ برائیوں میں مبتلا ہوتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ ایسے شخص کی نماز میں نقائص وعیوب واقع ہیں جس کی وجہ سے اسے نماز کی لذائذ و بخشائش اور فوائد وثمرات حاصل نہیں ہور ہے ہیں۔

اقامت الصلوٰۃ سے انسان روشن ضمیر، پاکیزہ شخصیت، عمدہ ومہذب کردار، حسن اخلاق، تہذیب نفس کا حامل اور منبع شرافت کے باکمال درجات کو پہنچتا ہے۔ فرائض کی پابندی کے ساتھ نوافل کی باقاعدگی سے مومن کی روحانی ترقی کو تازگی میسر ہوتی ہے اور اسی سے وہ احسنِ تقویم سے صالحین واوّابین کی معراج اور مقامِ بلند پر شرف رسا ہوتا ہے۔

نماز اور اجزائے نماز کے مقاصد میں خشوع وخضوع اور طہارتِ نفس کو اوّلیت حاصل ہے ایسی صفات سے خالی نماز، اصل نماز نہیں بلکہ وہ منافقین کی نماز کے مشابہہ ہے۔

حقیقی معنوں میں ادا کی جانے والی نماز ہی مومن کو مشکلات وتنگدستی سے چھٹکارا دلاتی ہے کیونکہ اس سے اللہ کی مدد پہنچتی ہے۔ اہلِ ایمان سے کہا گیا ہے کہ "وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ" صبر اور نماز کے ذریعے مدد مانگو۔ ❶

اصل نماز ہی فواحش ومنکرات سے روکتی ہے تاکہ وہ مومن کی زندگی کو پاکیزہ وستھرا بنائے ایسی خصوصیات نہ نوازنے والی نماز میں نقائص اور کوتاہیاں ہونے کی وجہ سے اس کی قوت ماند پڑ جاتی ہے۔

نماز کی فکر اور اس کی باقاعدگی سے بندے کا اللہ تعالیٰ کے ہاں تقرب بڑھ جاتا ہے اور اس کا ایمان اس قدر پختہ ومضبوط ہوتا ہے کہ دنیا اور دنیا دار طبقہ اسے ہیچ نظر آتا ہے وہ دنیا کی جھوٹی ہستیوں کی پرواہ نہیں کرتا۔

نماز ہی کے ذریعے مومن کو طاقت کے اصل سرچشمے کی پہچان ہوتی ہے وہ اہلِ جہاں سے مستغنی اور سیر چشم ہو جاتا ہے۔

❶. البقرہ: آیت ٤٥

نماز کو درست کرنا اور ٹھیک طریقے پر ادا کرنا اوّلین رکنِ دین ہے۔ اگر تمام مسلمان صرف اپنی نمازیں درست واستوار کر لیں تو دین کی ساری سربلندی حاصل ہو سکتی ہے۔

نماز اور خشوع وخضوع:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ○

یقیناً ایمان لانے والے فلاح پا گئے جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں۔ ❶

''فلاح'' کے لغوی معنی ہیں چیرنا، پھاڑنا۔ کاشت کار کو بھی فلاح کہا جاتا ہے کیونکہ وہ بڑی محنت وجانفشانی سے زمین کو چیر پھاڑ کر اس میں بیج ڈالتا ہے اور بعد میں پھل پانے کی کامیابی پر پُرامید، خوش اور مسرور ہوتا ہے۔ شریعت کی نظر میں کامیاب وہ شخص ہے جو دنیوی باطل نظاموں اور رسوم ورواج کو چیرتا پھاڑتا، کاٹتا، لتاڑتا اور روندتا ہوا اللہ کے دین کو اجاگر کرتا ہوا اس کی خوشنودی کے مطلوب ومقصود تک پہنچ جائے۔ اس راستے میں دنیوی کامیابی بھی میسر ہو جائے تو ''سبحان اللہ'' ورنہ قیامت کے دن اصل کامیابی تو اس کے قدم چومے ہی چومے۔

''خشوع'' کا پورا مفہوم کسی ایک لفظ میں ادا نہیں کیا جا سکتا۔ آپ کسی باہیبت اور اجلال والے مقام میں کھڑے ہو جائیں تو آپ کے ذہن وجسم پر کیسی حالت طاری ہو جائے گی؟ ایسی ہی حالت کو عربی میں ''خشوع'' کہتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ○

اور وہ (مومن) اپنی نمازوں کی نگہداشت کرتے ہیں۔ ❷

کون ہے؟ جو نماز کی صحیح لذت اپنی نمازوں میں پاتا ہے اور جب نماز کی لذت ہی نماز سے علیحدہ کر لی جائے تو پھر وہ ایک جسم ہے جس میں جان نہیں، ایک پھول ہے جس میں خوشبو نہیں، ایک ڈھانچہ ہے جس میں روح نہیں۔ یہ کیسی نماز ہے؟ ٹکریں ہی ٹکریں!! بے سود، بے فائدہ، بے نتیجہ، بے اثر۔

---

❶. پ ۱۸، سورۃ المومنون، آیت ۱-۲ ❷. سورۃ المومنون، آیت: ۹

تیری نماز بے سرور، تیرا امام بے حضور
ایسی نماز سے گزر، ایسے امام سے گزر (اقبال)

دراصل، دعوت وجہاد کے فقدان سے دلوں کے چولھے سرد پڑ گئے۔ افسوس! اب ان میں کوئی گرمی باقی نہ رہی ورنہ اگر ہماری نمازوں میں سوز وگداز اور عجز والحاح ہوتا تو دنیا اور دنیا کے ساتھ دین کی کامرانیاں ہمارا مقدر ہوتیں۔

انقلاب آمیز اور تقرب الی اللہ کا ذریعہ بننے والی وہ نماز ہوتی ہے کہ دنیا و مافیھا سے ماورا ہو کر مالک حقیقی کے حضور عجز وانکساری کے عالم میں، مجرم کا کٹہرے میں بے چارو بے بس ہونے کی طرح کھڑے ہو جانا۔ تکبیر تحریمہ کہنے سے ہی دل کی انگیٹھی میں ایمان کی چنگاری مچ اٹھے اور مژگوں سے اشکوں کے اشک ابل آئیں۔ اللہ ذوالجلال کے جلال کے رعب سے خوف و ہیبت کا اثر طاری ہو، سوز وگداز، عجز والحاح، خشوع وخضوع، کیف وسکون، اطمینان وسرور اور لذت وچاشنی سے لبریز عبادت گزار بندے پر اس کے معبود کو پیار آ جائے اور وہ اپنے بندے پر مغفرتوں، بخششوں اور عنایتوں کے در کھول دے اور ایسی شاندار نماز پر ملائکہ بھی رشک کناں ہوں۔ (سبحان اللہ)

غافل نمازیوں کو سرزنش:

نماز، نمازی کو اخلاقیات کی درستگی کے لیے ایک عمدہ تربیت دیتی ہے۔ ایک شخص نمازیں تو خوب پڑھتا ہے مگر حقوق العباد کا خیال نہیں رکھتا، ہمسائے پر توجہ نہیں دیتا، بیمار کی تیمارداری نہیں کرتا، غرباء، یتامیٰ، مساکین اور بیوگان کی مدد نہیں کرتا، رشتہ داروں سے اچھا سلوک نہیں کرتا، اگر کوئی اس سے کچھ مانگ لے تو اسے دیتا نہیں وغیرہ وغیرہ قباحتیں ہوں اور پھر نمازیں بھی ادا کیے جا رہا ہے۔ افسوس! ایسا شخص نماز کو رسمًا ادا کر رہا ہے حالانکہ صرف رسمی نماز پڑھنے کا کہا ہی نہیں گیا۔ نماز اپنی ادائیگی کے بعد جن چیزوں کا مطالبہ کرتی ہے وہ ادا ہوں تو بہتر، ورنہ ایسے ریاکار نمازی پر سخت سرزنش کی گئی ہے کیونکہ جس طرح ''حقوق اللہ'' ادا کرنا عبادت ہے ٹھیک اسی طرح ''حقوق العباد'' کی ادائیگی بھی اللہ کی عبادت ہے۔ دیکھیں! حقوق اللہ اور حقوق العباد، دونوں کو

نماز (عبادت) کے ساتھ یکساں ذکر کیا گیا ہے:

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ○ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ○ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ○ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ○

ان نمازیوں کے لیے افسوس (اور ویل نامی جہنم کی جگہ) ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں، جو ریا کاری کرتے ہیں اور برتنے کی چیز روکتے ہیں۔ ❶

کعبے سو بار وہ گیا، تو کیا
جس نے یاں ایک دل میں راہ نہ کی

اسلامی نظام میں اہمیتِ نماز:

ساری زمین اور اس پر موجودات ومخلوقات، اللہ کا ملک ہے۔ ✱ اور اللہ کے ملک پر حکومت اللہ کے فرمانبردار، مسلمان اور مومن بندوں کا ہی حق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ملک کو کفار کے قبضے سے چھڑانا، یہ امتِ مسلمہ پر فرض بھی ہے اور قرض بھی۔ اُمتِ مسلمہ کے سربراہ کو خلیفۃ المسلمین، امیر المومنین اور امامِ شرعی کے القاب سے پکارا جاتا ہے۔ وہ اللہ کے ملک کی ہر ریاست میں اپنے امیر متعین کرتا ہے۔ اور ہر ایک امیر اپنے علاقے کے مختلف حلقوں میں حسبِ ضرورت ذیلی امیر تعینات کرتا ہے۔ اس اسلامی نظام کو نظامِ خلافت اور نظامِ امارت کہا جاتا ہے۔ جس میں طاقت کا سرچشمہ، حاکم، مقتدر اور مقنن صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس نظام کو پیش کرنے والے سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

خلیفۃ المسلمین اور اس کے ماتحت تمام چھوٹے اور بڑے امیروں کا کام یہ ہے کہ اللہ کی زمین کے اوپر، اللہ کے بندوں پر اللہ کی حکومت کا نفاذ کرنے کے لیے اپنی تمام توانائیاں کھپا دینا۔ جو لوگ اسلامی نظام کو قبول کرنے سے انکار کریں تو ان کافروں سے لڑائی، جنگ اور معرکہ

---

❶ سورۃ الماعون ٤-٧ ✱ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانوں اور زمین کا ملک، اللہ کا ہی ہے۔ (الشوریٰ: ٤٩) وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ۔ مُلک میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ (بنی اسرائیل: ١١١)

آرائی کرنا، اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا پیغام اس کے بندوں تک پہنچانے میں حائل تمام رکاوٹیں توڑنا اور مشکلات ختم کرنا، اس کو ہی ''جہاد'' کہا جاتا ہے یعنی کہ بندوں کو بندوں کی غلامی سے نکال کر اللہ تعالیٰ کی غلامی میں دے دینا۔

اسلامی نظام کے نفاذ کا اوّل مقصد ''اِقَامَةُ الصَّلٰوۃ'' (نماز قائم کرنا) ہے۔ اسی لیے تو اس قادرِ مطلق نے اپنی کتاب قرآن مجید میں بارہا مرتبہ اس چیز پر زور دیا ہے کہ ''وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ'' نماز کا نظام قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو۔ اس نظام کو مضبوط، مربوط اور منظم و متشکل رکھنے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہر امتی کی تربیت و ذہن سازی اس طرح کی ہے کہ ''کُلُّکُمْ رَاعٍ وَ کُلُّکُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ'' تم میں سے ہر کوئی رعیت والا ہے اور تم میں سے ہر کسی سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ ❶

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ. ❷

وہ لوگ کہ جب ہم انہیں زمین میں حکومت عطا کریں تو (۱) وہ نظامِ نماز قائم کرتے ہیں، (۲) زکوۃ دیتے ہیں، (۳) نیک کاموں کا حکم دیتے ہیں اور (۴) بُرے کاموں سے روکتے ہیں۔

مگر افسوس! آج اُمتِ مسلمہ (جماعت) کا امام و امیر (خلیفۃ المسلمین) نہ ہونے کی وجہ سے اُمت ریاستی حد بندیوں کی نذر ہوگئی۔ اتفاق و اتحاد اور ائتلاف، انتشار و افتراق کا شکار ہو گئے۔ نماز کا نظام قائم نہ رہا اور نظامِ زکوۃ کی جگہ ٹیکس کا عذاب مسلط ہوا۔ یاد رہے کہ اقامت الصلوۃ کے بہت سے اجتماعی فوائد و ثمرات اور رحمت و برکات کی لذائذ و نعم فقط اسلامی نظامِ خلافت میں ہی مضمر ہیں۔ لہٰذا ایک خالص مسلمان کو چاہیے کہ وہ قومیت و وطنیت کا حصار توڑ کر اپنی ملت پر مجتمع ہونے کے لیے کوشاں ہو۔

---

❶. صحیح بخاری ❷. الحج: آیت ٤١

مسائلِ نماز میں وجہِ اختلاف:

مسلمانوں میں نماز سمیت بیشتر فروعی مسائل میں اختلاف کی ایک بہت بڑی وجہ "تقلید" ہے جو سنت کے مطابق نماز پڑھنے میں بھی رکاوٹ بنتی ہے۔

تقلید: تقلید کے لغوی معنی ہیں (۱) بے سوچے سمجھے یا بے دلیل پیروی، (۲) نقل، (۳) سپردگی ❶

قلده فی کذا ای تبعه من غیر تامل ولا نظر

تقلید ایسی پیروی کا نام ہے جو غور و خوض سے خالی ہو۔ ❷

نصرانیوں کی سینہ بہ سینہ باتوں کو تقلید کہا جاتا ہے۔ ❸

اصطلاحی تعریف:

علماءِ اصول نے تقلید کی تعریف اس طرح کی ہے:

اَلْعَمَلُ بِقَوْلِ الْغَيْرِ مِنْ غَيْرِ حُجَّةٍ

بغیر دلیل کے، کسی کی بات پر عمل پیرا ہو جانا۔ ❹

اَخْذُ قَوْلِ الْغَيْرِ مِنْ غَيْرِ مَعْرِفَةِ دَلِيْلِهٖ.

کسی کے قول کو اس کی دلیل پہچاننے کے بغیر لے لینا تقلید ہے۔ ❺

قَبُوْلُ قَوْلِ اِمَامٍ بِغَيْرِ دَلِيْلٍ

امام کے قول کو بغیر دلیل کے قبول کر لینا تقلید ہے۔ ❻

قُبُوْلُ قَوْلِ اِمَامٍ بَغَيْرِ حُجَّةٍ.

امام کے قول کو بغیر حجت (دلیل) کے قبول کر لینا تقلید ہے۔ ❼

اَمَّا الْمُقَلِّدُ فَمُسْتَنَدُهٗ قَوْلُ مُجْتَهِدِهٖ لَا ظَنُّهٗ وَلَا ظَنُّهٗ

مقلد کی دلیل صرف اس کے امام کا قول ہوتا ہے نہ اس کا اپنا گمان اور نہ ہی اس کے امام کا

❶ القاموس الوحید ص ۱۳۴۶ ❷ المنجد عربی ص ۶۴۹ ❸ مصباح اللغات

❹ مسلم الثبوت: ۲/ ۳۵۰ مصری ❺ جمع الجوامع ـ ص ۲۵۱ ❻ الوجیز فی اصول الفقه ❼ ایضاً

گمان (صرف اس کا قول)۔ [1]

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے عظیم شاگرد علامہ ابن قیم رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

كُلُّ من اوجب الدليل عليك اتباع قوله فانت متبعه والاتباع فی الدين مسوغ و التقليد ممنوع

ہر وہ شخص جو دلیل قائم کرے تجھ پر اس بات کی اتباع لازم ہے لہٰذا تو اس کا متبع ہے اتباع دین میں جائز ہے اور تقلید ممنوع ہے۔ [2]

دینِ اسلام میں نظریہ تقلید کی پُرفتن رسم چوتھی صدی ہجری میں رائج ہوئی جیسا کہ امام ابن قیم رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

حدثت هذه البدعة فی القرن الرابع المزموم علی لسان رسول الله ﷺ

یہ بدعت چوتھی صدی میں رونما ہوئی جو رسول اللہ ﷺ کی زبانِ مبارکہ سے مذمت شدہ ہے۔ [3]

مقلدین نشۂ تقلید میں اس قدر سرشار ہو گئے کہ قرآن وسنت کی مُحکم وبیّن اور روشن دلیل کو بھی آسانی سے ٹھکرا کر اپنے امام کے مبنی بر خطا فتوے پر بضد رہے۔ عصبیت کی انتہاء کا عالم یہ تھا کہ حنفیوں نے شافعیوں پر اور شافعیوں نے حنفیوں پر کفر کے فتوے داغے اور خانۂ کعبہ میں چار مصلے قائم ہو گئے تھے اور ہر کسی نے اپنے امام کو "امامِ اعظم" کے لقب سے پکارا۔

نہایت دکھ ہوا یہ واقعہ پڑھ کر کہ جب بابونیہ کے آزاد خیال لوگوں نے مسلمان ہونے کا ارادہ کیا تو انہوں نے ٹوکیو (شہر) میں مسلمانوں کی ایک جماعت سے پوچھا کہ ہم مسلمان ہو کر کس مذہب کو اختیار کریں تو وہاں پر موجود ہندوستان کے حنفی علماء نے کہا کہ تم امام ابوحنیفہ کا مسلک اختیار کرو۔ وہاں پر انڈونیشیا کے شافعی مسلک علماء بھی موجود تھے انہوں نے کہا کہ تم حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کا مسلک اختیار کرو۔ جب مسلمان ہونے والے ان جاپانیوں نے مسلمان علماء کرام کی اس قدر کھینچا تانی اور اختلاف کو دیکھا تو ہکے بکے رہ گئے۔ وہ سخت حیران اور متعجب ہوئے کہ

---

[1] مسلم الثبوت [2] اعلام الموقعین ج ۲، ص ۱۷۰ طبع دار الحدیث

[3] اعلام الموقعین ج ۲، ص ۲۰۸

مسلمانوں میں مسالک کا مسئلہ تو بڑا عجیب ہے۔ اب ہمیں معلوم نہیں کہ ہم دائرہ اسلام میں داخل ہو کر کس مذہب کو اختیار کریں۔ اس مخاصمت کو دیکھ کر وہ مسلمان ہوتے ہوتے رہ گئے۔ ❶

قارئین کرام! نظریۂ تقلید کے فتنے نے امت مسلمہ کی اجتماعیت کو پارہ پارہ کر دیا مگر افسوس، جن آئمہ کرام کی تقلید کی جاتی ہے وہ تو اس سے بری الذمہ ہیں جیسا کہ ان کے فرامین و ارشادات سے واضح ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

(۱) لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَاخُذَ بِقَوْلِيْ مَالَمْ يَعْلَمْ مِنْ اَيْنَ قلتهُ وَنَهَى التَّقْلِيْدَ وَنَدَّبَ اِلٰى معرفة الدليل.

کسی شخص کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ میرے قول کو لے اس پر عمل کرے جب تک وہ یہ نہ جانتا ہو کہ میں نے کس دلیل سے یہ بات کہی ہے۔ تقلید سے منع فرمایا اور دلیل کی معرفت حاصل کرنے کی ترغیب دلائی۔ ❷

(۲) اِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبِيْ.

صحیح حدیث میرا مذہب ہے۔ ❸

(۳) فَقَالَ يَوْمًا اَبُوْحَنِيْفَةَ لِاَبِيْ يُوْسُفَ وَيْحَكَ يَايَعْقُوْبُ، لَا تَكْتُبْ كُلَّ مَا تَسْمَعُ مِنِّيْ فَاِنِّيْ قَدْاَرٰى الرَّاْيَ الْيَوْمَ وَاَتْرُكُهٗ غَداً وَاَرٰى الرَّاْى غَدًا وَاَتْرُكُهٗ بَعْدَ غَدٍ.

ایک دن ابوحنیفہ نے ابو یوسف سے کہا: ''تیرا برا ہو، اے یعقوب! مجھ سے سنی ہوئی ہر بات

---

❶. هدیة السلطان الیٰ مسلمی بلادِ یابان (مقدمه) از علامه محمد سلطان معصومی بحواله الشیخ البانی کی مشهور کتاب ''صفة صلاة النبی'' کا اردو ترجمه نماز نبوی از مولانا محمد صادق حبیل، ص ۵۷ ❷. مقدمه عمدة الرعایه ج۱، ص۹، اعلام الموقعین لابن قیم ج۲، ص۳۰۹ ❸ رساله الحاشیه ۱/ ۶۳ از ابن عابدین، ایقاظ الهمم ص۶۲ از شیخ صالح الفلانی

نہ لکھا کر اس لیے کہ میں آج ایک رائے رکھتا ہوں تو کل اسے چھوڑ دیتا ہوں اور کل ایک دوسری رائے رکھتا ہوں تو پرسوں اسے چھوڑ دیتا ہوں۔ ❶

(۴) اِیَّاکُمْ وَالْقَوْلَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ بِالرای وَعَلَیْکُمْ بِاِتِّبَاعِ السُّنَّۃِ فَمَنْ خَرَجَ عَنْھَا ضَلَّ

میری رائے کو اللہ کے دین میں بطورِ قول پیش کرنے سے بچو تم پر سنت کی پیروی لازم ہے۔ جو شخص اس سے نکلا تو وہ گمراہ ہوا۔ ❷

امام مالک رحمہ اللہ

امام مالک بن انس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

(۱) اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اُخْطِئُ وَاُصِیْبُ فَانْظُرُوْا فِیْ رَائِیْ فَکُلُّ مَاوَافَقَ الْکِتَابَ وَالسُّنَّۃَ فَخُذُوْہُ وَکُلُّ مَالَمْ یُوَافِقِ الْکِتَابَ وَالسُّنَّۃَ فَاتْرُکُوْہُ۔

میں تو ایک بشر ہوں مجھ سے خطا بھی سرزد ہو سکتی ہے اور درست بات بھی ہو سکتی ہے۔ میری رائے کو دیکھو، اگر قرآن وسنت کے مطابق پاؤ تو اس پر عمل پیرا ہو جاؤ اور اگر قرآن وسنت کے مطابق نہ ہو تو اس پر عمل نہ کرو۔ ❸

(۲) مَامِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَ مَاخُوْذٌ مِنْ کَلَامِہٖ وَمَرْدُوْدٌ عَلَیْہِ اِلَّا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ

ہر شخص کی بات لی بھی جا سکتی ہے اور ردّ بھی کی جا سکتی ہے سوائے رسول اللہ ﷺ کے۔ ❹

امام شافعی رحمہ اللہ

امام شافعی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

۱۔ اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَھُوَ مَذْھَبِیْ وَاِذَا رَاَیْتُمْ کَلَامِیْ یُخَالِفُ الْحَدِیْثَ فَاعْمَلُوْا بِالْحَدِیْثِ وَاضْرِبُوْا بِکَلَامِیَ الْحَائِطَ

❶ تاریخ ابن معین، ج ۲، ص۶۰۷ وسندہ حسن ❷ میزان کبریٰ، ص ۵۰ از امام شعرانی
❸ الجامع لابن عبدالبر ۳۲/۲، الاحکام فی اصول الاحکام لابن حزم ۱۴۹/۶، الایقاظ ص۷۲
❹ حجۃ اللہ البالغہ ج۱، ص۱۵۷

صحیح حدیث ہی میرا مذہب ہے اور جب تم میری کسی بات کو حدیث کے خلاف دیکھو تو حدیث پر عمل کرو اور میری بات کو دیوار پر دے مارو۔ ❶

۲۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حدیث بیان کی تو ایک شخص نے پوچھا کہ کیا آپ خود اس حدیث پر عمل کرتے ہیں تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ: ''سبحان اللہ'' میں رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث بیان کروں اور اس پر عمل نہ کروں تو تم سب گواہ رہو کہ (اس وقت) میری عقل ختم ہو چکی ہوگی۔ ❷

۳۔ امام شافعی نے اپنے شاگرد ابراہیم المزنی سے فرمایا:

يَا اِبْرَاهِيْمُ لَا تُقَلِّدْنِيْ فِيْ كُلِّ مَا اَقُوْلُ وَانْظُرْ فِيْ ذٰلِكَ لِنَفْسِكَ فَإِنَّهٗ دِيْنٌ

اے ابراہیم! میری ہر بات کی تقلید نہ کر۔ بلکہ تو خود اپنے لیے (قرآن وسنت سے) دلائل دیکھ۔ یقیناً وہی دین ہے۔ ❸

۴۔ امام شافعی کے شاگرد ابراہیم المزنی نے اپنی اوّل مختصر میں فرمایا کہ

...مَنْ اَرَادَ عِلْمَ الشَّافِعِيِّ، نَهَى الشَّافِعِيُّ عَنْ تَقْلِيْدِهٖ وَتَقْلِيْدِ غَيْرِهٖ

جو کوئی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے علم کو چاہتا ہے (تو وہ جان لے کہ) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اور اپنے علاوہ کسی اور کی بھی تقلید سے منع فرمایا ہے۔ ❹

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

لَا تُقَلِّدْنِيْ وَلَا تُقَلِّدَنَّ مَالِكًا وَلَا الْاَوْزَاعِيَ وَلَا النخعي وَلَا غيرهم وَخُذِ الْاَحْكَامَ مِنْ حَيْثُ اَخَذُوْا مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

میری تقلید نہ کرنا اور نہ ہی امام مالک کی، نہ اوزاعی اور نخعی کی اور نہ ان کے علاوہ کسی اور کی تقلید کرنا۔ دینی احکام وہیں سے لینا جہاں سے انہوں نے لیے، یعنی قرآن وسنت سے۔ ❺

---

❶. عقدالجید ص۱۲۲ ❷. آداب الشافعی و مناقبہ لابن ابی حاتم ص۵۰، سندہٗ صحیح ❸.حجۃ اللہ البالغہ ج۱، ص۱۵۷، ازشاہ ولی اللہ ❹. حجۃ اللہ البالغہ ج۱، ص۴۴۶ ❺. حجۃ اللہ البالغہ، ج۱، ص۱۵۷، اعلام الموقعین ۲/ ۳۰۲، الفلانی ص۱۱۳

امام الحکم بن عتیبہ (متوفی ۱۱۵ھ)

آپ فرماتے ہیں کہ:

لَیْسَ اَحَدٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ اِلَّا یُؤْخَذُ مِنْ قَوْلِهٖ وَیُتْرَكُ اِلَّا النَّبِیَّ ﷺ

نبی ﷺ کے علاوہ، اللہ کی مخلوق میں کوئی بھی شخص نہیں مگر اس کی بات لی جا سکتی ہے اور چھوڑی بھی جا سکتی ہے۔ صرف نبی ﷺ ہی ہیں جن کی ہر بات لی جائے گی۔ ❶

امام الائمہ الحافظ الکبیر محمد بن اسحاق بن خزیمہ نیشاپوری (المتوفی: ۳۱۱ھ)

آپ فرماتے ہیں کہ:

لَیْسَ لِاَحَدٍ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ قَوْلٌ اِذَا صَحَّ الْخَبَرُ عَنْهُ

جب نبی ﷺ کی صحیح حدیث آجائے گی تو اس کے مقابلے میں کوئی بات قابل التفات و اتباع نہیں ہوگی۔ ❷

امام عطاء ابن رباح رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے فرمایا:

اِنِّیْ اَسْتَحْیِیْ مِنَ اللّٰهِ اَنْ یُّدَانَ فِی الْاَرْضِ بِرَائِیْ

میں اللہ سے اس بات میں حیا کرتا ہوں کہ زمین میں میری رائے کو دین بنالیا جائے۔ ❸

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ فرماتے ہیں کہ:

(۱) فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ الْفُقَهَاءَ كُلَّهُمْ قَدْ نَهَوْا عَنْ تَقْلِيْدِهِمْ وَتَقْلِيْدِ غَيْرِهِمْ فَقَدْ خَالَفَهُمْ مَنْ قَلَّدَهُمْ

یقیناً ان تمام فقہاء نے اپنی اور دوسروں کی تقلید سے منع فرمایا ہے۔ پس جس کسی نے ان کی

---

❶ حسن جامع بیان العلم و فضلہ ۲/۹۱ ❷ معرفۃ علوم الحدیث للحاکم النیسابوری ص ۸۴، سندہٗ صحیح ❸ سنن دارمی، ۱/۴۷، ح ۱۰۸، سندہٗ صحیح

تقلید و پیروی کی انہوں نے ان فقہاء کی مخالفت کی۔ ❶

(۲) فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَرٰى نَمُوْذَجَ الْيَهُوْدَ فَانْظُرْ إِلٰى عُلَمَاءِ السُّوْءِ مِنَ الَّذِيْنَ يَطْلُبُوْنَ الدُّنْيَا وَقَدِ اعْتَادُوْا تَقْلِيْدَ السَّلَفِ وَأَعْرَضُوْا عَنْ نُصُوْصِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ. وَتَمَسَّكُوْا بِتَعَمُّقِ عَالِمٍ وَتَشَدُّدِهٖ وَاسْتِحْسَانِهٖ فَأَعْرَضُوْا عَنْ كَلَامِ الشَّارِعِ الْمَعْصُوْمِ وَتَمَسَّكُوْا بِأَحَادِيْثَ مَوْضُوْعَةٍ وَتَأْوِيْلَاتٍ فَاسِدَةٍ...

اگر تم چاہتے ہو کہ یہودیوں کا نمونہ دیکھو تو ان علماءِ سوء کی طرف دیکھو جو دنیا کے طلبگار ہیں اور گزرے ہوئے لوگوں کی تقلید کے عادی ہیں اور قرآن و سنت کے واضح دلائل سے اعراض کرتے ہیں اور کسی عالم کی روش، اس کے تشدد اور اس کے استحسان کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں اور معصوم شارع کے کلام سے اعراض کرتے ہیں اور وہ جعلی و من گھڑت احادیث اور غلط تاویلات سے استدلال کرتے ہیں (اور یہ ان کی ہلاکت کا سبب ہے)۔ ❷

سیدنا علی، ابن مسعود اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم

☆ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مَا كُنْتُ لِأَدَعَ سُنَّةَ النَّبِيِّ ﷺ لِقَوْلِ أَحَدٍ.

میں کسی کے قول کی وجہ سے نبی ﷺ کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتا۔ ❸

☆ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

(۱) لَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ.

اگر تم نبی ﷺ کی سنت کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ ❹

(۲) لَا تُقَلِّدُوْا دِيْنَكُمُ الرِّجَالَ.

اپنے دین میں آدمیوں کی تقلید نہ کرو۔ ❺

---

❶ حجۃ اللہ البالغہ ج۱، ص۱۵۵ ❷ الفوز الکبیر ص۹، دوسرا نسخہ ص۱۸ ❸ صحیح بخاری: ۱۵۶۳ ❹ صحیح مسلم ۱/۲۲۲ ❺ السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۱۰ وسندہٗ صحیح

☆ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَمَّا الْعَالِمُ فَإِنِ اهْتَدٰی فَلَا تُقَلِّدُوْهُ دِيْنَكُمْ.

اگر عالم ہدایت پر بھی ہو تو بھی اپنے دین میں اس کی تقلید نہ کرو۔ ❶

امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ

☆ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات، شذرات اور اقتباسات پیش خدمت ہیں۔

☆ ''خواہ مذہبی اصلاح ہو یا اخلاقی، تمدنی ہو یا سیاسی، ہر راہ میں پہلا پتھر تقلید کا حائل ہوتا ہے اور اگر یہ ہٹ جائے تو پھر آگے کے لیے راہ صاف ہے''۔ ❷

☆ ''......دوسری جماعت نے آئمہ و اکابرین کی پیروی اور محبت و اعتقاد کے یہ معنی سمجھے کہ احکام و نصوص کو ان کا تابع و محکوم بنا دیا اور چند غیر معصوم انسانوں کی خاطر کتاب و سنت کو ترک کر کے ''اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ'' ✽ کی سرحد سے قریب ہو گئے۔ اس دوسری جماعت کا عجیب حال ہے یہ جب کبھی اپنے پیشواؤں کے کسی قول کو احکام و نصوص شرعیہ کے خلاف دیکھتی ہے تو اس کی جرأت اپنے اندر نہیں پاتی کہ قرآن و سنت کو مقدم رکھ کر اس قول مخالف کی تاویل کرے اور اس طرح شریعتِ الٰہی کو بھی اپنی جگہ چھوڑنے کی زحمت نہ دے اور پیشوایانِ اسلام کے دامن کو بھی مخالفِ شریعت کے دھبے سے بچائے بلکہ برعکس اس کے کوشش کرتی ہے کہ اپنے پیشواؤں کی باتوں اور رایوں کو مقدم رکھ کر کسی نہ کسی طرح قرآن و حدیث کو ان کے مطابق کر دکھائے۔ اگرچہ ایسا کرنے میں بات تاویلِ نصوص تک پہنچ جائے! پہلی راہ باعتبارِ اصل کے راہِ یہود ہے اور دوسری راہِ نصاریٰ۔ اسلام نے دونوں کو بند کرنا چاہا''۔ ❸

☆ ''تقلید سے مقصود ایسی دماغی حالت کہ انسان کسی بڑے آدمی کی پیروی کرتا ہوا حدِ اعتدال سے گزر جاتا ہے اور بجائے اس کے کہ اپنے ذہن و دماغ سے کام لے، محض ایک شخص کا قول اس

---

❶. حلیة الاولیاء ٥/٩٧ سندهٗ حسن، وَقال ابونعیم الاصبهانی وهو الصحیح، جامع بیان العلم وفضله ٢/١١١ ❷. مضامین ابوالکلام آزاد، بدرالحسن، ص ٤١ ✽ ان (عیسائی) لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو رب بنایا ہے۔ (پارہ:١٠، سورۃ التوبہ، آیت:٣١) ❸. تذکرہ: ص ٥٥

کے لیے حق و باطل اور صحیح وغلط کا معیار بن جاتا ہے۔ مذہب اور علم دونوں کے راستہ میں اس طرح کی تقلید انسانی ترقی وسعادت کے لیے سب سے بڑی روک ثابت ہوئی ہے"۔ ❶

"انسان کے ارتقائے ذہنی وفکری کے جس قدر کرشمے دنیا میں نظر آ رہے ہیں یہ تمام تر اسی انسانی تفکر و تدبر کے نتائج ہیں لیکن تقلید پرستی کی عادت ہلاکت و بربادی کی ایک چٹان ہے جو انسانی تفکر و تدبر و ادراک و تعقل کی تمام قوتوں کو کچل ڈالتی ہے اور اس کو قوت نشو ونما کا دائمی سدِ باب کر دیتی ہے۔ قرآن کریم جس دعوت کو لے کر آیا فی الحقیقت اس کا اصل مقصد یہی تھا کہ تقلید اور استبدادِ فکری کی زنجیروں سے انسان کو نجات دلائے۔ بت پرستی اور انسان پرستی کی یہ تمام شاخیں بھی اسی تقلید آباء ورسوم سے پیدا ہوتی ہیں۔ اس لیے قران نے اپنی نئی تعلیم توحید کی اساس بھی انسان کی اجتہادِ فکری پر رکھی اور تفکر پر زور دیا"۔ ❷

"ہر اصلاحی تحریک ودعوت کے لیے پہلی منزل "تقلید" کی بندشوں کو توڑنا ہے۔ کیونکہ تقلید کے اہرمن سے بڑھ کر انسان کی تمام یزدانی خصائل کا اور کوئی دشمن نہیں۔ انسانی اعمال کی جس قدر گمراہیاں ہیں ان سب کی تخم ریزی صرف تقلید ہی کی زمین سے ہوتی ہے۔ اس لیے راہ اصلاح کا اوّلین منظر یہ ہے کہ تقلید پرستی کے سلاسل واغلال سے انسانوں کو نجات حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ نے ہر انسانی دماغ کو سوچنے والا اور ہر آنکھ کو دیکھنے والا بنایا ہے...... تقلید سے پہلی ہلاکت جو انسانی دماغ پر چھا جاتی ہے وہ یہی ہے کہ انسان اپنے چند پیشواؤں اور مقتداؤں کی تعلیم یا آباء واجداد کے طریق ورسوم پر اپنے تئیں چھوڑ دیتا ہے اور صرف انہیں کا تعبد کرتے کرتے خود اپنی قوتوں سے کام لینے کی عادت بھول جاتا ہے۔ اس عالم میں پہنچ کر اس کی حالت بالکل ایک چوپائے کی سی ہو جاتی ہے اور انسانی ادراک و تعقّل کی تمام صلاحیتیں مفقود ہونے لگتی ہیں۔ انسان کا اصل شرف نوعی اور مابہ الامتیاز اس کے دماغ کا تدبر و تفکر اور اجتہاد و تجسس ہے"۔ ❸

"انسان کی دماغی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی روک، اس کے تقلیدی عقائد ہیں۔ اسے

---

❶. خطبات ابو الکلام آزاد ص ۲۹۰، ۲۹۱ ❷. مضامین ابو الکلام آزاد ۲ ابو الحسن، ص ٤١

❸. ایضاً ص: ٤٨

کوئی طاقت اس طرح جکڑ بند نہیں کر دے سکتی جس طرح تقلیدی عقائد کی زنجیریں کر دیا کرتی ہیں۔ وہ ان زنجیروں کو توڑ نہیں سکتا۔ اس لیے کہ توڑ نا چاہتا ہی نہیں۔ وہ انہیں زیور کی طرح محبوب رکھتا ہے۔ ہر عقیدہ، ہر عمل، ہر نقطہ نگاہ جو اسے خاندانی روایات اور ابتدائی تعلیم وصحبت کے ہاتھوں مل گیا ہے اس کے لیے ایک مقدس ورثہ ہے۔ وہ اس ورثہ کی حفاظت کرے گا مگر اسے چھوڑنے کی جرأت نہیں کرے گا۔ بسا اوقات موروثی عقائد کی پکڑ اتنی سخت ہوتی ہے کہ تعلیم اور گردوپیش کا اثر بھی اسے ڈھیلہ نہیں کرسکتا۔ تعلیم دماغ پر ایک نیا رنگ چڑھا دے گی لیکن اس کی بناوٹ کے اندر نہیں اترے گی۔ بناوٹ کے اندر ہمیشہ نسل، خاندان اور صدیوں کی متوارث روایات ہی کا ہاتھ کام کرتا رہے گا''۔ ❶

''جب تک موروثی عقائد کے جمود اور تقلیدی ایمان کی چشم بندیوں کی پٹیاں ہماری آنکھوں پر بندھی رہتی ہیں۔ ہم اس راہ کا سراغ نہیں پا سکتے۔ لیکن جونہی یہ پٹیاں کھلنے لگتی ہیں۔ صاف دکھائی دینے لگتا ہے کہ راہ نہ تو دور تھی اور نہ کھوئی ہوئی تھی یہ خود ہماری چشم بندی تھی جس نے عین روشنی میں گم کر دیا تھا''۔ ❷

☆ شاعر مشرق علامہ محمد اقبال رحمہ اللہ نے بھی یہی رونا رویا ہے کہ

؎ یہاں مرض کا سبب ہے غلامی و تقلید　　وہاں مرض کا سبب ہے نظامِ جمہوری
نہ مشرق اس سے بری ہے نہ مغرب اس سے بری　　جہاں میں عام ہے قلب ونظر رنجوری

؎ تقلید سے ناکارہ نہ کر اپنی خودی کو　　کر اس کی حفاظت کہ یہ گوہر ہے یگانہ

؎ گر نہیں ہے جستجوئے حق کا تجھ میں ذوق وشوق
''اُمّتی'' کہلا کے پیغمبر کو تو رسوا نہ کر!
ہے فقط توحید وسنت امن وراحت کا طریق
فتنہ وجنگ وجدل ''تقلید'' سے پیدا نہ کر!

---

❶. غبار خاطر، ص ۱۳۲، نیا ایڈیشن ص ۱۲۱ ❷. غبار خاطر ص ۶۹

توجہ طلب بات!!

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے مقابلے میں کسی اور کی بات کو ترجیح دینا یا لائق عمل ٹھہرانا صریحاً گمراہی ہے لیکن اس کے باوجود بعض لوگ قرآن وسنت کے واضح دلائل کے سامنے آئمہ کرام، بزرگوں اور علماء کے اقوال کو حجت سمجھتے ہیں، نمونے کے طور پر ایک مثال ملاحظہ فرمائیں۔
ایک صاحبِ تقلید * لکھتے ہیں:

الحق والانصاف ان الترجیح للشافعی فی ھذہ المسئلہ و نحن مقلدون یجب علینا تقلید امامنا ابی حنیفة...

حق وانصاف تو یہ ہے کہ اس (بیع خیار) کے مسئلے میں یقیناً ترجیح امام شافعی کو ہے لیکن ہم تو مقلد ہیں اس لیے ہم پر اپنے امام ابوحنیفہ کی تقلید واجب ہے۔ ●

مسائلِ نماز کے متعلق بھی یہی صورت حال ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مسائلِ نماز میں مختلف مکاتبِ فکر کے علماء میں سخت اختلاف ہے۔ مارکیٹ میں نماز کے متعلق بیشتر کتابیں ایسی بھی ملتی ہیں کہ جن میں نماز کا طریقہ قرآن وسنت کے دلائل کے بغیر ہی مذکور ہوتا ہے بیشتر تحریریں ایسی بھی ہیں کہ جن کے ساتھ غیر تحقیقی روایات اور غیر مستند اقوال درج کر دیئے گئے۔

یاد رہے کہ صحیح وصادق طریقہ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ بہت سے مؤلفین نے تقلیداً آئمہ کرام کے فتوؤں کی بنیاد پر نماز کا طریقہ ترتیب دیا اور پھر ادھر ادھر سے ضعیف اور من گھڑت روایات کے سہارے دے دیئے اور اسے (نعوذ باللہ) مسنون طریقہ نماز کہہ دیا۔

آگاہ رہیں!! صحیح احادیث (نصوصِ قطعیہ) کے مطابق نماز ادا کرنے سے جو چیز رکاوٹ بنتی ہے وہ ضعیف روایات بھی نہیں بلکہ اس کے پسِ پردہ ''نظریۂ تقلید'' ہے جس کی اوٹ میں مسائل گھڑ لیے جاتے ہیں۔

لہٰذا حاملین ومتبعینِ قرآن وسنت اور اہل الرائے وتقلید (یعنی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی وغیرھم) کے درمیان، فاتحہ خلف الامام، آمین بالجہر، رفع الیدین عند الرکوع، سینے پر ہاتھ باندھنا

---

* محمود الحسن دیوبندی ● تقریر ترمذی ص ۳۹

اور قیام اللیل (تراویح) جیسے فروعی مسائل پر اختلاف نہیں اور قطعاً نہیں (کیونکہ یہ تو اصل سبب کی علامات ہیں) بلکہ اصل اختلاف صرف اور صرف ''عقائد واصول'' میں ہے۔ جن کے ضعف و تزلزل سے ہی ''تقلید'' کے سُوتے پھوٹتے ہیں اور پھر تقلید کی کوکھ سے بے شمار اختلافات جنم لے لیتے ہیں۔

اس کتاب کا اعزاز

عوام میں یہ سخت تشنگی پائی جاتی تھی کہ انہیں مسائلِ نماز کے متعلق نہایت سلیس، آسان فہم اور صحیح احادیث کی روشنی میں کوئی کتاب میسر ہو۔ اس سے قبل محدّ ثانہ طرز پر جو کتابیں منظر عام پر تھیں ان میں کچھ اسقام کی شکایت تھی اور جب ان کی شروحات لکھ دی گئیں تو ان کی عبارتیں لمبی اور ثقیل ہو گئیں۔ حوالہ جات اور اسناد پر علمی سیر حاصل بحث کی تزئین بالیقین نہایت مؤثر ہونے کے ساتھ ایک ضرورت بھی تھی۔ مگر نہایت کم پڑھا لکھا طبقہ اسے سمجھنے میں دقت محسوس کرتا تھا۔ زیرِ نظر کتاب میں اس چیز کو خوب مدِّ نظر رکھا گیا ہے۔ ہر حدیث کا مختصر حوالہ بالصحت اور اہم مسائل پر مکمل تبویب وترقیم قائم کردی ہے۔ حدیث کی وضاحت حدیث کے ساتھ بالترتیب پیش کی گئی ہے۔ آسان عنوان کے تحت پُر مغز اور سلیس عبارت سے مسئلہ سمجھنے میں نہایت آسانی ہوگی۔ مزید برآں کتاب کی طوالت وضخامت کا بھی خوب خیال رکھا گیا ہے۔ اگر ہر حوالہ مع تشریح پیش کیا جاتا تو کتاب کا حجم کم از کم ایک تہائی گنا بڑھ جاتا۔

تصدیری بحث کے اختتام پر میں محترم جناب حاجی عبدالستار صاحب (مخدوم آباد چونگی امر سدھو لاہور) کا نہایت ممنون ہوں کہ جن کے کثرتِ اصرار نے مجھے یہ آسان فہم کتاب تیار کرنے پر اُکسایا۔ میں اپنے مشفق استادِ محترم جناب (حکیم) مبشر علی حسن صاحب حفظہ اللہ کا نہایت مشکور ہوں جو مجھے وقتاً فوقتاً رہنمائی دیتے رہتے ہیں۔ اپنے برادر اکبر جناب میاں محمد ابوبکر اعوان صاحب حفظہ اللہ اور محسن عالی جاہ، عزت مآب جناب پروفیسر نجیب الرحمان کیلانی صاحب حفظہ اللہ کا بھی نہایت شکر گزار ہوں جو میرے حالات میں مدد ومعاون رہے۔ اپنے مربی چچا جان میاں محمد اسلم رحمہ اللہ کے لیے دعا گو ہوں (اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے) جن کے سایۂ عاطفت تلے

آغوشِ محبت میں صالح تعلیم وتربیت سے آراستہ ہوا اور اپنے استادِ محترم جناب شیخ الحدیث حافظ محمد عبداللہ رفیق صاحب حفظہ اللہ کا بھی تہہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے بھرپور توجہ سے اس معمولی کاوش کی نظر ثانی فرمائی۔

اَللّٰهُ الْهَادِی وَعَلَيْهِ اِعْتِمَادِی

ابو عامر سیف اللہ

بن میاں محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ

۴ رجب المرجب ۱۴۲۹ھ

۸ جولائی ۲۰۰۸ء



تمہید

نماز کی فرضیت واہمیت:

نماز فارسی زبان کا لفظ ہے جو عربی زبان کے لفظ ''صلوٰۃ'' کا ترجمہ ہے اور صلوٰۃ کا لغوی معنیٰ ''دعا'' ہے۔ صلوٰۃ اور نماز کا اصطلاحی مطلب، خاتم الانبیاء سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی تعلیم کے مطابق اللہ تعالیٰ کی مخصوص طریقے سے عبادت کرنا ہے جس کا آغاز تکبیر سے اور اختتام سلام سے ہوتا ہے۔

کلمہ طیبہ کے اقرار اور دلی تصدیق کے بعد اللہ تعالیٰ نے مسلمان پر دن میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جس کا حکم اس نے قرآن مجید میں بیشتر مقامات پر دیا ہے۔ اس کا حکم ماننے سے وہ راضی ہو جاتا ہے اور اپنے اس اطاعت گزار بندے کو اس کی موت کے بعد اپنی جنتوں میں داخل کرتا ہے اور جو اس رب العالمین کا حکم نہ مانے اس سے وہ باری تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے پھر مرنے کے بعد اس کو سخت ترین عذاب میں دھکیل دیتا ہے۔

☆ نبی کریم ﷺ نے جب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا کہ ''فاخبر هم أن اللّٰہ فرض علیهم خمس صلوات في یومهم و لیلتهم''۔ پس انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ [1]

ارشادات الٰہی:

☆ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ۝ [2]

نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

☆ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۝ [3]

نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔

---

[1] صحیح بخاری: ۷۳۷۲، صحیح مسلم ۱۲۱/۹ [2] البقرۃ: آیت ۴۳ [3] الروم: آیت ۳۱

☆ أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ❶

میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔

☆ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا. ❷

اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور اس پر جم جاؤ۔

☆ فَأَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا ❸

نماز قائم کرو یقیناً ایمان والوں پر نماز وقت مقرر میں فرض کی گئی ہے۔

☆ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۚ وَإِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ❹

صبر اور نماز کے ذریعے (اللہ کی) مدد مانگو۔ یقیناً یہ عاجزی کرنے والوں کے علاوہ (باقی سب)، پر گراں گزرتی ہے۔

☆ وَأَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَأَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ. ❺

(اے نبی ﷺ کی بیویو!) نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

☆ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى. ❻

حفاظت کرو نمازوں کی اور درمیان والی نماز کی بھی۔

☆ وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ط ❼

نماز قائم کرو بلاشبہ نماز بے حیائی اور ناجائز کاموں سے روکتی ہے۔

یعنی بے حیائی اور برائی کے روکنے کا سبب اور ذریعہ بنتی ہے جس طرح دواؤں کی مختلف تاثیرات ہیں اور کہا جاتا ہے کہ فلاں دوائی فلاں بیماری کو روکتی ہے اور واقعتاً ایسے ہوتا ہے لیکن کب؟ جب دو باتوں کا التزام کیا جائے۔ ایک: دوائی کو پابندی کے ساتھ اس طریقے اور شرائط سے استعمال کیا جائے جس طرح حکیم اور ڈاکٹر بتائے۔ دوسرا: پرہیز یعنی ایسی چیزوں سے اجتناب کیا جائے جو اس دوائی کے اثرات کو زائل کرنے والی ہوں۔ اسی طرح نماز کے اندر بھی یقیناً ایسی

❶. طٰہٰ: آیت ۱۴ ❷. طٰہٰ: آیت ۱۳۲ ❸. النسا: آیت ۱۰۳ ❹. البقرہ: آیت ۴۵ ❺. الاحزاب: ۳۳
❻. البقرہ: ۲۳۸ ❼. العنکبوت: ۲۵

روحانی تاثیر رکھی ہے کہ یہ انسان کو بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے لیکن اسی وقت، جب نماز کو سنت نبوی ﷺ کے مطابق ان آداب وشرائط کے ساتھ پڑھا جائے جو اس کی صحت وقبولیت کے لیے ضروری ہیں۔ مثلاً اس کے لیے پہلی چیز ''اخلاص'' ہے دوسری ''طہارتِ قلب'' یعنی نماز میں اللہ کے سوا کسی اور کی طرف التفات نہ ہو۔ تیسری: باجماعت اوقاتِ مقررہ پر اس کا اہتمام۔ چوتھی: ارکانِ صلوٰۃ (قرآت، رکوع، قومہ، سجدہ وغیرہ) میں اعتدال واطمینان۔ پانچویں: خشوع وخضوع اور رقت کی کیفیت۔ چھٹی: مواظبت یعنی پابندی کے ساتھ اس کا التزام۔ ساتویں: رزق حلال کا اہتمام۔ ہماری نمازیں ان آداب وشرائط سے عاری ہیں۔ اس لیے ان کے وہ اثرات بھی ہماری زندگی میں ظاہر نہیں ہو رہے ہیں جو قرآن کریم میں بتلائے گئے ہیں۔ ❶

نماز کی ابتدا کیسے ہوئی:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

''فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوۃَ حِيْنَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوۃُ السَّفَرِ وَزِيْدَ فِيْ صَلٰوۃِ الْحَضَرِ''

جب اللہ تعالیٰ نے نماز فرض کی تھی تو اس وقت حضر اور سفر میں دو دو رکعات فرض کی تھیں پھر سفر کی نماز تو برقرار رہی اور حضر کی نماز بڑھا دی گئی۔ ❷

☆ نبی ﷺ نے واقعہ معراج بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے میری امت پر پچاس (۵۰) نمازیں فرض کر دیں تو میں یہ لے کر واپس لوٹا حتیٰ کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا ''مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلٰى اُمَّتِكَ'' اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا؟ تو میں نے جواب دیا ''فَرَضَ خَمْسِيْنَ صَلٰوۃً'' اس نے پچاس (۵۰) نمازیں فرض کی ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ اپنے رب کے پاس جاؤ۔ آپ ﷺ کی امت اتنی نمازوں کی طاقت نہیں رکھے گی تو میں واپس مڑا اور اللہ تعالیٰ نے کچھ نمازیں معاف کر دیں۔ میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا میں نے کہا کہ کچھ نمازیں کم ہوگئیں تو انہوں نے کہا کہ ''رَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ''

❶۔ تفسیر احسن البیان از حافظ صلاح الدین یوسف ❷۔ صحیح بخاری: ۳۵۰

اپنے رب کے پاس واپس جائیں یقیناً آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی تو میں واپس ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے کچھ معاف کر دیں۔ پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا انہوں نے کہا کہ اپنے رب کے پاس جائیں یقیناً آپ کی امت اس کی بھی طاقت نہیں رکھے گی، تو میں پھر اللہ تعالیٰ کے پاس گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُوْنَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ" یہ ہیں تو پانچ اور (ثواب کے لحاظ سے) یہ پچاس ہیں۔ میری طرف سے (ثواب کی) بات نہیں بدلتی۔ تو میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا۔ انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ پھر جائیں تو میں نے کہا "اِسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّيْ" مجھے اپنے رب سے جھجک آتی ہے۔ پھر جبریل علیہ السلام مجھے لے کر چلے حتیٰ کہ آخری جگہ سدرۃ المنتہیٰ (بیری کے درخت) کے پاس پہنچا دیا اور اسے کئی طرح کے رنگوں نے ڈھانک لیا تھا میں نہیں جانتا کہ وہ کیا تھے پھر مجھ (ﷺ) کو جنت میں داخل کیا گیا وہاں موتیوں کے ہار تھے اور وہاں کی مٹی کستوری کی تھی۔ ❶

☆ سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے یہ بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے کتنی نماز مجھ پر فرض کی ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا صرف پانچ نمازیں فرض ہیں۔ اس کے علاوہ تم نفل نماز پڑھ سکتے ہو۔ ❷

---

❶. صحیح بخاری: ۳۴۹۔ ❷. صحیح بخاری و صحیح مسلم

فضائلِ نماز

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الصَّلٰوۃُ نُوْرٌ نماز روشنی ہے۔ (1)

☆ ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"وَجُعِلَ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ"

میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔ (2)

☆ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ سجدے کیا کرو۔ بلاشبہ تم اللہ تعالیٰ کو ایک سجدہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے تمہارا ایک درجہ بڑھا دے گا اور تمہارا ایک گناہ بھی معاف کر دے گا۔ (3)

☆ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان نماز پڑھ رہا ہوتا ہے اور اس کے گناہ اس کے سر کے اوپر اٹھا لیے جاتے ہیں اور جب بھی وہ سجدہ کرتا ہے تو اس سے اس کے گناہ گرتے ہیں پھر وہ اپنی نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس سے اس کے گناہ جھڑ چکے ہوتے ہیں۔ (4)

☆ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ: مجھے بتاؤ کہ اگر تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے ایک نہر بہتی ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس کے بدن پر کوئی میل کچیل رہ جائے گی صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا کہ اس کے جسم پر میل کچیل کچھ بھی نہیں رہے گی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بس پانچ نمازوں کی بھی یہی مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ ان (نمازوں) کے ذریعے (مومن کے) گناہ مٹا دیتا ہے (5)

☆ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پانچوں نمازیں

---

(1). صحیح مسلم (2). حسن / سنن نسائی: ۱۱۳۹ (3). صحیح مسلم: ۴۸۸

(4) صحیح/الترغیب: ۲۳۶ (5) صحیح بخاری: ۵۲۸ و صحیح مسلم: ۱۵۲۲

ان گناہوں کو مٹا دیتی ہیں جو (ہر دو) نمازوں کے درمیان سرزد ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ایک نماز جمعہ پڑھ لینا دوسرے جمعے تک، کے گناہ مٹا دیتی ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا ہو۔ ❶

نماز اسلام کا ایک بنیادی رکن ہے:

☆ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بُنِیَ اَلْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَo

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ یہ شہادت دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یقیناً محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا، زکوۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ ❷

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مُرُوْا صِبْیَانَكُمْ بِالصَّلٰوةِ لِسَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَیْهَا لِعَشْرِ سِنِیْنَ"

اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہو جائیں اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو (نماز نہ پڑھنے پر) انہیں مارو۔ ❸

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

رَأْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِo

اصل دین اسلام ہے۔ نماز اس کا ستون ہے اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنا اس کی عظمت و بلندی (کا نشان) ہے۔ ❹

---

❶. صحیح مسلم: ۲۳۳ ❷. بخاری: ۸، مسلم ❸. حسن / سنن ابی داؤد: ۴۹۴۔۴۹۵

❹. ترمذی: ۲۶۱۶، مسند احمد: ۵/ ۲۳۱

قیامت کے دن کا پہلا سوال:

روزِ قیامت حقوق اللہ میں سے سب سے پہلے نماز کے متعلق پوچھا جائے گا۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ بِصَلٰوتِهِ فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ فَخَسِرَ“

بلاشبہ (قیامت کے دن) بندے سے سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہے۔ اگر نماز درست ہوئی تو وہ کامیاب و کامران ہو گیا اور اگر نماز ہی خراب نکلی تو پھر وہ ناکام و نامراد ہو گیا۔ ❶

☆ آپ ﷺ کا فرمان گرامی ہے کہ ”بندے سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔ اگر نماز پوری ہو گی تو بہتر ورنہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے بندے کے نامہ اعمال میں سے نفلی نماز تلاش کرو۔ اگر تو اس کے نامۂ اعمال میں نوافل لکھے ہوئے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ان نفلوں کو ساتھ ملا کر فرض نماز (کی کمی) پوری کر دو“۔ ❷

نماز اور اطاعتِ رسول ﷺ:

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِىْ اُصَلِّىْ“

نماز اس طرح پڑھو جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔ ❸

☆ ”لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ“

یقیناً رسول اللہ ﷺ (کی زندگی) میں تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ ❹

☆ ”وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا“

رسول ﷺ تمہیں جو کچھ دیں اُسے پکڑ لو اور جس سے روک دیں تو تم رک جاؤ۔ ❺

---

❶. صحیح / سنن نسائی: ٤٦٦ ❷. صحیح / سنن نسائی: ٤٦٨ ❸. صحیح بخاری: ٦٣١

❹. الممتحنہ: ٦ ❺. الحشر: ٧

☆ ''مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ''

جس نے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کی تو یقیناً اس نے اللہ کی فرمانبرداری کی۔ ❶

☆ ''وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا''

جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی تو یقیناً وہ بہت بڑی کامیابی پر فائز ہو گیا۔ ❷

☆ ''وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا''

اور جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی تو یقیناً وہ کھلم کھلا ٹھیک ٹھاک گمراہ ہو گیا۔ ❸

نمازیوں کا اجر وثواب:

☆ وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتَابِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ○

اور جو لوگ قرآن کو (عملی اعتبار سے) مضبوطی سے تھام لیتے ہیں اور انہوں نے نماز (بھی) قائم کی۔ یقیناً ہم اصلاح و بھلائی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کریں گے۔ ❹

☆ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ○ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ○ ❺

...... (صبر کرنے والے، نماز پڑھنے والے، صدقہ کرنے والے اور برائی کو بھلائی سے ٹالنے والوں کے لیے) عدن کی جنتیں ہیں وہ وہاں داخل ہوں گے اور (ان کے ساتھ) ان کے باپ دادوں، بیویوں اور اولادوں میں سے جو بھی نیکوکار ہوگا وہ بھی (جائے گا) اور ان کے پاس ہر ہر دروازے سے فرشتے داخل ہوں گے۔ وہ ان سے کہیں گے سلام علیکم! (یہ وہ اجر وثواب ہے) جسے پانے کے لیے تم صبر کرتے تھے۔ تو یہ آخرت کا گھر اچھا ہے۔

---

❶. النساء: ۸۰ ❷. الاحزاب: ۷۱ ❸. الاحزاب: ۳۶

❹. الاعراف: آیت ۱۷۰ ❺. الرعد: ۲۳، ۲۴

نماز چھوڑنا کفر ہے:

☆ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "اِنَّ بَیْنَ الرَّجُلِ وَبَیْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوۃِ" [1]
یقیناً (مومن) آدمی اور شرک و کفر کے درمیان فرق، نماز چھوڑنا ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْكُفْرِ وَالْاِیْمَانِ الصَّلٰوۃُ فَاِذَا تَرَكَھَا فَقَدْ اَشْرَكَ"

بندے اور کفر و ایمان کے درمیان حد فاصل نماز ہے۔ تو جب اس نے اس (نماز) کو چھوڑ دیا تو اس نے شرک کیا۔ [2]

آپ ﷺ کا فرمانِ گرامی ہے کہ:

"اَلْعَھْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمُ الصَّلٰوۃُ فَمَنْ تَرَكَھَا فَقَدْ كَفَرَ"

ہمارے اور اُن (کافروں) کے درمیان نماز کا عہد ہے تو جس نے اس کو ہی چھوڑ دیا اس نے کفر کیا۔ [3]

ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"وَلَا تَتْرُكْ صَلٰوۃً مَكْتُوْبَۃً مُتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَكَھَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ الذِّمَّۃُ"

جان بوجھ کر فرض نماز نہ چھوڑو۔ جس نے اسے جان بوجھ کر چھوڑا اس سے امن کی ذمہ داری ختم ہوگئی۔ [4]

☆ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْھَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہِ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوا الزَّكٰوۃَ"

مجھے (اللہ کی طرف سے) حکم دیا گیا ہے کہ میں اُس وقت تک لوگوں سے جنگ کرتا رہوں حتیٰ کہ وہ گواہی دے دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یقیناً محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور وہ

---

[1]. صحیح مسلم، کتاب الایمان [2]. صحیح / الترغیب

[3]. صحیح / ابن ماجہ: ١٠٦٩، سنن نسائی: ٤٦٤ [4]. حسن / سنن ابن ماجہ: ٤٠٣٤

نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں۔ ❶

☆ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے نماز کی حفاظت کی تو وہ اس کے لیے روشنی، دلیل اور قیامت کے دن نجات کا باعث ہوگی۔ اور جس شخص نے نماز کی حفاظت نہ کی تو پھر نماز بھی اس کے لیے نہ روشنی، نہ دلیل اور نہ ہی نجات کا باعث ہوگی۔ اور قیامت کے دن وہ (بے نماز) قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ ❷

☆ سیدنا عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم عملوں میں سے جس عمل کو چھوڑنا کفر سمجھتے تھے وہ ''نماز'' ہے۔ ❸

بے نماز کی نمازِ جنازہ:

استاذ الاساتذہ حافظ عبدالمنان نور پوری صاحب حفظہ اللہ رقم طراز ہیں کہ:

''بے نماز کی نماز جنازہ درست نہیں کیونکہ وہ ایمان والوں کا دینی بھائی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ"

پھر اگر یہ لوگ توبہ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔ ❹

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو لوگ توبہ کر لیں، نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں، وہ اسلامی معاشرے کا ایک فرد بن جاتے ہیں اور نماز جنازہ بھی مسلمان کا حق ہے''۔

''نماز کا منکر اور تارک (چھوڑ دینے والا) دونوں کافر ہیں۔ بے نماز کا جنازہ پڑھنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں''۔ ❺

---

❶. صحیح بخاری، کتاب الایمان: حدیث ۲۵ ❷. صحیح/رواہ احمد ۲/۱۶۹ والدارمی ۲/۳۰۱

❸. صحیح / جامع ترمذی: ۲۶۲۲ ❹. التوبہ: ۱۱

❺. احکام ومسائل، ج ۱، ۲۔ از حافظ عبد المنان نور پوری

بے نماز کا انجام:

پانچ نمازیں نہ پڑھنے والا کفر کرتا ہے۔ نماز چھوڑ دینے کا گناہ دوزخ کی دہکتی ہوئی آگ میں پہچانے کا سبب بنتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جنتیوں اور جہنمیوں کا مکالمہ ذکر فرمایا ہے۔

فِيْ جَنّٰتٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝ ❶

وہ (نیک لوگ) بہشتوں میں (بیٹھے ہوئے) گناہ گاروں سے سوال کرتے ہوں گے کہ تمہیں کس چیز نے سقر (دوزخ) میں ڈال دیا ہے۔ وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہیں تھے۔

سقر وہی جھلسا دینے والی دوزخ ہے جس میں دنیا کے بڑے بڑے سرکش کافر ہوں گے۔ جیسا کہ اسی سورۃ المدثر کی آیت ۲۷ سے واضح ہے۔

قرآن مجید کی ان آیات سے معلوم ہوا کہ دنیا کے بڑے بڑے بدمعاش، سرکش، طاغوت، کافر اور بے نمازی ''سقر'' دوزخ میں عذاب پائیں گے۔ (اعاذنا اللہ)

---

❶. المدثر: ۴۰-۴۳

طہارت کے مسائل

اہمیت:

ارشادِ الٰہی:

☆ "وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝"

اللہ تعالیٰ بہت پاک رہنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ ❶

☆ "اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝"

یقیناً اللہ تعالیٰ بہت توبہ کرنے والوں اور بہت پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ ❷

☆ "وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝"

اپنے کپڑے پاک رکھیں اور پلیدی وگندگی سے بچیں۔ ❸

ارشادِ نبوی ﷺ:

☆ الطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ

پاکیزگی نصف ایمان ہے۔ ❹

☆ "مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ"

طہارت نماز کی چابی ہے۔ ❺

☆ "لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ"

طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں کی جاتی۔ ❻

☆ "مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَطَهَّرُ فَيُتِمُّ الطُّهُوْرَ الَّذِيْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَيُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَاتٍ لِمَا بَيْنَهُنَّ

---

❶. التوبہ: ۱۰۸ ❷. البقرہ: ۲۲۲ ❸. المدثر ۴_۵ ❹. صحیح مسلم: ۵۳۴

❺. صحیح / سنن ابن ماجہ: ۲۲۲ ❻. صحیح مسلم: ۲۲۴

جو مسلمان (وضو کر کے) طہارت حاصل کرتا ہے اور طہارت اس طرح مکمل کرتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہے۔ پھر یہ پانچ نمازیں ادا کرتا ہے تو یہ نمازیں اپنے دوران ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں۔ ❶

پاک پانی کی پہچان:

پاک پانی کی پہچان کے تین اوصاف ہیں۔ (۱) رنگ، (۲) بو، (۳) ذائقہ۔ اصل پانی میں گندگی گرنے کی وجہ سے ان تینوں میں سے کوئی ایک چیز بھی تبدیل ہو جائے تو وہ پانی اپنی پاکیزگی کی صفت کو نہیں پہنچتا۔ جمہور فقہاء کا اس مسئلے پر اجماع ہے۔

علاوہ ازیں اگر پانی کی مقدار کم از کم دو قُلّے یعنی پانچ مَن ستائیس کلو (227 کلوگرام) ہو اور اس کے اوصاف میں مذکورہ بالا تینوں میں سے کوئی ایک بھی تبدیلی نہ آئی ہو تو وہ پانی پاک ہے اور وہ وضو اور غسل وغیرہ کے لیے قابل استعمال ہے۔ لیکن اگر اس سے کم مقدار والے ٹھہرے ہوئے پانی میں نجاست گر جائے تو اس سے وہ پانی ناپاک ہو جاتا ہے۔ ایسا پانی وضو اور غسل وغیرہ کے لیے قابل استعمال نہیں ہے خواہ اس کا وصف تبدیل ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ“ یقیناً پانی پاک ہے اسے کوئی چیز پلید نہیں کر سکتی۔ ❷

آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

☆ ”إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ“

جب پانی دو قلے ہو تو وہ خباثت (پلیدگی) قبول نہیں کرتا۔ ❸

کتے کا جوٹھا پانی:

☆ سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کتا کسی

---

❶. صحیح مسلم: کتاب الطھارۃ ۲۳۱ ❷. صحیح / سنن ترمذی: ٦٦

❸. صحیح /سنن ابو داؤد ٦٥، سنن ترمذی: ٦٧

کے برتن میں منہ ڈالے تو وہ برتن کو سات مرتبہ دھو ڈالے اور پہلی مرتبہ مٹی سے مانجھے۔ ❶

بعض روایتوں میں آخری مرتبہ مٹی سے مانجھنے کا ذکر آیا ہے لہٰذا دونوں طرح ہی صحیح ہے۔

جس برتن میں کتے نے منہ لگایا ہو اس میں اگر پانی (وغیرہ) ہو تو اسے بہا دینا چاہیے۔ ❷

مسئلہ: اگر ناپاک پانی بدن، جگہ یا کپڑوں کو لگ جائے تو وہ بدن، جگہ اور کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں۔ ان کو پانی سے دھو یا جائے پھر نماز پڑھی جائے۔

مکھی اور مچھر وغیرہ والا پانی:

وہ پانی (یا سیال) جس میں مکھی گر جائے تو وہ پانی (یا سیال) پاک ہے اور مکھی کو غوطہ دے کر باہر نکال کر پھینک دینا چاہیے۔ ❸

تمام حشرات الارض کیڑوں مکوڑوں کا یہی حکم ہے جن میں بہنے والا خون نہیں ہے خواہ وہ پانی میں مر بھی جائیں تو پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ ❹

قضائے حاجت کے آداب و مسائل:

☆ رسول اللہ ﷺ جب قضائے حاجت کے لیے جاتے تو اتنا دور چلے جاتے کہ آپ ﷺ کو کوئی دیکھ نہیں پاتا تھا۔ ❺

☆ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت "بسم اللہ" پڑھ لے تو جنوں کی نظر اور اولادِ آدم کے ستر کے درمیان پردہ حائل ہو جاتا ہے۔ ❻

☆ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔

---

❶. صحیح مسلم: ۲۷۹ ❷. صحیح مسلم ۲۷۹۔ ۲۸۰، صحیح ابن خزیمہ

❸. صحیح بخاری: ۳۳۲۰ ❹. تفصیل کے لیے دیکھیں کتاب الطہور للامام ابی عبید القاسم بن سلام تحت ح ۱۹۰ ❺. صحیح / سنن ابو داؤد: ۲، سنن ترمذی: ۲۰

❻. صحیح / الجامع الصغیر: ۳۶۱۱

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ.

اے اللہ! یقیناً میں خبیث جنوں اور چڑیلوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ❶

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو کہتے:

"غُفْرَانَكَ" اے اللہ! میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں۔ ❷

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان دو لعنت زدہ کاموں سے بچو۔ لوگوں کے راستے میں اور ان کے (بیٹھنے والی) سایہ دار جگہوں پر پیشاب کرنا۔ ❸

☆ نبی اکرم ﷺ جب رفع حاجت کا ارادہ کرتے تو زمین کے قریب ہونے سے پہلے اپنا کپڑا نہیں اٹھاتے تھے۔ ❹

☆ نبی کریم ﷺ نے سوراخ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ❺

☆ نبی اکرم ﷺ نے غسل خانے میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ❻

اس لیے کہ وہاں پر پیشاب ٹھہرے گا اور بدبو پیدا ہو گی۔ البتہ اگر غسل خانے میں ایک طرف لیٹرین بھی بنی ہوئی ہو تو کوئی حرج نہیں۔ بہتر یہی ہے کہ غسل خانہ اور لیٹرین الگ الگ بنائی جائے۔

☆ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یقیناً نبی ﷺ نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ❼

☆ آپ ﷺ کا فرمان گرامی ہے کہ قضائے حاجت اور پیشاب کرتے وقت قبلے کی طرف منہ کر کے نہ بیٹھو اور نہ ہی اس کی طرف پشت کرو۔ ❽

یہ حکم عام کھلی جگہ کے متعلق ہے جیسا کہ ذیل کی احادیث میں وضاحت ہے۔

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں اپنی ہمشیرہ (ام المومنین) سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے حجرے کی چھت پر کسی ذاتی کام کے لیے چڑھا تو (میں نے دیکھا کہ)

---

❶. صحیح بخاری: ١٤٢ و صحیح مسلم: ٣٧٥ ❷. صحیح/ سنن ابو داؤد: ٣٠

❸. صحیح مسلم: ٢٦٩ ❹. صحیح / سنن ابی داؤد: ١٤ ❺. صحیح / سنن ابی داؤد: ٢٩

❻. صحیح/ سنن ابی داؤد: ٢٧ ❼. صحیح مسلم: ٢٨١ ❽. صحیح بخاری: ٣٩٤ و مسلم: ٢٦٤

رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کر رہے تھے تو اس وقت آپ ﷺ کا رخ ملک شام کی طرف تھا اور پشت بیت اللہ کی طرف تھی۔ ❶

☆ مروان بن اصفر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے قبلے کی طرف اپنی سواری بٹھائی پھر اس کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنے لگے میں نے کہا کہ اے ابو عبدالرحمان! کیا اس (طرف منہ کرنے) سے منع نہیں کیا گیا؟ تو انہوں نے جواب دیا۔ (ہاں) کیوں نہیں۔ "إِنَّمَا نَهٰى عَنْ هٰذَا فِي الْفَضَاءِ فَإِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْئٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بَأْسَ"

یہ تو صرف فضا میں (یعنی کھلی جگہ پر) اس سے منع کیا گیا ہے تو جب تمہارے اور قبلے کے درمیان کوئی چیز (آڑ، پردہ وغیرہ) حائل ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں۔ ❷

☆ رسول اکرم ﷺ کا فرمان گرامی ہے کہ قضائے حاجت کے وقت دو شخص آپس میں باتیں نہ کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے۔ ❸

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پیشاب کر رہے تھے کہ ایک گزرتے ہوئے آدمی نے (آپ ﷺ کو) سلام کہا لیکن آپ ﷺ نے اسے جواب نہ دیا۔ ❹

سنن ابو داؤد کی روایت میں آپ ﷺ کے جواب نہ دینے کی وضاحت اس طرح ملتی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَذْكُرَ اللّٰهَ إِلَّا عَلٰى طُهْرٍ یقیناً میں نے طہارت کی حالت میں ہونے کے علاوہ اللہ کا ذکر کرنا پسند نہیں کیا۔ ❺

صحیح بخاری میں ہے کہ پھر آپ ﷺ ایک دیوار کے پاس آئے اور تیمم کیا" ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ" پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔ ❻

---

❶۔ صحیح مسلم: ۲۶۶ ❷۔ حسن/سنن ابی داؤد: ۱۱ ❸۔ صحیح/ سنن ابی داؤد: ۱۵

❹۔ صحیح مسلم: ۳۷۰ ❺۔ سنن ابی داؤد: ۳۲۹ ❻۔ صحیح بخاری کتاب التیمم: ۳۳۷

پیشاب کی چھینٹوں سے پرہیز کرنا:

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "اَکْثَرُ عَذَابِ الْقَبرِ مِنَ الْبَوْلِ" اکثر قبر کا عذاب پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ❶

☆ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ان کو عذاب ہو رہا ہے۔ ان میں ایک کو عذاب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ ❷

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے بیت الخلا میں داخل ہوتے تو میں اور ایک میرا ہم عمر لڑکا (ہم دونوں) پانی کا ایک برتن اور ایک چھوٹا سا نیزہ لے کر آپ ﷺ کے ساتھ جاتے پھر آپ ﷺ اس پانی سے استنجا کرتے۔ ❸

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ بیت الخلا گئے۔ ایک برتن میں پانی لایا گیا۔ (اس میں سے) آپ ﷺ نے وضو کیا۔ ❹

☆ سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "تم میں سے کوئی پیشاب کرتے وقت اپنے دائیں ہاتھ سے اپنے عضو خاص کو نہ چھوئے اور قضائے حاجت کے بعد اپنے دائیں ہاتھ سے استنجا بھی نہ کرے اور نہ ہی (کوئی چیز کھاتے پیتے وقت) برتن میں سانس لے۔ ❺

جہاں پانی میسر نہ ہو تو وہاں استنجے کے لیے کم از کم تین ڈھیلے استعمال کرنا ہوتے ہیں اگر تین سے زیادہ کی ضرورت ہو تو طاق ڈھیلے استعمال کرنے کا حکم ہے یعنی پانچ، سات۔

☆ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تین سے کم پتھروں سے استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ❻

☆ ایک اور حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جو کوئی پتھر سے استنجا کرے تو اسے چاہیے کہ وہ طاق پتھر سے استنجا کرے۔ ❼

---

❶۔ صحیح / سنن ابن ماجہ: ۳۴۸ ❷۔ صحیح مسلم: ۶۷۷ ❸۔ صحیح بخاری: ۱۵۲، صحیح مسلم: ۲۷۱

❹۔ صحیح / سنن ابی داؤد: ۴۵ ❺۔ صحیح بخاری: ۱۵۴ و مسلم: ۲۶۷ ❻۔ صحیح مسلم: ۲۶۲

❼۔ صحیح بخاری: ۱۶۱-۱۶۲

☆ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ نبی کریم ﷺ نے ہڈی، گوبر اور کوئلے سے استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ❶

☆ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ گوبر اور ہڈی سے استنجا نہ کرو کیونکہ یہ تمہارے بھائی جنوں کی غذا ہے۔ ❷

مسئلہ ①: اگر پانی نہ مل سکے اور ڈھیلے بھی میسر نہ ہوں یا کوئی حقیقی مشکل لاحق ہو تو کاغذ، ٹشو پیپر اور چیتھڑے وغیرہ سے استنجا کرنا اہل علم کے نزدیک جائز ہے۔

مسئلہ ②: اگر ڈھیلے سے استنجا کرنے کے بعد پانی مل جائے تو شک میں نہیں پڑنا چاہیے کیونکہ ڈھیلوں سے استنجا کرنا مکمل طہارت کا درجہ رکھتا ہے۔ البتہ مزید اگر کوئی پانی سے استنجا کرنا چاہے تو بھی ٹھیک ہے۔ (واللہ اعلم)

شیر خوار بچے کے پیشاب کے متعلق حکم:

اگر دودھ پینے والا بچہ کپڑوں پر پیشاب کر دے تو اس جگہ پر چھینٹے مار دینا ہی کافی ہے اور اگر شیر خوار بچی ہو تو کپڑے کا اتنا حصہ دھونا ضروری ہے۔

☆ سیدہ لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حسین بن علی رضی اللہ عنہما (بچے) نے رسول اللہ ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کوئی دوسرا کپڑا پہن لیں اور یہ تہ بند مجھے دے دیں تاکہ میں اسے دھو دوں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ بچی کا پیشاب دھویا جاتا ہے اور بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جاتے ہیں۔ ❸

جانوروں کے خون، پیشاب اور گوبر کی چھینٹوں کے متعلق حکم:

حلال جانوروں کا خون، لعاب، پیشاب اور گوبر وغیرہ جسم یا کپڑوں پر لگ جائے تو نظافت کے طور پر اسے دھو لینا چاہیے۔ اور اگر کسی حرام جانور کا خون پیشاب اور فضلہ وغیرہ جسم یا کپڑوں پر لگ جائے تو اسے اچھی طرح دھو لینا چاہیے۔

---

❶. صحیح / الجامع الصغیر: ٦٨٢٦، صحیح مسلم: ٦٢ ❷. صحیح بخاری: ١٥٥، ٣٨٦٠ و مسلم: ٤٥٠

❸. صحیح / سنن ابی داؤد: ٣٧٥ سنن ابن ماجہ: ٥٢٢

بغلوں اور زیرِ ناف بالوں کے متعلق حکم:

☆ بغلوں اور زیرناف کے بال اتارنا فطرت کے کاموں میں سے ہے۔[1]

☆ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

وُقِّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ وَنَتْفِ الْاِبِطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ اَنْ لَّا نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً.

ہمارے لیے وقت مقرر کیا گیا ہے مونچھیں کاٹنے میں، ناخن کاٹنے میں، بغلوں کے بال اکھاڑنے اور زیرناف بال صاف کرنے میں کہ ہم (انہیں) چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں۔[2]

سنن ترمذی (کتاب الادب) میں ہے کہ **وَقَّتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ** ﷺ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے (یہ وقت) مقرر کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ **المراد بالعانة الشعر فوق الذکر وحوالیه وکذلك الشعر الذی حول فرج المرأة** اس سے مراد وہ بال ہیں جو مرد کے عضو کے اوپر اور اس کے اردگرد ہیں، ایسے ہی وہ بال جو عورت کی شرمگاہ کے اردگرد ہوں۔

تقطیرِ بول (پیشاب کے قطرے آنے کی بیماری):

وضو کرنے کے بعد اگر کبھی کبھار پیشاب کا قطرہ ٹپک آئے تو بدن یا کپڑے کی اتنی جگہ کو دھو کر دوبارہ وضو کرنا چاہیے اور اگر کسی شخص کو مسلسل پیشاب کے قطرے آتے رہتے ہوں تو اسے چاہیے کہ وہ ہر نماز کے لیے وضو کر کے نماز ادا کرے ہر نماز کے لیے وضو کرنا ہی اس کی طہارت ہے۔ ایسا شخص امام بھی بن سکتا ہے۔ اس کی دلیل آگے مذکور استحاضہ والی روایت ہے جو سیدہ فاطمہ بنت ابی حبیش کے متعلق آتی ہے۔

مسلسل ہوا خارج ہونے کی بیماری:

سعودی عرب کے مفتی الشیخ ابن جبرین فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو ہمیشہ اور ہر وقت ہوا خارج ہوتی رہتی ہو وہ مجلس میں ہو یا بستر پر، سوار ہو یا چل رہا ہو وہ اسے روکنے کی طاقت بھی نہ رکھتا ہو اور روکنے میں وہ مشقت محسوس کرتا ہو تو وہ معذور ہے، مجرد ہوا خارج ہونے سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا...... لیکن اس پر لازم ہے کہ وہ ہر نماز کا وقت شروع ہو جانے کے بعد اس کے لیے وضو کرے۔[3]

---

[1]. صحیح بخاری: ۵۸۹۱، صحیح مسلم: ۲۵۷ [2]. صحیح مسلم کتاب الطهارة: ۲۵۸ [3]. فتاوی اسلامیه

غسل کا بیان

غسل واجب کر دینے والے امور

۱۔ جنبی ہو جانا　　　۲۔ حیض ونفاس کا دورانیہ مکمل ہو جانا

۳۔ اسلام قبول کرنا　　　۴۔ موت واقع ہو جانا

۵۔ جمعے کے دن کا غسل

ان اوقات میں غسل کرنا مستحب ہے

۶۔ عید کے دن کا غسل (نماز عید سے قبل)

۷۔ احرام پہننے کے وقت

۸۔ مکۃ المکرّمہ میں داخل ہونے کے وقت (میدان عرفات میں ٹھہرنے کے لیے)

۹۔ میت کو غسل دینے والے کا غسل کرنا

وضاحت:

۱۔ جُنبی ہو جانا (حالتِ جنابت)

جنابت اس حالت کو کہتے ہیں جو احتلام یا بیوی سے ہم بستری (انٹر کورس) کی وجہ سے انسان کو لاحق ہوتی ہے اور ایسے شخص کو جنبی کہتے ہیں۔

☆ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا [1]

اور اگر تم جنبی ہو جاؤ تو غسل کرو۔

☆ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

---

[1] المائدہ:٦

وَفِي الْمَنِيِّ الْغُسْلُ منی خارج ہونے پر غسل ہے۔ ❶

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ.

جب تم میں سے کوئی عورت کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھ کر اس کو مشقت میں ڈالے تو اس پر غسل واجب ہو گیا۔ ❷

اور صحیح مسلم (ح ۳۴۸) میں یہ الفاظ بھی مذکور ہیں کہ "وَاِنْ لَّمْ يُنْزِلْ" خواہ انزال نہ بھی ہو (تب بھی غسل لازم ہے۔)

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ"

جب (مرد وعورت کی) دونوں شرمگاہیں مل جائیں (یعنی جماع کریں) تو غسل واجب ہو گیا۔ ❋

احتلام ہونے پر غسل:

احتلام عربی زبان کے لفظ "حلم" سے ہے جس کے معنی "خواب دیکھنا" ہے۔ اصطلاح میں اس سے مراد حالتِ نیند میں خواب یا خواب کے بغیر، ایسی ملذذ جنسی کیفیت پیدا ہو جانا جس سے انسان کا مادہ منی خارج ہو جائے۔

☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا گیا جو تری کا نشان تو دیکھتا ہے لیکن اسے احتلام یاد نہیں رہا (کہ ہوا تھا یا نہیں) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "يَغْتَسِلُ" وہ غسل کرے گا پھر آپ ﷺ سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا گیا جسے اتنا تو یاد ہے کہ اسے احتلام ہوا تھا لیکن وہ تری کا نشان نہیں پاتا تو آپ ﷺ نے جواب دیا کہ "لَا غُسْلَ عَلَيْهِ" اس پر غسل نہیں ہے۔ ❸

---

❶. احمد ۱/۱۲۹، صحیح بخاری ۱۷۸، صحیح مسلم ۳۰۳ ❷. صحیح بخاری: ۲۹۱

❋ اس حدیث کا پہلا حصہ امام بخاریؒ نے کتاب الغسل کے آخر میں ترجمۃ الباب کے انداز میں ذکر کیا ہے اور صحیح حدیث سے اس کی تائید کی ہے۔ البتہ حدیث کے الفاظ سنن بیہقی کے ہیں اور یہ سنداً ضعیف ہے۔ (محمد عبداللہ رفیق)

❸. حسن / سنن ابو داؤد ۲۳۶

☆ سیدہ اُمِ سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ ''کیا عورت کو جب احتلام ہو جائے تو اس پر غسل فرض ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ'' ہاں! جب وہ پانی دیکھے۔ ❶

احتلام بھول جانے والے کے لیے حکم:

اگر کوئی شخص بیدار ہونے پر غسل کرنا بھول جائے اور وہ نماز بھی پڑھ چکا ہو پھر اس کو معلوم ہو جائے کہ اس پر تو غسل واجب ہو چکا تھا تو ایسی صورت میں وہ غسل کر کے وہ نماز دوبارہ پڑھے۔

سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی پھر مقام جُرف پر اپنی زمین پر چلے گئے تو (وہاں جا کر) انہوں نے اپنے کپڑے پر احتلام کا نشان دیکھا تو کہا کہ جب سے ہم چربی کھانے لگے ہیں تو (جسم میں گرمی پیدا ہو جانے کی وجہ سے) رگیں نرم ہو گئیں۔ فَاغْتَسَلَ وَغَسَلَ الْاِحْتِلَامَ مِنْ ثَوْبِهٖ وَعَادَ لِصَلٰوتِهٖ۔ تو انہوں نے غسل کیا اور اپنے کپڑے سے احتلام کا نشان دھویا اور دوبارہ نماز پڑھی۔ ❷

نوٹ: ۱۔ اگر اسی دن کے اندر اسے یاد آ جائے تو وہ غسل کر کے وہ نماز/نمازیں دوہرا لے۔

۲۔ اگر ایسا شخص امام ہو تو وہ اکیلا نماز دوہرا لے مقتدیوں کو نماز دوہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔

۳۔ اور اگر اسے اگلے دن یا اس کے بعد کسی وقت یاد آئے تو پھر اس دوران کی نمازیں نہ دوہرائے کیونکہ مومن کی بھول معاف ہے۔ بھول کی معافی کے متعلق حدیث آگے بیان ''دیگر مسائلِ وضو'' کے تحت پڑھیں۔

جنبی کے مسائل

○ جنابت لاحق ہونے پر وضو کر لینا.................بعد میں غسل کرنا۔

☆ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنی اہلیہ سے ہمبستری کرلے پھر دوبارہ وہی عمل کرنے کا ارادہ کرے تو اسے وضو کر

❶ صحیح بخاری: ۲۸۲ ❷ صحیح (اپنے شواھد کے ساتھ) / موطا امام مالک، باب نمبر ۲۰، ص ۲۹

لینا چاہیے۔ ❶

☆ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ رات کے وقت جب میں جنبی ہو جاؤں تو کیا کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ عضو خاص دھو پھر وضو کر اور سو جا۔ ❷

☆ رسول اللہ ﷺ حالتِ جنابت میں اگر کچھ کھانا چاہتے یا سونے کا ارادہ کرتے تو وضو کر لیتے تھے۔ ❸

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جنابت کی حالت میں جب سونے کا ارادہ کرتے تو اپنی شرمگاہ دھوتے اور نماز کے وضو جیسا وضو کرتے۔ ❹

جنبی سے معاملات:

☆ رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری صحابی کو بلایا جب وہ آپ ﷺ کے پاس آیا تو اس کے سر کے بالوں سے (غسل کرنے کی وجہ سے) پانی ٹپک رہا تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ شاید ہم نے تجھے جلدی میں ڈالا ہے۔ اس نے کہا جی ہاں! اے اللہ کے رسول ﷺ۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تجھے جلدی میں ڈالا جائے یا روک دیا جائے تو تیرے ذمے وضو ہے۔ ❺

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن جنابت کی حالت میں رسول اللہ ﷺ سے ملا۔ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں آپ ﷺ کے ساتھ چل پڑا۔ آپ ﷺ ایک جگہ پر بیٹھ گئے اور میں چپکے سے کھسک گیا۔ گھر جا کر غسل کیا اور واپس آ گیا۔ آپ ﷺ (ابھی وہاں ہی) بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! تو کہاں گیا تھا؟ میں نے آپ ﷺ کو ساری صورت حال بتا دی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ ! اِنَّ الْمُؤمِنَ لَا يَنْجُسُ.

سبحان اللہ! یقیناً مومن پلید نہیں ہوتا۔ ❻ ❋

---

❶. صحیح مسلم: ۳۰۸ ❷. صحیح بخاری: ۲۹۰ ❸. صحیح / سنن ابو داؤد: ۲۲۴

❹. صحیح بخاری: ۲۸۸ ❺. صحیح بخاری: ۱۸۰ ❻. صحیح بخاری ۲۸۳

❋ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ میل جول کے لیے وضو کرنا شرط نہیں۔ کھانے پینے کے لیے بھی ہاتھ دھو لینا کافی ہے۔ (محمد عبداللہ رفیق)

نوٹ: (الف) مومن کسی بھی حالت میں نجس (پلید) نہیں ہوتا خواہ وہ حالتِ جنابت میں ہی کیوں نہ ہو۔ جبکہ مشرک ہر حالت میں ہی نجس (پلید) ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ" یقیناً شرک کرنے والے بالکل ہی نجس (پلید) ہیں۔ ❶

(ب) مومن، نجس تو سرے سے ہی نہیں ہوتا۔ حالت جنابت میں وہ صرف حکمی لحاظ سے طاہر نہیں رہتا۔ جب غسل کرتا ہے تو پھر وہ حکمی لحاظ سے بھی طاہر (طہارت والا/ پاکیزہ) ہو جاتا ہے۔

حالتِ جنابت میں اذکار کرنا یا قرآن مجید پڑھنا:

حالت جنابت میں اذکار و تلاوت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

☆ كان النبی ﷺ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ

نبی ﷺ اپنے تمام اوقات میں اللہ کا ذکر کرتے تھے۔ ❷ ❁

صحیح بخاری میں تعلیقاً مذکور ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما جنبی کے قرأت کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ اور اسی طرح مصنف ابن ابی شیبہ میں بھی باسند صحیح مذکور ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک جنبی کے لیے ایک دو آیتیں پڑھنا جائز ہے۔

غسل کے آداب:

☆ سیدنا یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ سِتِّيْرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ فَاِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ ۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ حیادار ہے، چھپا ہوا ہے اور حیا کو پسند کرتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی غسل کرے تو اسے چاہیے کہ وہ چھپ جائے۔ ❸

☆ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "اَللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُّسْتَحْيٰ مِنْهُ مِنَ النَّاسِ" اللہ تعالیٰ لوگوں سے زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس سے حیا کیا جائے۔ ❹

❁ ذکر کا لفظ عام ہے اور قرآن مجید کو بھی ذکر کہا گیا ہے۔ اس حدیث سے امام بخاری نے حائضہ اور جنبی کے قرآن پڑھنے کے جواز پر استدلال کیا ہے۔ (محمد عبداللہ رفیق)

❶. التوبہ: ۲۸ ❷. صحیح بخاری تعلیقاً ۱/ ۳۰۵ و صحیح مسلم: ۳۷۳

❸. صحیح / سنن ابو داؤد: ۴۰۱۲، ۴۰۱۳ ❹. صحیح بخاری تعلیقاً: ۲۷۸

☆ ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

احفظ عورتك إلاَّ مِنْ زَوْجتكَ اَوْمَا مَلَكَت يمينك

اپنے ستر کی حفاظت کر، اپنی بیوی اور لونڈی کے سوا۔ ❶

☆ البتہ تنہائی میں تمام کپڑے اتار کر نہانا جائز ہے لیکن پھر بھی ستر ڈھانپ کر غسل کرنا افضل ہے۔
امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں اس مسئلے پر ایک الگ باب قائم کیا ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے:
''تنہائی میں ننگے ہو کر نہانا جائز ہے اور جو ستر ڈھانپ کر (کپڑا باندھ کر) نہائے تو افضل ہے''۔

دورانِ غسل بات کرنا:

غسل کرتے ہوئے بولنے سے گریز کرنا چاہیے البتہ بوقت ضرورت بات کی بھی جا سکتی ہے۔

☆ آپ ﷺ غسل کر رہے تھے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے آگے آڑ کیے ہوئے تھیں۔ اس وقت وہاں پر اُم ہانی آ گئیں تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ ''یہ کون عورت ہے؟'' تو اس نے جواب دیا کہ ''میں اُم ہانی ہوں''۔ ❷

غسل جنابت کا طریقہ:

☆ نبی ﷺ کی بیوی (ام المومنین) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بلاشبہ نبی ﷺ جب غسل جنابت شروع کرتے:

فَغَسَلَ يَدَيْهِ تو آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ دھوتے۔

ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ پھر آپ ﷺ نماز کے وضو جیسا وضو کرتے۔

ثُمَّ يُدْخِلُ اَصَابِعَهٗ فِي الْمَآءِ فَيُخَلِّلُ بِهَآ اُصُوْلَ الشَّعْرِ پھر آپ ﷺ اپنی انگلیاں پانی میں داخل کر کے (سر کے) بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے۔

ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلٰثَ غُرَفٍ بِيَدَيْهِ پھر آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھوں سے تین چلو پانی لے کر اپنے سر پر انڈھیلتے۔

---

❶. حسن / سنن ابو داؤد: ٤٠١٧ ❷. صحیح بخاری

ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَآءَ عَلٰى جِلْدِهٖ كُلِّهٖ پھر اپنے تمام بدن پر پانی بہاتے تھے۔ ❶

☆ اُم المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ''میں نے نبی ﷺ کے لیے غسل کرنے کے لیے پانی رکھا۔ آپ ﷺ نے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا ان کو دو یا تین مرتبہ دھویا۔ پھر آپ ﷺ نے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ زمین پر رگڑا (اور ہاتھوں کو دھویا)۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور پھر منہ دھویا اور دونوں ہاتھ دھوئے پھر اپنا سر تین مرتبہ دھویا پھر اپنے سارے بدن پر پانی بہایا پھر وہاں سے ہٹ گئے اور دونوں پاؤں دھوئے''

پھر میں آپ ﷺ کے پاس ایک تولیہ لے کر آئی تو آپ ﷺ نے اس کو پسند نہ کیا اور اپنے ہاتھ سے پانی جھاڑنے لگے۔ ❷

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ غسل کے بعد تولیہ استعمال کرتے تھے تبھی تو پیش کیا گیا تھا اور اس وقت آپ ﷺ نے استعمال نہیں کیا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ پانی کا چلو لے کر سر کے دائیں حصے پر ڈالتے پھر بائیں حصے پر ڈالتے پھر سر کے درمیانی حصے پر ڈالتے۔ ❸

مسئلہ:

غسل جنابت کے وضو میں سر کا مسح کرنے کا ذکر نہیں ملتا۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے سنن نسائی میں اس عنوان پر ایک باب قائم کیا ہے کہ ''ترك مسح الراس في الوضوء مِنْ جنابة''۔ غسل جنابت کے وضو میں سر کا مسح چھوڑ دینا۔

اور اس باب کے تحت یہ حدیث پیش کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے غسل جنابت میں وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''حَتّٰى اِذَا بَلَغَ رَاْسَهٗ لَمْ يَمْسَحْ وَ اَفْرَغَ عَلَيْهِ الماءَ فَهٰكَذَا كَانَ غُسْلُ رسولِ اللهِ ﷺ'' حتیٰ کہ (وضو کرتے ہوئے) جب آپ ﷺ اپنے سر (کے عمل) کو پہنچے تو آپ ﷺ نے مسح نہ کیا بلکہ اس

❶. صحیح بخاری: ۲۴۸ ❷. صحیح بخاری: کتاب الغسل حدیث ۲۵۷ ❸. صحیح بخاری: ۲۵۸

پر پانی ڈالا۔ اس طرح ہے رسول اللہ ﷺ کے غسل کرنے کا طریقہ۔ ❶

امام ابوداود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کیا جنبی شخص وضو میں سر کا مسح بھی کرے گا تو انھوں نے جواب دیا کہ اسے مسح کرنے کی کیا ضرورت ہے جبکہ وہ سر پہ پانی ڈالے گا۔ ❷

غسل کے بعد نماز پڑھنا:

غسل والا وضو نماز کے لیے کفایت کر جاتا ہے۔

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کان رسول اللہ ﷺ لا یتوضأ بعد الغسل"۔ رسول اللہ ﷺ غسل کے بعد (کوئی الگ) وضو نہیں کرتے تھے۔ ❸

لیکن اگر غسل کرتے ہوئے شرمگاہ پر (آگے یا پیچھے) ہاتھ لگ جائے تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے لہٰذا اس صورت میں غسل کرنے کے بعد نماز کے لیے الگ وضو کرنا ہوگا۔

عورت کے لیے رعایت:

شارع علیہ السلام نے عورت کے لیے یہ رعایت دی ہے کہ وہ غسل جنابت کے وقت سر کے بال کھولنے کی بجائے تین لپ پانی سر میں ڈال لے تو کافی ہے۔

☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنے سر کے بال باندھ لیتی ہوں۔ کیا میں غسل جنابت (مسلم کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ جنابت اور حیض) کے لیے انھیں کھول لیا کروں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لا انما یکفیك أن تحثي علی رأسك ثلاث حثیات. نہیں تیرے لیے بس اتنا ہی کافی ہے کہ تو تین چلو پانی اپنے سر پر ڈال لے پھر اپنے تمام جسم پر پانی بہالے۔ ❶

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو پتا چلا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ عورتوں کو غسلِ جنابت اور غسل حیض کے لیے سر کے بال کھولنے کا حکم دیتے ہیں۔ اس پر انھوں نے تعجب کیا کہ عبداللہ کو تو (اس مسئلے کا) علم

---

❶. صحیح / سنن نسائی: ۴۲۲ ❷. مسائل الامام احمد لابی داؤد ❸. صحیح /سنن ابو داؤد: ۲۵۰

❹. صحیح مسلم: ۳۳۰

ہی نہیں ہے اور وہ کیسے عورتوں کو بال کھولنے کا حکم دیتے ہیں اس سے تو بہتر ہے کہ وہ عورتوں کو سر منڈوانے کا حکم دے دیں۔ حالانکہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی ٹب نما برتن میں سے غسل کر لیتے تھے اور میں تو صرف سر پر تین مرتبہ (تین لپ) پانی ڈال لیتی تھی۔ ❶

۲۔ غسلِ حیض و نفاس:

حیض اور نفاس کا دورانیہ مکمل ہونے پر شارع علیہ السلام نے عورت کو غسل کا حکم دیا ہے۔

حیض کے احکام و مسائل:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ

(اے پیغمبر ﷺ!) لوگ آپ ﷺ سے حیض کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ (انھیں) فرما دو کہ وہ تو گندگی ہے۔ لہٰذا تم حالتِ حیض میں عورتوں سے الگ رہو اور ان کے قریب نہ جاؤ حتیٰ کہ وہ پاکیزہ ہو جائیں۔ تو جب وہ (غسل کر کے) اچھی طرح پاکیزہ ہو جائیں تو پھر ان کے پاس آؤ جہاں سے اللہ نے تم کو حکم دیا ہے۔ ❷

☆ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ "جس نے حیض والی عورت سے مجامعت کی یا عورت کی پیٹھ میں دخول کیا یا کاہن (غیب کی خبریں بتانے والے) کے پاس گیا تو اس نے اس چیز سے انکار کر دیا جو محمد ﷺ پر نازل کی گئی ہے۔ ❸

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب عورت حیض سے ہوتی تو یہودی اس عورت کے ساتھ کھاتے پیتے نہیں تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حائضہ سے مجامعت کے علاوہ سب کام کرو۔ ❹

---

❶. صحیح / احمد ۶ / ۴۳، مسلم: ۳۳۱ ❷. البقرہ: ۲۲۲ ❸. صحیح / سنن ترمذی: ۱۳۵

❹. صحیح مسلم: ۳۰۲

☆ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں ہوتی اور پانی پیتی تو رسول اللہ ﷺ اسی جگہ پر منہ لگا کر پیتے جس جگہ پر میں نے منہ لگایا ہوتا تھا۔ [1]

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے مسجد میں (اپنی اعتکاف گاہ) سے مجھے چٹائی لانے کے لیے کہا تو میں نے جواب دیا کہ: میں تو حیض والی ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اِنَّ حَیْضَتَكِ لَیْسَتْ فِیْ یَدِكِ'' تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے''۔ [2]

☆ سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں کہ بلاشبہ نبی ﷺ میری گود میں ٹیک لگا لیتے اور میں حائضہ ہوتی پھر آپ ﷺ قرآن پڑھتے تھے۔ [3]

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک میں کنگھی کیا کرتی تھی جبکہ میں حیض والی ہوتی تھی۔ [4]

☆ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ جب میری بیوی حیض والی ہو تو اس سے میرے لیے کیا حلال ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ''لَكَ مَافَوقَ الْاِزَارِ'' تہبند سے اوپر والا حصہ سب تیرے لیے ہے۔ [5]

☆ اُم المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے ساتھ لیٹ جاتے حالانکہ میں حیض والی ہوتی۔ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ ثَوْبٌ میرے اور آپ ﷺ کے درمیان کپڑا ہوتا۔ [6]

☆ سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے کپڑے کو لگ جانے والے حیض کے خون کے متعلق فرمایا کہ اسے کھرچ دے پھر پانی کے ساتھ مل کر دھو پھر اس پر پانی بہا کر اس (کپڑے) میں نماز پڑھ۔ [7]

☆ خولہ بنت یسار رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے پاس ایک ہی کپڑا ہے اور میں حائضہ ہو جاتی ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا ''فَاِذَا طَهُرْتِ فَاغْسِلِیْ مَوْضِعَ الدَّمِ ثُمَّ صَلِّیْ فِیْهِ'' جب تو پاک ہو جائے تو خون کی جگہ کو دھو لے پھر اس میں نماز پڑھ لے تو اس

---

[1] صحیح مسلم: ۳۰۰ [2] صحیح مسلم ۲۹۸ [3] صحیح بخاری: ۲۹۷ [4] صحیح بخاری: ۲۹۵

[5] صحیح / سنن ابو داؤد: ۲۱۲ [6] صحیح مسلم [7] صحیح بخاری: ۳۰۷

نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر اس کا نشان ختم نہ ہو تو بھی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "انما یکفیكِ الماء ولا یضُرُّكِ اثرُہٗ" تمہیں صرف پانی ہی کافی ہو جائے گا اس کا نشان تمہیں کچھ نقصان نہیں دے گا۔ ❶

حائضہ کے لیے نماز اور روزے کا حکم:

عورت دورانِ حیض نہ نماز پڑھے گی اور نہ ہی روزہ رکھے گی۔ پاکیزہ ہونے پر نماز کی قضا نہیں دے گی جبکہ روزوں کی قضا ضرور دے گی۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ بنت جیش رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ "جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دے اور جب ختم ہو جائے "فَاغْتَسِلِیْ وَصَلِّی" تو غسل کر اور نماز پڑھ۔ ❷

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہمیں روزے کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا اور نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔ ❸

حائضہ کا تلاوت اور اذکار کرنا:

☆ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عید کے دن حیض والی عورتوں کو بھی عید گاہ میں جانے کا حکم دیا تا کہ وہ بھی لوگوں کی تکبیروں کے ساتھ تکبیریں کہیں اور ان کی دعا کے ساتھ دعا کریں لیکن نماز نہ پڑھیں۔ ❹

☆ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: حَاضَتْ عَائِشَةُ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَا تُصَلِّي. (حج کے دنوں میں) ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو حیض آ گیا تو انھوں نے حج کے سب کام کیے سوائے بیت اللہ کے طواف کے اور نہ ہی وہ نماز پڑھتی تھیں۔ ❺

☆ کیونکہ نبی ﷺ نے انھیں فرمایا تھا کہ "فَافْعَلِیْ مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِیْ بِالْبَيْتِ حَتّٰی تَطْهُرِیْ" تو بیت اللہ کے طواف کے علاوہ ہر وہ کام کر جو حاجی کرتا ہے حتیٰ کہ تو پاکیزہ ہو جائے۔ ❻

حج میں دعائیں، اذکار اور تلبیہ بھی ہیں لیکن آپ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو طواف سے ہی روکا تھا۔

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حالت حیض میں (اپنی بہن) اسماء رضی اللہ عنہا کو دم کیا کرتی تھیں۔ ❼

---

❶. صحیح / سنن ابی داؤد ۳۶۵، ارواء الغلیل ۱/ ۱۹۰ ❷. صحیح بخاری ❸. صحیح بخاری

❹. صحیح بخاری: ۳۲۴ ❺. صحیح بخاری ❻. صحیح بخاری: ۳۰۵ ❼. صحیح بخاری

مرض استحاضہ اور اس کا حکم:

استحاضہ وہ مرض ہے کہ جس میں عورت کے رحم کا طبعی مزاج بگڑ جاتا ہے۔ شدید گرمی و خشکی کی وجہ سے رحم کی رگ تناؤ میں آ کر پھٹ جاتی ہے اور خون بہنے لگتا ہے۔ اس خون کا حیض کے خون سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ خون حیض کے خون کے ساتھ ساتھ یا اس کے مکمل ہو جانے کے فوراً بعد یا کچھ دنوں کے وقفے کے بعد جاری ہو جاتا ہے۔ استحاضہ کو کثرتِ طمث بھی کہتے ہیں۔ اس بیماری میں مبتلا عورت کو مستحاضہ کہا جاتا ہے۔

مستحاضہ عورت پاکیزہ ہی ہوتی ہے اس لیے وہ اپنے آپ کو حائضہ کے حکم میں نہ سمجھے بلکہ اپنے تمام معمولات مثلاً نماز، روزہ اور دیگر امور بدستور سر انجام دے۔ لہٰذا استحاضہ کا خون بہنے پر غسل واجب نہیں ہے۔ * ایسی مریضہ خاتون وضو کرے اور نماز پڑھے۔

☆ سیدہ فاطمہ بنت حبیش رضی اللہ عنہا استحاضہ کی بیماری میں مبتلا تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے اسے ارشاد فرمایا کہ جب حیض کا خون ہو جو سیاہ ہوتا ہے اور پہچانا جاتا ہے تو نماز سے رک جا اور جب دوسرا (یعنی استحاضہ کا) خون ہو تو وضو کر اور نماز پڑھ کیونکہ یہ تو رگ (پھٹنے) کا خون ہے۔ ❷

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بلاشبہ نبی ﷺ کی بیویوں سے کسی ایک بیوی نے استحاضہ کی حالت میں (مسجد میں) اعتکاف کیا۔ ❸

☆ مستحاضہ سے ازدواجی تعلقات کے متعلق سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "وَيَاتِيهَا زَوْجُهَا اِذَاصَلَّتِ الصَّلٰوةُ اَعْظَمُ" اس کا خاوند اس سے وظیفہ زوجیت کر سکتا ہے۔ جب وہ نماز پڑھتی ہے نماز تو اس سے بھی بڑی چیز ہے۔ ❹

نفاس اور اس کا حکم:

نفاس کا مطلب وہ خون ہے جو عورت کو بچہ جنم دینے پر چالیس دنوں کے اندر اندر آتا رہتا ہے۔

* مستحاضہ جب اپنے ایامِ حیض گزار کر غسل کرے تو اس کے بعد واقعی اس پر غسل واجب نہیں البتہ وہ غسل کر کے ظہر وعصر اکٹھی پڑھے، غسل کر کے مغرب اور عشاء اکٹھی پڑھے اور صبح کی نماز بھی غسل کر کے ادا کرے تو یہ افضل ہے (ترمذی: ۱۲۸، ابوداؤد: ۲۸۷) (محمد عبداللہ رفیق)

❷. صحیح / ابو داؤد، سنن نسائی ❸. صحیح بخاری ۳۰۹ ❹. صحیح بخاری

جو حکم حالت حیض میں حلال وحرام اور جائز وناجائز کا ہے وہی حکم حالت نفاس کا ہے۔

☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کی بیویوں میں سے ایک عورت چالیس راتیں حالتِ نفاس میں بیٹھتی۔ لیکن نبی ﷺ اُسے نفاس کی حالت میں چھوڑی ہوئی نمازوں کی قضا کا حکم نہیں دیتے تھے۔ ❶

☆ ایک دوسری روایت میں ہے کہ "كانتِ النُّفَسَا عَلٰى عَهْدِ رسولِ اللّٰهِ ﷺ تَقْعُدُ بَعْدَ نِفَا سِهَا اربعين يَوْمًا اَوْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً" رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں نفاس والی عورتیں اپنے نفاس کے بعد چالیس دن یا چالیس راتیں بیٹھی رہتی تھیں۔

مسئلہ:

۱۔ چالیس دن کے اندر اندر خون کے جاری اور بند ہونے پر حکم

۲۔ چالیس دن کے بعد خون کے جاری اور بند ہونے پر حکم

پہلی صورت: چالیس دن کے اندر اندر جب بھی خون رک جائے (خواہ چند دن میں ہی رک جائے) تو وہ عورت حالتِ طہر میں ہے اس لیے وہ نماز اور دیگر امور شروع کر دے گی۔ اور اگر چالیس دن مکمل ہونے سے پہلے خون دوبارہ پھر شروع ہو گیا تو وہ نماز اور دیگر کاموں سے رک جائے گی۔ بالفاظِ دیگر خون جاری رہے تو وہ نفاس میں ہے اگر خون رک جائے تو وہ پاکیزہ ہے۔

دوسری صورت: اگر چالیس دن مکمل ہو جانے پر وہ غسل کر لے اور خون پھر بھی جاری رہے تو اس پر استحاضہ والا حکم ہے جس پر غسل تو فرض نہیں البتہ ہر نماز کے لیے وضو کرے اور نماز جاری رکھے۔ (واللہ اعلم)

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "اہل علم اصحابِ نبی، تابعین اور ان کے بعد کے لوگوں کا اس مسئلے پر اجماع ہے کہ نفاس والی عورتیں چالیس دن نماز چھوڑیں گی۔ ہاں اگر وہ چالیس دن سے پہلے پاکیزہ حالت دیکھ لیں تو وہ غسل کریں اور نماز پڑھیں۔

علامہ احمد شاکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہی مذہب صحیح اور حدیث کے موافق ہے۔

---

❶. حسن / سنن ابو داؤد: ۳۱۲، سنن ترمذی ۱۳۹

اسقاطِ حمل اور نماز:

قرارِ حمل کے بعد ابتدائی سات مہینوں کے اندر اگر حمل ساقط ہو جائے تو اسے اسقاط حمل کہتے ہیں۔ ایسی صورت میں عورت کے لیے نماز کا حکم اس طرح ہے:

۱۔ اگر ابتدائی اسّی (۸۰) دنوں کے اندر اسقاط ہو تو ایسی عورت کے لیے مستحاضہ کا حکم ہے کیونکہ یہ رگ والا خون ہوتا ہے۔

۲۔ اگر ابتدائی اسّی (۸۰) دنوں کے بعد اسقاط ہو تو ایسی عورت کے لیے نفاس والا حکم ہے۔

(مستحاضہ اور نفاس کے متعلق الگ الگ بحث پیچھے گزر چکی ہے) اس مسئلے کا استدلال اس حدیث سے ہے:

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِيْ بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ وَيُقَالُ لَهُ اُكْتُبْ عَمَلَهُ وَرِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَشَقِيٌّ أَوْسَعِيْدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ.

بلاشبہ تم میں سے ہر ایک کا مادہ (نطفہ کی صورت میں) اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک اکٹھا کیا جاتا ہے۔ پھر وہ اتنے ہی (یعنی چالیس) دن تک خون کی پھٹکی ہو جاتا ہے۔ پھر اتنے ہی (یعنی چالیس) دن تک وہ گوشت کا لوتھڑا ہو جاتا ہے۔ (کل چار مہینے بعد) پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف فرشتہ بھیجتا ہے اسے چار باتیں لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ اسے کہا جاتا ہے کہ (۱) اس کے عمل لکھ (جو اس نے دنیا میں جا کر کرنے ہیں) (۲) اس کا رزق لکھ (جو اس نے کھانا ہے)۔ (۳) اس کی موت لکھ (کہ کس وقت آئے گی) اور (۴) اس کا بد بخت ہونا یا خوش بخت ہونا لکھ، پھر اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔[1]

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ پہلے اسّی دن تک تو حمل صرف خون ہی ہوتا ہے اور ان دنوں میں بچے کی بناوٹ واضح نہیں ہوتی اس لیے یہ خون نفاس کے خون میں تبدیل نہیں ہوا۔ اس کی زیادہ سے زیادہ مدت نوّے دن ہو سکتی ہے۔ پھر اس کے بعد ہی یہی جما ہوا خون گوشت کے

[1] صحیح بخاری: حدیث ۳۲۰۸

لوتھڑے میں تبدیل ہونے لگتا ہے اوراس میں انسانی بناوٹ شروع ہو جاتی ہے اس کے بعد سات ماہ تک کے دوران اگر اسقاط ہو جائے تو اس عورت پر نفاس کا حکم ہے۔ (واللہ اعلم)

۳۔ اسلام قبول کرنے پر غسل:

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا ثمامہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اسے بنوفلاں کے باغ میں لے جاؤ اور غسل کرنے کا حکم دو۔ ❶

☆ سیدنا قیس بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اسلام قبول کرنے کی نیت سے نبی کریم ﷺ کے پاس گیا تو آپ ﷺ نے مجھے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل کرنے کا حکم دیا۔ ❷

۴۔ موت واقع ہونے پر غسل (تفصیل آگے جنازے کے باب میں دیکھیں)

۵۔ جمعے کے دن کا غسل (تفصیل جمعے کے باب میں دیکھیں)

۶۔ عید کے دن کا غسل (تفصیل عید کے باب میں دیکھیں)

۷۔ احرام باندھنے کے لیے غسل کرنا:

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ احرام باندھنے کے لیے علیحدہ ہو گئے اور آپ ﷺ نے غسل کیا۔ ❸

۸۔ میدانِ عرفات میں ٹھہرنے کی غرض سے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنا:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق ذکر کیا جاتا ہے کہ وہ مکے میں داخل ہوتے وقت مقامِ ذی طویٰ میں رات گزارتے حتیٰ کہ صبح ہو جاتی تو غسل کر لیتے پھر دن کے وقت مکے میں داخل ہو جاتے اور نبی ﷺ کے متعلق بیان فرماتے تھے کہ آپ ﷺ بھی اسی طرح ہی کیا کرتے تھے۔ ❹

۹۔ میت کو غسل دینے والے کے لیے غسل کرنا:

(جنازے کے باب میں غسل میت کے تحت دیکھیں)

---

❶۔ صحیح / الفتح الربانی، ج ۲، ص ۱۴۸، مسلم ❷۔ صحیح / سنن ابو داؤد

❸۔ حسن / سنن ترمذی: ۸۳۰ ❹۔ صحیح بخاری ۱۵۷۳، صحیح مسلم ۱۲۵۹

مسواک کا بیان

اہمیت وفضیلت:

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔ اگر میں اپنی امت پر مشقت نہ سمجھتا تو میں انھیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ ❶

☆ سیدنا واثلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اُمِرْتُ بِالسِّوَاكِ حَتّٰی خَشِيْتُ اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيَّ" مجھے مسواک کا حکم دیا گیا حتیٰ کہ میں ڈرنے لگا کہ کہیں مجھ پر فرض ہی نہ کردی جائے۔ ❷

☆ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب بھی جبریل علیہ السلام میرے پاس آتے تو وہ مجھے مسواک کرنے کا حکم دیتے تھے۔ مجھے خدشہ محسوس ہوا کہ (کثرتِ مسواک کی وجہ سے) میں اپنے منہ کی اگلی جانب کہیں چھیل ہی نہ بیٹھوں۔ ❸

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تین چیزیں ہر مسلمان پر ضروری ہیں:

ا۔ جمعے کے دن غسل کرنا، ۲۔ مسواک کرنا، ۳۔ خوشبو لگانا۔ ❹

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "عشر من الفطرة ... والسواك" دس چیزیں فطرت سے ہیں (ان میں سے ایک) مسواک ہے۔ ❺

☆ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "یقیناً تمھارے منہ قرآن کے لیے راستے ہیں اس لیے تم مسواک کر کے اپنے منہ پاک صاف رکھو۔ ❻

☆ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ

---

❶. صحیح بخاری: ۸۸۷ ❷. حسن / صحیح الجامع الصغیر: ۱۳۷۶ ❸. حسن / بیهقی: ۷/ ۴۹

❹. صحیح / الجامع الصغیر: ۳۰۲۸ ❺. حسن / سنن ابو داؤد ۵۳ ❻. صحیح / سنن ابن ماجہ: ۲۹۱

فَاِنَّهٗ مطیبة لِلفَمِ مرضَاة للرب تم پر مسواک کرنا ضروری ہے یقیناً یہ منہ کو پاکیزہ بناتی ہے اور رب تعالیٰ کو خوش کر دیتی ہے۔ ❶

رسول اللہ ﷺ کی مسواک سے محبت:

☆ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ النبی ﷺ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلَ يشوص فَاهُ بَالسِّوَاك

نبی ﷺ جب رات کے وقت (عبادت کے لیے) اٹھتے تو اپنے منہ کو مسواک سے ملتے تھے۔ ❷

☆ سیدنا شریح بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ جب نبی کریم ﷺ گھر تشریف لاتے تھے تو سب سے پہلے کیا کام کرتے تھے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ ﷺ مسواک کرتے تھے۔ ❸

☆ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کی نماز دو دو رکعتیں کر کے پڑھتے تھے۔ پھر (وہاں سے) ہٹ جاتے اور مسواک کرتے تھے۔ ❹

☆ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب آپ ﷺ سوتے تو آپ ﷺ کی مسواک آپ ﷺ کے سر کے پاس ہی پڑی ہوتی اور جب آپ ﷺ بیدار ہوتے تو مسواک کرنا شروع کر دیتے تھے۔ ❺

☆ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے لیے پیلو کی مسواک تیار کرتے تھے۔ ❻

☆ آپ ﷺ دائیں ہاتھ سے مسواک کرنا پسند کرتے تھے۔ ❼

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ مسواک کرتے تھے پھر وہ مسواک دھونے کے لیے مجھے دے دیتے تو میں خود ہی مسواک کرنا شروع کر دیتی پھر میں اس کو دھو کر آپ ﷺ کو واپس کر دیتی تھی۔ ❽

---

❶. صحیح /احمد ۲/۱۰۸ ❷. صحیح بخاری: ۲۴۵ ❸. صحیح مسلم: ۲۵۳

❹. صحیح / سنن ابن ماجہ: ۲۸۸ ❺. حسن / الجامع الصغیر: ۴۸۷۲ ❻. حسن/الجامع الصغیر: ۴۸۷۲

❼. حسن / احمد ۱/ ۴۲۰ ❽. امام مسلم رحمہ اللہ ❾. حسن / سنن ابو داؤد: ۵۲

☆ دمِ واپسیں سے کچھ دیر قبل سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبدالرحمان بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے گھر آئے۔ان کے ہاتھ میں مسواک تھی۔آپ ﷺ مسواک کی طرف مسلسل دیکھ رہے تھے۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سمجھ گئیں۔بھائی سے مسواک لے کر آپ ﷺ کو دے دی۔سخت بخار اور کمزوری کی وجہ سے آپ ﷺ مسواک چبا نہ سکے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ مسواک اپنے منہ میں ڈال کر نرم کر کے آپ ﷺ کو دی تو آپ ﷺ نے اچھی طرح مسواک کی۔اس کے بعد زندگی کی آخری کچھ باتیں کیں، چند سانسیں لیں اور اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجعون۔(مفہوم)۔[1]

روزے کی حالت میں مسواک کرنا:

عبدالرحمان بن غنم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا میں روزے کی حالت میں مسواک کر لیا کروں؟ تو انہوں نے جواب دیا، ہاں، کر لیا کرو۔میں نے کہا کہ دن کے کس حصے میں مسواک کروں؟ تو انہوں نے فرمایا۔دن یا رات کے وقت (جب چاہو)۔میں نے کہا کہ لوگ تو شام کے وقت (روزے کی حالت میں) مسواک کرنا پسند نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ اچھی ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ "سبحان الله! لقد امرهم بالسواك. وما كان بالذي يامرهم ان ينتنوا افواههم عملاً ما في ذلك من الخير شيٌ بَلْ فيه شرٌ۔سبحان اللہ! یقیناً آپ ﷺ نے ہی تو ان (لوگوں) کو مسواک کرنے کا حکم دیا ہے۔آپ ﷺ ایسے نہیں ہیں جو (انہیں) اپنے منہ جان بوجھ کر بدبودار رکھنے کا حکم دیں۔ان کی اس بات میں کوئی بھلائی نہیں بلکہ شر ہے۔[2]

معدے کی بو اور دانتوں کی بدبو میں فرق:

روزے کی حالت میں زیادہ مسواک کرنے سے بھوک تیز ہو جاتی ہے۔جس کی وجہ سے

---

[1]. صحیح بخاری ٤٤٤٩ [2]. جید/ تلخیص الحبیر، ص ١١٣

معدے سے ہلکی ہلکی بو پیدا ہو کر منہ سے نکلتی ہے۔ مسواک زیادہ کرنے سے یہ کیفیت تیز ہو جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو یہ عمل زیادہ پسند ہے، لہٰذا روزہ دار کو چاہیے کہ عصر کے بعد خوب مسواک کرے تا کہ معدے سے زیادہ بُو پیدا ہو کر نکلے۔

جبکہ مسواک نہ کرنے کی وجہ سے دانتوں کی میل سے بھی بد بو پیدا ہوتی ہے۔ اس بد بو کو ہر لحاظ سے بُرا سمجھا گیا ہے۔

مسواک یا ٹوتھ پیسٹ؟

مسواک ایک قدرتی چیز ہے جبکہ ٹوتھ پیسٹ مصنوعی ہے جو کیمیکلز سے تیار کیا جاتا ہے۔ قدرتی اشیاء افادیت سے بھر پور ہوتی ہیں جبکہ کیمیکلز میں ضرر رساں عناصر پائے جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے بعض اوقات اچھے سے اچھا ٹوتھ پیسٹ بھی دانتوں اور مسوڑھوں کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

مسواک کی رگڑ دانتوں کی بہترین ورزش کا سبب بنتی ہے۔ جس سے منہ کے عضلات مضبوط، طاقت ور اور بیدار ہو جاتے ہیں جبکہ برش کے ریشے نرم ہوتے ہیں۔ یہ دانت صاف تو کر دیتے ہیں لیکن ان کی مضبوطی اور پختگی میں مسواک کی صفات کو نہیں پہنچ پاتے۔

مسواک کا قدرتی ذائقہ فرحت بخش اور پیسٹ کا مصنوعی ذائقہ بسا اوقات مضر ہوتا ہے۔

بہر حال منہ کی طہارت، نفاست اور نظافت جیسی صفات میں مسواک منفرد اور لا ثانی ہے۔

☆ ٹوتھ پیسٹ کی بعض اقسام میں سور کی چربی شامل ہوتی ہے جن میں سے سرفہرست کالگیٹ کمپنی (Kolgate Co.) کی پیسٹ ہے۔ اسے قطعاً استعمال نہیں کرنا چاہیے۔[1]

حرام، پلید اور مشکوک اجزا والے پیسٹوں کے استعمال سے بچیں۔ نرم نرم ریشوں والی زیتون کی مسواک اور پیلو کی مسواک تو کئی کئی دن استعمال کی جا سکتی ہے۔

اگر مسواک میسر نہ ہو تو آپ یہ منجن تیار کر لیں۔

---

[1] از پروفیسر احمد صقر، بیروت، لبنان بحوالہ احکام و مسائل جلد۲ صفحہ ۶۶۵ از حافظ عبدالمنان نور پوری

اکسیری منجن:

لونگ: ۱۰۰ گرام، اجوائن دیسی، عاقر قرحا، نوشادر، نمک سفید، ہر ایک: ۵۰ گرام۔ ان سب کو الگ الگ پیس کر پاؤڈر بنالیں۔ بس منجن تیار ہے۔

تھوڑا سا منجن لے کر دانتوں کی جڑوں میں رکھ دیں یا ہلکا ہلکا مل دیں۔ مسواک یا ٹوتھ برش کے ساتھ بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ دانت درد، نرم یا کالے ہو جانا، ماسخورہ اور دانتوں سے خون بہنا، کے لیے آزمودہ ہے۔ ضعف معدہ اور بخار کے لیے مناسب مقدار میں وقفے وقفے سے ہمراہ تازہ پانی کھانا بھی نہایت موثر ہے۔ دانتوں کے جملہ امراض کے لیے نہایت مفید ہے۔ ❶

❶. حکیم ابو عامر سیف اللہ

وضو کا بیان

اہمیت وفضیلت:

ارشادالٰہی:

☆ يَا يُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلوٰةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ۔ ❶

اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے نکلو تو اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک دھو لو۔ اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھولو''۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''لَا تُقْبَلُ صَلوٰةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ'' وضو کے بغیر نماز قبول نہیں کی جاتی۔ ❷

☆ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

اَلْوُضُوْءُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ ''وضو نصف ایمان ہے۔ ❸

☆ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! قیامت کے دن آپ اپنی امت کے ان لوگوں کو کس طرح پہچانیں گے جن کو آپ ﷺ نے دیکھا ہی نہیں ہوگا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''فَاِنَّهُمْ يَاْتُوْنَ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْ'' ''بلاشبہ وہ اس حال میں آئیں گے کہ ان کے چہرے، ہاتھ اور پاؤں وضو کے پانی کی وجہ سے چمک رہے ہوں گے۔ ❹

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''تبلغ الحلية مِنَ الْمُؤْمِنِ حيثُ يبلغ الوضو'' جسم کی جس جگہ پر وضو کا پانی لگتا ہے وہاں پر مومن کو (نور کا) زیور پہنایا جائے گا۔ ❺

☆ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ

❶. المائدہ: ٦ ❷. صحیح مسلم: ٣٣٠ ❸. صحیح / جامع ترمذی: ٣٥١٧

❹. صحیح مسلم: ٢٤٦ ❺. صحیح مسلم: ٢٥٠

آپ ﷺ نے میرے اس وضو جیسا وضو کیا اور پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے اس طرح وضو کیا تو اس کے پچھلے سب گناہ بخش دیے گئے۔ پھر اس کی نماز اور اس کا مسجد کی طرف جانا یہ اضافی (ثواب) ہے۔ ❶

☆ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب کوئی شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے اور پھر نماز پڑھتا ہے تو اس کے ایک نماز سے دوسری نماز پڑھنے (کے دوران ہونے والے) گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ ❷

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب مسلمان بندہ مومن وضو کرتا ہے اور اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس پانی یا اس پانی کے آخری قطرے کے ساتھ ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے جس کی طرف اس کی آنکھوں نے دیکھا ہوتا ہے۔ پھر جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو پھر پانی لگنے سے یا (آپ ﷺ نے اس طرح فرمایا کہ) پانی کے آخری قطرے سے دونوں ہاتھوں کا ہر گناہ نکل جاتا ہے جسے اس نے اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر کیا ہوتا ہے۔ پھر جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا (آپ ﷺ نے فرمایا) پانی کے آخری قطرے کے ساتھ ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے جس کی طرف اس کے قدم چلے ہوتے ہیں حتیٰ کہ (وضو کے بعد) وہ گناہوں سے پاک صاف (چمکتا ہوا) نکلتا ہے۔ ❸

☆ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے وضو کیا، بہت ہی اچھی طرح وضو کیا تو اس کے جسم سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس کے ناخنوں کے نیچے (بھی کوئی گناہ ہو تو وہاں) سے بھی نکل جاتا ہے۔ ❹

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسے عمل کی طرف رہنمائی نہ کروں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا کر رکھ دیتا ہے اور اس کے ساتھ اس کے درجات بھی بلند کر دیتا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! (ضرور بتائیں) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مشقت کے وقت (یعنی بیماری یا سردی میں) پوری طرح وضو کرنا، مسجدوں کی طرف زیادہ جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا اور یہی

---

❶۔ صحیح مسلم: ۲۲۹ ❷۔ صحیح بخاری ❸۔ صحیح مسلم: ۲۴۴ ❹۔ صحیح مسلم: ۲۴۵

رباط (اصل روک کر رکھنا) ہے۔ [1]

☆ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ صرف مومن ہی وضو کی حفاظت کرتا ہے۔ [2]

وضو کے نفل:

مومن وضو کی بدولت ڈھیروں ثواب کما لیتا ہے تو اسے چاہیے کہ وضو کا دو نفلوں کا تحفہ بھی حاصل کرے جسے "تَحِيَّةُ الْوُضُوْءِ" یعنی "وضو کا تحفہ" کہتے ہیں۔ اس سے مزید درجات بلند ہو جاتے ہیں۔

☆ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جو مومن خوبصورت وضو کرتا ہے پھر کھڑا ہو جاتا ہے پھر اپنے دل اور چہرے کی پوری توجہ سے دو رکعت پڑھتا ہے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ [3]

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فجر کی نماز کے وقت رسول اللہ ﷺ نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال! میرے سامنے اپنا وہ عمل بیان کرو جو تم نے اسلام میں کیا اور جس پر تجھے ثواب کی بہت زیادہ امید ہے۔ کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تیرے (چلنے کی وجہ سے) جوتوں کی آہٹ سنی ہے۔ بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میرے نزدیک جس عمل پر مجھے اجر و ثواب کی بہت زیادہ امید ہے۔ وہ یہ ہے کہ میں نے رات یا دن کے وقت جب بھی وضو کیا ہے تو اس وضو کے ساتھ میں نے نفل ضرور پڑھے جتنے میرے مقدر میں لکھے ہوئے تھے۔ [4]

وضو کے بغیر تلاوت اور اذکار کرنا:

باوضو ہو کر تلاوت اور اذکار کرنا افضل ہے۔ البتہ وضو کے بغیر بھی تلاوت اور اذکار کا جواز ملتا ہے۔

---

❶. صحیح مسلم: ۲۵۱ ❷. صحیح عند حاکم و ذہبی / صحیح سنن ابن ماجہ: ۲۲٤

❸. صحیح مسلم: ۲۳٤ ❹. صحیح بخاری: ۱۱٤۹

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ۔ رسول اللہ ﷺ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے۔ ❶

☆ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنی خالہ ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رات گزاری۔ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سوئے ہوئے تھے۔ جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو ہاتھ سے اپنی آنکھیں صاف کیں اور پھر: قَرَأَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ۔ آپ ﷺ نے سورۃ آل عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت کی۔

پھر لٹکائے ہوئے مشکیزے کی طرف بڑھے، وضو کیا اور نماز شروع کر دی۔ ❷

وضو کرنے کا صحیح اور مسنون طریقہ:

☆ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ اِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَءُوْا بِمَيَامِنِكُمْ۔ جب تم وضو کرو تو اپنی دائیں اطراف سے شروع کرو۔ ❸

☆ آپ ﷺ نے فرمایا: بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر وضو کرو۔ ❹

☆ پھر دونوں ہاتھ کلائیوں تک تین مرتبہ دھوئیں۔ ❺

☆ ہاتھ دھوتے وقت ہاتھوں کی انگلیوں کے درمیان خلال کریں۔ ❻

☆ پھر ایک چلو پانی لے کر آدھا منہ میں ڈالیں اور باقی ناک میں چڑھا لیں، ایک ساتھ۔ منہ میں پانی ہلا کر باہر نکال دیں۔ کلی کے عمل سے فارغ ہو کر بائیں ہاتھ سے ناک جھاڑیں۔

آپ ﷺ منہ اور ناک میں پانی دائیں ہاتھ سے داخل کرتے اور ناک بائیں ہاتھ سے جھاڑتے تھے۔ ❼

......ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدٍ

پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ پانی میں ڈالا پھر کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا، ایک ہی چلو سے۔ ❽

---

❶. صحیح مسلم: ۳۷۳ ❷. صحیح بخاری/ باب قرآة القُرْآنِ بَعْدَ الْحَدَثِ وَغَيْرِهٖ بے وضو ہو جانے کے بعد قرآن مجید پڑھنے کا بیان، حدیث: ۱۸۳ ❸. صحیح/سنن ترمذی ۱۷۶۶، سنن ابو داؤد ۴۱۴۱ ❹. جید / سنن نسائی: ۷۸ ❺. صحیح بخاری: ۱۵۹ ❻. صحیح/سنن ترمذی: ۳۸ ❼. سنن نسائی ❽. صحیح بخاری ۱۹۱ و صحیح مسلم: ۲۳۵

کلی کے لیے الگ اور ناک کے لیے الگ پانی استعمال کرنا بھی ٹھیک ہے۔

شقیق بن سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں کے اعضائے وضو کو تین تین مرتبہ دھویا پھر فرمایا کہ نبی ﷺ نے اسی طرح وضو کیا تھا اور (شقیق نے) بیان کیا کہ انهما أفردا المضمضة والاستنشاق۔ ان دونوں نے کلی علیحدہ کی تھی اور ناک میں علیحدہ پانی ڈالا تھا۔ ❶

☆ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وَبَالِغ فِی الْاِستنشاق اِلاّ اَن تکونَ صَائمًا''
ناک میں پانی اچھی طرح چڑھایا کرو لیکن روزے کی حالت میں (اچھی طرح نہیں)۔ ❷

☆ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
پھر آپ ﷺ نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا۔ ❸

☆ چہرہ دھونے کے بعد داڑھی کا خلال کرنا۔

یقیناً رسول اللہ ﷺ جب وضو کرتے تو ایک چلو پانی لے کر اسے اپنی ٹھوڑی کے نیچے داخل کرتے اور اس کے ساتھ اپنی داڑھی کا خلال کرتے تھے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''هٰكَذَا اَمَرَنِیْ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ'' میرے عزت وعظمت والے رب نے مجھے اسی طرح ہی حکم دیا ہے۔ ❹

☆ پھر دایاں ہاتھ کہنی تک تین بار دھوئیں پھر بایاں ہاتھ کہنی تک تین بار دھوئیں۔ ❺

☆ بازوؤں کو کندھوں تک دھونا بھی جائز ہے (مکمل حدیث آگے درج ہے)۔ ❻

☆ مَسَحَ بِرَاسِهٖ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ
آپ ﷺ نے نیا پانی لے کر اپنے سر کا مسح کیا۔ ❼

☆ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَاسِهٖ حَتّٰى ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِیْ بَدَأَ مِنْهُ

آپ ﷺ نے اپنے سر کے اگلے حصے سے ہاتھ پھیرنا شروع کیا حتی کہ انہیں اپنی گدی تک

---

❶. حسن لذاته / التاريخ الكبير لا بن ابی خيثمه ص ٥٨٨ ح ١٤١٠ ❷. صحيح / سنن ترمذی ٣٨، سنن ابن ماجه ٤٠٨ ❸. صحيح بخاری ١٥٨ وصحيح مسلم ٢٣٦ ❹. حسن لغيره۔ اس کے متعدد شواهد هيں / سنن ابی داؤد ١٤٥ ❺. صحيح بخاری ١٩٣٤ ❻. صحيح مسلم ❼. صحيح مسلم: ٣٤٧

لے گئے پھر آپ ﷺ نے ان دونوں کو (اسی طرح) واپس لوٹایا حتی کہ اس جگہ واپس لے گئے جہاں سے مسح کرنا شروع کیا۔ ❶

☆ آپ ﷺ نے سر کا مسح ایک مرتبہ کیا۔ ❷

☆ سر کے مسح کے بعد نیا پانی لیے بغیر ہی کانوں کا مسح کریں۔

ثُمَّ مَسَحَ بِرَاسِهٖ وَاَدْخَلَ اِصْبَعَیْهِ السَّبَّاحتَینِ فِی اُذُنَیْهِ وَمَسَحَ بِاِبْهَامَیْهِ عَلٰی ظَاهِرِ اُذُنَیْهِ

پھر آپ ﷺ نے اپنے سر کا مسح کیا اور اپنے دونوں ہاتھوں کی شہادت کی انگلیاں اپنے کانوں میں داخل کیں اور اپنے دونوں کانوں کے پچھلے حصوں پر اپنے دونوں انگوٹھے پھیر دیے۔ ❸

فَمَسَحَ بِرَاسِهٖ وَاُذُنَیْهِ۔ آپ ﷺ نے اپنے سر اور (نیا پانی لیے بغیر) اپنے دونوں کانوں کا مسح کیا۔ ❹

آپ ﷺ نے فرمایا: اَلاُذُنَانِ مِنَ الرَّاسِ۔ دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔ ❺

مرد اور عورت کے لیے سر کے مسح کا طریقہ ایک ہی ہے۔

☆ اگر سر پر ٹوپی، رومال یا پگڑی وغیرہ باندھی ہو تو اس کے اوپر مسح کیا جا سکتا ہے۔ اس کی تفصیل آگے جرابوں کے مسح کے باب میں دیکھیں۔

☆ پھر دایاں پاؤں ٹخنوں تک اور بایاں پاؤں بھی ٹخنوں تک تین تین مرتبہ دھوئیں۔ ❻

گھٹنوں تک دھونا بھی جائز ہے (مکمل حدیث آگے ہے، صحیح مسلم)

☆ آپ ﷺ اپنے پاؤں کی انگلیوں کا خلال ہاتھ کی چھنگلی (چھوٹی انگلی) سے کرتے تھے۔ ❼

☆ جب رسول اللہ ﷺ پیشاب کرتے پھر وضو کرتے۔ وضو کرنے کے بعد شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارتے تھے۔ ❽

---

❶ صحیح بخاری ۱۸۵ ❷ صحیح بخاری ۱۸۶ ❸ صحیح / سنن ابو داؤد ۱۳۵

❹ حسن / سنن ابو داؤد ۱۰۸ ❺ صحیح / دارقطنی الصحیحۃ: ۳۶ ❻ صحیح بخاری ۱۵۹، ۱۹۳۴

❼ حسن / سنن ابی داؤد: ۱۴۸ ❽ صحیح / سنن ابو داؤد: ۱۶۶

☆ بعض اوقات شیطان پیشاب کا قطرہ نکل جانے کا وسوسہ مومن کے دل میں ڈالتا ہے تو چھینٹے مارنے کی وجہ سے ایسے شیطانی وسوسے ختم ہو جاتے ہیں۔ ❶

وضو کے بعد کی دعائیں:

۱۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص وضو کرے پھر یہ دعا پڑھے تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس میں چاہے داخل ہو جائے:

"اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ"

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہی اور اس کی ہی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر بہت قدرت رکھنے والا ہے۔ ❷

۲۔ "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ"

اے اللہ! تو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود ہے ہی نہیں۔ میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ ❸

۳۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ.

اے اللہ! مجھے بہت زیادہ توبہ کرنے والوں میں سے بنا دے اور مجھے پاک رہنے والوں میں سے بنا دے۔ ❹

وضو میں غیر ثابت امور:

۱۔ زبان سے وضو کرنے کی نیت کے الفاظ کہنے کا کوئی بھی صحیح ثبوت نہیں ہے۔

۲۔ دورانِ وضو کوئی ذکر، کلمہ یا کوئی بھی دعا پڑھنا کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ ❺

---

❶. تحفة الاحوذی شرح ترمذی ۱/۱۶۷ ❷. صحیح مسلم: ۲۳۴ ❸. صحیح/ السنن الکبری للنسائی: ۹۹۰۹، صحیح الجامع: ۶۰۴۶ ❹. صحیح عند الشیخ احمد شاکر/ سنن ترمذی: ۵۵، اس کے متعدد شواهد هیں ❺. زادالمعاد از ابن قیم

۳۔ وضو میں گردن کا مسح کرنے والی روایات ضعیف اور من گھڑت ہیں۔ [1]

۴۔ وضو کرنے کے بعد شہادت کی انگلی اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھنا کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ سنن ابی داؤد وغیرہ کی جس روایت میں صرف آسمان کی طرف نظر اٹھانے کے متعلق آتا ہے اس کی سند میں ابن عم زہرہ ایک مجہول راوی ہے اس لیے حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اور دیگر محققین نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے۔ [2]

دیگر مسائلِ وضو

وضو اور بسم اللہ:

رسول اللہ ﷺ کا فرمان اقدس ہے کہ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ

اُس شخص کا وضو نہیں ہے جس نے اس پر اللہ کا نام ذکر نہیں کیا۔ [3]

اگر کوئی شخص وضو سے قبل ''بسم اللہ'' پڑھنا بھول جائے تو دوران وضو جب بھی یاد آ جائے تو پڑھ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی امت سے بھول چوک معاف کی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد عالیٰ ہے کہ:

''رُفِعَ عَنْ اُمَّتِيْ اَلْخَطا والنسيان وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ''.

میری امت کو ان چیزوں کے گناہ سے معافی ہے۔

خطا، بھول اور جس گناہ کے کرنے پر وہ مجبور کر دیے جائیں۔ [4]

تنبیہ: ابو داؤد کی حدیثِ مذکور کا ظاہری تقاضا یہ ہے کہ اگر کسی نے جان بوجھ کر وضو کرنے سے پہلے ''بسم اللہ'' نہیں پڑھا تو وہ دوبارہ وضو کرے۔

ایک، دو یا تین تین بار اعضاء دھونا:

نبی ﷺ سے اعضا بدن کو ایک ایک، دو، دو، تین تین یا کمی بیشی کر کے دھونا ثابت ہے۔

---

[1]. ایضاً [2]. عون المعبود ۱/۶۶، تلخیص الحبیر [3]. صحیح / سنن ابی داؤد: ۱۰۱

[4]. صحیح / سنن ابن ماجہ: ۲۰۴۳، ۲۰۴۵

تین تین مرتبہ دھونے کی احادیث بکثرت ہیں۔احادیث درج ذیل ہیں۔

☆ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ **تَوَضَّا رسولُ اللّٰہ** ﷺ **مَرَّةً مَرَّةً**۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا۔ ❶

☆ سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ **اِنَّ النبی** ﷺ **تَوَضَّا مَرَّتَیْنِ مَرَّتین.** بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے دو دو مرتبہ وضو کیا۔ ❷

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ'' **اَن النبی** ﷺ **تَوَضَّأثلاثًا ثلاثًا**'' بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے تین تین مرتبہ وضو کیا۔ ❸

☆ ایک آدمی نے سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کس طرح وضو کیا ہے؟ تو عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ہاں! **فَدَعَا بِمَاءٍ فَافرَغَ عَلٰی یَدَیْهِ فغَسَل مَرَّتَیْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلاثًا ثُمَّ غَسَل وَجْهَهٗ ثَلاثًا ثُمَّ غَسَلَ یَدَیْهِ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ اِلٰی المِرْفَقَیْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِیَدَیْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ**

تو انہوں نے پانی منگوایا، اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور دو مرتبہ ہاتھ دھوئے پھر تین مرتبہ کلی کی اور ناک جھاڑا۔ پھر تین دفعہ اپنا چہرہ دھویا۔ پھر کہنیوں تک دو دو مرتبہ اپنے ہاتھ دھوئے پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کا مسح اس طرح کیا کہ اپنے ہاتھ آگے لائے اور پیچھے لے گئے۔ ❹

تنبیہ: اگر کوئی عضو تین سے زیادہ مرتبہ دھویا جائے تو ایسے شخص کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا: **فَقَدْ اَسَاءَ وَ تَعَدّٰی و ظَلَمَ** اس نے برا کیا، زیادتی اور ظلم کیا۔ ❺

وضو میں خشک رہ جانے والی جگہ کے لیے حکم:

☆ ایک آدمی نے وضو کیا تو اس کے پاؤں پر ناخن کے برابر جگہ خشک رہ گئی نبی ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا'' چل واپس جا اور اچھی طرح وضو کر۔ ❻

---

❶. صحیح بخاری: ۱۵۷ ❷. صحیح بخاری: ۱۵۸ ❸. صحیح مسلم: ۲۳۰

❹. صحیح بخاری: ۱۸۵ ❺. صحیح / سنن نسائی: ۸۸ ❻. صحیح مسلم: ۲۴۳

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (مکے سے مدینے کی طرف) ایک سفر میں نبی ﷺ ہمارے پیچھے آرہے تھے۔ آپ ﷺ نے ہمیں اس حالت میں پایا کہ (عصر کی) نماز کا وقت تھا اور ہم وضو کر رہے تھے ہم اپنے قدموں کو ہلکا سا دھوتے تھے تو آپ ﷺ نے (ہماری خشک ایڑیاں دیکھ کر دو یا تین مرتبہ) بلند آواز سے فرمایا: "وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ" "ایسی ایڑیوں کے لیے دوزخ کی ہلاکت ہے"۔ ❶

ہاتھ کندھوں تک اور پاؤں گھٹنوں تک دھونا:

وضو میں ہاتھ کندھوں تک اور پاؤں گھٹنوں تک دھونا بھی جائز ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ قیامت کے دن میری امت کے لوگ اس حالت میں آئیں گے کہ وضو کے نشانات کی وجہ سے ان کے ہاتھ پاؤں چمک رہے ہوں گے۔ تم میں سے جو شخص اس چمک اور روشنی کو زیادہ بڑھا سکتا ہے تو اس کو ضرور ایسے کرنا چاہیے۔ ❷

☆ آپ ﷺ کے اس فرمان کو سن کر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے بازوؤں کو کندھوں تک اور اپنے قدموں کو گھٹنوں تک دھو لیتے تھے۔ ❸

ایک وضو سے زیادہ نمازیں ادا کرنا:

اگر ایک نماز والا وضو قائم ہو اور دوسری نماز کا وقت ہو جائے تو وضو کر لینا افضل ہے۔ البتہ پہلے وضو پر بھی اکتفا کیا جا سکتا ہے۔

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کان النبی ﷺ يَتَوضا عند كُلِّ صَلوٰةٍ۔ نبی ﷺ ہر نماز کے ساتھ وضو کرتے تھے۔ ❹

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے۔ اور ہم لوگ ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھ لیتے تھے۔ ❺

☆ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن ایک ہی وضو کے ساتھ پانچ نمازیں ادا کیں۔ ❻

---

❶. صحیح بخاری: ۱۶۳، صحیح مسلم: ۲۴۱ ❷. صحیح مسلم: ۲۴۶ ❸. تلخیص الحبیر: ۱۵۵

❹. صحیح بخاری: ۲۱۴ ❺. صحیح بخاری: ۲۱۴ ❻. صحیح مسلم: ۲۷۷

وضو کے بعد تولیہ استعمال کرنا:

☆ وضو کے بعد تولیہ استعمال کرنا یا نہ کرنا دونوں طرح جائز ہے۔ آپ ﷺ نے غسل کیا تو آپ ﷺ کی زوجہ ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو (جسم پونچھنے کے لیے) ایک کپڑا پیش کیا تو آپ ﷺ نے نہ لیا اور اپنے ہاتھ جھاڑتے ہوئے چل پڑے۔[1]

اس سے پہلے آپ ﷺ کپڑا بطور تولیہ استعمال کرتے تھے۔ اسی لیے تو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے پیش کیا تھا۔*

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ وضو کے بعد تولیے کے ساتھ اپنا چہرہ پونچھتے تھے۔[2]

دورانِ وضو بات کرنا:

وضو کرتے ہوئے اگر بات کرنے کی ضرورت ہو تو بات کی جا سکتی ہے۔ اس سے منع نہیں کیا گیا۔

☆ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے موزے اتارنے کے لیے جھکا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو۔ جب میں نے یہ پہنے تھے اس وقت میں نے وضو کیا ہوا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ان پر مسح کر لیا۔[3]

آپ ﷺ نے یہ بات دورانِ وضو کی تھی۔

وضو میں کسی سے مدد لینا:

وضو کرنے میں کسی سے مدد لینا جائز ہے۔

☆ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے لیے پانی بہایا اور آپ ﷺ نے اس سے وضو کیا۔[1]

---

❶. صحیح بخاری: ۲۷٦ * نبی ﷺ نے اس موقعہ پر تولیہ استعمال نہیں کیا۔ البتہ استعمال کرنے سے منع بھی نہیں کیا۔ اس لیے تولیہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بعض نے اسی واقعہ سے جواز کا استدلال کیا ہے (محمد عبداللہ رفیق)

❷. حسن/ الاوسط لابن المنذر: ۲۲ ❸. حسن/ الاوسط لابن المنذر: ۲۲ ❶. صحیح مسلم: ۴۰۸

وضو اور نیل پالش:

بعض خواتین ناخنوں پر ایک قسم کا چمکدار روغن (نیل پالش) لگا لیتی ہیں۔ جس کی ناخنوں پر تہہ جم جاتی ہے اور وضو والا پانی ناخن کی جلد پر نہیں پہنچتا۔ ایسی صورت میں وضو بالکل نہیں ہوتا۔ کیونکہ ایڑی پر بھول کر ناخن کے برابر جگہ چھوڑ دینے والے صحابی کو آپ ﷺ نے وضو دوبارہ کرنے کا حکم دیا تھا جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔ اور نیل پالش کی تہہ جان بوجھ کر لگائی جاتی ہے۔ جبکہ اس کا متبادل مہندی یا مہندی کا عرق کشید کر کے بھی ناخن سرخ کیے جاسکتے ہیں۔

پگڑی، ٹوپی، جوتے، موزے اور جرابوں پر مسح کرنا:

ان چیزوں پر مسح کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے رخصت اور سہولت ہے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔

☆ سیدنا عمرو بن امیہ حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اپنی پگڑی اور موزوں پر مسح کرتے تھے۔ ❶

☆ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور اپنے موزوں اور پگڑی پر مسح کیا۔ ❷

☆ سعید بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ بیت الخلاء میں گئے پھر باہر تشریف لائے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سر پر سفید ٹوپی پہن رکھی تھی جس میں بٹن لگے ہوئے تھے۔ وَمَسَحَ عَلَى الْقَلَنْسُوَةِ وَعَلَى الْجَوْرَبَيْنِ لَه مِنْ خَزٍّ عَرَبِيٍّ اَسْوَدَ ثُمَّ صَلّٰى آپ نے ٹوپی اور سیاہ عربی صوف (اون) کی بنی ہوئی جرابوں پر مسح کیا پھر نماز پڑھی۔ ❸

☆ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے موزوں اور پگڑی پر مسح کیا۔ ❹

☆ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

---

❶. صحیح بخاری: ٢٠٥ ❷. صحیح مسلم: ٦٧٤، سنن ترمذی: ١٠٠ ❸. صحیح / مصنف عبدالرزاق، بیهقی ١ / ٢٨٥، محلیٰ ابن حزم ❹. صحیح مسلم / کتاب الطهارة: ٢٧٥

تَوَضَّأ النبیُّ ﷺ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ والنعلَيْنِ

نبی ﷺ نے وضو کیا اور آپ ﷺ نے جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔ ❶

☆ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سریّہ (جہادی قافلہ) روانہ کیا تو (سفر میں) انہیں سردی لگی۔ جب وہ نبی ﷺ کے پاس واپس آئے تو انہوں نے نبی ﷺ سے سردی لگنے کی شکایت کی فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّمْسَحُوْا عَلَى الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِيْنِ تو آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ پگڑیوں اور پاؤں کو گرم رکھنے والی اشیاء (موزوں، جرابوں وغیرہ) پر مسح کریں۔ ❷

نوٹ: لفظ ''التساخین'' ہر اس چیز پر بولا جاتا ہے جس سے پاؤں سردی سے بچ جائیں۔ (خواہ وہ موزہ ہو یا جراب ہو)۔ ❸

☆ سیدنا عمرو بن حریث بیان کرتے ہیں کہ:

رَاَيْتُ عليًّا بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ

میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے پیشاب کیا پھر وضو کیا۔

اور جرابوں پر مسح کیا۔ ❹

☆ سیدنا کعب بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رَاَيْتُ عَلِيًّا بن ابی طالب بال فَمَسَحَ عَلٰى جَوْرَبَيْهِ وَنَعْلَيْهِ: میں نے سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے پیشاب کیا پھر وضو کرتے ہوئے اپنی جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔ ❺

☆ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے جرابوں پر مسح کیا۔ ❻

☆ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے جرابوں پر مسح کیا۔ ❼

☆ سیدنا عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے جرابوں پر مسح کیا۔ ❽

---

❶. حسن صحیح / سنن ترمذی: ۹۹، سنن ابن ماجه: ۵۹ ❷. صحیح / سنن ابی داؤد کتاب الطهارة: ۱۴۶ ❸. عون المعبود شرح سنن ابی داؤد ❹. صحیح/ ابن ابی شیبه ۱/ ۱۸۹ ❺. صحیح / تاریخ کبیر، بیهقی، المحلی امام ابن حزم: ۲/ ۸۴ ❻. حسن/ مصنف ابن ابی شیبه ۱/ ۱۸۸ ح ۱۹۷۹ ❼. صحیح / مصنف ابن ابی شیبه ۱/ ۱۸۹ ح ۱۹۸۷ ❽. صحیح / مصنف ابن ابی شیبه ۱/ ۱۸۹ ح ۱۹۸۷

☆ سیدنا سہل بن سعد نے جرابوں پر مسح کیا۔ ❶

☆ **ومسح علی الجوربین علی ابن ابی طالب و ابن مسعود والبراء بن عازب وانس بن مالك و ابو امامة وسهل بن سعد و عمرو بن حریث و روی ذلك عن عمر بن الخطاب و ابن عباس**

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب، سیدنا ابن مسعود، سیدنا برا بن عازب رضی اللہ عنہ، سیدنا انس بن مالک، سیدنا ابوامامہ، سیدنا سہل بن سعد اور سیدنا عمرو بن حریث رضی اللہ عنہم نے جرابوں پر مسح کیا۔ سیدنا عمر بن خطاب اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح بیان کیا گیا ہے۔ ❷

☆ امام ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

وَلاَنَّ الصحابة رضی اللہ عنہم مسحوا علی الجوارب وَلَمْ یظهر لهم مخالف فی عصر هم فكان اجماعاً.

چونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جرابوں پر مسح کیا اور ان کے زمانے میں (اس مسئلے میں) ان کا کوئی مخالف ظاہر نہیں ہوا۔ تو اس پر اجماع ہے۔ ❸

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے شاگرد یعنی تابعین عظام سے بھی جرابوں پر مسح کرنا ثابت ہے۔

☆ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے استاد ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ جرابوں پر مسح کرتے تھے۔ ❹

☆ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے جرابوں پر مسح کیا۔ ❺

☆ عطا بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ جرابوں پر مسح کرنے کے قائل تھے۔ ❻

☆ مشہور تبع تابعی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی جرابوں پر مسح کے قائل تھے۔ ابتدا میں وہ جرابوں پر مسح کے قائل نہیں تھے لیکن بعد میں انہوں نے رجوع کر لیا تھا۔

وعنه انه رجع الی قولهما و علیه الفتوٰی

اور امام صاحب سے مروی ہے کہ انہوں نے صاحبین کے قول پر رجوع کر لیا تھا۔ اور اسی پر

---

❶. حسن/ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/ ۱۸۸ ح ۱۹۷۷ ❷. سنن ابی داؤد۔ ۱/ ۲۴ ح ۱۵۹

❸. المغنی لا بن قدامہ ❹. صحیح / مصنف ابن ابی شیبہ ۱/ ۱۸۸ ح ۱۹۷۷ ❺. صحیح /مصنف ابن ابی شیبہ ۱/ ۱۸۹ ح ۱۹۸۹ ❻. المحلی لا بن حزم ۲/ ۸۶

فتویٰ ہے۔ ❶

جورب (یعنی جراب) کے معنی:

☆ الجورب لفافة الرجل: جراب پاؤں کو ڈھانپنے والی چیز ہے۔ ❷

☆ الجورب غشاءٌ للقدم مِنْ صُوف

جراب، پاؤں کو ڈھانپنے کے لیے اون سے بنائی جاتی ہے۔ ❸

☆ اِنَّ الْجَوْرَبَ يُتَّخَذُ مِنَ الْاَدِيْمِ وَكَذَا مِنَ الصُّوفِ وَكَذَا مِنَ الْقُطْنِ

بلاشبہ جراب چمڑے، اون اور سوت کی بنائی جاتی ہے۔ ❹

پھٹی ہوئی جرابوں/موزوں پر مسح:

پھٹی ہوئی جراب کو جب تک جراب کہا جائے اور پھٹے ہوئے موزے کو جب تک موزہ کہا جائے تب تک ان پر مسح کرنا بھی درست ہے اور ان پر مسح سے روکنے کی کوئی صحیح دلیل نہیں ہے۔

☆ سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "اس وقت تک مسح کرتے رہو کہ وہ آپ کے پاؤں میں لٹکتے رہیں۔ کیا تمھیں معلوم نہیں کہ مہاجرین وانصار رضی اللہ عنہم کے موزے پھٹے ہوئے ہوتے تھے۔ ❺

☆ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تک پاؤں میں موزے پہنے رہیں تو ان پر مسح کرتے رہو کیونکہ مہاجرین وانصار کے موزے پھٹے پرانے اور انہیں پیوند لگے ہوتے تھے۔ ❻

☆ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پھٹے ہوئے موزے پر موزہ کا لفظ بولا جائے تو اس پر مسح کرنا بھی جائز ہے۔ ❼

☆ امام ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پہنے ہوئے موزوں یا جرابوں پر اگر چھوٹا یا بڑا سوراخ ہو جائے جس سے پاؤں کا تھوڑا یا زیادہ حصہ نظر آتا ہو تو ان سب حالتوں میں ان پر مسح کرنا جائز ہے۔ امام سفیان ثوری، داؤد، ابوثور، اسحاق بن راہویہ اور یزید بن ہارون رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ ❽

---

❶. الهداية اولين، ج ١، ص ٦١ ❷. قاموس ❸. عمدة الرعاية ❹. غاية المقصود ❺. صحيح / مصنف عبد الرزاق ١/ ١٩٤ ❻. محلى ابن حزم ٢/ ١٠٢ ❼. الاختيارات العلمية ❽. المحلى لا بن حزم

پٹی پر مسح:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر زخم پر پٹی بندھی ہوئی ہو تو وضو کرتے وقت پٹی پر مسح کر لے اور ارد گرد کی جگہ دھو لے۔ ❶

مسح کا طریقہ:

موزے یا جرابیں پہنے ہوئے پاؤں پر مسح اس طرح کریں کہ ہاتھ کی پانچوں انگلیاں پانی سے تر کر لیں پھر ان تر انگلیوں کے کنارے پاؤں کی انگلیوں پر رکھ کر پاؤں کے اوپر پھیر دیں۔

☆ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَوْ کَانَ الدین بالرای لکان أسفل الخف اولیٰ بالمسح من اعلاہ وقد رایتُ رسول اللہ ﷺ یمسح علی ظاهر خفیه.

اگر دین رائے اور عقل پر ہوتا تو پاؤں کے اوپر مسح کرنے کی بجائے پاؤں کے نیچے مسح کرنا زیادہ اچھا ہوتا۔ یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو پاؤں کے اوپر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ ❷

مسح کے لیے شرط:

موزوں یا جرابوں پر مسح صرف اس وقت ہی ہوگا کہ اگر حالتِ وضو میں ان کو پہنا ہوگا۔ بے وضو ہونے کی حالت میں پہنی ہوئی جرابوں یا موزوں پر مسح نہیں ہوتا۔

☆ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا۔ (جب آپ ﷺ وضو کرنے لگے) تو میں آپ ﷺ کے موزے اتارنے کے لیے (آپ ﷺ کے قدموں کی طرف) جھکا تو آپ ﷺ نے فرمایا: **دَعْهُمَا فَاِنِّیْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَیْنِ فَمَسَحَ عَلَیْهِمَا** انھیں چھوڑ دو، نہ اتارو۔ میں نے وضو کی حالت میں یہ پہنے تھے۔ تو آپ ﷺ نے ان پر مسح کیا۔ ❸

---

❶. صحیح / بیهقی: ۲۲۸ ❷. صحیح / سنن ابی داؤد: ۱۶۲

❸. صحیح بخاری: ۲۰۶، صحیح مسلم: ۲۷۴

مسح کی مدت:

موزے یا جرابیں پہننے کے بعد مقیم شخص جس وقت پہلا مسح کرے تو دوسرے دن اس وقت تک مسح کر سکتا ہے جبکہ مسافر شخص کے لیے تین دن و رات تک مسلسل مسح کرنے کی اجازت ہے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مسح کی مدت کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ:

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ 'للمسافر ثلثة ايام وليا ليهن وللمقيم يوم و ليلة۔ مسافر کے لیے تین دن و رات اور مقیم کے لیے ایک دن و رات ہے۔ [1]

☆ سیدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم سفر میں ہوتے تو رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیتے کہ ہم تین دن اور تین راتیں موزے نہ اتاریں سوائے اس کے کہ جنابت لاحق ہو جائے۔ البتہ بیت الخلا میں جانے کی صورت میں، پیشاب اور نیند آ جانے کی صورت میں اتارنے کی ضرورت نہیں۔ [2]

اگر کوئی اپنی مرضی سے موزے جرابیں اتارنا چاہے تو کسی وقت بھی اتار سکتا ہے۔

وضو کے بعد جرابیں اتار دینا:

وضو میں موزوں یا جرابوں پر مسح کرنے کے بعد موزے/ جرابیں اتار دینے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

☆ ایک مرتبہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا تو جوتوں پر مسح کیا پھر مسجد میں داخل ہوئے اور جوتے اتار کر نماز پڑھی۔ [3]

جس طرح وضو میں سر کا مسح کرنا اور بعد میں سر کے بال منڈوا دینا اور اسی طرح پگڑی پر مسح کرنا اور وضو کے بعد پگڑی اتار دینے میں کوئی حرج نہیں ایسے ہی موزوں، جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنے کے بعد انہیں اتار دینے پر بھی کوئی خدشہ اور نقصان نہیں ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ حافظ ابن حزم رحمہ اللہ، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ اور دیگر جمہور فقہا و محدثین کا یہی مذہب ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں المحلی ابن حزم، الاختیارات ابن تیمیہ)

تنبیہ: موزوں اور جرابوں پر مسح کا حکم مرد اور عورت کے لیے برابر ہے۔ [4]

---

[1]. (صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب توقيت في المسح على الخفين: ٦٧٦)

[2]. صحيح / سنن نسائي: ١٥٨ [3]. بيهقي ١ / ٢٨٨ [4]. المغني لا بن قدامه

نواقضِ وضو

ان امور سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔

☆ پیشاب، پاخانہ، ہوا خارج ہوجانا، نیند آجانا، شرمگاہ کو ہاتھ لگ جانا، منی یا مذی کا خارج ہوجانا، جماع کرنا، شرمگاہ کا شرمگاہ سے مل جانا۔

دورانِ نماز وضوٹوٹ جانا: ایسی صورت میں نمازی دوبارہ وضو کر کے وہ رکعتیں ابتدا سے شروع کرے کیونکہ وہاں سے آگے نماز جاری رکھنے کا ثبوت نہیں ملتا۔

[ہوا خارج ہونے پر استنجاء ضروری نہیں بلکہ صرف وضو کرنا لازم ہے۔[1] جیسا کہ ذیل کی احادیث سے واضح ہے]۔

وضاحت:

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ اَحَدِكُمْ اِذَا اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ

اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی (اس وقت) نماز قبول نہیں کرتا جب اسے حدث (وضوٹوٹ جانا) لاحق ہوجائے حتیٰ کہ وہ وضو کرلے۔

ایک شخص نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حدث کا مطلب کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ "فسا او ضراط" آواز کے بغیر ہوا خارج ہونا یا آواز سے (یعنی گوز)۔[2]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدث کی ایک شکل بیان کی ہے۔ ورنہ اس کی دیگر صورتیں بھی ہیں جو آگے بیان ہوئی ہیں۔

حدث کا مطلب یہ ہے کہ پیشاب اور پاخانے کے راستے کسی چیز کا خارج ہوجانا۔[3]

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر نماز میں وضوٹوٹ جائے تو ناک پر ہاتھ رکھ کر لوٹ جاؤ۔ وضو کر کے پھر نماز پڑھو۔[4]

---

[1] المغنی لابن قدامه [2] صحیح بخاری: ۱۳۵ [3] نیل الاوطار [4] صحیح / سنن ابو داؤد: ۱۱۱٤

ناک پر ہاتھ رکھنے کا مقصد شاید یہ ظاہر کرنا ہے کہ دیکھنے والا کوئی عذر سمجھے۔ (واللہ اعلم)

نیند:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"العينان وكاءُ السَّهِ فَمَنْ نَامَ فليتوضّأ"

آنکھیں دُبر کا تسمہ ہیں جو سو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ وضو کرے۔ ❶

ٹیک لگانے کے بغیر اگر اونگھ آجائے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عشاء کی نماز (کے لیے آپ ﷺ کا) اتنا انتظار کرتے کہ نیند کے غلبے کی وجہ سے ان کے سر جھک جاتے تھے پھر وہ دوبارہ وضو کرنے کے بغیر ہی نماز پڑھ لیتے تھے۔ ❷

شرمگاہ کو چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے لیکن اگر درمیان میں کپڑا ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ"

جو اپنے عضو مخصوص کو چھوئے تو وہ وضو کرے۔ ❸

☆ آپ ﷺ نے فرمایا:

من افضى بيده الى ذكره ليس دونه ستر فقد وجب عليه الوضوء

جو شخص اپنے عضو خاص کو کسی پردے کے بغیر چھوئے تو اس پر وضو کرنا واجب ہے۔ ❹

مذی:

☆ سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بہت زیادہ مذی آنے کی وجہ سے اکثر غسل کرنا پڑتا تھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کرتے ہوئے اس بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہیں تو وضو کر لینا ہی کافی ہے۔ پھر میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! میرے

---

❶. حسن / سنن ابن ماجه: ٤٧٧ ❷. صحيح /سنن ابی داؤد: ٢٠٠ ❸. صحيح /سنن ابو داؤد: ١٨١

❹. صحيح /احمد: ٣٣٣/٢

کپڑے پر جس جگہ مذی لگی ہوتو اس کا کیا کروں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہیں اتنا ہی کافی ہے کہ ایک چلو پانی لے کر اپنے کپڑے کی اس جگہ پر بہادو جہاں پر تم مذی لگی ہوئی دیکھتے ہو۔ ❶

☆ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بہت صحت مند جوان شخص تھے۔ انہیں کثرتِ مذی کی شکایت تھی۔ انہوں نے اپنے دوست سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ اس مسئلے کے متعلق نبی ﷺ سے پوچھ کر بتائیں کیونکہ آپ ﷺ کی بیٹی میرے نکاح میں ہے اس لیے مجھے جھجک ہوتی ہے۔ سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ کے پوچھنے پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''وہ اپنے عضو خاص کو دھوکر وضو کرلیا کریں''۔ ❷

مذی، منی، ودی اور جریان میں فرق:

مذی:

یہ سفید لیس دار، چپکتا ہوا اور ملذّ ز لطیف مادہ ہوتا ہے جو مرد کو جنسی جذبہ بیدار ہونے پر عضو خاص سے معمولی سا ٹپک پڑتا ہے۔ یہ کوئی مرض نہیں بلکہ صحت و توانائی اور طبیعت میں ہیجانی کیفیت کا نتیجہ ہوتا ہے اس کیفیت پر وضو کرنا واجب ہوتا ہے۔

منی:

یہ سفید اور غلیظ مادہ ہوتا ہے جو بوقت جماع یا احتلام مرد کے عضو خاص سے نہایت تیزی سے بہہ پڑتا ہے اسے مادہ منویہ، مادہ تولید اور تخم انسان بھی کہتے ہیں۔ اس کے خارج ہونے پر غسل واجب ہوجاتا ہے۔

ودی:

یہ وہ فطری لیس دار رطوبت ہے جو پیشاب کے نکلنے سے پہلے نالی کو اندر سے تر کردیتی ہے تاکہ پیشاب کی تیزابیت، گرمی اور جلن سے نالی متاثر نہ ہوجائے۔ بسا اوقات یہ رطوبت زیادہ ہوجاتی ہے۔ اس سے غسل واجب نہیں ہوتا۔

---

❶. حسن / سنن ابو داؤد ❷. صحیح بخاری : ۲۶۹ و صحیح مسلم

جریان:

یہ سفید لیس دار مادہ ہوتا ہے جو بغیر خواہش اور بلا ارادہ، پیشاب سے پہلے یا بعد میں آہستگی سے خارج ہوتا ہے۔ اس مرض میں جگر اور گردوں کی سخت کمزوری کی وجہ سے بہت ساری علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ جریان ہونے پر غسل نہیں بلکہ وضو کرنا واجب ہوتا ہے۔

خون بہنے سے وضو:

براستہ پیشاب اور پاخانے کے علاوہ اگر جسم کے کسی بھی حصے سے خون بہہ پڑے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

☆ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

ان النبی ﷺ كَانَ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ فَرُمِيَ رَجلٌ بِسَهْمٍ فَنَزَفَهُ الدَّمُ فَرَكَعَ وَسَجَدَ وَمَضٰى فِيْ صَلٰوتِهٖ.

بلاشبہ نبی ﷺ غزوہ ذات الرقاع میں تھے تو ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو تیر لگا تو اس کے جسم میں سے بہت سا خون بہا لیکن اس نے رکوع کیا، سجدہ کیا اور نماز پڑھتا رہا۔ [1]

☆ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

مَازَالَ الْمُسْلِمُوْنَ يُصَلُّوْنَ فِيْ جِرَاحَاتِهِمْ

مسلمان ہمیشہ اپنے زخموں میں نماز پڑھتے رہے۔ [2]

☆ طاؤس، امام باقر، عطاءؒ (بن ابی رباح) اور علماء حجاز رحمہم اللہ نے کہا:

لَيْسَ فِي الدَّمِ وضُوْءٌ

خون نکلنے پر وضو نہیں ٹوٹتا۔ [3]

---

[1]. صحیح بخاری، کتاب الوضو، تعلیقاً، باب من لم یرالوضو الا من المخرجین القبل والدبر، سنن ابی داؤد: ۱۹۸ و سندہ حسن و صححہ ابن خزیمہ: ۳۶ وابن حبان، الموارد ۱۰۹۳ والحاکم ۱/۱۵۶ ووافقہ الذہبی [2]. صحیح بخاری/ایضاً [3]. صحیح بخاری/ایضاً

☆ وَ عَصَرَ ابْنُ عُمَرَ بَثْرَةً فَخَرَجَ مِنْهَا دَمٌ فَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے پھنسی کو دبایا اس میں سے خون نکلا تو انہوں نے وضو نہیں کیا۔ ❶

☆ وَ بَزَقَ ابْنُ ابِي اوفٰى دَمًا فَمَضٰى فِيْ صَلٰوتِهٖ

ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے منہ سے خون تھوکا اور اپنی نماز پڑھتے رہے۔ ❷

☆ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حسن بصری رحمہ اللہ: جو کوئی سینگی (پچھنا) لگوائے تو اس کا وضو نہیں ٹوٹتا۔ ہاں سینگی لگنے کی جگہ سے خون دھولے۔ ❸

☆ مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ: اِنَّ عُمَرَ صَلّٰى وَ جُرْحُهٗ يَثْعَبُ دَمًا.

یقیناً سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے (شہادت سے قبل) نماز پڑھی اور ان کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔ ❹

اونٹ کا گوشت کھانے پر وضو کرنا:

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

اِنَّ رَجُلًا سَأَلَ النبي ﷺ أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ؟ قَالَ اِنْ شِئْتَ. قَالَ أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کیا میں بکری کا گوشت کھاؤں تو بعد میں وضو کروں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ اگر تو چاہے تو کرلے۔ اس شخص نے پھر عرض کیا کہ کیا میں اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ ❺

☆ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

كُنَّا نَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ

ہم اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کرتے تھے۔ ❻

اونٹ کا گوشت کھانے پر وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں۔ اس مسئلے پر آئمہ وفقہا کا بہت اختلاف ہے۔ وضو ٹوٹنے کی کوئی صریح دلیل نہیں۔ البتہ مذکورہ بالا صحیح حدیث کے مطابق اونٹ کا گوشت کھانے پر وضو ضرور کرلینا چاہیے۔

---

❶. صحیح بخاری/ایضاً ❷. صحیح بخاری/ایضاً ❸. صحیح بخاری/ایضاً

❹. صحیح/تلخیص الحبیر ❺. صحیح مسلم ❻. صحیح/مصنف ابن ابی شیبہ ۱/ ۴۶ ح ۵۱۳



تیمّم

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

......وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْجَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ❶

''اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے فارغ ہو کر آیا ہو یا تم عورتوں سے ملے ہو اور تمہیں پانی نہ مل رہا ہو تو تم پاک مٹی سے تیمّم کر لو۔ اسے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر پھیر لو۔''

یہ آیت ۶ ھ میں غزوہ بنی المصطلق کے سفر میں آپ ﷺ پر نازل ہوئی۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں نکلے۔ جب ہم بیداء یا ذات الجیش کے علاقے میں پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا (جو اپنی بہن اسماء سے مانگ کر لیا تھا) تو رسول اللہ ﷺ وہ ہار تلاش کرنے کے لیے ٹھہر گئے اور لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ ٹھہر گئے۔ اس علاقے میں پانی بھی نہیں تھا۔ لوگ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ کو پتا نہیں ہے کہ (تمہاری بیٹی) عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو کچھ کیا ہے اس نے رسول اللہ ﷺ کو ایسی جگہ پر (ہار کی تلاش کے لیے) روک رکھا ہے جہاں پانی نہیں ہے اور ان لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں ہے۔ یہ سن کر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور رسول اللہ ﷺ اپنا سر مبارک میری ران پر رکھ کر سوئے ہوئے تھے انہوں نے آ کر مجھے کہا کہ تو نے رسول اللہ ﷺ اور لوگوں کو اس جگہ پر روک رکھا ہے جہاں پانی نہیں ہے اور ان کے پاس بھی پانی نہیں ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ (میرے والد) سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ پر غصے ہوئے اور برا بھلا کہا جیسے اللہ کو منظور تھا وہ کہتے رہے۔

---

❶ المائدہ:٦

اپنے ہاتھ سے مجھے کوکھ پر مارنے لگے۔ میں نے بالکل کوئی حرکت نہ کی کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک میری ران پر تھا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ اٹھے۔ اب پانی بھی نہیں مل رہا تھا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے تیمّم والی یہ آیت نازل فرمائی اور لوگوں نے تیمّم کیا۔

سیدنا اُسید بن حُضیر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ اے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھرانے والو! یہ کوئی تمہاری پہلی برکت نہیں ہے (بلکہ اس سے پہلے بھی تمہاری وجہ سے مسلمانوں کو بہت فائدے ملے ہیں) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی اس کے نیچے سے ہمیں (وہ گم شدہ) ہار مل گیا۔ ❶

سبحان اللہ! کیا شان ہے امی عائشہ رضی اللہ عنہا کی، جن کی وجہ سے پوری امت کے لئے ایک مسئلے کا حل نکل آیا۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”دوسرے لوگوں (یعنی امتوں) پر ہمیں تین فضیلتیں حاصل ہیں۔

ا۔ ہماری نماز کی صفیں فرشتوں کی صفوں جیسی ہیں۔

۲۔ ہمارے لیے زمین (ساری کی ساری) مسجد بنادی گئی ہے۔

۳۔ وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُوْرًا إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ.

اور اس کی مٹی ہمارے لیے پاکیزگی کا ذریعہ (وضو کی متبادل) بنادی گئی ہے جب ہم پانی نہ پاسکیں۔ ❷

☆ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ:

اَلصَّعِيْدُ الطَّيِّبُ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَلَوْ اِلٰى عَشْرِ سِنِيْنَ

پاک مٹی مسلمان کا وضو کرنے کا ذریعہ ہے خواہ دس سال تک اسے پانی نہ ملے۔ ”الصعید“ کے معنی زمین کا بالائی وسطحی حصہ ہے اس لیے مومن کو جس سرزمین پر تیمّم کی ضرورت ہو تو اسے

---

❶. صحیح بخاری: ۳۳٤ ❷. صحیح مسلم: ٥٢٢

❸. صحیح /سنن ابی داؤد: ۳۳۲، ۳۳۳ جامع ترمذی ۱۲٤

چاہیے کہ اسی زمین سے تیمّم کرلے۔ چاہے وہ مٹی ہو، ریت ہو، شوریلی یا پتھریلی زمین ہو۔

امام ابن قیّم فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اسی زمین پر سے تیمّم کرلیتے تھے جس پر نماز ادا کرتے تھے خواہ وہ مٹی ہوتی، شوریلی یا ریتلی زمین ہوتی تھی۔ ❶

اس حدیث میں تیمّم کو وضو قرار دیا گیا ہے تو گویا تیمّم وضو کا قائم مقام اور بدل ہے جب تیمّم پانی کا بدل ہے تو پھر دونوں کے احکام بھی ایک جیسے ہوں گے۔ یعنی کہ ایک وضو سے جتنی نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں اتنی ہی تیمّم سے بھی پڑی جاسکتی ہیں۔

جُنبی اور بیمار کے لیے تیمّم:

☆ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ''وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰىٓ اَوْ عَلٰى سَفَرٍ'' کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ جب کسی شخص کو اللہ کی راہ میں زخم لگے اور اسی حالت میں اسے جنابت لاحق ہوجائے اور غسل کرنے کی صورت میں مرجانے کا اندیشہ ہو تو وہ تیمّم کرلے۔ ❷

☆ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ (غزوہ ذات سلاسل میں) سخت سردی کی رات میں (احتلام ہونے سے) جنبی ہوگئے تو انہوں نے تیمّم کرلیا اور (دلیل کے لیے) یہ آیت پڑھی: ''وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا''. (تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر بہت رحم کرنے والا ہے) تو جب نبی ﷺ سے یہ تذکرہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے اسے ملامت نہ کی (آپ ﷺ کی خاموشی جواز ہے)۔ ❸

☆ ایک سفر میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے جنبی ہونے کی وجہ سے صبح کی نماز آپ ﷺ کے پیچھے نہ پڑھی۔ پیچھے الگ بیٹھا رہا۔ آپ ﷺ کے پوچھنے پر اس نے پانی نہ ملنے کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا ''عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَاِنَّهُ يَكْفِيْكَ'' تجھ پر مٹی سے (تیمّم کرنا) لازم ہے۔ یقیناً یہ تجھے کافی ہے۔ ❹

---

❶. زادالمعاد: ۱/ ۲۰۰ ❷. صحیح/دارقطنی ❸. صحیح بخاری تعلیقاً: ۱/ ۴۵۴ ❹. صحیح بخاری: ۳۴۴

تیمّم کا طریقہ:

۱۔ دل میں تیمّم کی نیت کریں اور بسم اللہ پڑھیں۔

۲۔ پھر ایک مرتبہ دونوں ہاتھ مٹی پر ماریں اور ان پر پھونک مار کر چہرے پر مل لیں۔

۳۔ پھر دائیں ہاتھ کی پشت پر بایاں ہاتھ پھیریں اور پھر بائیں ہاتھ کی پشت پر دایاں ہاتھ پھیریں۔

۴۔ اس کے بعد وضو کے بعد والی دعا پڑھ لیں۔

تنبیہ: پہلے ہاتھوں کو ایک دوسرے پر پھیر کر اس کے بعد چہرے پر پھیرنا بھی درست ہے۔ دونوں طرح ہی ٹھیک ہے۔ احادیث درج ذیل ہیں۔

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے کسی ضرورت وحاجت کے سلسلے میں بھیجا۔ میں جنبی ہو گیا اور مجھے پانی بھی نہ مل سکا۔ تو میں مٹی میں اس طرح لوٹ پوٹ ہوا جس طرح چوپایہ لوٹ پوٹ ہوتا ہے (وہ کام کر کے) پھر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ آپ ﷺ سے ذکر کیا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تجھے اپنے ہاتھ سے اس طرح کر لینا ہی کافی تھا۔

ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ ضَرْبَةً وَاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَى الْيَمِيْنِ وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ.

پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ایک مرتبہ زمین پر مارا پھر بائیں کو دائیں پر ملا اور اپنے ہاتھوں کی پشت پر اور چہرے پر۔ ❶

سنن ابی داؤد میں ہے کہ آپ ﷺ نے بائیں کو دائیں ہاتھ پر ملا اور دائیں کو بائیں پر دونوں پنجوں پر مسح کر کے پھر منہ پر مسح کر لیا اور بخاری کی روایت میں ہے کہ "**وَضَرَبَ بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ وَنَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ**" آپ ﷺ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر ماریں اور پھونک مار کر گرد وغبار اڑا دیا پھر ان کو اپنے چہرے اور ہاتھوں پر مل لیا۔

---

❶ صحیح بخاری: ۳۳۸

☆ نبی ﷺ ایک دیوار کے پاس آئے (اس پر ہاتھ مارا) "فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ" تو اپنے چہرے اور ہاتھوں پر ملا۔ ❶

تیمّم کے بعد اگر پانی مل جائے:

تیمّم کے ساتھ نماز پڑھ لینے کے بعد اگر نماز کے وقت میں ہی پانی مل جائے تو وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھ لینا زیادہ ثواب کا کام ہے اور اگر وضو نہ بھی کیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

☆ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی سفر میں نکلے (راستے میں) نماز کا وقت ہو گیا لیکن دونوں کے پاس پانی نہیں تھا تو ان دونوں نے پاک مٹی سے تیمّم کیا اور نماز پڑھ لی۔ اس کے بعد انہوں نے نماز کے وقت پر ہی پانی پالیا۔ ان میں ایک آدمی نے وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھ لی جبکہ دوسرے نے نماز نہ دہرائی۔ اس کے بعد وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ جس شخص نے نماز نہیں دہرائی تھی اس سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو نے سنت کے مطابق کام کیا اور تیری نماز تیرے لیے کافی ہو گئی اور جس شخص نے وضو کر کے نماز دوبارہ پڑھی اس سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرے لیے دوگنا ثواب ہے۔ ❷

---

❶. صحیح بخاری ❷. صحیح لسنن ابی داؤد: ۳۳۸

مساجد کا بیان

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا○

یقیناً مسجدیں اللہ کے لیے خاص ہیں۔ تم اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔ ❶

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ مَسَاجِدُھَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ اَسْوَاقُھَا۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین جگہیں مسجدیں ہیں اور بری ترین جگہیں بازار ہیں۔ ❷

تین عظیم ترین مساجد:

زیارت کی غرض سے صرف تین مسجدوں کی طرف سفر کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

لا تشد الرحال الا الی ثلاثۃ مساجد. مسجد الحرام ومسجد الرسول، ومسجد الاقصیٰ۔

صرف تین مسجدوں کی طرف ہی سفر کیا جائے۔ مسجدِ حرام، مسجدِ رسول اللہ ﷺ اور مسجدِ اقصیٰ۔ ❸

مسجدِ حرام (صحنِ کعبہ):

قرآن مجید میں ہے:

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ○

بلاشبہ، پہلا گھر (خانہ کعبہ) جو لوگوں کے لیے مکہ میں بنایا گیا۔ بہت زیادہ برکت والا اور جہان والوں کے لیے ذریعہ ہدایت ہے۔ ❹

❶۔ الجن:۱۸ ❷۔ صحیح مسلم:۶۷۱ ❸۔ صحیح بخاری ❹۔ آل عمران:۹۶

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صَلوٰۃٌ فی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ افضلُ منْ مَائۃ اَلْف صَلوٰۃٍ فیما سواہُ

مسجد حرام میں نماز پڑھنا دوسری مسجد کی ایک لاکھ نمازوں سے افضل ہے۔ ❶

مسجدِ رسول (مسجدِ نبوی ﷺ):

☆ آپ ﷺ نے فرمایا:

صَلاۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذا افضلُ من اَلْف صَلاۃٍ فیما سواہُ اِلاَّ المسجد الحرام

میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا مسجد حرام کے سوا دوسری مسجد کی ہزار نمازوں سے افضل ہے۔ ❷

❶. صحیح: سنن ابن ماجہ: ١٤٠٦ ❷. صحیح مسلم: ١٣٩٤

مسجد کو آباد کرنے کی فضیلتیں

مسجد بنانا:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ بَنىٰ لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ.

جس نے اللہ کی مسجد بنائی تو اس کے بدلے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا اس طرح کا عالیشان گھر بنا دیتا ہے۔ ❶

ہر قدم کے بدلے نیکی:

جب بنو سلمہ کے لوگوں نے اپنا دور والا گھر چھوڑ کر مسجد نبوی ﷺ کے پاس خالی ہونے والے گھر میں رہائش پذیر ہونا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں ارشاد فرمایا: ''اے بنو سلمہ اپنے (ان دور والے) گھروں میں ٹھہرے رہو (کیونکہ مسجد کی طرف آنے پر) تمہارے (قدموں کے) نشان لکھے جاتے ہیں۔ ❷

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ: جب کوئی شخص اچھی طرح وضو کر کے مسجد کی طرف جاتا ہے تو اس کے ہر قدم کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک گناہ بھی معاف کیا جاتا ہے۔ جب وہ نماز پڑھتا ہے تو فرشتے اس کے لیے اس وقت تک دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ نماز والی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے تو اس کے لیے فرشتے دعائیں کرتے ہیں کہ یا اللہ! اس بندے پر رحم فرما۔ یا اللہ! اس پر رحم فرما۔ جب تک نمازی نماز کا وقت ہونے کا انتظار کرتا ہے تو وہ نماز کی حالت میں ہی ہوتا ہے۔ ❸

نماز کا انتظار کرنے والے کے لیے فرشتے دعا کرتے ہیں کہ:

---

❶. صحیح بخاری: ٤٥٠ ❷. صحیح مسلم: ٦٦٥ ❸. صحیح بخاری: ٦٤٧

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اے اللہ اس شخص پر رحم فرما۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اے اللہ! اس کو بخش دے اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔ بے وضو نہ ہونے تک وہ فرشتے یہی دعا کرتے رہتے ہیں۔ ❶

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جو شخص فرض نماز ادا کرنے کے لیے اپنے گھر سے (وضو کر کے) مسجد کی طرف نکلتا ہے تو اس کو حج کا احرام باندھنے والے کی طرح ثواب ملتا ہے۔ ❷

☆ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

من غدا الی المسجد اوراح اعدا الله له نزله من الجنة كلما غدااو راح.

جو شخص صبح یا شام (نماز پڑھنے کے لیے) مسجد کی طرف گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں مہمان نوازی (کا سامان تیار) کرتا ہے، جب بھی وہ صبح گیا یا شام کو گیا۔ ❸

☆ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اندھیروں میں مساجد کی طرف چل کر جانے والوں کو خوشخبری دے دیجیے کہ انہیں قیامت کے دن مکمل نور نصیب ہوگا۔ ❹

مسجد کی محبت باعث نجات ہے:

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ

(۱) اِمَامٌ عَادِلٌ (۲) وَ شَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ (۳) وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ (۴) وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَ تَفَرَّقَا عَلَيْهِ (۵) وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ (۶) وَرَجُلٌ دَعَتْهُ اِمْرَأَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَّ جَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ (۷) وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ

❶. صحیح مسلم: ۶۴۹ ❷. حسن/ سنن ابی داؤد: ۵۵۸ ❸. صحیح بخاری: ۶۶۲ و صحیح مسلم: ۶۶۹ ❹. صحیح، سنن ابی داود: ۵۶۱، سنن الترمذی: ۲۲۳

فَأَخْفَا هَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ

سات قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے (عرش کے ٹھنڈے)* سائے تلے جگہ نصیب کرے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی بھی سایہ نہ ہوگا۔

(۱) انصاف کرنے والا سربراہ (۲) وہ جوان، جو اللہ کی عبادت میں جوان ہوا (۳) وہ شخص جس کا دل مسجد کی محبت میں لٹکا رہتا ہو جب وہ مسجد سے نکلتا ہے (تو باہر سکون نہیں پاتا) حتیٰ کہ وہ مسجد کی طرف لوٹ آتا ہے (۴) دو ایسے شخص جو صرف اللہ کے لیے ہی آپس میں محبت کرتے ہیں۔ اسی پر ہی کہیں اکٹھے ہوتے ہیں اور اسی پر ہی کہیں سے جدا ہوتے ہیں (۵) وہ شخص جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور اس کی آنکھوں سے آنسو چھلک آتے ہیں۔ (۶) وہ شخص جسے کوئی خاندانی اور حسن و جمال والی عورت برائی کی دعوت دے تو وہ کہہ دے کہ یقیناً میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ (۷) اور وہ شخص جو چھپ چھپا کر صدقہ کرتا ہے حتیٰ کے اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہیں ہوتا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے (یعنی وہ یہ عمل بہت زیادہ چھپا کر کرتا ہے)۔ [1]

---

* بعض روایات میں عرش کے سائے کی صراحت موجود ہے۔ (محمد عبداللہ رفیق)

[1] صحیح بخاری: ۱۴۲۳ وصحیح مسلم: ۱۰۳۱

مسجد کے آداب ومسائل

مسجد کی طرف شائستگی سے جانا:

مسجد کی طرف ہمیشہ سکون واطمینان، سنجیدگی اور شائستگی سے جانا چاہیے۔ تیز تیز یا بھاگ کر مسجد کی طرف جانا اس کے ادب کے خلاف ہے۔

☆ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "اِذَا اَتَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ" جب تم نماز کے لیے آؤ تو سکون واطمینان سے آنا تم پر لازم ہے۔[1]

بعض لوگ مسجد میں داخل ہو کر جماعت کی رکعت پانے کے لیے تیزی سے چلتے ہیں حالانکہ اس سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

☆ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ''جب تم اقامت سن لو تو نماز کے لیے اس طرح چل کر آؤ کہ تم پر سکون اور اطمینان اور وقار ہو اور جلدی بھی نہ دکھاؤ۔ جتنی نماز تمہیں مل جائے اتنی پڑھ لو اور جو تم سے رہ جائے تو بعد میں اس کو پورا کرلو۔[2]

کچا پیاز، لہسن اور گندنا کھا کر مسجد میں جانا منع ہے:

☆ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ اَكَلَ الثَّوْمَ وَالْبَصَلَ وَالْكُرَّاثَ فَلاَ يَقْرُبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلآئِكَةَ تَتَاذّٰى مِمَّا يَتَاذّٰى مِنْهُ بَنُوْ آدَمَ ○

جو شخص لہسن، پیاز اور گندنا کھائے تو وہ ہماری مسجد کے قریب بالکل نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو ان چیزوں سے تکلیف ہوتی ہے جن سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔[3]

☆ آپ ﷺ نے فرمایا: مَنْ اَكَلَهَا فَلْيُمِتْهَا طَبْخًا جو انہیں کھانا چاہے تو خوب پکا کر کھائے (تاکہ اس کی بدبو نہ رہے)۔[4]

---

[1] صحیح بخاری: ٦٣٥ [2] صحیح بخاری: ٦٣٦، ٩٠٨ [3] صحیح بخاری: ٢٣٩ و صحیح مسلم ٥/٥٣ [4] صحیح مسلم: ٥٦٧

حقہ، سگریٹ اور نسوار کے متعلق حکم:

حقہ، سگریٹ اور نسوار کے استعمال کرنے کے بعد مسجد میں جانے سے گریز کرنا چاہیے۔ کیونکہ یہ گندی چیزیں بدبودار، نشہ آور اور قابل نفرت ہیں۔ پیاز اور لہسن ''طیبات'' میں سے ہیں ان کی تلخ بو کی وجہ سے انہیں کھا کر مسجد میں آنے پر، آپ ﷺ نے پابندی لگادی۔ جبکہ تمباکو بدبودار اور نشہ آور ہونے کی وجہ سے ''طیبات'' کے زمرے سے خارج ہے اور یہ چیزیں کئی وجوہات کی بنا پر حرام ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ.

اور وہ ﷺ (اللہ کے حکم سے) ان کے لئے پاکیزہ چیزیں حلال کرتے ہیں اور گندی چیزیں ان پر حرام کرتے ہیں۔[1]

☆ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ.

اے پیغمبر ﷺ کہہ دو کہ تم پر پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں۔[2]

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ.

ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے۔[3]

حرام اور بدبودار گندی چیز استعمال کر کے بدبودار منہ لے کر اللہ تعالیٰ کے پاکیزہ گھر میں جانا کتنا معیوب اور قبیح عمل ہے۔ مسجدوں میں اللہ کے فرشتے موجود ہوتے ہیں جو بدبو سے سخت نفرت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''یقیناً فرشتوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے جس سے آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے۔[4]

تَحِيَّةُ المسجد (مسجد کا تحفہ):

مسجد میں داخل ہو کر مسجد کا تحفہ پانے کی نیت سے دو رکعت نفل ادا کرنے چاہیے۔ ان دو

[1] الاعراف: ۱۵۷ [2] المائدہ: ٤ [3] صحیح، احمد، ترمذی [4] صحیح مسلم: ٥٦٣

رکعتوں کو تحیۃ المسجد (مسجد کا تحفہ) کہا جاتا ہے۔ یہ دو رکعت پڑھنا ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر بیٹھنے سے نبی ﷺ نے منع کیا ہے۔

☆ سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔ تو میں بھی جا کر وہاں بیٹھ گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو فرمایا کہ تجھے بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھنے سے کس چیز نے روکا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے آپ ﷺ کو اور لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا ہے (تو میں بھی بیٹھ گیا ہوں)

تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

فَإِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ

جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں جائے تو وہ دو رکعات پڑھے بغیر بالکل نہ بیٹھے۔ ❶

مسجد کی خدمت کرنا:

مسجد کی خدمت کرنا بہت بڑا ثواب ہے مثلاً تعمیر کرنا، صفائی کرنا، صفیں بچھانا، پانی اور بجلی کا بندوبست کرنا، نمازیوں کو سہولتیں دینا، چھوٹے بڑے کام ذوق وشوق سے کرنا اور اسے آباد کرنے کا کوئی بھی کام کرنا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَاَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ.

رسول اللہ ﷺ نے محلوں میں مسجدیں بنانا، انہیں پاک وصاف کرنے اور خوشبو دار رکھنے کا حکم دیا ہے۔ ❷

آپ ﷺ مسجد کی صفائی خود بھی کیا کرتے تھے۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی دیوار پر سینے سے نکلا ہوا بلغم دیکھا تو آپ ﷺ نے ایک کنکری لے کر اس کو کھرچ ڈالا۔ ❸

❶. صحیح مسلم: ۷۱٤ ❷. صحیح سنن ابی داؤد: ٤٥٥ ❸. صحیح بخاری

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ، تھوک کو دفن کر دینا ہے۔ ❶

پہلے مساجد کچی ہوتی تھیں جن میں مٹی ڈال کر تھوک کو چھپانے کی شکل ممکن تھی۔ آج کل مساجد پکی ہیں تو تھوک کا کفارہ کسی بھی ممکن صورت میں اس کو صاف کرنا ہے۔

☆ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''مجھ پر میری امت کے (ثواب والے) اعمال پیش کیے گئے یہاں تک کہ اس تنکے کا ثواب، میں نے ان اعمال میں دیکھا کہ جسے آدمی مسجد سے نکال کر باہر پھینک دیتا ہے۔ ❷

مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنا جائز نہیں:

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''مَنْ سَمِعَ رَجُلاً يَنشد ضَالَّةً فِيْ الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا۔

جو کوئی کسی آدمی کو مسجد میں اپنی گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنے تو اسے کہہ دے کہ اللہ کرے کہ وہ چیز تجھے واپس ہی نہ ملے کیونکہ مسجدیں اس کام کے لیے نہیں بنائی گئیں۔ ❸

مسجد میں خرید و فروخت کرنا منع ہے:

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مسجد میں کسی شخص کو خرید و فروخت کرتے دیکھو تو اسے کہہ دو کہ ''اللہ تعالیٰ تمھارے کاروبار میں نفع نہ دے۔'' ❹

مسجد میں کھانا، آرام کرنا اور سونا

☆ سیدنا عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں ہم مسجد میں روٹی اور گوشت کھایا کرتے تھے۔ ❺

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مسجد میں سو جایا کرتے تھے۔ ❻

---

❶. صحیح بخاری: ۴۱۵ ❷. صحیح /سنن ابی داؤد ❸. صحیح مسلم: ۵۶۸ ❹. صحیح /سنن ترمذی: ۱۳۲۴ ❺. صحیح۔ سنن ابن ماجه ❻. صحیح بخاری: ۴۴۰

☆ فقیر صحابہ رضی اللہ عنہم مسجد نبویؐ کے سائبان (صفہ) میں رہتے تھے۔ [1]

مسجد میں فضول باتیں کرنا:

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے طائف کے رہنے والے دو آدمیوں سے کہا (جو مسجد نبوی میں اونچی آواز سے باتیں کر رہے تھے): اگر تم مدینے کے رہنے والے ہوتے تو میں تم کو سزا دیتا۔ اس لیے کہ تم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں آوازیں بلند کرتے ہو۔ [2]

مسجد کا افتتاح کروانا:

کسی متّقی عالمِ دین سے دو رکعات پڑھوا کر مسجد کا افتتاح کرانا درست ہے۔

☆ جب رسول اللہ ﷺ ایک نابینا صحابی عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر میں ان کی مسجد کا افتتاح کرنے کے لیے تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے ان سے جا کر فرمایا **اَیْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّیَ مِنْ بَیْتِكَ** ۔ تو اپنے گھر کے کس حصے میں چاہتا ہے کہ میں نماز پڑھوں؟

عتبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا تو رسول اللہ ﷺ وہاں جا کر کھڑے ہو گئے اور ''اللہ اکبر'' کہا تو ہم بھی اٹھے اور آپ ﷺ کے پیچھے صفیں بنالیں تو آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھائیں پھر سلام پھیر دیا۔

عتبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کے لیے خزیرہ * (حلیم) پکایا تھا۔ اس لیے ہم نے آپ ﷺ کو ٹھہرائے رکھا۔ پھر محلے کے کئی لوگ (آپ ﷺ کی آمد کا سن کر) ہمارے گھر میں جمع ہو گئے۔ [3]

عورت کا مسجد میں جانا:

اگر مسجد میں خواتین کے ٹھہرنے کے لیے صحیح باپردہ انتظام ہو تو انہیں مسجد میں جانے سے منع نہیں کرنا چاہیے۔

---

[1]. صحیح بخاری [2]. صحیح بخاری: ٤٧٠ * خزیرہ: خزیرہ اس طرح پکایا جاتا ہے کہ گوشت کے ٹکڑے (بوٹیاں) پانی میں ابالی جاتی ہیں۔ جب پک جائیں تو اس میں آٹا چھڑک دیا جاتا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد آگ سے اتارا جاتا ہے۔ گوشت کے علاوہ باقی جو قوام ہے اسے خزیرہ کہتے ہیں۔ [3]. صحیح بخاری

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا تَمْنَعُوْا النِّسَآءَ حُظُوْظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِذَا اسْتَأْذَنَّكُمْ

جب عورتیں تم سے مسجد میں جانے کی اجازت مانگیں تو انہیں مساجد کے حصے سے منع نہ کرو۔ [1]

☆ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "اپنی عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے نہ روکو "وَبُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ" اور ان کے گھر ان کے لیے بہتر ہیں۔ [2]

☆ آپ ﷺ کی بیویاں امہات المومنین رضی اللہ عنہن مسجد میں اعتکاف بیٹھا کرتی تھیں۔ [3]

مسجد میں داخل ہونے کی دعا:

مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں رکھیں۔ اس کی دلیل کی وہ حدیث ہے کہ جس میں آیا ہے کہ نبی ﷺ تمام (پسندیدہ) امور دائیں طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے۔ [4]

☆ مسجد میں داخل ہوتے وقت نبی ﷺ پر سلام پڑھیں۔ [5]

یعنی "اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ" اللہ کے رسول ﷺ پر سلام ہو۔

پھر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.

اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ [6]

ایک حدیث میں ہے کہ اگر کوئی نمازی مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھ لے تو سارا دن شیطان (کے شر) سے محفوظ رہتا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ.

میں عظمت والے اللہ کے ساتھ اور اس کے عزت والے چہرے اور اس کی قدیم بادشاہت کے ساتھ شیطان مردود سے پناہ میں آتا ہوں۔ [7]

---

❶. صحیح مسلم: ٤٤٢ ❷. صحیح / صحیح سنن ابی داؤد: ٥٣٠ سنن ترمذی ❸. صحیح بخاری

❹. صحیح بخاری: ١٦٨ ❺. صحیح / سنن ابی داؤد: ٤٦٥ ❻. صحیح مسلم: ٧١٣

❼. صحیح / سنن ابی داؤد: ٤٦٦

مسجد سے نکلتے وقت کی دعائیں:

☆ جب مسجد سے نکلیں تو نبی ﷺ پر سلام پڑھیں۔ [1]

یعنی "اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ" اللہ کے رسول ﷺ پر سلام ہو۔

اور یہ دعائیں بھی ثابت ہیں:

☆ اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ.

اے اللہ! مجھے مردود شیطان سے محفوظ فرما۔ [2]

☆ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ.

اے اللہ! مجھے مردود شیطان سے اپنی پناہ میں رکھ۔ [3]

☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ.

اے اللہ! یقیناً میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔ [4]

---

❶. صحیح/ابن خزیمہ: ۴۵۲، سنن ابن ماجہ: ۷۷۳ ❷. حسن/سنن ابن ماجہ: ۷۷۳

❸. حسن/صحیح ابن خزیمہ: ۴۵۲ ❹. صحیح مسلم: ۷۱۳

اوقات نماز

☆ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا٥

بلاشبہ مومنوں پر نماز مقررہ وقت پر فرض کی گئی ہے۔ ❶

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الصَّلٰوةُ فِيْ اَوَّلِ وَقْتِهَا.

اوّل وقت پر نماز پڑھنا (سب) عملوں میں سے افضل ہے۔ ❷

☆ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ ''اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم پر ایسے حکمران ہوں گے جو نماز فوت کردیں گے یا نماز کو اس کے اصل وقت سے دیر کرکے پڑھیں گے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جواب دیا کہ (ایسے حالات میں) آپ ﷺ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا'' ''نماز کو اس کے وقت پر ادا کرو''۔ اور بعد میں اگر تم ان کے ساتھ بھی نماز پالو تو دوبارہ پڑھ لینا وہ تمہارے لیے نفل بن جائے گی۔ ❸

مسئلہ: صرف عشاء کی نماز اوّل وقت سے کچھ دیر کرکے پڑھنا افضل ہے جیسا کہ آگے احادیث آرہی ہیں۔

---

❶. النساء، ۱۰۳ ❷. صحیح/ ابن خزیمہ: حدیث ۳۲۷ ❸. صحیح مسلم: ۶۴۸

صحیح احادیث کے مطابق اوقاتِ نماز کا شیڈول

نمازیں	اوّل وقت	آخری وقت
فجر	صبح صادق (طلوعِ فجر)	طلوعِ آفتاب سے پہلے تک
ظہر	جب سورج ڈھل جائے	جب سایہ ایک مثل مکمل ہو جائے
عصر	جب ظہر کا آخری وقت ختم ہو جائے	غروب آفتاب سے پہلے تک
مغرب	جب سورج مکمل غروب ہو جائے	جب مغرب کی طرف آسمان پر شفق (سرخی) غائب ہو جائے
عشاء	جب مغرب کا آخری وقت ختم ہو جائے	آدھی رات سے پہلے تک

حدیثِ جبریل میں اوقاتِ نماز:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''بیت اللہ کے پاس جبریل امین علیہ السلام نے دو دن میری امامت کرائی اس نے مجھے ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا اور عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے مثل (برابر) ہو گیا۔ مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے اور عشاء کی نماز مجھے اس وقت پڑھائی جب (آسمان پر) سرخی غائب ہو گئی اور صبح کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزے دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔

جب دوسرا دن ہوا تو جبریل علیہ السلام نے مجھے ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے مثل (برابر) ہو گیا۔ عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے دو مثل ہو گیا۔ مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزے دار روزہ افطار کرتا ہے۔ عشاء کی نماز پہلی رات کے تیسرے حصے کے اختتام پر ختم کی اور مجھے فجر کی نماز نہایت روشنی میں پڑھائی۔ اس کے بعد جبریل علیہ السلام میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا اے محمد ﷺ! یہ وقت آپ ﷺ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کا ہے اور نمازوں کے اوقات ان دونوں وقتوں کے درمیان ہیں۔[1]

---

[1] حسن/سنن ابی داؤد: ۳۹۳

نمازِ فجر کا وقت:

فجر (صبح) کی دو قسمیں ہیں۔(۱) صبح کاذب (۲) صبح صادق

ا۔صبح کاذب:

مشرق کی طرف وہ لمبی سی باریک دھاری نظر آنے لگتی ہے جو بھیڑیے کی دم کی طرح نیچے سے اوپر کی طرف جاتی ہے۔اس کے بعد اُفق پر تاریکی چھا جاتی ہے۔اس کے طلوع ہونے سے روزے دار کھاتا پیتا رہتا ہے۔اس کے ظاہر ہونے سے نماز فجر کا وقت شروع نہیں ہوتا یعنی کہ یہ سحری کھانے کا وقت ہوتا ہے۔

۲۔صبح صادق (طلوعِ فجر):

اس سے مراد وہ سفیدی ہے جو سورج طلوع ہونے کی جگہ پر مشرق کے افق پر چھا جاتی ہے اور سورج کے منتقل ہونے سے منتقل ہو جاتی ہے۔یہ ہی سورج کی روشنی کا آغاز ہے پھر یہ سفیدی بڑھتی جاتی ہے بعض اوقات یہ قدرے گلابی مائل ہوتی ہے۔اسے ''صبح صادق'' کہتے ہیں اس کے ظاہر ہونے سے روزے کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔فجر کی اذان کا اوّل وقت بھی یہی ہوتا ہے۔

نوٹ: طلوعِ فجر سے لے کر طلوعِ آفتاب تک تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کا وقفہ ہوتا ہے۔[1]

احادیث:

☆ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھتے تھے۔[2]

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز ادا کرتے تو عورتیں (بھی نماز با جماعت ادا کر کے) اپنی چادروں میں لپٹی ہوئیں واپس جاتیں تو اندھیرے کی وجہ سے انہیں کوئی پہچان نہیں سکتا تھا۔[3]

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کوئی نماز اس کے آخری وقت پر نہیں پڑھی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وفات دے دی۔[4]

---

[1] کتاب: الشمس والقمر بحُسْبَان۔ از مولانا عبدالرحمان کیلانی رحمہ اللہ [2] صحیح بخاری: ٥٦٥، صحیح مسلم: ٦٤٦ [3] صحیح بخاری: ٥٧٨، صحیح مسلم: ٦٤٥ [4] صحیح، بیھقی ١/ ٤٣٥

سنن ابن ماجہ اور جامع ترمذی کی روایتوں میں جو "اصبحوا بالصبح" (صبح ہونے پر نماز پڑھو) اور اسفروا بالفجر (روشنی ہونے پر فجر کی نماز پڑھو) آتا ہے۔ یہ حکم منسوخ ہے کیونکہ ایک دوسری حدیث میں اس طرح آتا ہے کہ "ثُمَّ كَانَتْ صَلٰوتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ التغليس حتٰى مات وَلَمْ يَعُدْ اِلٰى ان يسفر" پھر وفات تک آپ ﷺ کی فجر کی نماز اندھیرے میں ہی رہی۔ آپ ﷺ نے دوبارہ کبھی بھی صبح کی نماز روشنی میں نہیں پڑھی۔ ❶

آپ ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام سب، صبح کی نماز اندھیرے میں ہی پڑھتے رہے۔

☆ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ "صَلِّ الصُّبْحَ وَالنُّجُوْمُ بَادِيَةٌ مُشْتَبِكَةٌ" صبح کی نماز پڑھو اور ستارے صاف گھنے ہوئے ہوں۔ ❷

☆ مغیث بن سمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی (جب انہوں نے سلام پھیرا) تو میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ یہ کیا وجہ ہے؟ (اتنی جلدی) تو انہوں نے فرمایا کہ ہماری یہ نماز رسول اللہ ﷺ، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس وقت پر ہوئی تھی اور جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ نماز روشنی میں پڑھی۔ ❸

☆ سیدنا عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے (فجر کی نماز) عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ادا کی وہ فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھتے تھے جب وہ نماز پڑھ کر پھرتے تو ہم ایک دوسرے کو پہچان نہیں سکتے تھے۔ ❹

☆ عمرو بن میمون الاموی فرماتے ہیں کہ اگر میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھتا تو میرا بیٹا مجھ سے تین ہاتھ کے فاصلے پر ہوتا تو میں اس کو (اندھیرے کی وجہ سے) پہچان نہیں سکتا تھا حتیٰ کہ وہ بات کرتا (تو پھر پتا چلتا)۔ ❺

---

❶. حسن صحیح/ سنن ابی داؤد: ۳۹٤ ❷. صحیح/ موطا امام مالک ۱/٦ ح٦ ❸. سنن ابن ماجہ: ٦٧١ ❹. صحیح/ ابن ابی شیبہ: ۳۲٤۰ ❺. صحیح / ابن ابی شیبہ: ۳۲۳٦

☆ جو شخص کسی معقول عذر کی وجہ سے لیٹ ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ سورج نکلنے سے پہلے پہلے نماز پڑھ لے یا سورج نکلنے کے فوراً بعد پڑھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جس نے سورج نکلنے سے پہلے صبح کی ایک رکعت بھی پالی تو اس نے صبح کی نماز حاصل کر لی''۔ ❶

سورج نکلنے پر نماز پڑھنے کے جواز کے متعلق آگے ''سو یا رہ جانے والے یا نماز بھول جانے والے کے لیے حکم'' والا بیان پڑھیں۔

نمازِ ظہر کا وقت:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهِ مَالَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ

جب سورج ڈھل جائے تو ظہر کا وقت ہو جاتا ہے (اور اس وقت تک رہتا ہے کہ جب) آدمی کا سایہ اس کے قد کے برابر ہو جاتا ہے جب تک عصر نہ ہو جائے۔ ❷

☆ سیدنا انس بن مالک المدنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو گرمی سے بچنے کے لیے اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے تھے۔ ❸

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''جب سایہ ایک مثل ہو جائے تو ظہر کی نماز ادا کرو''۔ ❹

☆ سوید بن غفلہ رحمۃ اللہ علیہ نماز ظہر اوّل وقت میں پڑھنے پر اس قدر ڈٹے ہوئے تھے کہ مرنے کے لیے تیار ہو گئے لیکن انہوں نے یہ نہ برداشت کیا کہ ظہر کی نماز دیر سے پڑھیں اور لوگوں کو بتایا کہ ہم سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے اوّل وقت میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ ❺

☆ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ جب سورج ڈھل جائے تو ظہر کی نماز پڑھ لو۔ ❻

☆ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی ظہر کی نماز کا اندازہ اس طرح ہوتا تھا کہ گرمیوں میں انسان کا سایہ تین قدموں سے لے کر پانچ قدموں کے درمیان ہوتا تھا اور سردیوں

❶. صحیح بخاری ۵۷۹ و صحیح مسلم ۶۰۸ ❷. صحیح مسلم: ۶۱۲ ❸. صحیح مسلم: ۶۲۰
❹. موطا امام مالک ۱/۸،۹ ❺. مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۳۲۳ ❻. موطا امام مالک ۱/۷

میں پانچ سے سات قدموں تک ہوتا تھا۔ ❶

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سردی ہوتی تو رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز پڑھنے میں جلدی کرتے (یعنی سورج ڈھلتے ہی پڑھ لیتے تھے)۔ ❷

☆ "اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ وَصَلَّى الظُّهْرَ"

یقیناً رسول اللہ ﷺ سورج ڈھل جانے کے وقت نکلے اور ظہر کی نماز پڑھی۔ ❸

☆ سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَرَادَ الْمُؤَذِّنُ اَنْ يُّؤَذِّنَ لِلظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهٗ اَبْرِدْ حَتّٰى رَاَيْنَا فَيْئَ التُّلُوْلِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ.

ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے موذن نے نمازِ ظہر کی اذان دینے کا ارادہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ (ابھی دن) ٹھنڈا ہونے دے۔ پھر دوبارہ جب اس نے اذان دینے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دے۔ حتیٰ کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھ لیا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ میں سے ہے اور جب گرمی زیادہ ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر لو۔ ❹

اس حدیث پر امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ باب قائم کیا ہے "بَابُ الْاِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِي السَّفَرِ" سفر میں ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھنے کا بیان"۔ بعض لوگ اس حدیث کو سفر کے علاوہ یعنی حضر پر محمول کرتے ہیں جو کہ صحیح نہیں۔ یہ تو سفر کا واقعہ ہے۔ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر سفر میں گرمی ہو تو ظہر کی نماز قدرے تاخیر سے پڑھنی چاہیے۔

☆ اسلم رحمہ اللہ (تابعی) بیان کرتے ہیں کہ "كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الخطاب اِنَّ وقتَ الظُّهْرِ اِذَا كَانَ الظِّلُّ ذراعًا اِلٰى ان يستوى احدكُمْ بظله" سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ ظہر کا وقت ایک ذراع سایہ ہونے سے لے کر آدمی کے برابر سایہ ہونے تک ہے۔ ❺

---

❶. صحیح / سنن ابی داؤد: ۴۰۰ ❷. صحیح بخاری: ۹۰۶ ❸. صحیح بخاری

❹. صحیح بخاری: ۵۳۹ ❺. صحیح/ الاوسط لابن المنذر ۲/ ۳۲۸

وقتِ ظہر جاننے کا عملی طریقہ:

سورج کے زوال (ڈھلنے) پر ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ درج ذیل طریقے سے زوال کا وقت بخوبی معلوم کیا جا سکتا ہے۔

''زوال کا وقت معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کسی روز سورج طلوع ہونے سے تھوڑی دیر بعد تقریباً ایک فٹ زمین یا مکان کی چھت کی سطح لیبل کے ساتھ ہموار کر لیں پھر تین چار انچ پرکار کھول کر اس سطح پر ایک دائرہ بنالیں اس کے بعد دائرہ کے قطب (مرکزی نقطہ) پر دو تین انچ لمبا ایک دو سوتر موٹا سریا یا اس کے مساوی لکڑی گاڑ دیں بایں طور کہ وہ شاکول (ساہل) کے ساتھ سیدھے ہوں شروع شروع میں اس سریے یا لکڑی کا سایہ بطرف مغرب دائرہ سے باہر ہوگا جب وہ سایہ سمٹتے سمٹتے دائرہ کی لکیر پر ٹھیک برابر ہو جائے تو وہاں (مدخل ظل در دائرہ) پر نشان لگا لیں پھر سایہ کا دائرہ سے بجانب مشرق نکلنے کا انتظار کریں جب سایہ بڑھتے بڑھتے دائرہ کی لکیر پر پہنچے تو وہاں بھی (مخرج ظل از دائرہ) پر نشان لگا دیں پھر مدخل ظل اور مخرج ظل والے دونوں نشانوں کے درمیان والے فاصلے کی تنصیف کر کے عین وسط میں ایک نقطہ لگا دیں اس کے بعد جنوباً و شمالاً ایک خط کھینچیں بایں طور کہ وہ شمالی محیط دائرہ سے شروع ہو کر مدخل اور مخرج کے عین وسط والے نقطہ سے گزرتا ہوا مرکز دائرہ کے نقطہ پر ہوتا ہوا دوسری جانب والے محیط جنوبی پر ختم ہو اور دائرہ کی تنصیف کر دے یہ خط خط نصف النہار کہلاتا ہے یہ عمل ایک دن میں ہوگا اب دوسرے دن ساڑھے گیارہ بجے کے قریب اس دائرہ کے پاس بیٹھ جائیں جب دائرہ کے مرکز میں نصب شدہ سریے یا لکڑی کا سایہ خط نصف النہار پر پہنچ جائے تو سایہ کے آخری سرے پر خط نصف النہار میں نشان لگا دیں یہ وقت وقتِ زوال ہے اور خط نصف النہار میں نشان سے لے کر سریے یا لکڑی کی جڑ تک یا مرکز دائرہ تک سایۂ فیئ زوال ہے اس فیئ زوال کی پیمائش کر لیں اب سایہ جونہی خط نصف النہار سے بجانب مشرق بڑھنا شروع ہوگا ظہر کا وقت شروع ہو جائے گا اور بڑھتے بڑھتے جب سایہ سریے یا لکڑی کی پیمائش جمع فیئ زوال کی پیمائش کے برابر ہو جائے گا تو ظہر کا وقت ختم اور عصر کا وقت شروع ہو جائے گا اور اس وقت سایہ ایک مثل ہوگا کیونکہ ایک مثل فیئ زوال کو نکال کر ہے۔''[1]

---

[1]. احکام و مسائل جلد ۱ ص ۱۱٤ از حافظ عبدالمنان نورپوری ﷾

نمازِ عصر کا وقت:

ظہر کا وقت ختم ہونے کے فوراً بعد عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور سورج کے غروب ہونے سے پہلے تک رہتا ہے۔ ''عصر کی نماز سردیوں میں سورج غروب ہونے سے دو گھنٹے پہلے اور گرمیوں میں اڑھائی گھنٹے پہلے ادا کرنا افضل ہے۔''[1]

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم عصر کی نماز پڑھ کر قباء جاتے تھے وہاں پہنچنے پر سورج بلند ہوتا تھا۔[2]

قباء مدینے سے تین میل کے فاصلے پر ہے۔[3]

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم عصر کی نماز پڑھتے تھے پھر ایک شخص بنو عمرو بن عوف کے محلے میں جاتا اور ان کو عصر کی نماز پڑھتے ہوئے پاتا۔[4]

بنو عمرو بن عوف کا محلہ مدینے سے دو میل کے فاصلے پر تھا۔[5]

☆ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج بلند اور تیز ہوتا پھر کوئی جانے والا عوالی (اونچی بستیوں کی طرف) جاتا۔ وہ وہاں پہنچ جاتا اور سورج ابھی بلند ہوتا۔ بعض بستیاں (مدینے سے) تقریباً چار میل کے فاصلے پر تھیں۔[6]

☆ سیدنا رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تُنْحَرُ الْجَزُوْرُ فَتُقَسَّمُ عَشَرَ قِسَمٍ ثُمَّ تُطْبَخُ فَنَاكُلُ لَحْمًا قَبْلَ مَغِيْبِ الشَّمْسِ.

ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے پھر اونٹ ذبح کیا جاتا اس (کے گوشت) کو دس حصوں میں تقسیم کیا جاتا پھر پکایا جاتا۔ ہم سورج غروب ہونے سے پہلے گوشت کھا چکے ہوتے تھے۔[7]

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ نماز منافق کی ہے کہ وہ بیٹھا سورج کو دیکھتا ہے حتیٰ کہ جب سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہو جاتا ہے تو وہ اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور چار ٹھونگے مارتا ہے۔ اس میں اللہ کو یاد کم ہی کرتا ہے۔[8]

---

1. کتاب: الشمس والقمر بحسبان۔ از مولانا عبدالرحمان کیلانی رحمہ اللہ 2. صحیح بخاری: ۵۵۱
3. امام نووی رحمہ اللہ 4. صحیح مسلم، صحیح بخاری: ۵۴۸ 5. امام نووی رحمہ اللہ
6. صحیح بخاری: ۵۵۰ 7. صحیح مسلم 8. صحیح مسلم: ۶۲۲

اگر کوئی شخص کسی معقول عذر کی وجہ سے لیٹ ہو گیا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے نماز ادا کر لے۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ''جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے ایک رکعت بھی پا لی تو اس نے مکمل نماز حاصل کر لی''۔ ❶

نمازِ مغرب کا وقت:

☆ رسول اللہ ﷺ مغرب کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج ڈوب جاتا تھا''۔ ❷

☆ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مغرب کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھتے تھے۔ پھر ہم میں سے کوئی واپس لوٹتا اور اگر تیر چلاتا تو اس کے گرنے کی جگہ کو دیکھ لیتا (یعنی کہ اتنی روشنی ابھی ہوتی تھی)۔ ❸

نمازِ مغرب کا وقت اس وقت ختم ہوتا ہے کہ جب مغرب کی طرف آسمان پر سرخی ختم ہو جائے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''وَقْتُ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ مَالَمْ یَغِبِ الشَّفَقُ'' مغرب کا وقت تب تک ہے کہ جب تک شفق (آسمان پر سرخی) غائب نہ ہو جائے۔ ❹

☆ نبی ﷺ نے فرمایا ''اَلشَّفَقُ الْحُمْرَۃُ'' شفق سے مراد سرخی ہے۔ ❺

☆ غروبِ شفق کا وقت غروبِ آفتاب سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ بعد تک ہوتا ہے۔ ❻

نمازِ عشاء کا وقت:

مغرب کا وقت ختم ہونے سے فوراً بعد سے لے کر آدھی رات تک نماز عشاء کا وقت ہوتا ہے۔ نمازِ عشاء کو لیٹ کر کے پڑھنا افضل ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ''ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ'' پھر آپ ﷺ نے اس (سیکھنے والے صحابی) کو حکم دیا تو اس نے نماز عشاء کی اقامت اس وقت کہی جب شفق (آسمان پر سورج کی سرخی) غائب ہو گئی۔ ❼

☆ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''وَقْتُ الصَّلٰوۃِ الْعِشَاءِ اِلٰی نِصْفِ اللَّیْلِ'' عشاء کی نماز کا وقت آدھی رات تک ہے۔ ❽

❶. صحیح مسلم: ۹۵۸ ❷. صحیح بخاری: ۵۶۱، صحیح مسلم: ۶۳۶ ❸. صحیح بخاری: ۵۵۹ و صحیح مسلم ❹. صحیح مسلم ❺. صحیح / دارقطنی ❻. کتاب: الشمس والقمر بِحُسْبَان۔ از مولانا عبدالرحمان کیلانی رحمہ اللہ ❼. صحیح مسلم: ۶۱۴ ❽. صحیح مسلم: ۶۱۲

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھنے میں دیر کر دی کہ رات کا کافی حصہ گزر گیا حتیٰ کہ مسجد کے لوگ (آپ ﷺ کا انتظار کرتے کرتے) سو گئے۔ پھر آپ ﷺ نکلے اور فرمایا اگر میں اپنی امت پر مشقت نہ سمجھتا تو انہیں بتاتا کہ یقیناً عشاء کا وقت یہ ہے۔ [1]

☆ ایک حدیث میں اس طرح آتا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''اگر کمزور کو کمزوری، بیمار کو بیماری اور ضرورت مند کو ضرورت نہ ہوتی تو میں (ﷺ) نمازِ عشاء کو آدھی رات تک لیٹ کر دیتا۔ [2]

سو یا رہ جانے والے اور نماز پڑھنا بھول جانے والے شخص کے لیے حکم

جو شخص سویا رہ جائے اور نماز کا وقت گزر جائے تو اسے چاہیے کہ بیدار ہو کر سب سے پہلے نماز پڑھے اور جو شخص نماز پڑھنا ہی بھول جائے تو اسے جب بھی یاد آجائے تو فوراً پڑھ لے۔

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''مَنْ نَسِيَ صلوٰةً فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَكَرَ لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ وَاَقِمِ الصَّلوٰةَ لِذِكْرِىْ''

جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو اسے چاہیے کہ جب یاد آجائے تو وہ نماز پڑھ لے۔ اس (بھول) کا کفارہ بھی یہی ہے۔ (اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ) میری یاد پر نماز قائم کر۔ (سورہ طٰہٰ: ۱۴) [3]

☆ سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم (غزوہ خیبر سے واپسی پر) رات کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے تو بعض لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! کاش کہ آپ ﷺ کہیں ٹھہر جائیں (تاکہ ہم آرام کر لیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے خدشہ ہے کہ کہیں تم نماز پڑھے بغیر سوئے ہی نہ رہو۔ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تم سب کو جگا دوں گا۔ پھر وہ سب لیٹ گئے اور سو گئے اور (پہریدار) بلال رضی اللہ عنہ نے اپنی اونٹنی کے ساتھ ٹیک لگائی، ان پر نیند کا غلبہ ہوا اور وہ بھی سو گئے۔ جب سورج کا کنارا نکل آیا تو رسول اللہ ﷺ جاگے تو آپ ﷺ نے فرمایا ''ارے

❶. صحیح مسلم ❷. صحیح/ سنن ابی داؤد: ۴۲۲ ❸. صحیح بخاری: ۵۹۷

بلال رضی اللہ عنہ! تو نے تو کہا تھا کہ میں جگا دوں گا۔ بلال رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ مجھے ایسی گہری نیند آ گئی کہ اتنی کبھی نہیں آئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب چاہا تمہاری جانیں قبض کر لیں اور جب چاہا پھر تم کو دے دیں۔ اے بلال رضی اللہ عنہ! اٹھ اور نماز کے لیے اذان دے۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی تو آپ ﷺ نے وضو کیا۔ جب سورج بلند اور سفید ہوا تو آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔ ❶

نماز پڑھنے کے ممنوعہ اوقات:

تین اوقات میں نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے

۱۔عین وقت طلوع ۲۔قبلِ زوال ۳۔عین وقت غروب

☆ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی بھی سورج کے طلوع اور اس کے غروب ہوتے وقت نماز پڑھنے کا قصد نہ کرے۔ ❷

☆ عین طلوع آفتاب کے وقت نماز نہ پڑھنے کی وجہ آپ ﷺ نے اس طرح بیان فرمائی کہ "فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ" کیونکہ اس وقت سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے۔ ❸

جب سورج طلوع ہو رہا ہوتا ہے تو کئی مشرکین اور کفار سورج کے پجاری سورج کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتے ہیں اور اس وقت شیطان سورج کے آگے ہو جاتا ہے تاکہ وہ یہ سمجھے کہ اس کی بھی عبادت ہو رہی ہے۔ ❹

☆ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تین وقتوں میں نماز پڑھنے اور میت کو دفن کرنے سے منع فرمایا ہے:

۱۔ جب سورج طلوع ہو رہا ہو حتیٰ کہ بلند ہو جائے۔

۲۔ جب سورج نصف آسمان پر ہو حتیٰ کہ ڈھل جائے۔

۳۔ جب سورج غروب ہو رہا ہو حتیٰ کہ مکمل غروب ہو جائے۔ ❺

---

❶۔ صحیح بخاری: ۵۹۵ ❷۔ صحیح بخاری: ۵۸۵ ❸۔ صحیح مسلم: ۸۲۸،۸۲۵

❹۔ شرح نووی رحمہ اللہ ❺۔ صحیح/ احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ

اوقاتِ نماز کے متعلق ہم مولانا عبدالرحمان کیلانی رحمہ اللہ کی تحریر اور نقشہ ہدیہ قارئین پیش کرتے ہیں۔ آپ رحمہ اللہ رقم طراز ہیں:

''آج کے دور میں گھڑیاں ایجاد اور اس قدر عام ہو چکی ہیں کہ تقریباً ہر شخص کے پاس گھڑی موجود ہوتی ہے۔ لہٰذا ہم مندرجہ بالا احادیث کی روشنی میں نمازوں کے اوقات کی تعیین گھنٹوں اور منٹوں کے حساب سے پیش کرتے ہیں۔

دائمی نقشہ اوقات

نماز اور روزہ دو اہم ارکان کے اوقات کا تعلق چونکہ سورج سے ہے۔ اس لیے ہم یہاں پورے سال (یعنی ۳۶۵ دنوں) کے طلوعِ فجر، طلوعِ آفتاب، زوال اور غروبِ آفتاب کا نقشہ پیش کر رہے ہیں۔ گویا یہ نقشہ دائمی ہے اور اس کی مدد سے ہر شخص ہر وقت نمازوں کے اوقات اور سحری اور افطاری کے اوقات معلوم کر سکتا ہے۔

نقشہ اوقات کے متعلق ایک ضروری وضاحت

اس نقشہ میں جو اوقات درج کیے گئے ہیں وہ لاہور (پاکستان) کے لیے ہیں۔ پاکستان کے دوسرے شہروں میں ان اوقات میں چند منٹوں کی کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ جب میں نے اس کمی بیشی سے متعلق مطبوعہ نقشے دیکھے تو ان میں کافی اختلاف تھا۔ لہٰذا میں نے اس کمی بیشی سے متعلق علمِ ہیئت کے اُصول کی طرف رجوع کیا۔ وہ اُصول یہ ہے کہ ایک درجہ طول بلد کے بعد ۴ منٹ کا فرق پڑ جاتا ہے۔ لاہور کا درجہ طول بلد ۷۴ مشرق ہے۔ اب جو مقامات لاہور سے مغرب کی طرف ہوں گے وہاں سورج کا طلوع وغروب وغیرہ فی درجہ ۴ منٹ بعد ہوگا اور جو مقامات لاہور سے مشرق کی طرف ہوں گے وہاں ۴ منٹ فی درجہ پہلے ہوگا۔ اب اس اُصول کے مطابق ہم پاکستان کے چند مشہور شہروں کا بہ ترتیب حروفِ تہجی نقشہ پیش کر رہے ہیں۔ بعد والے یا زیادہ وقت کے لیے ہم + کی علامت استعمال کریں گے اور پہلے والے یا کم وقت کے لیے - کی۔ یہ خیال رہے کہ لاہور پاکستان کی مشرقی سرحد کے بالکل قریب واقع ہے۔ لہٰذا بیشتر شہروں میں وقت جمع ہی ہوگا۔''

نمبر شمار	نام شہر	طول بلد شرقی	وقت
1	اسلام آباد	73	+ 6 منٹ
2	ایبٹ آباد	73¾	+ 3 //
3	بالاکوٹ	73¾	+ 5 //
4	بہاول پور	71¾	+ 11 //
5	پسنی (بندرگاہ)	63½	+ 44 //
6	پشاور	71½	+ 12 //
7	جہلم	73½	+ 4 //
8	حیدرآباد	68½	+ 24 //
9	خانپور	71	+ 14 //
10	خانیوال	72	+ 10 //
11	ڈیرہ اسمٰعیل خاں	71	+ 14 //
12	ڈیرہ غازیخاں	71	+ 14 //
13	روہڑی	69	+ 22 //
14	ساہیوال	73	+ 6 //
15	سبی	68	+ 26 //
16	سرگودھا	73	+ 6 //
17	سکھر	69	+ 22 //
18	سیالکوٹ	74¾	- 1 منٹ
19	شکارپور	68½	+ 26 //
20	شکرگڑھ	75	- 1 //
21	فیصل آباد	73	+ 6 //
22	قلات	66½	+ 32 //
23	کراچی	67	+ 30 //
24	کوئٹہ	67	+ 30 //
25	کوہاٹ	71½	+ 12 //
26	گجرات	74	+ 2 //
27	گلگت	74½	مطابق
28	گوادر (بندرگاہ)	62½	+ 50 //
29	گوجرانوالہ	74¼	+ 1 //
30	لاڑکانہ	68	+ 26 //
31	لورالائی	69	+ 22 //
32	مظفرگڑھ	71½	+ 12 //
33	مظفرآباد (کشمیر)	73½	+ 4 //
34	ملتان	71½	+ 12 //

دائمی نقشہ اوقات نماز وسحری وافطاری

ماہ	جنوری				فروری				مارچ			
تاریخ	طلوع فجر	طلوع آفتاب	زوال	غروب آفتاب	طلوع فجر	طلوع آفتاب	زوال	غروب آفتاب	طلوع فجر	طلوع آفتاب	زوال	غروب آفتاب
1	5:36	7:3	12:7	5:10	5:32	6:56	12:16	5:37	5:10	6:30	12:16	6:0
2	5:36	7:3	12:7	5:10	5:31	6:56	12:17	5:38	5:9	6:29	12:15	6:1
3	5:36	7:3	12:7	5:11	5:31	6:55	12:17	5:39	5:8	6:28	12:15	6:1
4	5:36	7:3	12:8	5:11	5:30	6:54	12:17	5:39	5:7	6:27	12:15	6:2
5	5:36	7:4	12:8	5:12	5:30	6:54	12:17	5:40	5:6	6:26	12:15	6:2
6	5:36	7:4	12:9	5:13	5:29	6:53	12:17	5:41	5:5	6:25	12:14	6:3
7	5:36	7:4	12:9	5:14	5:29	6:52	12:17	5:42	5:4	6:24	12:14	6:4
8	5:36	7:4	12:10	5:15	5:28	6:52	12:17	5:43	5:3	6:23	12:14	6:5
9	5:36	7:4	12:10	5:16	5:28	6:51	12:17	5:44	5:2	6:22	12:14	6:6
10	5:36	7:4	12:11	5:17	5:27	6:50	12:17	5:44	5:0	6:21	12:14	6:7
11	5:36	7:3	12:11	5:17	5:27	6:49	12:17	5:45	4:59	6:19	12:13	6:7
12	5:36	7:3	12:11	5:18	5:26	6:48	12:17	5:46	4:58	6:18	12:13	6:8
13	5:36	7:3	12:12	5:19	5:26	6:47	12:17	5:47	4:57	6:17	12:13	6:9
14	5:36	7:3	12:12	5:20	5:25	6:46	12:17	5:48	4:56	6:16	12:13	6:10
15	5:36	7:3	12:12	5:21	5:24	6:45	12:17	5:49	4:54	6:14	12:12	6:10
16	5:37	7:3	12:13	5:22	5:23	6:44	12:17	5:50	4:53	6:13	12:12	6:11
17	5:37	7:2	12:13	5:22	5:22	6:43	12:17	5:51	4:52	6:12	12:12	6:12
18	5:37	7:2	12:13	5:23	5:21	6:42	12:17	5:52	4:51	6:10	12:11	6:13
19	5:37	7:2	12:14	5:24	5:21	6:41	12:17	5:53	4:50	6:9	12:11	6:14
20	5:37	7:2	12:14	5:25	5:20	6:40	12:17	5:54	4:48	6:8	12:11	6:14
21	5:37	7:2	12:14	5:26	5:19	6:39	12:17	5:55	4:47	6:6	12:10	6:15
22	5:37	7:1	12:15	5:27	5:18	6:38	12:17	5:55	4:46	6:5	12:10	6:16
23	5:36	7:1	12:15	5:28	5:17	6:37	12:16	5:56	4:44	6:3	12:10	6:16
24	5:36	7:1	12:15	5:29	5:16	6:36	12:16	5:57	4:43	6:2	12:9	6:17
25	5:35	7:0	12:15	5:30	5:15	6:35	12:16	5:58	4:41	6:1	12:9	6:18
26	5:35	7:0	12:16	5:31	5:14	6:34	12:16	5:58	4:40	6:0	12:9	6:18
27	5:34	6:59	12:16	5:32	5:13	6:33	12:16	5:59	4:39	5:58	12:9	6:18
28	5:34	6:59	12:16	5:33	5:12	6:32	12:16	5:59	4:38	5:57	12:8	6:19
29	5:33	6:58	12:16	5:34	5:11	6:31	12:16	6:0	4:36	5:56	12:8	6:20
30	5:33	6:58	12:16	5:35	-	-	-	-	4:35	5:55	12:8	6:20
31	5:32	6:57	12:16	5:36	-	-	-	-	4:33	5:54	12:7	6:21

نقشہ اوقات دائمی مسلسل

جون				مئی				اپریل				ماہ
غروب آفتاب	زوال	طلوع آفتاب	طلوع فجر	غروب آفتاب	زوال	طلوع آفتاب	طلوع فجر	غروب آفتاب	زوال	طلوع آفتاب	طلوع فجر	تاریخ
7:2	12:1	4:59	3:21	6:41	12:0	5:18	3:50	6:21	12:7	5:52	4:32	1
7:2	12:1	4:59	3:21	6:42	12:0	5:17	3:49	6:22	12:7	5:51	4:30	2
7:3	12:1	4:58	3:20	6:43	12:0	5:16	3:48	6:22	12:6	5:49	4:29	3
7:3	12:1	4:58	3:20	6:43	12:0	5:15	3:47	6:23	12:6	5:48	4:27	4
7:4	12:1	4:58	3:20	6:44	12:0	5:15	3:46	6:24	12:6	5:47	4:26	5
7:4	12:1	4:57	3:20	6:45	12:0	5:14	3:45	6:25	12:6	5:46	4:24	6
7:5	12:2	4:57	3:20	6:45	12:0	5:13	3:43	6:26	12:5	5:45	4:23	7
7:5	12:2	4:57	3:20	6:46	11:59	5:12	3:42	6:26	12:5	5:43	4:21	8
7:6	12:2	4:57	3:19	6:47	11:59	5:11	3:41	6:27	12:5	5:42	4:19	9
7:6	12:2	4:57	3:19	6:48	11:59	5:10	3:40	6:28	12:5	5:41	4:18	10
7:6	12:2	4:57	3:19	6:48	11:59	5:9	3:39	6:28	12:4	5:39	4:16	11
7:7	12:3	4:57	3:19	6:49	11:59	5:9	3:38	6:29	12:4	5:38	4:15	12
7:7	12:3	4:57	3:19	6:49	11:59	5:8	3:37	6:29	12:4	5:37	4:13	13
7:7	12:3	4:57	3:19	6:50	11:59	5:7	3:36	6:30	12:4	5:36	4:12	14
7:8	12:3	4:57	3:19	6:51	11:59	5:7	3:35	6:30	12:3	5:35	4:10	15
7:8	12:3	4:57	3:19	6:52	11:59	5:6	3:34	6:31	12:3	5:34	4:9	16
7:8	12:3	4:58	3:19	6:52	11:59	5:5	3:33	6:32	12:3	5:33	4:8	17
7:9	12:4	4:58	3:19	6:53	11:59	5:5	3:32	6:32	12:3	5:32	4:6	18
7:9	12:4	4:58	3:19	6:54	11:59	5:4	3:31	6:33	12:2	5:31	4:5	19
7:9	12:4	4:58	3:19	6:54	11:59	5:4	3:30	6:34	12:2	5:30	4:4	20
7:9	12:4	4:58	3:19	6:55	11:59	5:3	3:29	6:34	12:2	5:29	4:2	21
7:10	12:5	4:58	3:19	6:56	11:59	5:3	3:28	6:35	12:2	5:28	4:1	22
7:10	12:5	4:59	3:19	6:57	12:0	5:2	3:27	6:36	12:1	5:26	3:59	23
7:10	12:5	4:59	3:19	6:57	12:0	5:2	3:27	6:36	12:1	5:25	3:58	24
7:11	12:5	4:59	3:20	6:58	12:0	5:1	3:26	6:37	12:1	5:24	3:57	25
7:11	12:6	4:59	3:20	6:59	12:0	5:1	3:25	6:38	12:1	5:23	3:55	26
7:11	12:6	5:0	3:20	6:59	12:0	5:1	3:25	6:39	12:1	5:22	3:54	27
7:11	12:6	5:0	3:20	7:0	12:0	5:0	3:24	6:39	12:0	5:21	3:53	28
7:11	12:6	5:0	3:21	7:0	12:0	5:0	3:23	6:40	12:0	5:20	3:52	29
7:12	12:6	5:0	3:21	7:1	12:0	4:59	3:22	6:41	12:0	5:19	3:51	30
-	-	-	-	7:1	12:0	4:59	3:22	-	-	-	-	31

نقشہ اوقات دائمی مسلسل

ماہ	جولائی				اگست				ستمبر			
تاریخ	طلوع فجر	طلوع آفتاب	زوال	غروب آفتاب	طلوع فجر	طلوع آفتاب	زوال	غروب آفتاب	طلوع فجر	طلوع آفتاب	زوال	غروب آفتاب
1	3:22	5:1	12:6	7:11	3:46	5:19	12:9	7:0	4:14	5:37	12:3	6:28
2	3:23	5:1	12:7	7:11	3:47	5:19	12:9	6:59	4:15	5:38	12:3	6:27
3	3:23	5:2	12:7	7:11	3:47	5:20	12:9	6:58	4:15	5:39	12:2	6:26
4	3:24	5:2	12:7	7:11	3:48	5:21	12:9	6:57	4:16	5:39	12:2	6:24
5	3:24	5:3	12:7	7:11	3:49	5:22	12:9	6:56	4:17	5:40	12:2	6:23
6	3:25	5:3	12:7	7:11	3:50	5:22	12:9	6:55	4:18	5:41	12:1	6:22
7	3:26	5:4	12:7	7:11	3:51	5:23	12:9	6:54	4:18	5:42	12:1	6:20
8	3:27	5:4	12:7	7:11	3:52	5:24	12:9	6:53	4:19	5:43	12:1	6:19
9	3:27	5:5	12:8	7:10	3:53	5:25	12:8	6:52	4:20	5:43	12:0	6:18
10	3:28	5:5	12:8	7:10	3:54	5:25	12:8	6:51	4:21	5:44	12:0	6:16
11	3:28	5:6	12:8	7:10	3:55	5:26	12:8	6:50	4:22	5:44	12:0	6:15
12	3:29	5:6	12:8	7:10	3:56	5:26	12:8	6:49	4:23	5:45	11:59	6:14
13	3:29	5:7	12:8	7:10	3:57	5:27	12:8	6:48	4:23	5:45	11:59	6:13
14	3:30	5:7	12:8	7:9	3:58	5:28	12:8	6:47	4:24	5:46	11:59	6:11
15	3:31	5:8	12:9	7:9	3:58	5:28	12:7	6:47	4:24	5:46	11:58	6:10
16	3:32	5:9	12:9	7:9	3:59	5:29	12:7	6:46	4:25	5:47	11:58	6:8
17	3:33	5:9	12:9	7:9	4:0	5:29	12:7	6:45	4:26	5:48	11:58	6:7
18	3:34	5:10	12:9	7:8	4:1	5:30	12:7	6:44	4:26	5:49	11:57	6:6
19	3:35	5:10	12:9	7:8	4:2	5:30	12:7	6:43	4:27	5:50	11:57	6:5
20	3:35	5:11	12:9	7:8	4:3	5:31	12:6	6:42	4:28	5:51	11:56	6:4
21	3:36	5:11	12:9	7:7	4:4	5:31	12:6	6:41	4:29	5:51	11:56	6:2
22	3:37	5:12	12:9	7:6	4:5	5:32	12:6	6:40	4:30	5:52	11:56	6:1
23	3:37	5:12	12:9	7:6	4:6	5:33	12:6	6:38	4:30	5:52	11:55	5:59
24	3:38	5:13	12:9	7:5	4:7	5:33	12:5	6:37	4:31	5:53	11:55	5:58
25	3:39	5:13	12:9	7:5	4:8	5:34	12:5	6:36	4:32	5:53	11:55	5:57
26	3:40	5:14	12:9	7:4	4:9	5:34	12:5	6:35	4:32	5:54	11:54	5:55
27	3:41	5:15	12:9	7:3	4:10	5:35	12:5	6:34	4:33	5:54	11:54	5:54
28	3:42	5:16	12:9	7:2	4:10	5:35	12:4	6:33	4:33	5:55	11:54	5:53
29	3:43	5:17	12:9	7:2	4:11	5:36	12:4	6:32	4:34	5:55	11:53	5:51
30	3:44	5:17	12:9	7:1	4:12	5:37	12:4	6:30	4:34	5:56	11:53	5:50
31	3:45	5:18	12:9	7:0	4:13	5:37	12:3	6:29	-	-	-	-

نقشہ اوقات دائمی مسلسل

ماہ	اکتوبر				نومبر				دسمبر			
تاریخ	طلوع فجر	طلوع آفتاب	زوال	غروب آفتاب	طلوع فجر	طلوع آفتاب	زوال	غروب آفتاب	طلوع فجر	طلوع آفتاب	زوال	غروب آفتاب
1	4:35	5:57	11:53	5:49	4:56	6:19	11:47	5:14	5:18	6:44	11:52	4:59
2	4:36	5:57	11:53	5:48	4:57	6:19	11:47	5:14	5:19	6:45	11:52	4:59
3	4:36	5:58	11:52	5:47	4:57	6:20	11:47	5:13	5:20	6:46	11:53	4:59
4	4:37	5:58	11:52	5:45	4:58	6:21	11:47	5:12	5:20	6:47	11:53	4:59
5	4:38	5:59	11:52	5:44	4:58	6:22	11:47	5:11	5:21	6:48	11:54	4:59
6	4:38	6:0	11:51	5:43	4:59	6:23	11:47	5:10	5:22	6:48	11:54	4:59
7	4:39	6:0	11:51	5:41	5:0	6:23	11:47	5:10	5:22	6:49	11:54	4:59
8	4:40	6:1	11:51	5:40	5:0	6:24	11:47	5:9	5:23	6:50	11:55	4:59
9	4:40	6:2	11:50	5:39	5:1	6:25	11:47	5:9	5:24	6:50	11:55	4:59
10	4:41	6:2	11:50	5:37	5:1	6:26	11:47	5:8	5:24	6:51	11:56	4:59
11	4:42	6:3	11:50	5:36	5:2	6:27	11:47	5:7	5:25	6:51	11:56	4:59
12	4:42	6:3	11:49	5:35	5:3	6:28	11:47	5:6	5:26	6:52	11:57	4:59
13	4:43	6:4	11:49	5:34	5:4	6:29	11:47	5:5	5:26	6:52	11:57	5:0
14	4:44	6:5	11:49	5:33	5:5	6:30	11:47	5:5	5:27	6:53	11:58	5:0
15	4:44	6:5	11:49	5:32	5:6	6:31	11:48	5:4	5:27	6:53	11:58	5:1
16	4:45	6:6	11:49	5:31	5:7	6:32	11:48	5:4	5:28	6:54	11:59	5:1
17	4:45	6:7	11:48	5:29	5:8	6:33	11:48	5:3	5:29	6:55	11:59	5:2
18	4:46	6:8	11:48	5:28	5:9	6:33	11:48	5:3	5:30	6:56	12:0	5:2
19	4:46	6:9	11:48	5:27	5:9	6:34	11:48	5:2	5:30	6:56	12:0	5:3
20	4:47	6:10	11:48	5:26	5:10	6:35	11:49	5:2	5:31	6:57	12:1	5:4
21	4:48	6:11	11:48	5:25	5:11	6:36	11:49	5:2	5:31	6:58	12:1	5:4
22	4:48	6:11	11:47	5:24	5:12	6:37	11:49	5:1	5:32	6:59	12:2	5:5
23	4:49	6:12	11:47	5:23	5:12	6:37	11:49	5:1	5:33	6:59	12:2	5:5
24	4:50	6:13	11:47	5:22	5:13	6:38	11:50	5:0	5:33	7:0	12:3	5:6
25	4:50	6:14	11:47	5:21	5:14	6:39	11:50	5:0	5:34	7:0	12:3	5:6
26	4:51	6:15	11:47	5:20	5:15	6:40	11:50	5:0	5:34	7:1	12:4	5:7
27	4:52	6:15	11:47	5:19	5:16	6:41	11:51	4:59	5:34	7:1	12:4	5:7
28	4:52	6:16	11:47	5:18	5:16	6:42	11:51	4:59	5:35	7:2	12:5	5:8
29	4:53	6:17	11:47	5:17	5:17	6:42	11:51	4:59	5:35	7:2	12:5	5:8
30	4:54	6:18	11:47	5:16	5:17	6:43	11:52	4:59	5:35	7:3	12:6	5:9
31	4:55	6:18	11:47	5:15	-	-	-	-	5:36	7:3	12:6	5:9

اذان کا بیان

اذان کے لغوی معنی ''اطلاع دینا اور باخبر کرنا'' ہے۔ اصطلاح میں اس سے مراد ''کسی مومن کا نماز باجماعت ادا کرنے کے لیے مخصوص الفاظ کے ساتھ مسلمانوں کو اطلاع دینا'' ہے۔

اہمیت:

مسلمانوں کی بستی میں اذان دینا فرض ہے۔ کسی بستی میں اذان ہونا اس بات کی علامت ہے کہ یہاں مسلمان آباد ہیں۔

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ ہمارے ساتھ مل کر کسی قوم سے جہاد کے لئے جاتے تو صبح تک آپ ﷺ انتظار کرتے۔ اگر اذان سن لیتے تو ان پر حملہ کرنے سے رک جاتے اور اگر وہاں اذان نہ سنتے تو (ان کو کافر سمجھتے ہوئے) ان پر حملہ کر دیتے تھے۔ [1]

☆ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ جب نبی ﷺ سے تعلیم حاصل کر کے اپنے علاقے کی طرف جانے لگے تو آپ ﷺ نے انہیں الوداع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ''جب نماز کا وقت ہو جائے تو اس کی اطلاع دینے کے لیے تم میں سے ایک شخص اذان دے''۔ [2]

☆ آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو جفت اذان دینے کا حکم دیا۔ [3]

اذان اور اس کی ابتدا:

مکہ مکرمہ میں کفار کے زور کی وجہ سے مسلمان چھپ چھپ کر اذان کے بغیر ہی نماز پڑھا کرتے تھے لیکن جب مسلمان ہجرت کر کے مدینہ منورہ آ گئے تو نماز باجماعت کے لیے مسلمانوں کو جمع کرنے کا کوئی طریقہ اختیار کرنے کی ضرورت پڑی۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا کہ نماز باجماعت کے لیے کس طرح بلایا جائے۔ بعض نے کہا کہ عیسائیوں کی طرح

---

❶ صحیح بخاری: ٦١٠ ❷ صحیح بخاری: ٦٢٨ ❸ صحیح بخاری ٦٠٥ و صحیح مسلم: ٣٧٨

ناقوس (گھڑیال) بجایا جائے۔ بعض نے کہا کہ یہودیوں کی طرح بوق یعنی نرسنگا (بگل) بجایا جائے اور بعض نے کسی بلند جگہ پر آگ روشن کرنے کا مشورہ دیا۔

کوئی بات طے نہیں ہو پا رہی تھی ادھر سے نماز کا بھی وقت ہو گیا اور آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ بلند آواز سے ''الصلوٰۃ جامعۃ'' (نماز کے لیے جمع ہو جاؤ) کہو۔ اسی اثنا میں عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ آ گئے انہوں نے اس رات خواب دیکھا تھا کہ ایک آدمی ناقوس اٹھائے ہوئے ہے۔ انہوں نے اس سے پوچھا کہ اے اللہ کے بندے! کیا یہ ناقوس فروخت کرو گے؟ اس نے پوچھا کہ تم نے اسے کیا کرنا ہے؟ عبداللہ نے کہا کہ ہم اس کے ذریعے لوگوں کو نماز باجماعت کے لیے بلائیں گے۔ اس شخص نے کہا کہ میں تمہیں اس سے کہیں زیادہ اچھا طریقہ نہ بتاؤں۔ عبداللہ نے کہا، ہاں! ضرور بتائیں۔ تو اس نے اذان اور اقامت (جو اللہ اکبر سے شروع ہوتی ہے اور لا الہ الا اللہ پر ختم ہوتی ہے) کے الفاظ انہیں سکھائے۔

سیدنا عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ (خود) بیان کرتے ہیں کہ مجھے خواب میں ایک شخص ملا اس نے کہا کہ (اذان) اس طرح کہو: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے) (۴ مرتبہ) اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) (۲ مرتبہ) اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں (۲ مرتبہ) حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ آؤ نماز کی طرف (۲ مرتبہ) حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ آؤ کامیابی کی طرف (۲ مرتبہ) اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ اللہ بہت بڑا ہے (۲ مرتبہ) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں (۱ مرتبہ)

پھر اس (خواب میں نظر آنے والے شخص) نے کہا کہ اقامت کے وقت یہ کہو:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ (۲ مرتبہ)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (۱ مرتبہ)

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (۱ مرتبہ)

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ (امرتبہ)

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ (امرتبہ)

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ (نماز کھڑی ہوگئی، نماز کھڑی ہوگئی) (۲مرتبہ)

اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ (۲مرتبہ)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (امرتبہ)

(عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) صبح کے وقت جب میں نے یہ خواب رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا "اِنَّھَا لَرُؤْیَا حَقٌّ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ (یقیناً یہ خواب سچا ہے اگر اللہ نے چاہا) اس کے بعد جب میرے بتلانے پر سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اذان کہہ رہے تھے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں اذان سنتے ہی (جلدی سے) اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے نکلے اور کہہ رہے تھے کہ اللہ کے رسول ﷺ اس ذات کی قسم، جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے لقد رایت مثل الَّذِیْ قَالَ۔ یقیناً میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا ہے جیسا کہ اس (عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ) نے کہا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ (اللہ کا شکر ہے)۔ ❶

تثویب:

صبح کی اذان میں "حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ" کے بعد مؤذن "اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ" (دو مرتبہ) کہے۔ اس عمل کو تثویب کہا جاتا ہے۔

☆ سیدنا ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ نے اذان سکھائی اور اس میں ارشاد فرمایا کہ اگر صبح کی نماز ہو تو یہ کہو "اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ" (نماز نیند سے بہتر ہے۔ دو مرتبہ)۔ ❷

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "یہ سنت ہے کہ جب صبح کی اذان میں مؤذن "حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ" کہے تو (اس کے بعد یہ) کہے "اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ"" ❸

❶. (صحیح/ سنن ابی دائود: ۱۸۹) ❷. صحیح/سنن ابی داؤد ۵۰۰

❸. صحیح/ صحیح ابن خزیمہ: ۳۸۶

مسئلہ:

اذان لفظ ''اللہ'' سے شروع ہوتی ہے اور لفظ ''اللہ'' پر ختم ہو جاتی ہے۔ آپ ﷺ کی موجودگی میں اور آپ ﷺ کی وفات کے بعد سیدنا بلال، سیدنا عبداللہ بن ام مکتوم، سیدنا ابومحذورہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہی اذان کہتے رہے۔ حرمین شریفین سمیت پورے عالم اسلام میں یہی مستند اور مسنون اذان کہی جاتی ہے۔

ترجیع والی (دوہری) اذان:

یعنی ایسی اذان کہ جس میں کلمات شہادتین ''اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه'' ''اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه'' اور ''اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' ''اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' پڑھ کر پھر دوسری مرتبہ یہی پہلے کی نسبت بلند آواز سے دوہرانا۔

ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں پہلے سال سے ہی جو اذان کہی جاتی تھی وہ سیدنا عبداللہ بن زید بن عبد ربہ رضی اللہ عنہ سے مروی اذان (جو پیچھے مذکور ہے) پڑھی جاتی تھی۔ جبکہ ترجیع والی اذان ۸ ھ میں رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو سکھائی تھی۔

☆ سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ نبی ﷺ نے انہیں اذان سکھائی۔ اس میں انہوں نے ترجیع کا ذکر کیا۔ [1]

سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کا اپنا بیان ہے کہ فتح مکہ کے بعد حنین کی طرف جانے کے لیے ہم نو ساتھی مکے سے نکلے جب ان نوجوانوں نے اذان سنی تو مسلمانوں کا مذاق اڑانے کے لیے انہوں نے بھی اذان کہنا شروع کر دی۔ نبی ﷺ نے فرمایا ''میں نے ان لوگوں میں سے ایک خوش الحان شخص کی اذان سنی ہے'' پھر آپ ﷺ نے ہماری طرف کسی کو بھیج کر ہمیں اپنے پاس بلایا اور ہم میں سے فرداً فرداً اذان کہلوا کر سنی۔ میں سب سے آخری شخص تھا جس نے اذان کہی۔ آپ ﷺ نے میری اذان سن کر مجھے اپنے پاس بلایا اور اپنے سامنے بٹھا کر میری پیشانی پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا اور تین مرتبہ برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جاؤ اور مسجد حرام (صحن کعبہ)

---

[1] صحیح مسلم: ۳۷۹

کے پاس کھڑے ہو کر اذان کہو میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! پہلے مجھے اذان سکھائیں تو سہی۔ پھر انہوں نے اذان والی حدیث بیان کی ﴿ فَذَكَرَ فيه التَّرجيع ﴾ جس میں انہوں نے ترجیع کا ذکر کیا۔

یعنی کلمات شہادتین کو دو دو مرتبہ دہرایا۔ جمہور علماء نے اس سے ترجیع اذان (دوہری اذان) کی مشروعیت پر استدلال کیا ہے اور یہ ایسی ثابت شدہ حقیقت ہے جس سے انکار کی مجال نہیں۔ ❶

تنبیہ:

مدینہ منورہ میں عہد نبوت میں مسجد نبوی ﷺ کے موذن سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تھے اور جب آپ ﷺ نے مکہ فتح کیا تو وہاں خانہ کعبہ کے لیے آپ ﷺ نے ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو موذن مقرر فرمایا۔ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ صحن کعبہ میں ہر اذان ترجیع کے ساتھ یعنی دوہری کہتے تھے اور وہ اپنی وفات تک مکے میں بیت اللہ کے موذن رہے ان کی وفات انسٹھ (۵۹ ھ) ہجری میں ہوئی۔ اس دوران صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین اُن کی ترجیع والی (دوہری) اذان سنتے رہے۔ ہر سال حج والے دنوں میں مختلف علاقوں سے آنے والے مسلمانوں کی بڑی تعداد حرم میں دوہری اذان گونجتی ہوئی سنتے رہے۔ لیکن اس سے کسی ایک کا بھی انکار ثابت نہیں ہے۔ اگر یہ (دوہری) اذان سنت کے خلاف ہوتی تو وہ سب لوگ (صحابہ و تابعین) اسے قائم نہ رہنے دیتے۔ ❷

مسئلہ: پانچوں اذانیں یا کوئی بھی اذان ترجیع کے ساتھ پڑھی جاسکتی ہے۔

اذان کا جواب:

☆ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم اذان سنو تو اسی طرح کہو جس طرح موذن کہتا ہے۔ ❸

☆ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب موذن "اللہ اکبر، اللہ اکبر" کہے تو سننے والا بھی یہی الفاظ دہرائے۔ جب وہ "اشھد ان لَّا اِلٰہَ

❶ اتحاف الکرام شرح بلوغ المرام از مولانا صفی الرحمن مبارکپوری ❷ تحفة الاحوذی شرح جامع ترمذی ❸ صحیح بخاری: ٦١١ وصحیح مسلم: ٣٨٣

اَلّا اللّٰہ" اور "اشھد انّ محمداً رسول اللّٰہ" کہے تو سننے والا بھی یہی الفاظ کہے اور جب موذن "حیَّ علی الصّلوٰۃ" کہے تو سننے والا "لَا حول وَلَا قُوّۃَ اِلّا باللّٰہ" کہے پھر موذن "حیَّ علی الفلاح" کہے تو سننے والے کو چاہیے کہ وہ "لا حول ولا قوۃ اِلّا باللّٰہ" کہے۔ اس کے بعد جب موذن "اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر" اور "لا اِلٰہَ الّا اللّٰہ" کہے تو سننے والے کو بھی یہی الفاظ دہرانا چاہیے۔ جس نے اپنے سچے دل سے اس طرح اذان کا جواب دیا "دَخَلَ الْجَنَّۃَ" وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ [1]

مسئلہ: جب اذانیں زیادہ ہو رہی ہوں تو جو اذان پہلے سنی جائے اس کا جواب ضرور دینا چاہیے اور اس کے بعد ہونے والی اذانوں کا جواب دینا باعثِ ثواب ہے اگر نہ دے سکے تو وہ شارع علیہ السلام کے حکم کی تعمیل تو کر ہی چکا ہے۔

اذان کے بعد کی دعائیں

☆ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جب تم موذن کی اذان سنو تو وہی کچھ کہو جو وہ کہتا ہے "ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ" پھر مجھ پر درود پڑھو۔ کیونکہ جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنی دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے میرے لیے "وسیلہ" مانگو کیونکہ "وسیلہ" جنت میں ایک (خصوصی) مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے کسی ایک کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا اور جو کوئی میرے لیے وسیلہ (مقامِ محمود) مانگے گا تو اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔ [2]

☆ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اذان سننے کے بعد یہ دعا پڑھے گا تو قیامت کے دن اس کے لیے میری شفاعت ضرور ہو گی۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلَاۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ.

اے اللہ! اس مکمل پکار اور قائم رہنے والی نماز کے رب! سیدنا محمد ﷺ کو مقام وسیلہ

[1] صحیح مسلم: ۳۸۵ [2] صحیح مسلم: ۳۸۴

(جنت کا ایک محل) اور فضیلت عطا فرما۔ اور آپ ﷺ کو مقامِ محمود پر فائز فرما جس کا تو نے آپ ﷺ سے وعدہ کر رکھا ہے۔[1] بیہقی کی روایت میں ان الفاظ کے بعد یہ اضافہ ہے۔

اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔[2]

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اذان سُن لینے کے بعد درج ذیل دعا پڑھی تو "غُفِرَلَهٗ ذَنْبُهٗ" اس کے گناہ بخش دیئے گئے۔

"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا."

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہی ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور سیدنا محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں اللہ کے رب ہونے پر، محمد ﷺ کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر، راضی اور خوش ہو گیا ہوں۔"[3]

مسئلہ: اذان کے بعد درود شریف اور دعائیں پڑھنے کا حکم وذکر ملتا ہے لیکن ہاتھ اٹھانے کا تذکرہ کہیں نہیں ہے۔

اقامت:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ اِلَّا الْاِقَامَةَ يعني اِلَّا قوله قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ"

بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان کے کلمات کو جوڑا جوڑا پڑھے اور تکبیر کے کلمات کو اکہرا پڑھے۔ سوائے کلماتِ اقامت یعنی قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ.[4]

کلماتِ اقامت:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه ،

---

[1] صحیح بخاری: ٦١٤ [2] السنن الکبری ١/٤١٠ وسندہ صحیح السنن الصغیر لبیہقی ١/١٠٣ح ٢٧٠ وسندہ صحیح [3] صحیح مسلم: ٣٨٦، سنن ابو داؤد: ٥٢٥ [4] صحیح بخاری: ٦٠٥ وصحیح مسلم: ٣٧٨

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ
قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ❶

دوہری اقامت:

☆ سیدنا ابو محذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں اذان سکھائی جس میں انیس (19) کلمات تھے اور اقامت سکھائی جس میں سترہ (17) کلمات تھے۔ ❷

یعنی ترجیع والی (دوہری) اذان کہی جائے تو اقامت بھی دوہری کہنی ہے جیسا کہ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کا طریقہ تھا اور اگر اذان ترجیع والی نہیں یعنی اکہری ہے تو اقامت بھی اکہری کہی جائے گی جیسا کہ بلال رضی اللہ عنہ کا طریقہ تھا اور ہر دو صورتوں میں ”قد قامت الصّلوٰۃ“ (نماز کھڑی ہوگئی ہے) کو دو مرتبہ ہی کہنا ہے جیسا کہ دونوں صحابیوں کا طریقہ تھا۔

لیکن افسوس اس بات پر ہے کہ بعض لوگوں نے تقلید کے بندھن میں اپنے امام کی رائے اپناتے ہوئے بلال رضی اللہ عنہ کی اکہری اذان لے لی اور ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی دوہری اذان سے انکار کر دیا اور جب اقامت کی باری آئی تو ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی دوہری اقامت اپنا لی اور بلال رضی اللہ عنہ کی اکہری اقامت سے انکار کر دیا۔ نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے ہوئے۔ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ) یہ ہے نتیجہ، تقلید سے محبت اور اتباع رسول ﷺ سے دوری کا۔

اقامت کا جواب

اذان کے جواب کی طرح اقامت کا جواب بھی دینا چاہیے اس لیے اقامت کہنے والے کو چاہیے کہ وہ ٹھہر ٹھہر کر اقامت کہے۔

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اِذا سمعتُمُ النداء فقولوا مثل مایقول المؤذن.

❶. صحیح / سنن ابی داؤد: ۵۱۰، ۵۱۱ ❷. صحیح / سنن ابی داؤد: ۵۰۲

جب تم ''ندا'' سنو تو اس طرح کہو جس طرح موذن کہتا ہے۔ ❶

لفظ ''نداء'' اذان اور اقامت دونوں کے لیے مستعمل ہے اور مثل مایقول سے استدلال ہوتا ہے کہ ''قَدْ قَامَتِ الصَّلوٰةُ'' کا جواب بھی ''قَدْ قَامَتِ الصَّلوٰةُ'' ہے۔ ❋

فضائلِ اذان

☆ سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر لوگوں کو اذان کہنے اور پہلی صف (میں نماز باجماعت) کے اجروثواب کا پتا چل جائے تو پھر اگر انہیں اس کو حاصل کرنے کے لیے قرعہ ڈالنا پڑے تو وہ قرعہ بھی ڈال لیں۔ ❷

☆ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جو شخص بارہ سال تک اذان دے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے اور اسے روزانہ ہر اذان کے بدلے ساٹھ نیکیاں اور ہر اقامت کے بدلے تیس نیکیاں ملتی ہیں۔ ❸

☆ سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''مؤذن کو اس شخص جتنا ثواب ملتا ہے جس نے (اذان سن کر) نماز پڑھی۔ ❹

☆ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن اذان دینے والوں کی گردنیں (بطورِ اعزاز) بلند ہوں گی۔ ❺

☆ سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے جبکہ زور زور سے اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے۔ اور جب اذان مکمل ہو جاتی ہے تو وہ پھر لوٹ آتا ہے اور جب اقامت کہی جاتی ہے تو وہ پھر پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے اور جب اقامت مکمل ہو جاتی ہے تو وہ پھر لوٹ آتا ہے اور

---

❶. صحیح بخاری: ٦١١ ❋ جس روایت میں اقامت کے الفاظ ''قد قامت الصلوة، قد قامت الصلوة'' کے جواب میں ''اقامها الله و ادامها'' کہنے کا تذکرہ ہے وہ روایت صحیح نہیں۔ (هداية الرواة: ٦٤٠ بحواله ابو داؤد: ٥٢٨)، (محمد عبد الله رفيق) ❷. صحیح بخاری: ٦١٥ ❸. صحیح ابن ماجه: ٧٢٨ ❹. صحیح / سنن نسائی: ٦٤٦ ❺. صحیح مسلم: ٣٨٧

نمازی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے کہ فلاں بات یاد کر۔ حتیٰ کہ آدمی کو یاد نہیں رہتا کہ اُس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔ [1]

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اَلدُّعَاءُ لَا یُرَدُّ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ۔ اذان اور اقامت کے درمیان (وقفے میں) دعا رد نہیں کی جاتی (بلکہ قبول ہوتی ہے)۔ [2]

☆ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مؤذن کی آواز پہنچنے کی حد تک جو بھی جن، انسان اور دوسری کوئی چیز اذان سنتی ہے تو وہ قیامت کے دن اس (مؤذن) کے حق میں گواہی دے گی۔ [3]

مسائلِ اذان

طریقہ اذان:

قبلہ رخ کھڑے ہونا۔ کانوں میں شہادت کی انگلیاں ڈالنا۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ. اور حَیَّ عَلَی الفلاح: پر دائیں اور بائیں جانب چہرہ موڑنا۔

☆ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے سامنے موذن نے قبلہ رخ ہو کر اذان دی تھی۔ [4]

☆ اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ اذان میں قبلہ رخ ہونا سنت ہے۔ [5]

☆ سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کہتے ہوئے دیکھا تو اس وقت ان کی دونوں شہادت کی انگلیاں ان کے کانوں میں تھیں۔ [6]

☆ سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کہتے ہوئے دیکھا کہ جب وہ "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح" پر پہنچے تو انہوں نے اپنی گردن کو دائیں اور بائیں طرف موڑا لیکن گھومے نہیں تھے۔ [7]

---

1. صحیح بخاری: ۶۰۸ 2. صحیح / سنن ترمذی: ۲۱۲ 3. صحیح بخاری ۶۰۹، ۳۲۹۶ و احمد: ۳/۳۵ 4. صحیح / مسند السراج: ۶۱ 5. الاوسط ۳/۲۸ 6. صحیح بخاری: ۶۳۴ 7. صحیح / صحیح سنن ابی داؤد: ۳۸۸

اوصافِ موذن:

موذن کی آواز پیاری اور دلنواز ہو اور وہ اذان کہنے کی تنخواہ بھی نہ لیتا ہو۔

☆ سیدنا ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی اچھی اور دل رُبا آواز سن کر آپ ﷺ نے اُسے خانہ کعبہ کا موذن مقرر کر دیا۔ (تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔)

☆ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو اس کی خوبصورت آواز پسند آئی تو آپ ﷺ نے اسے اذان سکھادی۔ ❶

☆ سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اُنہیں ان کی قوم کا امام مقرر کیا اور فرمایا کہ "وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَاخُذ عَلٰى أَذَانِهٖ اَجْرًا"
موذن ایسے شخص کو بنا جو اذان کہنے کی اُجرت نہ لیتا ہو۔ ❷

وضو کے بغیر اذان کہنا:

باوضو اذان کہنا افضل ہے اور وضو کرنے کے بغیر اذان کہنے میں بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ اذان کہنے کے لیے باوضو ہونے کی شرط کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

عورت کا اذان کہنا ❋

☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق ایک روایت میں آتا ہے کہ "انھا کانت توذن و تقیم" یقیناً وہ اذان اور اقامت کہتی تھیں۔ ❸

امام ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورتوں پر اذان اور اقامت کہنا ضروری نہیں۔ لیکن اگر وہ اذان اور اقامت کہتی ہیں تو بہتر ہے۔ ❹

اذان اور اقامت کے درمیان نوافل:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا "بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثَلَاثًا لِمَنْ شَآءَ" اذان اور

---

❶. صحیح ابن خزیمہ: ۳۸۹ ❷. صحیح بخاری ۶۳۰ ❋ رسول اللہ ﷺ سے اور آپ ﷺ کے دور میں عورت کا اذان کہنا ثابت نہیں۔ (محمد عبد اللہ رفیق) ❸. بیھقی ۱/۴۰۸، ابن ابی شیبہ ۱/۲۲۳
❹. المحلیٰ

اقامت کے درمیان نماز ہے۔ آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ ذکر فرمائی (اور پھر فرمایا) جو کوئی چاہے۔ ❶

اقامت کون کہے:

بہتر یہی ہے کہ اذان کہنے والا ہی اقامت کہے کیونکہ نبی ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو ہی اذان اور اقامت کہنے کا حکم دیا۔ ❷

اور اسی طرح آپ ﷺ نے ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو اذان اور اسی کو ہی اقامت کہنے کا حکم دیا۔ ❸

فجر کی دو اذانیں:

فجر کی دو اذانیں کہنا بھی سنت ہے۔ نبی ﷺ کے زمانے میں تہجد کے آخر وقت میں سیدنا بلال رضی اللہ عنہ پہلی اذان کہتے تھے اور سیدنا عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ دوسری اذان کہتے تھے۔

☆ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ
إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمٰى لَا يُنَادِي حَتّٰى يُقَالَ لَهُ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ

بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت ہی اذان کہہ دیتا ہے اس لیے تم پھر بھی کھاتے پیتے رہو حتیٰ کہ (عبداللہ) ابن ام مکتوم اذان کہہ دے۔

راوی نے کہا وہ (یعنی ابن ام مکتوم) نابینا شخص تھے اور اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک ان سے یہ نہ کہا جاتا کہ ''صبح ہوگئی ہے، صبح ہوگئی ہے''۔ ❹

پہلی اذان کا مقصد:

پہلی اذان کہنے کی وجہ آپ ﷺ نے یہ بیان فرمائی کہ ''لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَلِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ''۔
تاکہ وہ تمہارے عبادت کرنے والے کو (آرام وغیرہ کے لیے) لوٹائے اور تمہارے سوئے ہوئے کو جگا دے۔ ❺

---

❶. صحیح بخاری: ٦٢٨ ❷. صحیح بخاری: ٦٠٥ ❸. صحیح/ بیہقی ١/ ٣٩٠، ١/ ٢٤١، ابن ابی شیبہ ❹. صحیح بخاری: ٦١٧ ❺. صحیح بخاری: ٦٢١

دونوں اذانوں کے درمیان وقفہ:

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ ''وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا اَنْ يَّنْزِلَ هٰذَا وَيَرْقٰى هٰذَا'' ان دونوں کی اذانوں کا درمیانی وقفہ صرف اتنا ہی ہوتا تھا کہ وہ (یعنی بلال رضی اللہ عنہ اذان کہہ کر) اُتر آتے اور یہ (یعنی ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ دوسری اذان کہنے کے لیے) چڑھ جاتے تھے۔ ❶

امام نووی رحمہ اللہ رقم طراز ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ فجر طلوع ہونے سے کچھ پہلے اذان دیتے تھے اور طلوع فجر کے انتظار میں وہیں ٹھہرے ہوئے کچھ پڑھتے رہتے تھے۔ پھر جب اترتے تو عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو (دوسری) اذان دینے کے متعلق کہتے پھر عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ طہارت وغیرہ کر کے فجر کی اذان دینے کے لیے چڑھ جاتے تھے۔ ❷

❶۔ صحیح مسلم: ۱۰۹۲ ❷۔ شرح نووی



اذان کے متعلق ضعیف اور من گھڑت مسائل

☆ اذان سے پہلے اعوذ باللہ... بسم اللہ... قرآن مجید کی کوئی آیت، درود یا کوئی اور کلمہ وغیرہ پڑھنا، کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

☆ شہادتین کے بعد ''اشھدان امیر المومنین علی ولی اللّٰہ'' پڑھنا بدعت ہے۔

☆ ''اشھدان محمداً رسول اللہ'' سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانا مردود اور باطل ہے۔

☆ اذان کے بعد والی دعا میں ''والدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَة''، ''وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ'' اور آخر میں ''يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ'' کے الفاظ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہیں۔ ظاہری طور پر الفاظ کتنے ہی خوبصورت کیوں نہ ہوں لیکن ہم تو رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے الفاظ کے ہی پابند ہیں۔

☆ فجر کی اذان میں ''اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ'' کے جواب میں ''صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ'' کہنا بھی باسند صحیح ثابت نہیں ہے۔

☆ اقامت میں ''قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ'' سن کر اَقَامَهَا اللّٰهُ اَدَامَهَا پڑھنا بھی کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ سنن ابی داود وغیرہ کی جس روایت میں اس کا ذکر آتا ہے اس کی سند میں محمد بن ثابت العبدی (ضعیف)، شھر بن حوشب (متکلم فیہ) اور رجلٌ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ (مجہول) رواۃ کی وجہ سے سند نہایت کمزور ہے اور قابل حجت نہیں ہے۔

☆ بعض کتابوں میں حسن بصری رحمہ اللہ کے حوالے سے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی روایت لکھی ہوتی ہے کہ ''جب تمہیں جن بھوت پریشان کریں تو بلند آواز سے اذان کہہ دو''۔ [1]

ایسی روایات کی اسناد اتصالِ سند نہ ہونے کی وجہ سے استدلال کے قابل نہیں ہیں۔ انقطاع علت کے علاوہ رواۃ شیعہ، متروک الحدیث، منکر الحدیث، غیر ثقہ اور کذاب ہیں۔ اس لیے قابل عمل نہیں ہے۔

---

[1] مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ

جن بھوت کی وجہ سے، سخت مصیبت اور پریشانی کی حالت میں، راستہ بھول جانے پر، سیلاب، شدید بارشیں اور تندوتیز آندھی اور طوفان میں اذانیں دینا کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

ہاں، ایسی کسی بھی حالت میں نماز کا وقت ہو جائے تو نماز کے لیے بلانے کی نیت سے اذان کہنا درست ہے۔

اذان کی بدعات تاریخ کے آئینے میں

☆ عباسی خلفاء نماز میں کم حاضر ہوتے تھے۔ امامت کے فرائض بھی کوئی دوسرا شخص سرانجام دیتا تھا۔ فاطمیوں کا بھی یہی حال تھا۔ یہ لوگ غالی شیعہ تھے۔ اہل بیت کا ذکر کر لینے سے ہی ساری کمی کا پورا ہو جانا سمجھتے تھے۔ انہوں نے خلفاء پر سلام بھیجنے کو ''تثویب'' کا نام دیا ہوا تھا۔ فاطمیوں نے (پہلی مرتبہ) اذان میں ''حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلْ'' اور ''مُحَمَّدٌ وَّ عَلِیٌّ خَیْرُ الْبَشَر'' کا اضافہ کیا۔

☆ بغداد، مصر، شام اور بعض دیگر علاقوں میں خلفاء موذنوں سے اذانوں کے بعد اپنے نام پر سلام کہلواتے تھے۔

☆ 347ھ میں اذان کے کلمات میں ''مُحَمَّدٌ وَّ عَلِیٌّ خَیْرُ الْبَشَر'' کا اضافہ کیا گیا۔ جب نورالدین محمود نے فتوحات کا سلسلہ شروع کیا تو ابوالحسن علی بن حسن حنفی نے احناف کی ایک جماعت کے ساتھ اس بدعت کو بزور شمشیر ختم کیا اور فقہائے کوفہ کے مسلک پر اذان کہلوائی۔

☆ 359ھ میں مُعز الدین اللہ گوہر نے اذان میں ''حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلْ'' جاری کرایا۔

☆ 400ھ میں حاکم بِاَمرِ اللہ نے (اس کی جگہ اصل کلمہ) ''اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم'' جاری کرادیا۔

☆ 401ھ میں ''اَلصَّلٰوۃُ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ'' کی بدعت ایجاد ہوئی۔

☆ 405ھ میں ''اَلصَّلٰوۃُ رَحِمَكَ اللّٰہُ'' کہا جانے لگا۔

☆ 524ھ میں ابوالیمون بن عبدالمجید حکمران تھا۔ اس نے حافظ لِدینِ اللہ کو قید کرادیا اور اس کے محلات پر قبضہ کرلیا۔ اس بادشاہ نے "حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ" اور "مُحَمَّدٌ وَّ عَلِيٌّ خَيْرُ الْبَشَرِ" کے الفاظ اذان سے نکلوادیئے۔

☆ 526ھ میں ابوالیمون بن عبدالمجید بادشاہ قتل ہوگیا اور حافظ لِدینِ اللہ نے دوبارہ حکومت سنبھال لی تو اس نے اذان میں وہی من گھڑت الفاظ پھر سے دوبارہ شروع کرادیئے۔

☆ 567ھ میں مصر میں سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے فاطمیوں کا قلع قمع کیا۔ بہت سارے فتنے ختم کیے اور علماءِ حجاز (مکۃ المکرمہ) کے مسلک کے مطابق صحیح مسنون اذان جاری کروادی۔

☆ اس کے بعد ترکوں نے ان علاقوں پر قبضہ کرلیا۔ یہ لوگ حنفی تھے اس لیے انہوں نے عراقی (بغدادی) اذان جاری کی۔ فقہ حنفی کی اشاعت کے لیے مدارس تعمیر کرائے۔ انہوں نے نہ ترجیع والی (دوہری) اذان دی اور نہ ہی اکہری اقامت کہی بلکہ ان کی اذان اور اقامت تقریباً ایک جیسی تھی۔

☆ 791ھ میں ایک گورنر جس کا نام منطاش تھا، اس نے بعض جاہل صوفیوں کے مشورے سے ایک من گھڑت خواب سنایا اور مصر کے داروغے نجم الدین الطنبدی کے سامنے اپنا جھوٹا خواب ذکر کیا اور کہا کہ اس خواب کا لحاظ کرتے ہوئے اذان سے پہلے "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ" کہا جائے۔

(اس بے ایمان کا خواب اگر سچا بھی ہوتا تو پھر بھی وہ قابلِ قبول نہیں کیونکہ امت کی رہنمائی کے لیے صرف اور صرف سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کا خواب ہی قابلِ حجت ہے۔ شرعی احکام و مسائل میں کسی امتی کے خواب کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ چہ جائیکہ ایک من گھڑت خواب کو بنیاد بنا کر دین میں ایک نئی چیز گھسیڑ دی جائے)۔

اس جاہل داروغے نجم الدین الطنبدی نے سرکاری طور پر اذان سے پہلے یہ (مروّجہ) درود پڑھنے کی بدعت کا حکم جاری کردیا۔ اور اس کے بعد یہ من گھڑت درود نماز کے بعد اور دیگر اوقات

میں بھی بطور راز کا رو دعائیں پیش کیا جانے لگا اور من گھڑت روایات کے حوالوں سے اجر و ثواب کی باتیں ہونے لگیں۔

علامہ مقریزی رحمہ اللہ نے اس داروغے نجم الدین الطبندی کے متعلق لکھا ہے کہ وہ بہت بڑا رشوت خور، جاہل اور ظالم تھا۔ آج کل بعض مساجد میں اذان سے قبل مروّجہ درود (صلوٰۃ ......) طرز و لَے اور ترنم سے گایا جاتا ہے۔ تاریخی اعتبار سے یہ فاطمی رافضیوں (شیعوں) کا من گھڑت طریقہ تھا۔ جس کو مصری داروغے نجم الدین الطبندی (شیعہ) نے ایجاد کیا تھا۔ اسلامی شریعت، حدود و قوانین اور احکام و مسائل میں اس کا کوئی بھی کہیں ثبوت نہیں ہے۔ اس بدعت کی ابتداء آٹھویں صدی ہجری میں مصر میں ہوئی تھی جو بعد میں آہستہ آہستہ برصغیر میں متعارف ہوئی تو ادھر ان کے ہم ذہن بدعتیوں نے بھی اس کو اختیار کر لیا۔

علامہ مقریزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ 791ھ میں مصر اور شام کے تمام شہروں میں یہ بدعت عام ہوگئی۔ کئی جاہل لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ (من گھڑت درود) اذان کا حصہ ہے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بعض جاہل لوگ اپنے مردہ پیروں وغیرہ کی قبروں پر جا کر انہیں یہ سلام پیش کرنے لگے۔ ہدایت رخصت ہوگئی۔ (إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ) [1]

احادیث میں بدعات کی مذمت:

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "مَنْ أَحْدَثَ فِيْ أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ" جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی وہ مردود ہے۔ [2]

☆ ایک دوسری روایت میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ الفاظ منقول ہیں: "مَنْ أَحْدَثَ فِيْ دِيْنِنَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ" [3]

---

[1] تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو المواعظ والاعتبار بذکر الخطط والآثار از احمد بن علی المقریزی۔ متوفی ۸۴۵ھ، الجزء الثانی ص ۲۷۱، ۲۷۲ طبع بیروت

[2] صحیح بخاری، کتاب الصلح: ۲۶۹۷ [3] شرح السنہ ۲۱۱/۱

☆ صحیح مسلم میں اس طرح آتا ہے کہ "مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ"
جس نے ایسا کام کیا جس پر ہمارا حکم نہیں، وہ مردود ہے۔ ❶

☆ رسول اللہ ﷺ اپنے خطبے میں یوں ارشاد فرماتے تھے: فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ".
یقیناً سب سے بہترین حدیث اللہ کی کتاب ہے۔ سب سے بہترین راستہ محمد ﷺ کا راستہ ہے اور سب سے بدترین کام نئے ایجاد کردہ (یعنی بدعات وخرافات) ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ ❷

---

❶ . صحیح مسلم، کتاب الاقضیه، باب نقض الاحکام الباطله ورد محدثات الامور، ۱۷۱۸

❷ . صحیح مسلم، کتاب الجمعه: ۸٦۷

شرائطِ نماز

ا۔ طہارت یافتہ ہونا

ب۔ ستر پوش اور درست لباس میں ہونا

ج۔ قبلہ رخ ہونا

وضاحت:ا۔طہارت یافتہ ہونا (اس کی تفصیل پیچھے مسائل طہارت میں گزر چکی ہے)

ب: ستر پوش اور درست لباس میں ہونا

نمازی کے لیے مکمل ستر ڈھانپنا فرض ہے اور اس کا لباس ہر قسم کی نجاست سے پاک ہونا ضروری ہے۔مرد اور عورت کے ستر میں فرق درج ذیل ہے۔

مرد کا ستر: ناف سے نیچے اور گھٹنے سے اوپر کا حصہ مرد کا ستر ہے۔گھٹنہ ستر میں شامل نہیں ہے۔ جیسا حدیث شریف میں ہے کہ "مَا بَيْنَ السُّرَّةِ وَالرُّكْبَةِ عَوْرَةٌ" ناف اور گھٹنے کے درمیان جو کچھ ہے وہ ستر ہے۔[1]

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "اَلْفَخِذُ عَوْرَةٌ" ران ستر ہے۔[2]

عورت کا ستر: عورت سرتاپا ستر ہے۔سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا "اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ" عورت سب کی سب ستر ہے۔[3]

آستینیں کھول لیں: نماز شروع کرنے سے قبل اگر قمیض کی آستینیں (کفیں) اوپر بازوؤں کی طرف چڑھائی ہوئی ہوں تو انہیں کھول کر نیچے کر لینا چاہیے۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةٍ وَلَا اَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا" مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے (اور یہ بھی حکم دیا گیا ہے) کہ نہ بالوں کا جوڑا بناؤں اور نہ ہی کپڑوں کو اکٹھا کروں۔[4]

---

[1]. حسن/ارواء الغلیل:۲۴۷، ۲۷۱ [2]. صحیح/سنن ابی داؤد:۴۱۰۴ [3]. صحیح/جامع ترمذی:۱۰۹۳ [4]. صحیح مسلم: ۴۹۰

سدل اور صماء:

سدل: اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی اپنے کپڑے (چادر) کے دونوں کناروں کو (کندھوں پر رکھ کر) اپنے آگے سے ملائے بغیر ہی لٹکا لے۔ اور اگر وہ آگے سے دونوں کنارے باندھ دے تو یہ سدل نہیں ہے۔ ❶

صماء: اس سے مراد یہ ہے کہ اپنا کپڑا (چادر) اپنے کندھے پر اس طرح ڈال لینا کہ ایک کنارے سے شرمگاہ کھل جائے اور اس پر کوئی کپڑا بھی نہ ہو۔ (ان دونوں سے منع کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ستر کھل جانے کا اندیشہ تک نہ ہو)۔ ❷

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نماز میں سدل سے منع فرمایا۔ ❸

☆ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صماء انداز سے چادر لپیٹنے سے منع فرمایا اور گوٹ مار کر ایک ہی کپڑے میں اس انداز سے بیٹھنے سے منع فرمایا کہ اس کی شرمگاہ پر کچھ نہ ہو۔ ❹

نماز میں چہرہ ڈھانپنا:

سالم بن عبداللہ بن عمر رحمہ اللہ جب کسی شخص کو دیکھتے کہ وہ نماز میں چہرہ ڈھانپے ہوئے ہے تو وہ زور سے کپڑا کھینچ دیتے تھے حتیٰ کہ اس کا چہرہ کھل جاتا۔ ❺

سر ڈھانپنا اور عمامہ پہننا سنتِ رسول ﷺ ہے:

سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

"اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ ("و قال قتيبة") دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ

رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔ ❻

---

❶. نیل الاوطار ❷. صحیح بخاری، کتاب اللباس: ۵۸۲۰ ❸. حسن/سنن ابی داؤد: ۵۹۷

❹. صحیح بخاری: ۵۸۲۰ ❺. صحیح/موطا امام مالک ۱/۱۷ حدیث ۳۰ ❻. صحیح مسلم: ۱۳۵۸

☆ سیدنا عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

"اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ"

رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا اس حال میں کہ آپ ﷺ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا۔ ❶

☆ سیدنا عمرو بن حریث بیان فرماتے ہیں کہ "كَاَنِّيْ اَنْظُرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخٰى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ"

گویا میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہیں اور آپ ﷺ کے سر پر سیاہ عمامہ ہے جس کے دو کونے آپ ﷺ نے پیچھے دونوں کندھوں کے درمیان چھوڑ رکھے ہیں۔ ❷

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

"كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اعتم سَدَلَ عمامته بَيْنَ كتفيه (قال نافع) و كان ابن عمر يسدل عمامته بين كتفيه. (قال عبيد الله) و رَاَيْتُ القاسم وسَالمًا يفعلان ذٰلكَ"

نبی ﷺ جب عمامہ پہنتے تو اس کے ایک حصے کو دونوں کندھوں کے درمیان لٹکاتے۔ امام نافع رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی عمامہ کے ایک حصے کو کندھوں کے درمیان لٹکاتے اور امام عبیداللہ بن عمر رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا محمد بن قاسم اور سالم بن عبداللہ رحمہم اللہ کو دیکھا کہ وہ بھی اس حدیث کے مطابق عمل کرتے تھے۔ ❸

☆ سیدنا ابو عبدالسلام کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ عمامہ کس طرح پہنتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ عمامہ کے کپڑے کو سر پر گھما کر لپیٹتے تھے اور اس کے سرے کو پیچھے رکھنے کا قصد فرماتے اور دونوں کندھوں کے درمیان لٹکاتے تھے۔ ❹

---

❶. صحیح مسلم: ۱۳۵۹ ❷. صحیح مسلم: ۱۳۵۹ ❸. صحیح /سنن ترمذی: ۱۷۳۶، شمائل محمدیہ: ۱۱۸، حسن عند زبیر علی زئی ❹. صحیح/ مجمع الزوائد ۵/ ۱۲۰

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں مروی ہے کہ

''...... پھر رسول اللہ ﷺ نے عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ سریہ (جہادی قافلہ) کے لیے تیاری کریں کہ جس پر انہیں امیر بنا کر بھیجا جانا ہے۔ پس صبح ہوئی اور انہوں نے سیاہ کھدّر کے کپڑے کا عمامہ پہنا پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پس آپ ﷺ نے ان کا عمامہ اتار دیا اور انہیں (درست طریقے سے) عمامہ پہنایا اور پیچھے کی طرف چار انگلیوں یا اس کے برابر کپڑے کا حصہ چھوڑ دیا، پھر فرمایا: اے ابن عوف! اس طرح عمامہ باندھا کرو۔ یہ اچھا اور خوبصورت لگتا ہے۔ (پھر آپ ﷺ نے انہیں جھنڈا دے کر جہاد کے متعلق ہدایات دیں)۔ ❶

ایک دوسری حدیث میں اس طرح ہے کہ:

...... صبح کو (سیدنا) عبد الرحمان (بن عوف) رضی اللہ عنہ کالے رنگ کے موٹے سوتی کپڑے کا عمامہ باندھ کر آئے تو نبی ﷺ نے انہیں اپنے قریب بلایا اور عمامہ کھول دیا۔ آپ ﷺ نے انہیں سفید عمامہ بندھوایا اور چار انگلیاں یا اس کے قریب ان کی پیٹھ پر لٹکا دیا۔ ❷

☆ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (نبی ﷺ کی اس مرض کا واقعہ ذکر کرتے ہیں کہ جس میں آپ ﷺ صحت یاب نہ ہو سکے) فرماتے ہیں کہ:

''خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُتَعَطِّفًا بِهَا عَلٰى مَنْكِبَيْهِ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاء ......''

رسول اللہ ﷺ (بیماری کی حالت میں) ایک چادر اپنے کندھوں سے لپیٹ کر باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ اپنے سر پر ایک چکنے کپڑے کی پٹی باندھے ہوئے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے .... ❸

ایک روایت میں اس طرح ہے:

''خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مرضه الذى مات فِيْه بملحفَةٍ قَدْ عَصَبَ بعصَا بَةٍ دسماء حتٰى جَلَسَ عَلَى المنبر''

---

❶. حسن / مجمع الزوائد ۵/ ۱۲۰، رواه الطبرانی فی الاوسط ❷. حسن / المستدرك للحاكم حديث: ۸۶۲۳ ❸. صحیح بخاری: ۳۸۰۰

رسول اللہ ﷺ اپنی اس بیماری میں جس میں آپ نے وفات پائی تھی، تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی اور ایک چکنے کپڑے کو آپ ﷺ نے اپنے سر پر لپیٹ رکھا تھا۔ ❶

ٹوپی پہننے کا جواز بھی ملتا ہے جیسا کہ وضو کے باب میں مسح کے تحت حدیث مذکور ہے۔

ننگے سر نماز پڑھنا:

ننگے سر مرد کی نماز ہو جاتی ہے لیکن عورت کی نہیں ہوتی۔

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ'' تم میں سے کوئی شخص ایک ایسے کپڑے میں نماز ہرگز نہ پڑھے جس کا کوئی حصہ اس کے کندھے پر نہ ہو۔ ❷

☆ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''مَنْ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ'' جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ وہ کپڑے کے دونوں کنارے اس کی مخالف سمت کے کندھے پر ڈال لے۔ ❸

لہٰذا معلوم ہوا کہ نماز میں کندھے ڈھانپنا ضروری ہے لیکن اگر کسی وقت سر نہ بھی ڈھکا جائے تو کوئی عیب نہیں ہے کیونکہ ننگے سر نماز پڑھنے کا جواز ملتا ہے۔

☆ محمد بن المنکدر بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے پاس آیا تو وہ ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے ان سے کہا کہ اے ابو عبداللہ! تمہاری چادر (الگ) پڑی رہتی ہے اور آپ نماز پڑھ لیتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا ''ہاں'' اس طرح میں نے نبی ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور میں نے چاہا کہ (اسی طرح کروں تاکہ) تم جیسے جاہل مجھے اس طرح بھی دیکھ لیں۔ ❹

صحابی کے عمل اور اس کی سرزنش سے پتا چلتا ہے کہ ننگے سر نماز پڑھنا کوئی عیب نہیں ہے۔

---

❶. صحیح بخاری، ٣٦٢٨ ❷. صحیح بخاری: ٣٥٩، ٣٦٠ ❸. صحیح بخاری: ٣٦٠

❹. صحیح بخاری: ٣٧٠

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ" اللہ تعالیٰ دوپٹے کے بغیر (ننگے سر) بالغہ عورت کی نماز قبول نہیں کرتا۔ [1]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ننگے سر نماز نہ پڑھنے کا مسئلہ عورت کے لیے ہے مرد کے لیے نہیں۔

نوٹ: (۱) ننگے سر نماز پڑھنے والوں پر اعتراض کرنے والوں کو چاہیے کہ وہ حج و عمرہ کرنے والوں کے لباس (احرام) کو بھی دیکھیں کہ ان کا سر ننگا ہونے کے ساتھ ایک کندھا بھی ننگا ہوتا ہے۔ ان پر کیا رائے قائم ہوگی؟ لہٰذا شریعت عقل انسانی کی پابند نہیں بلکہ عقلِ انسانی شریعت کی محتاج اور اس کی پابند ہے۔

(۲) بعض جاہل لوگ ننگے سر نماز پڑھنے والوں کو تو معیوب سمجھتے ہیں اور جو ننگے منہ (یعنی داڑھی منڈوائے ہوئے) نماز پڑھتا ہے وہاں چپ سادھ لیتے ہیں، ہے نا حیران کن بات!!

(۳) رسول اللہ ﷺ کا معمول ہر وقت سر ننگا رکھنے کا نہیں تھا (اس بارے احادیث گزر چکی ہیں) اس لیے ہمیں ہر وقت سر ننگا رکھنے کی عادت اختیار نہیں کرنی چاہیے۔ سر ڈھانپنا ننگے سر رہنے سے ہر صورت افضل ہے۔

کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکانا:

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَهُوَ فِي النَّارِ" تہبند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہوگا تو وہ دوزخ میں جائے گا۔ [2]

☆ آپ ﷺ کا فرمانِ گرامی ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین قسم کے آدمیوں سے کلام تک نہیں کرے گا نہ ان کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھے گا اور نہ ہی ان کا تزکیہ کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

۱۔ کپڑا ٹخنے سے نیچے لٹکانے والا (مرد)۔

---

[1] صحیح بخاری ۳۶۰ [2] صحیح بخاری، کتاب اللباس: ۵۷۸۷

۲۔ احسان جتانے والا۔

۳۔ جھوٹی قسمیں کھا کر سودا بیچنے والا۔ [1]

جوتوں سمیت نماز پڑھنا:

بوقت ضرورت جوتوں سمیت نماز پڑھی جا سکتی ہے بشرطیکہ جوتے نجاست و غلاظت سے پاک ہوں۔

☆ سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی ﷺ اپنے جوتوں میں نماز پڑھ لیتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ''ہاں''۔ [2]

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ **''خالفوا الیھود فَاِنَّھُمْ لَا یُصَلُّوْنَ فِی نِعَالِھِمْ وَلَا خِفَافِھِمْ''** یہودیوں کی مخالفت کرو۔ بلاشبہ وہ اپنے جوتوں اور موزوں میں نماز نہیں پڑھتے۔ [3]

☆ سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں آئے تو وہ اپنے جوتے اچھی طرح دیکھ لے۔ اگر ان میں گندگی نظر آئے تو انہیں زمین پر رگڑے پھر ان (جوتوں) میں نماز پڑھ لے۔ [4]

(اس وقت مسجد نبوی ﷺ کا صحن کچا تھا، شاید اس لیے آپ ﷺ نے اس طرح فرمایا)

☆ آپ ﷺ ننگے پاؤں بھی اور (صاف) جوتوں میں بھی نماز پڑھ لیتے تھے۔ [5]

جوتا رکھنے کی مناسب جگہ:

جوتا رکھنے کا صحیح بندوبست نہ ہونے پر اگر جوتا گم ہو جانے کا خدشہ ہو تو نماز پڑھتے وقت اسے اپنے قدموں کی بائیں طرف رکھ لینا چاہیے۔ اگر بائیں طرف کوئی نمازی کھڑا ہو تو پھر اپنے قدموں کے درمیان رکھ لے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے لگے تو اپنے جوتے نہ اپنی دائیں طرف رکھے اور نہ ہی بائیں طرف رکھے۔ کیونکہ (بائیں طرف) دوسرے نمازی کی دائیں

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الایمان: ۱۰۶ [2] صحیح بخاری: ۳۸۶، ۵۸۵۰، صحیح مسلم: ۵۵۵
[3] صحیح/سنن ابی داؤد: ۶۵۲ [4] صحیح/سنن ابی داؤد: ۶۵۰ [5] ایضاً

طرف ہے۔ ہاں! اگر اس کی بائیں طرف کوئی (نماز پڑھنے والا) نہ ہو تو پھر رکھ لے۔ اگر وہاں کوئی ہے تو پھر اپنے قدموں کے درمیان میں رکھ لے۔ ❶

پتلون یا پینٹ میں نماز پڑھنا:

عظیم محدث علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں دو قباحتیں ہیں۔ (۱) کفار سے مشابہت ہوتی ہے، (۲) ستر کی حفاظت نہیں ہوتی، بالخصوص سجدے کی حالت میں۔

شیخ الحرم الشیخ ابن باز فرماتے ہیں کہ اگر پینٹ تنگ نہ ہو بلکہ کھلی ہو تو اس میں نماز پڑھنا صحیح ہے اور افضل یہی ہے کہ اس کے اوپر ایک ایسا قمیض پہن لیا جائے جو ناف اور گھٹنوں کے درمیان والے حصے کو چھپا لے اور نصف پنڈلی یا ٹخنے تک نیچے جائے (لیکن ٹخنے سے نیچے نہ ہو) کیونکہ یہی چیز ستر میں زیادہ مکمل ہے۔ ❷

---

❶. صحیح/سنن ابی داؤد: ٦٥٤، ٦٥٥ ❷. فتاویٰ للشیخ عبدالعزیز بن باز ٦٩/١

قبلہ رخ ہونا

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ

تم جہاں کہیں بھی ہو، اپنے چہرے اس (یعنی خانہ کعبہ) کی طرف پھیر لو۔ ❶

جناب رسالت مآب ﷺ ایک شخص سے یوں مخاطب ہوئے:

اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ

جب تو نماز کا ارادہ کرے تو اچھی طرح وضو کر پھر قبلہ رخ ہو جا اور اللہ اکبر کہہ۔ ❷

حالتِ سفر میں قبلہ رخ ہونا:

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر کرتے اور جب نفل پڑھنے کا ارادہ کرتے تو (ایک مرتبہ) اپنی اونٹنی کا رخ قبلے کی طرف موڑ دیتے۔ پھر تکبیر کہتے اور پھر جس طرف آپ ﷺ کی سواری آپ ﷺ کا رخ پھیر دیتی، آپ ﷺ نماز پڑھتے رہتے۔ ❸

حالت خوف میں قبلہ رخ ہونا:

دورانِ جنگ حالتِ خوف میں اگر قبلے کی صحیح سمت معلوم نہ ہو سکے تو جس طرف رخ قائم کرنے میں اطمینانِ قلب زیادہ ہو تو اس جانب منہ کر کے نماز ادا کر لینی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا" اگر تمہیں خوف ہو تو پیدل یا سوار (ہر حالت میں نماز پڑھو)۔ ❹

نافع رحمۃ اللہ علیہ (تابعی) فرماتے ہیں کہ جب سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نمازِ خوف کے متعلق پوچھا گیا تو اس کی صورت بیان کرتے پھر فرماتے کہ اگر خوف شدید ہو تو پیدل، کھڑے ہو کر، قدموں پر، یا سوار ہو کر، قبلہ رخ ہو کر یا قبلہ رخ ہوئے بغیر ہی (جس طرف ہو سکے) نماز پڑھ لو۔ نافع کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ نبی ﷺ کا فرمان گرامی بیان کیا ہے۔ ❺

---

❶. البقرہ: ١٤٤ ❷. صحیح بخاری: ٦٢٥١ ❸. حسن/ سنن ابو داؤد: ١٢٢٥ ❹. البقرہ ٢٣٩

❺. صحیح بخاری، کتاب الجمعہ حدیث ٩٤٣، صحیح مسلم: ٣٠٦

نوٹ: حالتِ خوف کے علاوہ بھی اگر مومن کسی صحرا میں یا کسی ایسی بستی میں ہو جہاں قبلے کی صحیح سمت کا اندازہ نہ رہے تو ایسی اضطراری حالت میں بھرپور کوشش کرنے کے بعد جس طرف اس کا دل مائل ہو تو اس طرف رخ کر کے نماز ادا کرے۔ ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی حجت ہے کہ

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

اور مشرق ومغرب کا مالک اللہ ہی ہے۔ تم جدھر بھی منہ کرو ادھر ہی اللہ کا منہ ہے۔ اللہ کشادگی اور وسعت اور والا اور بڑے علم والا ہے۔ [1]

قبلہ رخ جاننے کے طریقے:

☆ انگریزی سال کے مطابق ہر 28 مئی کو بوقت دوپہر ٹھیک دو بج کر اٹھارہ منٹ (2:18) پر اور ہر سال 16 جولائی کو بوقت دوپہر ٹھیک دو بج کر چھبیس منٹ (2:26) پر سورج خانہ کعبہ کے بالکل اوپر آ جاتا ہے۔ لہٰذا مذکورہ وقت پر دھوپ میں لکڑی وغیرہ گاڑ کر سائے کو بغور دیکھیں جس طرف سے سایہ پڑ رہا ہو تو اس طرف قبلہ ہوگا یا اس وقت سورج کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو جائیں جس طرف سورج ہوگا اسی طرف قبلہ ہوگا۔ [2]

☆ آلۂ سمت (کمپاس) کی مدد سے بھی قبلہ رخ معلوم کیا جا سکتا ہے۔

سُترہ رکھنا

سُترہ کے لفظی معنی پردہ، اوٹ ہے۔ اصطلاح میں اس سے مراد وہ چیز ہے جسے مومن نماز شروع کرنے سے پہلے اپنے آگے رکھ لیتا ہے تاکہ اس کی نماز نہ ٹوٹے۔ ستون، دیوار اور درخت بھی سُترے کا کام دیتے ہیں۔ سُترہ رکھنا سنت اور مستحب ہے۔ بہت سی قولی اور فعلی احادیث سے اس کی اہمیت واضح ہے۔

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لَا تُصَلِّی

[1] البقرہ:۱۱۵ [2] دفتر محکمہ موسمیات لاہور، کراچی، پاکستان ۲۷-۷-۲۰۰۶ء

اِلاَّ اِلٰی سُتْرَۃٍ وَلَا تَدَعْ اَحَدًا یَمُرُّ بَیْنَ یَدَیْکَ فَاِنْ اَبٰی فَلْتُقَاتِلْهُ فَاِنَّ مَعَه الْقَرِیْنَ۔
سُترے کے بغیر نماز نہ پڑھ اور پھر کسی کو اپنے آگے سے نہ گزرنے دے۔ اگر وہ گزرنے والا انکار کرے (یعنی روکنے پر زبردستی دکھائے) تو اس سے مزاحمت (لڑائی) کر یقیناً اس کے ساتھ شیطان ہے۔ ❶

☆ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو وہ سُترے کی طرف نماز ادا کرے اور اس کے قریب ہو۔ کہیں شیطان اس (نمازی) کی نماز نہ توڑ دے۔ ❷

☆ سیدنا سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہیں نماز میں سُترہ ضرور قائم کرنا چاہیے خواہ ایک تیر ہی کیوں نہ ہو۔ ❸

☆ آپ ﷺ (سفر میں) نماز ادا کرنے لگتے تو اپنی اونٹنی کو اپنے آگے بٹھا دیتے تھے۔ ❹

☆ آپ ﷺ نیزے کو سُترہ بنا لیتے تھے۔ ❺

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی کریم ﷺ سے نمازی کے سترے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: "کَمُؤَخِّرَۃِ الرَّحْلِ" اونٹ کے پالان (کجاوے) کی پچھلی لکڑی کے برابر ہونا چاہیے۔ ❻

☆ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو اسے پکڑ کر ایک ستون کے نزدیک کر دیا اور فرمایا کہ صَلِّ اِلَیْهَا اس کے سامنے ہو کر نماز پڑھ۔ ❼

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے بڑے (علماء) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ مغرب (کی اذان) کے وقت ستونوں کی طرف جلدی کرتے۔ ❽

☆ یحییٰ بن ابی کثیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو مسجد حرام کی طرف دیکھا کہ وہ لاٹھی گاڑ کر اس کی طرف نماز ادا کر رہے تھے۔ ❾

☆ سیدنا نافع (تابعی) رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب مسجد کے ستونوں

---

❶. صحیح/ابن خزیمہ: ۸۰۰، مسلم: ۵۰۶ ❷. صحیح/سنن ابی داؤد: ۶۹۸ ❸. صحیح/احمد: ۳/۴۰۴
❹. صحیح بخاری: ۵۰۷ ❺. صحیح بخاری ۴۹۸ ❻. صحیح مسلم: ۵۰۰
❼. صحیح بخاری: باب الصلوۃ الی الاسطوانۃ ❽. صحیح بخاری: ۵۰۳ ❾. صحیح / ابن ابی شیبہ

میں سے کسی طرف جگہ نہ پاتے تو مجھے فرماتے کہ میری طرف اپنی پشت کر کے بیٹھ جاؤ۔ ❶

☆ نبی ﷺ کی بیوی (ام المومنین) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں (رات کے وقت) رسول اللہ ﷺ کے سامنے سوئی رہتی۔ میرے پاؤں آپ ﷺ کے قبلے میں ہوتے۔ جب آپ ﷺ سجدہ کرنے لگتے تو اپنے ہاتھ سے مجھے چھو دیتے۔ تو میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی تو جب آپ ﷺ (سجدے سے فارغ ہو کر) کھڑے ہو جاتے تو پھر میں پاؤں پھیلا دیتی ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔ ❷

نمازی اور سُترے میں کتنا فاصلہ ہونا چاہیے:

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ **كَانَ بَيْنَ مُصَلّٰى رسولِ اللّٰهِ ﷺ وَبَيْنَ الجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ**۔ نبی ﷺ کے سجدہ کرنے کی جگہ اور دیوار کے درمیان ایک بکری کے گزر سکنے کے فاصلے کے برابر جگہ تھی۔ ❸

☆ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق آتا ہے کہ وہ نماز پڑھنے کی غرض سے کعبے کی دیوار کے اتنا قریب ہوئے کہ ان کے اور اس دیوار کے درمیان تقریباً تین ذراع کا فاصلہ تھا۔ ❹

☆ ذراع کا معنی ''کہنی کے سرے سے درمیانی انگلی کے سرے تک ہے'' ❺ اس طرح تین ذراع تقریباً ساڑھے چار فٹ بنتا ہے۔

امام سب مقتدیوں کے لیے سُترہ ہے:

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''میں بالغ ہونے کے قریب تھا۔ ان دنوں میں (ایک دفعہ) میں گدھی پر سوار ہو کر آیا اور (اس وقت) رسول اللہ ﷺ منیٰ میں نماز پڑھا رہے تھے۔ آپ ﷺ کے سامنے دیوار نہیں تھی۔ صف سے کچھ آگے تک میں گزرا پھر گدھی سے اترا، اسے چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور میں صف میں شامل ہو گیا (نماز پڑھنے لگا) مجھ پر کسی نے کوئی اعتراض نہ کیا۔ ❻

---

❶. صحیح / ابن ابی شیبہ ❷. صحیح بخاری: ۵۱۳، صحیح مسلم: ۱۲ ❸. صحیح بخاری: ۴۹۶

❹. صحیح بخاری: ۵۰۶ ❺. القاموس الوحید ❻. صحیح بخاری: ۴۹۳

نوٹ: اس حدیث میں آپ ﷺ کے آگے دیوار نہ ہونے سے، سُترہ آگے نہ رکھنے کا جواز قطعاً پیدا نہیں ہوتا۔ ممکن ہے کہ آپ ﷺ نے کسی چیز کا سترہ رکھا ہو جس کی طرف صحابی کی توجہ نہ ہو سکی۔ ویسے بھی حدیث میں "اِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ" کے الفاظ ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ دیوار کے علاوہ کسی چیز کی طرف آپ ﷺ متوجہ ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

نمازی کے آگے سے گزرنے کا گناہ:

سیدنا ابوجہیم بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَّهُ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ" اگر نمازی سے آگے سے گزرنے والے کو پتا چل جائے کہ اس پر کس قدر گناہ ہے تو وہ چالیس (سال) تک ٹھہر جائے۔ تو یہ اس کے لیے، اس کے آگے سے گزرنے سے بہتر ہے۔ [1]

[1]. صحیح بخاری: ۵۱۰، صحیح مسلم: ۵۰۷

صف بندی

نماز با جماعت ادا کرنے کے لیے صف بندی کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ لہٰذا قدم سے قدم اور کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہونا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔

☆ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہم (مسلمانوں) کو دیگر لوگوں پر تین چیزوں کی وجہ سے (بھی) فضیلت دی گئی ہے۔

☆ (۱) جُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ

ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں جیسی بنائی گئی ہیں۔

(۲) ہمارے لیے ساری زمین مسجد بنا دی گئی ہے اور (۳) اس کی مٹی کو ہمارے لیے پاکیزگی کا ذریعہ (یعنی وضو کا متبادل) بنا دیا گیا ہے۔ جب ہم پانی نہ پاسکیں۔[1]

☆ آپ ﷺ کا فرمان گرامی ہے کہ "سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ"۔ صفیں برابر کرو۔ یقیناً صف برابر کرنا تکمیلِ نماز میں سے ہے۔[2]

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "نماز میں صف سیدھی کرو۔ بلاشبہ صف سیدھی کرنا نماز کے حسن میں سے ہے۔[3]

☆ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ "أَحْسِنُوا إِقَامَةَ الصُّفُوفِ فِي الصَّلٰوةِ" نماز میں صفوں کو اچھے طریقے سے سیدھا کرو۔[4]

☆ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صف درست کرتے تھے گویا کہ ان کے ساتھ تیروں کو سیدھا کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے دیکھا کہ ایک شخص کا سینہ آگے بڑھا ہوا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی صفیں درست کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کے درمیان مخالفت ڈال دے گا۔

---

❶. صحیح مسلم / کتاب المساجد: ۵۲۲ ❷. صحیح مسلم: ۴۳۳ ❸. صحیح بخاری: ۷۲۳، صحیح مسلم: ۴۳۵ ❹. احمد

بعض احادیث میں لفظ ''چہروں'' کی جگہ ''دلوں'' کا ذکر ہے۔ [1]

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''رُصُّوا صفوفکم'' سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح اپنی صفوں کو ملاؤ۔ [2]

☆ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (جماعت شروع کرنے سے پہلے) صفوں میں گھس جاتے تھے۔ آپ ﷺ ہمارے سینوں اور کندھوں کو چھوتے اور فرماتے تھے کہ ''(صفوں کو درست کرنے میں) اختلاف نہ کرو، (ورنہ) تمہارے دل اختلاف والے ہو جائیں گے''۔ [3]

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی صفوں کو ملاؤ اور انہیں قریب رکھو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ میں شیطانوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ صف کی خالی جگہوں سے گھس آتے ہیں۔ وہ ایسے ہوتے ہیں جیسے بھیڑ کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ [4]

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''صفیں سیدھی کیا کرو، کیونکہ میں تم کو پشت کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں (یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا)۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''وَكَانَ اَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهٗ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهٖ وَقَدَمَهٗ بِقَدَمِهٖ'' اور ہم میں سے ہر شخص (صف میں) اپنا کندھا اپنے ساتھی کے کندھے سے اور اپنا قدم اس کے قدم سے ملا لیتا تھا۔ [5]

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''صفیں سیدھی کرو، کندھے اور بازو برابر کرو۔ شگاف بند کرو۔ اپنے بھائیوں کے آگے نرم ہو جاؤ اور شیطان کے لیے خالی جگہ نہ چھوڑو۔ جو شخص صف ملائے گا، اللہ تعالیٰ اسے ملائے گا اور جو صف کاٹے گا تو اللہ بھی اسے (اپنی رحمت سے) کاٹ دے گا۔ [6]

---

[1]. صحیح بخاری: ۷۱۸، صحیح مسلم: ٤٣٦، سنن ابن ماجہ [2]. صحیح/ سنن ابی داؤد: ٦٦٧

[3]. صحیح / سنن ابی داؤد: ٦٦٤ [4]. صحیح/سنن نسائی جلد ۲، ح ۸۱٦، ابن خزیمہ: ٥٤٥، الاحسان: ٣١٦٣ [5]. صحیح بخاری: ۷۲٥ [6]. صحیح / سنن ابی داؤد: ٦٦٥

☆ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ "صفیں سیدھی کرو (یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ کہی) پھر فرمایا: "اللہ کی قسم! تم ضرور اپنی صفوں کو سیدھا کرو گے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کے درمیان مخالفت ڈال دے گا"۔ وہ (صحابی رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ پھر میں نے دیکھا کہ نمازی اپنا کندھا اور بازو اپنے ساتھی کے کندھے اور بازو سے، اپنا گھٹنہ اس کے گھٹنے سے اور اپنا ٹخنہ اس کے ٹخنے سے ملا دیتا تھا۔ ❶

☆ صالح بن کیسان بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ "لَاَنْ يَّخِرَّ ثِنْتَايَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَرٰی فِي الصَّفِّ خَلَاءً وَّلَا اَسُدُّهٗ" مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ میرے دو دانت ٹوٹ جائیں، اس بات سے کہ میں صف میں شگاف دیکھوں اور اسے بند نہ کروں۔ ❷

پہلی صف کی فضیلت:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "لو يعلمون ما في النداء والصف الاول ثمّ لمْ يجدوا إلاَّ اَنْ يستهموا عليه لاستهموا۔ اگر لوگوں کو پتا چل جائے کہ اذان کہنے میں اور پہلی صف میں اجر و ثواب کتنا ہے تو پھر وہ انہیں صرف قرعہ ڈال کر حاصل کرنا پڑے تو وہ قرعہ بھی ڈالیں۔ ❸

☆ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يصلون على الصفوف الاولى۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں کی تعریف کرتے ہیں۔ ❹

☆ سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "ان رسول اللّٰه ﷺ كان يستغفر للصف المقدم ثلاثاً و للثاني مرة۔ یقیناً رسول اللہ ﷺ پہلی صف والوں کے لیے تین مرتبہ اور دوسری صف والوں کے لیے ایک مرتبہ بخشش کی دعا مانگتے تھے۔ ❺

---

❶. صحیح بخاری و سنن ابو داؤد: ٦٦٢ ❷. مصنف عبد الرزاق ❸. صحیح بخاری، صحیح مسلم: ٦٦٠

❹. صحیح / سنن ابی داؤد: ٦٦٤ ❺. صحیح / سنن ابن ماجه: ٩٩٦، سنن نسائی: ٨١٨

☆ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگ ہمیشہ تاخیر کرتے (پیچھے ہٹتے) رہیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت سے بھی پیچھے کر دے گا۔ ❶

صف کی دائیں طرف کھڑے ہونا:

سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم آپ ﷺ کی دائیں طرف کھڑے ہونا پسند کرتے تھے۔ ❷

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بالوں میں کنگھی کرنے اور وضو کرنے میں اور ہر کام میں دائیں جانب کو پسند فرماتے تھے۔ ❸

صف مکمل کریں:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "**اتمُّوا الصَّفَّ المقدَّمَ ثُمَّ الَّذِیْ یلیه فَمَا کَانَ من نقص فلیکن فی الصف المُؤَخَّر**" پہلے اگلی صف مکمل کرو پھر اس کے (پیچھے) قریب والی کو اور جو کمی ہو وہ پچھلی (آخری) صف میں ہونی چاہیے۔ ❹

☆ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرشتوں کی صف جیسی صف بنانے کی ترغیب دلائی اور فرشتوں کے صف بنانے کا طریقہ بتایا کہ وہ پہلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صف میں اچھی طرح مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔ ❺

امام کے قریب کھڑا ہونے کا حقدار:

سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "**لیلنی منکم اولوا الاحلام والنھی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم**"۔ (جماعت میں) تم میں سے عقل مند اور سمجھ دار لوگ میرے قریب کھڑے ہوں پھر وہ لوگ جو (سمجھداری میں) ان کے قریب ہوں پھر وہ جو ان کے قریب ہوں۔ ❻

---

❶. صحیح مسلم: ٤٣٨ ❷. صحیح / سنن ابن ماجہ: ١٠٠٦ ❸. صحیح بخاری: ١٦٨

❹. صحیح / سنن ابی داؤد: ٦٧١ ❺. صحیح مسلم: ٤٣٠ ❻. صحیح مسلم: ٤٣٢

☆ سیدنا عمر، سیدنا زر بن حبیش اور سیدنا ابو وائل رضی اللہ عنہم کے متعلق آتا ہے کہ اگر وہ (پہلی) صف میں کسی بچے کو دیکھتے تو اسے نکال دیتے تھے۔ ❶

لہٰذا صاحبِ علم اور دانشور شخص کو، پہلی صف میں امام کے پیچھے جگہ دینی چاہیے۔

صف کے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز کا حکم:

یعنی دورانِ جماعت، اگر صف مکمل ہو جائے تو بعد میں آنے والے شخص کے متعلق حکم۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ عالی ہے کہ:

"لَا صلوٰةَ لِمَن صَلّٰى خَلفَ الصَّفِّ وَحدَهٗ"

اس شخص کی نماز نہیں، جس اکیلے نے صف کے پیچھے نماز پڑھی۔

اور ایک حدیث میں اس طرح ہے کہ "مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ فَلْيُعِدْ صَلوٰتَهٗ" جو شخص اکیلا ہی صف کے پیچھے نماز پڑھے تو اُسے اپنی نماز دوبارہ پڑھنی چاہیے۔ ❷

☆ سیدنا وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صف کے پیچھے ایک شخص کو اکیلا ہی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے اسے نماز دوہرانے کا حکم دیا۔ ❸

جبکہ جماعت میں شامل ہونا بھی ضروری ہے جیسا کہ دیگر احادیث سے واضح ہے۔ (اس کی تفصیل آگے امامت کے مسائل کے تحت دیکھیں "جماعت سے مل جاؤ"۔)

☆ رہا یہ مسئلہ کہ ایسی صورت میں آگے والی صف سے ایک آدمی کو پیچھے کھینچ لیا جائے تو اس روایت کی ایک سند میں "بشر بن ابراہیم (وضّاع) اور دوسری سند میں السری بن اسماعیل (متروک) راوی ہیں۔ جنہیں علامہ ابن حجر عسقلانی، امام ہیثمی اور دیگر محققین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ ❹

دوسری بات یہ ہے کہ اگلی صف سے ایک شخص کو کھینچ لینے سے وہ صف ٹوٹتی اور متاثر ہوتی ہے جبکہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ "جس نے صف کو ملایا، اللہ اس کو ملائے اور جس نے صف کو کاٹا تو اللہ تعالیٰ اس کو (اپنی رحمت سے) کاٹ دے گا۔ ❺

---

❶. صحیح / ابن ابی شیبہ: ۳۶۳/۱ ❷. صحیح / سنن ترمذی، ابی داؤد ❸. صحیح / صحیح سنن ابی داؤد: ۶۳۳، سنن ترمذی: ۲۳۱ ❹. سبل السلام ۲۸/۲، میزان ۳۱۱/۱، تہذیب التہذیب ۳۹۹/۳ ❺. صحیح / سنن ابی داؤد: ٦٦٦

یہاں بعض کہتے ہیں کہ ''جس شخص کا وضو ٹوٹ جائے ، وہ بھی تو صف سے نکل جاتا ہے، اس سے استدلال مناسب نہیں کیونکہ ایسے بے وضو شخص کا صف سے نکل جانے کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا فرمان موجود ہے۔ جبکہ پچھلی صف بنانے کے لیے اگلے شخص کا پیچھے آنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

حاصل کلام:

اگلی صف میں جگہ ہونے کے باوجود، اگر کوئی شخص پیچھے اکیلا ہی نماز پڑھنا شروع کر دیتا ہے تو اس کی نماز نہیں۔ اسے وہ نماز دوبارہ پڑھنا ہوگی۔ (جیسا کہ احادیث بالا میں مذکور ہے) اور اگر صف میں جگہ بالکل ہی نہیں تو اس اضطراری صورت میں وہ اکیلا ہی نماز شروع کر دے تو اس کی نماز صحیح ہوگی۔ (ان شاء اللہ) [1]

اس مؤقف کے حاملین اہلِ علم یہ ہیں:

امام مالک، امام ابو حنیفہ، امام شافعی، شیخ الاسلام ابن تیمیہ، عظیم محدث علامہ ناصر الدین البانی، فقیہہ عصر الشیخ ابن باز اور شیخ محمد صالح العثیمین رحمہم اللہ۔

صف کے پیچھے اکیلی عورت کی نماز:

اکیلی عورت صف کا حکم رکھتی ہے۔

☆ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے گھر میں، نبی ﷺ کے پیچھے، میں اور ایک یتیم لڑکے (ضمیرہ) نے نماز پڑھی اور میری والدہ اُم سُلیم ہمارے پیچھے تھی۔ [2]

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں اور ان کی امی یا خالہ کو نماز پڑھائی۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کیا اور اس عورت کو ہمارے پیچھے کھڑا کیا۔ [3]

---

❶. ارواء الغلیل ص ۳۲۹، ج ۲ ❷. صحیح بخاری کتاب الاذان: ۷۲۷ ❸. صحیح مسلم: ٦٦٠

امامت کے مسائل

امامت کا مستحق:

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَأُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِلْمًا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلَ الرَّجُلُ فِيْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهٖ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ.

لوگوں کا امام وہ شخص ہونا چاہیے ان میں جو قرآن مجید کی قرات زیادہ اچھی طرح جانتا ہو۔ اگر وہ قرأت میں برابر ہوں تو پھر وہ شخص امامت کرائے جو ان میں سے سنت کو زیادہ جاننے والا ہو۔ اگر وہ سنت میں بھی برابر ہوں تو ان میں وہ شخص جو ہجرت کرنے میں پہل کر چکا ہو۔ اگر ہجرت میں بھی وہ برابر ہوں تو پھر وہ شخص امامت کرائے جو ان میں سے سب سے پہلے اسلام لانے والا ہو۔ کوئی آدمی دوسرے آدمی کی عملداری میں اس کی جگہ امامت نہ کرائے اور نہ ہی اس کے گھر میں اس کی عزت والی جگہ پر بیٹھے مگر اس کی اجازت لے کر۔ ❶

☆ نبی ﷺ نے سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو رخصت کرتے وقت فرمایا ''جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک شخص اذان کہے وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ اور جو عمر میں بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے۔ ❷

امامت کے متعلق آئمہ اربعہ کے مذاہب:

امام ابو حنیفہ اور امام احمد رحمہ اللہ: قرآن کے عالم کو فقیہہ پر ترجیح دی جائے گی۔

امام مالک اور امام شافعی رحمہ اللہ: فقیہہ کو قرآن کے عالم پر ترجیح دی جائے گی۔

---

❶. صحیح مسلم، کتاب المساجد: ٤٧٣ ❷. صحیح بخاری، کتاب الاذان

اہلِ حدیث: (راجح) قرآن کے عالم کو فقیہہ پر ترجیح دی جائے گی۔ ❶ ❀

امام کی پیروی:

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لَا تُبَادِرُوْا الْاِمَامَ" امام سے جلدی نہ کر۔ ❷

☆ آپ ﷺ کا فرمان گرامی ہے کہ:

فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَلَا تُكَبِّرُوْا حَتّٰى يُكَبِّرَ وَ إِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَلَا تَرْكَعُوْا حَتّٰى يَرْكَعَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَسْجُدُوْا حَتّٰى يَسْجُدَ.

جب وہ (یعنی امام) تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور تم اس وقت تک تکبیر نہ کہو حتیٰ کہ وہ تکبیر کہہ لے۔ اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، اور تم اس وقت تک رکوع نہ کرو حتیٰ کہ وہ رکوع میں چلا جائے اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم کہو اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو (لیکن) تم اس وقت تک سجدہ نہ کرو حتیٰ کہ وہ سجدہ کرے۔ ❸

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیماری کی حالت میں اپنے گھروں میں بیٹھ کر نماز پڑھی اور آپ ﷺ کے پیچھے چند لوگوں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نے ان کو اشارہ کیا کہ وہ بھی بیٹھ جائیں۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ"۔ امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللّٰہ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم "ربنا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو، وَ اِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْن

---

❶. نیل الاوطار: ۲/ ۴۱۳ ❀ قرآن زیادہ اچھا پڑھنے والے (اَقْرَء) کو دوسروں پر ترجیح دی جائے گی۔ مذکورہ ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث اس کی دلیل ہے۔ کیونکہ یہ قوی حدیث ہے۔ نبی کریم ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو "اَقْرَأُ" قرار دیا اور امامت کے لیے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو منتخب کیا تو یہ جائز ہے۔ (محمد عبداللہ رفیق)

❷. صحیح مسلم ❸. صحیح / سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ: ۲۰۳

اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔ ❶

☆ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم میں سے کوئی شخص اپنی پیٹھ (سجدے کے لیے) نہ جھکاتا حتیٰ کہ آپ ﷺ سجدے میں چلے جاتے پھر آپ ﷺ کے بعد ہم سجدے میں جاتے۔ ❷

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جو شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سر بنا دے؟ ❸

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں امام کے افعال میں اس سے پہلے یا اس کے ساتھ ساتھ نہیں بلکہ اس کے پیچھے پیچھے ہونا چاہیے۔

مسئلہ نمبر ۱: اگر امام دو ہوں۔ اوّل امام کسی مرض کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو اور دوسرا امام اوّل امام کے دائیں پہلو میں کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا ہو تو اس کی اقتداء میں تمام مقتدی بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھیں گے جیسا کہ اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بیماری کے دنوں میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے امامت کرائی۔ ایک دن آپ ﷺ نے تکلیف میں کچھ کمی محسوس کی تو آپ ﷺ دو صحابہ رضی اللہ عنہما کے کندھوں پر ہاتھ ٹیکتے ہوئے مسجد میں تشریف لائے۔ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی آمد محسوس کی تو پیچھے ہٹنا چاہا۔ آپ ﷺ نے اشارہ کیا کہ پیچھے نہ ہٹو۔ آپ ﷺ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بائیں جانب بیٹھ گئے اور بیٹھ کر نماز ادا کی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے تھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی اقتداء کرتے تھے اور لوگ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کرتے تھے۔ یہ ظہر کی نماز تھی۔ ❹

مسئلہ نمبر ۲: اگر مقتدی جماعت کے ساتھ بعد میں ملا ہو۔ جب امام دونوں طرف سلام پھیر لے تو مقتدی کھڑا ہو کر نماز مکمل کرے۔ ❺ یہ امام کی خلاف ورزی شمار نہیں ہوگی کیونکہ اس کے لیے حکم موجود ہے۔

---

❶. صحیح بخاری، کتاب الاذان ❷. صحیح بخاری، کتاب الاذان ❸. صحیح بخاری، کتاب الاذان: ٦٩١ ❹. صحیح مسلم: ٤١٨ ❺. صحیح مسلم ٣٧٤

تارکِ سنت امام کے پیچھے نماز پڑھنا:

جو امام نماز میں جان بوجھ کر کوئی سنت چھوڑتا ہے اور صحیح احادیث کے مطابق نماز نہیں پڑھتا مثلاً رفع الیدین نہیں کرتا، دو سجدوں کے درمیان دعا نہیں پڑھتا، جلسہ استراحت نہیں کرتا، آخری تشہد میں مسنون طریقہ تورّک کی صورت نہیں بیٹھتا یا کسی بھی سنت سے گریزاں ہے تو اس کی ایسی خامیوں کی پیروی نہیں کی جائے گی کیونکہ یہ اس امام کی شرعی غلطیاں ہیں جن کا وبال اسی کے سر ہے۔ ایسا امام اگر مشرک نہ ہو تو اس کے پیچھے نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَإِنْ أَصَابُوْا فلكم وان اخطاؤا فلكم وعليهم

امام تم کو نماز پڑھاتے ہیں اگر وہ صحیح نماز پڑھائیں تو اس کا ثواب تمہیں ملے گا اور اگر وہ غلطی کریں تو بھی تم کو ثواب ملے گا اور غلطی کا وبال ان پر ہوگا۔ ❶

ناپسندیدہ اور غلط کار امام:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تین قسم کے لوگوں کی نماز، ایک بالشت تک بھی ان کے سروں سے اوپر نہیں اٹھائی جاتی۔ (۱) وہ شخص جو کسی قوم کی امامت کراتا ہے جبکہ وہ اسے پسند نہیں کرتے۔ (۲) وہ عورت جو اس حال میں رات گزارے کہ اس کا خاوند اس سے ناراض ہو۔ (۳) اور وہ دو بھائی جو آپس میں (تین دن گزرنے کے بعد بھی) ناراض رہتے ہیں۔ ❷

☆ ایک روایت میں ہے کہ: ''لوگوں میں سے سب سے سخت عذاب دو قسم کے لوگوں کو دیا جائے گا۔ (۱) اپنے خاوند کو ناراض کرنے والی عورت، (۲) اور کسی قوم کا وہ امام جسے وہ (اس کی غلط کاریوں کی وجہ سے) پسند نہ کرتے ہوں۔ ❸

❶. صحيح بخاری، كتاب الاذان: ح٦٩٤ ❷. صحيح/ سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات

❸. (صحيح / سنن ترمذی: ٣٥٩)

☆ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تین قسم کے لوگوں کی نماز قبول نہیں کرتا۔

۱۔ مَنْ تقدَّمَ قَوْمًا وَ هُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ

جو کسی قوم کی امامت کرے حالانکہ وہ اس کو پسند نہیں کرتے۔

۲۔ وہ شخص جو وقت قضا ہونے کے بعد نماز کے لیے آئے۔

۳۔ اور وہ شخص جو آزاد کو غلام بنائے۔[1]

اکیلے آدمی کا اپنی جماعت آپ کروانا:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا رب اس چرواہے پر خوش ہوتا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر ریوڑ چراتا ہے اور نماز کے لیے اذان کہتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (اے فرشتو!) میرے اس بندے کی طرف دیکھو جو مجھ سے ڈرتے ہوئے نماز کے لیے اذان و اقامت کہتا ہے تو میں نے اپنے اس بندے کو معاف کر دیا اور میں نے اس کو جنت میں داخل (کرنے کا فیصلہ) کر دیا ہے۔[2]

حالتِ نماز میں امام بن جانا:

اگر کوئی شخص فرض یا نفل نماز پڑھ رہا ہو تو اس کو دیکھ کر ایک یا زیادہ افراد اس کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائیں تو اس طرح بھی جماعت کی صورت بن سکتی ہے۔

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے مہینے میں نماز ادا کی۔ میں آیا اور آپ ﷺ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ ایک دوسرا شخص آیا وہ میرے پہلو میں کھڑا ہو گیا حتیٰ کہ ہم ایک گروہ بن گئے۔ جب نبی ﷺ نے محسوس کیا تو آپ ﷺ نے اپنی نماز مختصر کر دی۔[3]

☆ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ: ''میں نے اپنی خالہ اُم المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات گزاری۔ رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو میں بھی

[1]۔ صحیح / سنن ابی داؤد: ۵۹۳ [2]۔ صحیح / سنن ابی داؤد: ۱۲۰۳ [3]۔ صحیح مسلم

آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو گیا۔ میں آپ ﷺ کی بائیں طرف کھڑا ہوا تو آپ ﷺ نے میرا سر پکڑ کر مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا۔ [1]

صحیح بخاری میں امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث پر یہ عنوان لکھا ہے۔

بَابُ اِذَا لَمْ یَنْوِ الْاِمَامُ اَنْ یَّؤُمَّ ثُمَّ جَاءَ قَوْمٌ فَاَمَّهُمْ

باب، نماز شروع کرتے وقت امامت کی نیت نہ ہو پھر کچھ لوگ آ جائیں اور وہ ان کی امامت کرے۔

☆ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ کون ہے، جو اس پر صدقہ کرے گا کہ وہ اس کے ساتھ نماز ادا کرے۔ [2]

دو آدمیوں کی جماعت میں تیسرے کا شامل ہونا:

جب ایک مقتدی اور ایک امام ہو تو مقتدی دائیں جانب اور امام بائیں جانب ہو گا۔ اور اگر دورانِ جماعت تیسرا شخص شامل ہونا چاہے تو مقتدی اس کے ساتھ پیچھے والی صف میں آ جائے۔

☆ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نماز میں کھڑے ہوئے۔ میں بھی آپ ﷺ کی بائیں طرف آ کر کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا حتیٰ کہ مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا۔ پھر جبار بن صخر رضی اللہ عنہ آئے اور نبی ﷺ کی بائیں جانب کھڑے ہو گئے تو آپ ﷺ نے ہمارے ہاتھوں سے پکڑ کر ہمیں پیچھے دھکیل دیا۔ یہاں تک کہ ہم آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ [3]

امام اور مقتدی کی نیت میں فرق:

امام کی فرض نماز اور مقتدی کی نفل نماز: دو آدمی گھر میں نماز پڑھ کر مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے سامنے جماعت ہوئی اور انہوں نے نماز نہ پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا:

اِذَا صلیتما فی رحالکما ثُمَّ اَدْرَکتما الامام وَلَمْ یصل فصلیا فَاِنَّھَا لکم نَافِلَةٌ

---

[1] صحیح بخاری، مسلم [2] صحیح/سنن ابی داؤد: ۵۷٤ [3] صحیح مسلم: ۷٦۳

اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھ چکے ہو پھر تم امام کو ملو اور اس نے ابھی نماز نہ پڑھائی ہو تو تم بھی (اس کے ساتھ) نماز پڑھ لو تو یہ تمہارے لیے نفل ہو گی۔ ❶

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کون ہے جو اس پر صدقہ کرے گا کہ وہ اس کے ساتھ نماز ادا کرے گا۔ ❷

امام کی نفل نماز اور مقتدی کی فرض نماز: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: **انّ معاذا کان یصلی مع النبی ﷺ العشاء الْاٰخرۃ ثمّ یرجع اِلٰی قومِہٖ فیصلی بھم تلك الصَّلوٰۃَ۔** بلاشبہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے پھر اپنی قوم کی طرف لوٹتے تو انہیں بھی یہی (عشاء کی) نماز پڑھاتے تھے۔ ❸

اپنے گھر والوں کی امامت کروانا:

☆ اگر گھر میں مردوں، بچوں اور عورتوں کو جماعت کرانا مقصود ہو تو مردوں اور بچوں کی صف کے پیچھے عورتیں صف بنائیں۔

☆ اگر ایک مرد یا بچہ ہے تو وہ امام کی دائیں طرف کھڑا ہو گا کیونکہ اکیلا مقتدی مرد صف کے حکم میں نہیں ہے اور اس اکیلے کی نماز نہیں ہے۔

☆ اگر عورت ایک ہے تو وہ مرد امام کے ساتھ کھڑی نہیں ہو سکتی بلکہ امام کے پیچھے اکیلی ہی کھڑی ہو جائے کیونکہ عورت اکیلی بھی صف کا درجہ رکھتی ہے۔

احادیث:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ **صَلَّیْتُ اَنَا وَیتیمٌ فِی بَیْتِنَا خَلْفَ النبی ﷺ وَاُمِّی اُمُّ سُلَیْمٍ خَلْفَنَا** میں اور ایک یتیم لڑکے نے ہمارے گھر میں نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی اور میری والدہ اُم سلیم ہمارے پیچھے (اکیلی) کھڑی ہوئی۔ ❹

---

❶. صحیح/ سنن ابی داؤد: ٥٧٥ ❷. صحیح/ سنن ابی داؤد: ٥٧٤ ❸. صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب اذا طول الامام و کان للرجل حاجۃ فخرج فصلی: ٧٠٠ ❹. صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب المراۃ وحدھا تکون صفا: ٧٢٧

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے اور میری امی یا خالہ کو نماز پڑھائی تو آپ ﷺ نے مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کیا اور عورت کو ہمارے پیچھے کھڑا کیا۔ ❶

☆ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے پہلو میں نماز پڑھی اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے پیچھے نماز پڑھی۔ ❷

نابالغ بچے کی امامت:

اگر کسی قوم میں نابالغ بچہ قرآن زیادہ جانتا ہے تو وہ جماعت کرانے کا زیادہ مستحق ہے۔

☆ سیدنا عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

قَالَ أَبِي جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ حَقًّا فَقَالَ: إِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ اَحَدُ كُمْ وَلْيَؤُ مَّكُمْ اَكْثَرُ كُمْ قُرْآنًا قَالَ فَنَظَرُوْا فَلَمْ يَكُنْ احدٌ اَكْثَرَ مِنِّيْ قُرْآنًا فَقَدَّ مُوْنِيْ وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْسَبْعِ سِنِيْنَ

میرے باپ نے کہا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضری دے کر واپس آ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے مجھے نصیحت فرمائی کہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو کوئی ایک آدمی اذان کہے۔ اور قرآن زیادہ پڑھنے والا شخص امامت کرائے۔ چنانچہ لوگوں نے دیکھا کہ مجھ سے زیادہ قرآن پڑھنے والا کوئی نہیں تو انہوں نے مجھے امام بنا دیا۔ اس وقت میری عمر چھ یا سات سال تھی۔ ❸

نابینا کی امامت:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

انّ النبّی صلی اللّٰہ علیہ وسلم استخلف ابنَ ام مکتومٍ عَلٰی الْمَدِیْنَۃِ مرَّتَیْنِ یُصَلِّیْ بِھِمْ وَھُوَ اَعْمٰی

بلاشبہ نبی ﷺ نے ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو دو مرتبہ مدینے میں اپنا نائب مقرر فرمایا۔ وہ لوگوں کو

---

❶. صحیح مسلم/ کتاب المساجد، باب جواز الجماعۃ فی النافلۃ ٦٦٠ ❷. صحیح/ سنن نسائی۔ باب موقف الامام اذا کان معہ صبی و امراۃ ❸. صحیح بخاری کتاب المغازی: ٤٣٠٢

نماز پڑھایا کرتے تھے حالانکہ وہ نابینا تھے۔ ❶

عورت کی امامت:

فرض اور نفل نماز میں عورت صرف عورتوں اور بچیوں کی ہی امامت کرا سکتی ہے اور امامت کے وقت وہ عورتوں کی پہلی صف کے درمیان میں کھڑی ہوگی۔

☆ سیدہ ام ورقہ بنت عبد اللہ بن حارث کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان سے ملاقات کرنے کے لیے ان کے گھر تشریف لے جاتے، آپ ﷺ نے ان کے لیے اذان دینے کے لیے ایک موذن مقرر کر دیا تھا۔ وَاَمَرَهَا اَنْ تَؤُمَّ اَهْلَ دَارِهَا۔ اور آپ ﷺ نے انہیں (یعنی ام ورقہ رضی اللہ عنہا کو) حکم دیا تھا کہ وہ اپنے گھر والیوں کی امامت کریں۔ ❷

☆ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ ام ورقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ "اَنَّ رسولَ اللّٰهِ ﷺ اَذِنَ لَهَا اَنْ يُؤَذَّنَ لَهَا وَيُقَامَ وَتَؤُمَّ نِسَاءَ هَا"۔

بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے اسے (یعنی ام ورقہ رضی اللہ عنہا کو) اجازت دی کہ ان کے لیے اذان اور اقامت کہی جائے اور وہ اپنی (گھر، محلے کی) عورتوں کی (نماز میں) امامت کریں۔ ❸

اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ام ورقہ رضی اللہ عنہا صرف عورتوں کو ہی نماز پڑھاتی تھیں۔ مردوں اور لڑکوں کو نہیں۔ ان کے موذن کا ان کے پیچھے نماز پڑھنا ثابت نہیں۔

ام ورقہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث پر امام ابن خزیمہ نے یہ عنوان قائم کیا ہے **باب امامة المراة النساءَ فِي الْفَرِيضة** (فرض نماز میں عورت کا عورتوں کی امامت کرنے کا بیان)۔ ❹

☆ مشہور تابعی امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ **تؤم الْمَراة النساء في صلوٰة رمضان تقومُ معهن في صفهن** ۔ عورت دوسری عورتوں کو رمضان کی نماز پڑھائے تو وہ ان کے ساتھ صف میں کھڑی ہو جائے۔ ❺

---

❶. حسن / سنن ابی داؤد: ٥٩٥، احمد: ٣/٣٢ ❷. حسن / سنن ابی داؤد: ٥٩٢ كتاب الصلاة باب امامة النساء، امام ابن خزیمہ اور امام ابن الجارود نے اسے صحیح کہا ہے ❸. حسن/سنن دارقطنی حدیث: ١٠٧١ ❹. صحیح ابن خزیمہ: ٣/٨٩ ح ١٦٧٦ ❺. صحیح / مصنف ابن ابی شیبہ: ٤٩٥٥

☆ ریطہ الحنفیہ (تابعیہ) سے روایت ہے کہ:

اَمَّتنا عائشۃُ فقامت بینھُنّ فِی الصَّلوٰۃ المکتوبۃ

ہمیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرض نماز پڑھائی تو آپ رضی اللہ عنہا عورتوں کے درمیان میں کھڑی ہوئیں۔ ❶

☆ ایک روایت میں اس طرح آتا ہے کہ:

انھا امتّ النساءَ فقامت وَسْطھن

یقیناً انہوں (یعنی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) نے عورتوں کی امامت کی تو وہ اُن عورتوں کے درمیان میں کھڑی ہوئی تھیں۔ ❷

☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے متعلق آتا ہے کہ:

اِنّھَا اَمّتِ النساءَ فَقَامَتْ وسطھن

بلاشبہ انہوں نے عورتوں کی امامت کروائی اور وہ ان کے درمیان میں کھڑی ہوئیں۔ ❸

عورت مردوں کی امام نہیں بن سکتی:

عورت مردوں یا بچوں کی نہ امام بن سکتی ہے اور نہ ہی ان کی صف میں کھڑی ہو سکتی ہے۔ خواہ وہ علم وعمل میں مردوں سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔

☆ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **الرِّ جَالُ قَوَّا مُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ**

مرد، عورتوں پر حکمران ہیں۔ ❹

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَنْ یفلح قوم وَلَّوْا امرھم امرأۃً

وہ قوم ہر گز نہیں کامیاب ہو سکتی جو اپنے معاملات کسی عورت کے حوالے کر دے۔ ❺

---

❶۔ حسن/سنن دارقطنی ۱/۴۰۴ حدیث ۱۴۲۹ ❷۔ حاکم ۱/۲۰۳، عبدالرزاق: ۵۰۸۶، بیہقی: ۳/۱۳۱، ابن ابی شیبہ: ۲/۸۹ ❸۔ تلخیص الحبیر: ۵۹۸ ❹۔ سورۃ النساء، آیت ۳۴ ❺۔صحیح بخاری: ۷۰۹۹

نماز با جماعت کی اہمیت:

☆ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''ایک شخص کا دوسرے شخص کے ساتھ مل کر (یعنی جماعت کی صورت میں) نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے کہیں زیادہ پاکیزہ اور اجر وثواب کا باعث ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ مل کر (یعنی تین آدمیوں کا) نماز پڑھنا زیادہ اجر وثواب کا باعث ہے اس طرح جتنے زیادہ افراد ہوں اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ اتنا ہی زیادہ پسندیدہ ہے۔ ❶

☆ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صَلٰوةُ الجَمَاعةِ تَفْضُلُ صلٰوةَ الفَذِّ بِسَبْعٍ وَ عِشْرِينَ دَرَجَةً۔ جماعت والی نماز، اکیلے شخص کی نماز سے ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ ❷

☆ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''کسی بستی یا دیہات میں تین آدمی ہوں اور (پھر بھی) وہ نماز با جماعت نہ پڑھیں تو شیطان ان پر غالب آ جاتا ہے لہٰذا جماعت کے ساتھ ضرور ملو۔ ❸

☆ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یقیناً ہم نے مشاہدہ کیا کہ با جماعت نماز سے وہ منافق ہی پیچھے رہتا تھا جس کی منافقت کا (لوگوں کو) پتا ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ اگر کوئی (مومن) بیمار ہوتا تو وہ دو آدمیوں کا سہارا لے کر چلتا اور با جماعت نماز میں شامل ہو جاتا تھا۔ ❹

فرض نماز گھر میں پڑھنا:

مرد کے لیے فرض نماز گھر میں نہیں ہوتی۔ مگر آندھی، بارش، کرفیو اور سخت بیماری وغیرہ جیسی مصائب میں مبتلا مجبور اور لاچار شخص کے لیے گھر میں فرض نماز پڑھنے کا جواز ملتا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ.

---

❶. حسن/سنن ابی داؤد: ٥٥٤ ❷. صحیح بخاری، کتاب الاذان: ٦٤٥ ❸. حسن/سنن ابی داؤد: ٥٤٧

❹. صحیح مسلم: ٦٥٤

ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے اور زکوۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی۔ وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں اُلٹ پلٹ ہو جائیں گی۔ ❶

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں نے ارادہ کیا کہ میں لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں پھر (اپنی جگہ) کسی کو نماز پڑھانے کے لیے کہوں۔ پھر میں خود ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں (آ کر) شامل نہیں ہوتے اور ان پر ان کے گھروں کو جلا کر رکھ دوں۔ ❷

''اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ان کے گھروں میں عورتیں اور بچے ہیں تو میں ان کے گھروں کو جلا دیتا''۔ ❸

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص (عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ) نے رسول اللہ ﷺ سے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ ''کیا تم اذان سنتے ہو؟ اس نے کہا ''جی ہاں'' تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو (مسجد میں) حاضر ہو۔ ❹

☆ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے مسلمان ہو کر ہی ملے تو اسے چاہیے کہ وہ اس جگہ نمازوں کی حفاظت کرے جس جگہ ان کے لیے اذان کہی جاتی ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کے لیے ہدایت کے طریقے متعین کر دیے۔ اور یہ (پانچوں فرض نمازیں) ہدایت کے ان طریقوں میں سے ہیں۔ وَلَوْ اَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ اور اگر تم (فرض) نمازیں اپنے گھروں میں پڑھو گے لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَ لَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ تو تم اپنے نبی ﷺ کے طریقے کو چھوڑ دو گے اور اگر تم اپنے نبی کے طریقے کو چھوڑ دو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ اور (نبی ﷺ کے دور میں) ہم دیکھتے تھے کہ با جماعت نماز سے وہ منافق ہی پیچھے رہتا تھا جس کا نفاق واضح ہوتا تھا اور (بیمار) شخص دو آدمیوں کے کندھوں کے سہارے پر چلایا جاتا حتیٰ کہ وہ صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا۔ ❺

---

❶ سورة النور، آیت ۳۷ ❷ صحیح بخاری ٦٤٤ ❸ مسند احمد ٢/٣٦٧ ❹ صحیح مسلم: ٦٥٣ ❺ صحیح مسلم، کتاب المساجد: ٦٥٤

☆ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يَأْتِهِ فَلَا صَلٰوةَ لَهُ إِلَّا مِنْ عذر

جو شخص اذان سن لے اور بغیر کسی عذر کے مسجد میں جماعت کے لیے نہ پہنچے (گھر میں نماز پڑھ لے) تو اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی۔ ❶

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بيته الاَّ الْمَكْتُوبة۔

فرض نماز کے سوا، آدمی کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ ❷

☆ ایک بدری صحابی عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نابینا ہو گئے۔ بارش میں راستے کی رکاوٹ کی وجہ سے وہ اپنی قوم کی امامت کروانے سے عاجز آ جاتے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے عذر پیش کیا اور درخواست کی کہ آپ ﷺ ان کے گھر میں تشریف لائیں اور ایک کونے میں نماز پڑھ دیں تاکہ وہ اس جگہ کو اپنا مصلی بنا لے۔ تو آپ ﷺ وہاں تشریف لے گئے۔ ❸

جماعت اور کھانا:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا وُضِعَ عَشَاءُ اَحَدِكُمْ وَاُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ.

جب تم میں سے کسی کا شام کا کھانا (سامنے) رکھا جائے اور جماعت کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھا لے اور نماز کے لیے جلدی نہ کرے حتیٰ کہ اس سے فارغ ہو جائے۔

دوسری روایت میں ہے کہ "حتی يَقْضِيَ حَاجَتَهُ" حتیٰ کہ اپنی ضرورت پوری کر لے۔ ❹

☆ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے کھانا رکھا جاتا اور جماعت کھڑی ہو جاتی تو وہ اس کی طرف نہیں جاتے تھے حتیٰ کہ (کھانے سے) فارغ ہو جاتے۔ ❺

---

❶. صحیح/ابن ماجه: ۷۹۳ ❷. صحيح بخاری/کتاب الاعتصام ❸. صحيح مسلم، کتاب المساجد، باب الرخصة فی التخلف عن الجماعة لِعُذْرٍ: ۶۵۷ ❹. صحیح بخاری: ۶۷۳

❺. صحيح بخاری: ۶۷۳

☆ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی کی سمجھداری اور عقلمندی میں سے ہے کہ وہ پہلے اپنی (کھانے یا لیٹرین) کی ضرورت پوری کرے تا کہ جب وہ اپنی نماز میں ہو تو اس کا دل (ایسی ضرورتوں سے) فارغ ہو۔ ❶

نوٹ: بوقت جماعت امام صاحب کو کھانا چھوڑ کر نماز پڑھانے کے لیے چلے جانا چاہیے۔

سیدنا عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ (بکری کی) دستی کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے۔ اتنے میں نماز کے لیے بلائے گئے۔ آپ ﷺ (نماز پڑھانے کے لیے) کھڑے ہوئے اور چھری رکھ دی۔ پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا تھا۔ ❷

جماعت سے مل جاؤ:

جب فرض نماز کی جماعت کھڑی ہو تو آنے والا نمازی فوراً جماعت کے ساتھ مل جائے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ

جب نماز کھڑی ہو جائے تو (اس) فرض نماز کے سوا کوئی نماز نہیں ہے۔ ❸

☆ آپ ﷺ نے فرمایا: "**فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا**"

جو نماز تم امام کے ساتھ پاؤ اسے پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے اسے (بعد میں) پورا کر لو۔ ❹

سیدنا ابن عمر سے مروی ہے کہ: **مَا أَدْرَكْتَ فَهُوَ اوّل صلاتك** جو نماز تو امام کے ساتھ پا لے وہ تیری نماز کا پہلا حصہ ہے۔ ❺

مسئلہ: اگر کوئی شخص پہلے ہی فرض نماز با جماعت ادا کر چکا ہے اور بعد میں پھر اسی وقت کی ایک دوسری جماعت کھڑی ہو گئی تو اس شخص کو بلا وجہ دوسری جماعت کے ساتھ دوبارہ وہی نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ "**لا تصلوا صلوٰة في يوم مرّتين**:

❶. صحيح بخاري تعليقاً ٦٧١ سے پہلے ❷. صحيح بخاري: ٦٧٥ ❸. صحيح مسلم: ٧١٠

❹. صحيح بخاري: ٦٣٥ ❺. صحيح عند بيهقي / معرفة سنن والآثار: ٢١١/٣

دن میں ایک وقت کی نماز کو دو مرتبہ نہ پڑھو۔ ❶ مگر ہاں، اگر کسی نے پہلے جماعت کے بغیر نماز پڑھی ہو یا کسی کو جماعت کا ثواب دلانا مقصود ہو یا کسی دوسری جگہ کے لوگوں کی امامت کرنا ہو تو ایسی صورتوں میں ایک وقت کی نماز دوبارہ پڑھی جا سکتی ہے جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے۔

کوشش پر بھی اجر:

جس شخص نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی نیت کی اور جب مسجد میں جاتا ہے تو جماعت ہو چکی ہو تو اس کو حسنِ نیت کی بنا پر جماعت کا اجر مل جاتا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ:

مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا أَعْطَاهُ اللّٰهُ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أَجْرِهِمْ شَيْئًا.

جس شخص نے نہایت خوبصورت وضو کیا پھر (مسجد کی طرف) چلا تو اس نے لوگوں کو پایا کہ وہ نماز پڑھ چکے ہیں تو (جماعت سے ملنے کی نیت کی وجہ سے) اللہ تعالیٰ اسے اس شخص جتنا اجر دیتا ہے جس نے وہاں حاضر ہو کر نماز پڑھی۔ اور اس کا اجر ان کے اجر سے کچھ بھی کم نہیں کرتا۔ ❷

دوسری جماعت کا حکم:

اذان ہونے کے بعد بغیر کسی عذر کے، جماعت سے پیچھے رہنے پر احادیث میں بہت سخت وعیدیں ملتی ہیں۔ لیکن اگر سخت کوشش کے باوجود یا کسی شرعی عذر کی وجہ سے تاخیر سے پہنچنے پر جماعت ہو چکی ہو تو کم از کم دو شخص جمع ہو جانے پر دوسری جماعت قائم کی جا سکتی ہے۔

ایک جماعت کی اہمیت: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَقَدْ أَعْجَبَنِيْ أَنْ تَكُوْنَ صَلٰوةُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاحِدَةً حَتّٰى لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَبُثَّ رِجَالًا فِي الدُّوْرِ يُنَادُوْنَ النَّاسَ بِحِيْنِ الصَّلٰوةِ.

مجھے یہ بات پسند ہے کہ مومنوں کی نماز ایک ہو۔ حتیٰ کہ میں نے ارادہ کیا کہ کچھ آدمیوں کو محلوں میں پھیلا دوں اور وہ لوگوں کو نماز کے وقت کی اطلاع دیں۔ ❸

---

❶. سنن ابی داؤد: ٥٧٩ ❷. صحیح / سنن ابی داؤد: ٥٦٤ ❸. صحیح / سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب کیف الاذان ٥٠٦

اس کے علاوہ اور بھی کئی احادیث ہیں۔ جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔

دوسری جماعت کا جواز: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صَلٰوةُ الجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الفَذِّ بسبعٍ و عشرين درجة

جماعت والی نماز، اکیلے کی نماز پر ستائیس درجے فضیلت رکھتی ہے۔ ❶

☆ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو اکیلا نماز پڑھ رہا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

آلا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلٰى هٰذا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ

کیا کوئی ایسا شخص ہے جو اس پر صدقہ کرے اور اس کے ساتھ نماز پڑھے؟

فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلّٰى مَعَهُ تو ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے اس کے ساتھ مل کر نماز پڑھی۔ ❷

ایک روایت میں ہے کہ جس آدمی نے اس شخص کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز ادا کی وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ ❸

☆ جَاءَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اِلٰى مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ فِيْهِ فَاَذَّنَ وَاَقَامَ وَصَلّٰى جَمَاعَةً

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایک مسجد میں آئے جہاں نماز ہو چکی تھی تو انہوں نے اذان کہہ دی اور تکبیر کہی اور جماعت سے نماز پڑھی۔ ❹

مسئلہ نمبر۱: دوسری جماعت کے لیے اذان دینا یا نہ دینا دونوں طرح ہی درست ہے جیسا کہ مذکورہ بالا دونوں احادیث سے واضح ہے۔

مسئلہ نمبر۲: امام کے مصلے (جائے نماز) پر اس کی اجازت کے بغیر کھڑا ہونا جائز نہیں۔ اس لیے دوسری جماعت کا امام مصلے سے ہٹ کر کھڑا ہو یا ذمہ دار امام کی اجازت سے اس کے مصلے پر کھڑا ہو۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَلَا يَجْلِسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ.

کوئی شخص کسی کی عزت والی جگہ پر نہ بیٹھے مگر اس کی اجازت سے۔ ❺

---

❶. صحیح بخاری ٦٤٥ ❷. صحیح/سنن ابی داؤد: ٥٧٤، سنن ترمذی ❸. قوت المغتذی، نصب الرایہ

❹. صحیح بخاری، تعلیقاً باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ کے تحت ❺. صحیح / سنن ترمذی: ٢٣٥

مرد اور عورت کے طریقہ نماز میں فرق:

مرد اور عورت دونوں کے لیے نماز میں تکبیرِ تحریمہ سے لے کر سلام پھیرنے تک تمام امور کا طریقہ ایک ہی ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ.

نماز اس طرح پڑھو، جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔ [1]

☆ آپ ﷺ کے زمانے میں عورتیں مردوں کی طرح ہی نماز پڑھتی تھیں۔

جیسا کہ سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کے متعلق آتا ہے کہ:

اِنَّھَا کَانَتْ تَجْلِسُ فِیْ صَلٰوتِھَا جِلْسَۃَ الرَّجُلِ وَکَانَتْ فَقِیْھَۃً.

بلاشبہ وہ اپنی نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں حالانکہ وہ فقیہہ (یعنی مسائل کو بخوبی سمجھنے والی عورت) تھیں۔ [2]

☆ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے استاد کے استاد امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "تَفْعَلُ الْمَرْاَۃُ فِی الصَّلٰوۃِ کَمَا یَفْعَلُ الرَّجُلُ"۔ نماز میں عورت بالکل اسی طرح ہی کرے گی جس طرح مرد کرتے ہیں۔ [3]

نوٹ (۱): مرد اور عورت کے طریقہ نماز میں کسی قسم کا کوئی بھی فرق کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ لہٰذا رفع یدین، قیام، رکوع، سجود اور تشہد وغیرہ میں رسول اللہ ﷺ کا طریقہ مرد و عورت، سب کے لیے برابر ہے۔ عورت کے طریقہ نماز میں فرق پر پیش کی جانے والی تمام کی تمام روایات ضعیف اور من گھڑت ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ کَذِبًا عَلَیَّ لَیْسَ کَکَذِبٍ عَلٰی اَحَدٍ، مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ

---

❶. صحیح بخاری: ٦٣١ ❷. صحیح /التاریخ الصغیر للبخاری، صحیح بخاری، باب سنۃ الجلوس فی التشھد، حدیث نمبر ٨٢٧ کے تحت ❸. صحیح / مصنف ابن ابی شیبہ

یقیناً مجھ پر جھوٹ بولنا کسی دوسرے آدمی پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے۔ جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا تو وہ اپنا ٹھکانہ (جہنم کی) آگ میں بنا لے۔ ❶

☆ کنز العمال میں بحوالہ بیہقی (۲/۲۲۳) اور ابن عدی (الکامل ۲/۵۰۱) میں جو روایت مذکور ہے کہ ''جب عورت نماز میں بیٹھے تو اپنی ایک ران دوسری ران پر رکھے اور جب سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو رانوں سے چپکا لے اس طرح کہ اس کے لیے زیادہ سے زیادہ پردہ ہو جائے گا......''۔ اس روایت کا ایک راوی محمد بن قاسم البلخی ضعیف ہے جیسا کہ ابن حبان نے ذکر کیا۔ (المجروحین ۲/۳۱۱) اور دوسرا راوی ابو مطیع الحکم بن عبد اللہ البلخی راوی وضاع (روایات گھڑنے والا) ضعیف ہے جیسا کہ حافظ ذہبی نے ذکر کیا۔ ❷

اور جامع المسانید میں مذکور روایت کہ ''نبی ﷺ کے زمانے میں عورتیں نماز میں چہار زانوں بیٹھتی تھیں اور انہیں حکم دیا گیا تھا کہ وہ سمٹ کر بیٹھیں''۔ یہ روایت بھی سخت ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں ابو محمد عبد اللہ البخاری الحارثیؒ کذاب راوی ہے جو اپنے پاس سے حدیثیں بنا تا تھا (کتاب القراۃ للبیہقی، ص۱۵۴) ابن خالد اور زر بن نجیح نا معلوم راوی اور ابراہیم بن مہدی کذاب (سخت جھوٹا) راوی ہے۔ جبکہ ایک دوسری سند میں قاضی عمر بن الحسن بن علی الاشنانی راوی ہے جس کے متعلق علامہ دار قطنی نے کہا: ''وکان یکذب'' اور وہ جھوٹ بولتا تھا۔ ❸ ✽

الغرض مرد و عورت کی نماز میں فرق ظاہر کرنے والی تمام روایات کی اسناد کا سلسلہ ضعیف، کذاب، نا معلوم اور متروک راویوں کی وجہ سے نا قابل اعتبار ہو جاتا ہے۔

نوٹ (۲): البتہ نماز کی شرائط میں مرد و عورت کے متعلق یہ فرق ضرور ہے کہ (۱) عورت، عورتوں کی امامت کراتے وقت مرد امام کی طرح آگے نہیں بلکہ پہلی صف کے درمیان میں کھڑی ہوگی۔ (۲) دوپٹے کے بغیر عورت کی نماز نہیں ہوتی جبکہ ننگے سر مرد کی نماز ہو جاتی ہے۔ (۳) عورت کا ازار ٹخنے سے نیچے ہونا ضروری ہے جبکہ مرد کا ازار ٹخنے سے اوپر ہونا ضروری ہے۔ (۴) عورت کو

---

❶ صحیح بخاری: ۱۲۹۱ ❷ میزان الاعتدال ۴٤/۳ ❸ سوالات الحاکم للدار قطنی: ۲۵۲

✽ بتحقیق حافظ زبیر علی زئی صاحب حفظہ اللہ

حالتِ حیض میں نماز معاف ہے جبکہ مرد کو نماز کے متعلق کوئی معافی نہیں ہے (یہ مسائل پیچھے تفصیلاً مذکور ہیں) لیکن یہ چیزیں مرد و عورت کے طریقۂ نماز میں فرق پر دلالت نہیں کرتیں۔ لہٰذا وہ خواتین اللہ تعالیٰ سے ڈریں جو غیر مسنون اور خود ساختہ (من گھڑت) طریقے پر بضد ہیں۔ اور اپنی نمازیں ضائع نہ کریں۔

آدابِ نماز:

نماز دینِ اسلام کا اہم ترین رکن اور عبادت ہے۔ مومن کو چاہیے کہ وہ مکمل یکسوئی، استغراق و انہماک، خشوع و خضوع اور بھرپور توجہ سے نماز ادا کرے۔ الفاظ کی ادائیگی، قیام، رکوع و سجود اور قعدہ و تشہد وغیرہ پرسکون اور اطمینان سے ادا کرے۔ اسے یہ بھی پتا ہونا چاہیے کہ وہ اپنے معبود برحق سے کس طرح ہمکلام ہو رہا ہے۔ اس لیے نماز کا ترجمہ اور اس کا مطلب یاد ہونا، اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے کا ثبوت ہے۔ عاجزی و انکساری، تضرع اور گڑگڑا کر، مکمل توجہ سے ٹھہر ٹھہر کر پڑھی جانے والی خوبصورت نماز، اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی پسندیدگی کا باعث بنتی ہے۔ حسنِ عبادت کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ.

احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے جیسے تو اس کو دیکھ رہا ہے۔ اگر تو اس کو دیکھنے والا انداز نہیں اپنا سکتا تو (یہ تصور کر کہ) یقیناً وہ تو تجھے دیکھ ہی رہا ہے۔ [1]

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ نبی ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو ایک آدمی (خلاد بن رافع) بھی داخل ہوا۔ اس نے نماز پڑھی پھر آپ ﷺ کے پاس آیا اور سلام کہا۔ آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ۔ واپس لوٹ، اور نماز پڑھ۔ یقیناً تو نے نماز نہیں پڑھی۔ اس نے (دوبارہ) نماز پڑھی۔ پھر آکر نبی ﷺ کو سلام کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ''۔ واپس لوٹ اور نماز پڑھ، یقیناً تو نے نماز نہیں پڑھی۔ اس طرح تین مرتبہ ہوا تو وہ شخص کہنے لگا کہ اس ذات کی قسم! جس نے

[1] صحیح بخاری: ۵۰، صحیح مسلم: ۸

آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں تو اس سے خوبصورت نماز نہیں پڑھ سکتا۔ لہٰذا آپ ﷺ مجھے سکھا دیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَکَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْمَا تَیَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْکَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاکِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَعْتَدِلَ قَآئِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِی صَلٰوتِكَ کُلِّھَا.

جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو اللہ اکبر کہہ۔ پھر قرآن پڑھ، جتنا تو آسانی سے پڑھ سکتا ہے۔ پھر اچھی طرح اطمینان سے رکوع کر۔ پھر اُٹھ حتیٰ کہ بالکل سیدھا کھڑا ہو جا۔ پھر تسلی اور اطمینان سے سجدہ کر پھر اُٹھ حتیٰ کہ اطمینان سے بیٹھ جا پھر سکون واطمینان سے (دوسرا) سجدہ کر۔ پھر اسی طرح ساری نماز پڑھ۔ [1]

نماز کے لیے نیت کرنا:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَاتِ عملوں کا انحصار نیتوں پر ہے۔ [2]

نیت کی تعریف: اَلنِّیَّۃُ اَمْرٌ قَلْبِیٌّ نیت دل کا معاملہ ہے۔ [3]

نیت کسی کام کے ارادے اور عزم کا نام ہے اس کا مقام دل ہے اور زبان کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں''۔ [4]

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص سیدنا نوح علیہ السلام کی عمر کے برابر وقت یہ تلاش کرتا رہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے زبان سے نیت کی ہو تو وہ کبھی بھی سخت جھوٹ بولنے کے سوا کامیاب نہیں ہوگا۔ اگر اس میں کچھ خیر ہوتی تو سب سے بڑھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس پر عمل کرتے اور اس کے متعلق ہمیں بھی رہنمائی دیتے۔ [5]

---

[1]. صحیح بخاری: ٦٢٥١، صحیح مسلم: ٣٩٧ [2]. صحیح بخاری: ١، صحیح مسلم: ١٩٠٧

[3]. فیض الباری [4]. امام ابن قیم رحمہ اللہ [5]. اغاثۃ اللھفان

نماز کا آغاز

☆ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: "مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّھُوْرُ، وَاِحْرَامُھَا التَّکْبِیْرُ وَانْقِضَاؤُھَا اَلتَّسْلِیْمُ" نماز کی چابی طہارت ہے، اس کا اِحرام (آغاز) تکبیر اور اختتام سلام سے ہے۔ ❶

تکبیر تحریمہ:

اسے "تکبیر اولیٰ" بھی کہتے ہیں۔ یعنی نماز شروع کرنے کے لیے اللہ اکبر کہنا۔ اس کے ساتھ نمازی پر تمام دنیوی امور حرام ہو جاتے ہیں اور وہ فقط عبادت الٰہی میں مشغول ہو جاتا ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو قبلے کی طرف منہ کرتے اور اللہ اکبر کہتے۔ ❷

☆ آپ ﷺ نے فرمایا: فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا جب وہ (امام) تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ ❸

☆ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "اَنَّ رسول الله ﷺ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ حَذْوَ مَنْکِبَیْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ۔ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں کندھوں کے برابر اٹھاتے تھے۔ ❹

☆ سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اِنَّ رسول الله ﷺ کان اذا کَبَّرَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا اُذُنَیْهِ۔ یقیناً رسول اللہ ﷺ جب تکبیر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے حتیٰ کہ ان دونوں کو اپنے دونوں کانوں کے برابر کرتے۔ ❺

تکبیر کہتے وقت ہاتھ کندھوں یا کانوں کے برابر اٹھانا ہی سنت ہے۔ یاد رہے کہ کانوں کو چھونا کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

ہتھیلیوں/انگلیوں کا رخ بھی قبلہ کی طرف ہو۔

---

❶. صحیح/السنن الکبریٰ للبیهقی ۲/۱۶ ❷. صحیح/سنن ابن ماجه: ۸۰۳ ❸. صحیح/سنن ابی داؤد: ۶۰۳ ❹. صحیح بخاری، کتاب الاذان ❺. صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ

☆ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا جب آپ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھ کھینچ کر اٹھاتے تھے۔ ❶

سینے پر ہاتھ باندھنا:

☆ سیدنا وائل بن حُجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "صَلَّيْتُ مَعَ النبي ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى صَدْرِهِ. "میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھ کر اپنے سینے پر رکھے"۔ ❷

☆ سیدنا ہُلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وَرَاَيْتُهُ يَضَعُ هٰذِهٖ عَلٰى صَدْرِهٖ اور میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ یہ (ہاتھ) اپنے سینے پر رکھتے تھے۔ ❸

☆ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ" ۔لوگوں کو (آپ ﷺ کی طرف سے) حکم دیا گیا تھا کہ آدمی نماز میں اپنا دایاں ہاتھ اپنی بائیں ذراع پر رکھے۔ ❹

ذراع: کہنی کے سرے سے درمیانی انگلی کے سرے تک کا حصہ"۔ ❺

☆ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنی بائیں ہتھیلی، کلائی اور ساعد پر رکھا۔ ❻

ساعد: کہنی سے ہتھیلی تک کا حصہ۔ ❼

☆ سیدنا سعید بن جبیر (تابعی رحمہ اللہ) نے فرمایا کہ نماز میں ناف سے اوپر ہاتھ باندھنے چاہیے۔ ❽

☆ سیدنا طاؤس تابعی فرماتے ہیں کہ "كان رسول الله ﷺ يضع يده اليمنى على يده اليسرىٰ ثُمَّ يشُدُّ بهما عَلٰى صدره وَهُوَ فى الصلوٰة

رسول اللہ ﷺ نماز میں اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر باندھتے تھے۔ ❾

---

❶. صحیح / سنن ترمذی: ۲۴۰ ❷. صحیح/ ابن خزیمہ ۱/۲۴۳، حدیث ۴۷۹ ❸. حسن/مسند احمد، ج ۵، ص: ۲۲۶، ح ۲۲۳۱۳ ❹. صحیح بخاری: حدیث ۷۴۰ ❺. القاموس الوحید ❻. صحیح/ سنن ابی داؤد ۷۲۶، ۷۲۷ ❼. القاموس الوحید ❽. صحیح/امالی عبد الرزاق، الفوائد لا بن منده، ج۲، ص ۲۳۴، ح ۱۸۹۹ ❾. مرسل صحیح / سنن ابی داؤد: ۷۵۹، کتاب المراسل لا بی داؤد: ۳۳

نوٹ: زیرِ ناف (تحت السّرۃ) والی تمام کی تمام روایات سخت ضعیف اور من گھڑت ہیں۔ اور یاد رہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے بھی زیرِ ناف ہاتھ باندھنا باسند صحیح ثابت نہیں ہے۔ ❋

دعاءِ استفتاح:

نمازی، تکبیر تحریمہ کے بعد سینے پر ہاتھ باندھ کر درج ذیل دعاؤں میں سے کوئی بھی دعا آواز بلند کیے بغیر پڑھے۔

☆ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ.

اے اللہ! تو (ہر قسم کے عیب اور نقص سے) پاک ہے۔ سب تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں۔ با برکت ہے تیرا نام اور بلند ہے تیری شان اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ ❶

☆ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ.

اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری ڈال دے جتنی تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری ڈالی ہے۔ اے اللہ! مجھے خطاؤں سے اس طرح صاف ستھرا کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف ستھرا کیا جاتا ہے۔

اے اللہ! میرے گناہ (اپنی بخشش کے) پانی، برف اور اولوں سے دھو ڈال۔ ❷

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے تو لوگوں میں سے ایک شخص نے یہ دعا پڑھی:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّأَصِيْلاً.

''اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا۔ اللہ کی تعریف بھی بہت زیادہ ہے۔ وہ (ہر طرح کے عیب سے) پاک ہے۔ (کائنات میں یہی وِرد) صبح و شام (جاری و ساری) ہے''۔

❋ سینے پر ہاتھ باندھنے کے متعلق مزید تحقیق جاننے کے لیے حافظ زبیر علی زئی کی کتاب ''نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم اور مقام'' کا مطالعہ نہایت مفید ہے۔ ❶ صحیح / سنن ابی داؤد: ۷۷۵، ۷۷٦ ❷ صحیح بخاری: ۷٤٤

تو (نماز کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟ لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ ''اے اللہ کے رسول! میں نے کہے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ''۔ ''مجھے اس (دعا کی قبولیت) پر تعجب ہوا کہ اس کے لیے تو آسمانوں کے دروازے کھول دیے گئے ہیں''۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی، تب سے میں نے ان کلمات کو کبھی نہیں چھوڑا۔ ❶

مسئلہ: اگر کوئی شخص دورانِ جماعت قیام کی حالت میں نماز میں ملا ہو اور نماز سرّی ہو اور اتنا وقت ملنے کا امکان ہو تو اسے چاہیے کہ وہ تکبیر تحریمہ کے فوراً بعد دعائے استفتاح پڑھ کر سورۃ فاتحہ پڑھے۔ اگر وقت تھوڑا ہو تو صرف سورہ فاتحہ پڑھ لے۔ اگر جھری نماز ہو تو صرف سورۃ فاتحہ پڑھ کر امام کی قرأت سنے۔

تعوّذ (پناہ مانگنا)

دعائے استفتاح پڑھنے کے بعد تعوذ پڑھنا چاہیے۔ قرآن مجید میں ہے:

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

جب تو قرآن پڑھے تو اللہ کی پناہ مانگ، شیطان مردود سے۔ ❷

☆ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قرأت (فاتحہ) سے پہلے ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ'' (میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں مردود شیطان سے) پڑھتے تھے۔ ❸

☆ سیدنا ابو وائل فرماتے ہیں کہ نماز میں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) تعوذ اور تسمیہ آہستہ پڑھتے تھے۔ ❹

☆ نماز میں، رسول اللہ ﷺ سے یہ تعوذ پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَ نَفْثِهٖ

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جو خوب سننے والا اور خوب جاننے والا ہے، مردود شیطان (کے شر) سے، اس کے خطرے سے، اس کی پھونکوں سے اور اس کے وسوسے سے۔ ❺

---

❶. صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب مایقال بین تکبیرہ الاحرام والقراۃ: ۶۰۱ ❷. سورۃ النحل آیت ۹۸، پ۱۴ ❸. حسن/ مصنف عبد الرزاق: ۲۵۸۹ ❹. صحیح / نصب الرایہ: ۱/ ۳۵۸ ❺. صحیح/سنن ابی داؤد: ۷۷۵

تنبیہ: ہر رکعت کے آغاز میں سورۃ فاتحہ پڑھنے سے پہلے تعوذ پڑھیں۔ اس کا استدلال مذکورہ بالا سورۃ النحل کی آیت ۹۸ سے ہے۔

تسمیہ: تعوذ پڑھنے کے بعد تسمیہ یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں۔ امام کا بلند آواز سے یا آہستہ پڑھنا دونوں طرح ہی ثابت ہے۔

سرّاً (آہستہ پڑھنا):

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ، ابو بکر عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی لیکن ان میں سے کسی ایک کو بھی نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (بلند آواز سے) پڑھتے نہیں سنا۔ ❶

جہراً (یعنی بلند آواز سے):

☆ سیدنا نُعیم المجمر (تابعی) فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے (بلند آواز سے) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی۔ پھر اُم القرآن (سورۃ فاتحہ) کی قرأت کی...... پھر جب سلام پھیرا تو فرمایا کہ مجھے اُس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ یقیناً میں نماز کی ادائیگی میں، تم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے مشابہ ہوں۔ ❷

☆ عبد الرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، آپ رضی اللہ عنہ نے بسم اللہ بالجہر (اونچی آواز سے) پڑھی۔ ❸

☆ سیدنا عبد اللہ بن عباس اور سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم سے بھی "بسم الله الرحمن الرحيم" جہراً پڑھنا ثابت ہے۔ ❹

اہل علم نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت شمار کیا ہے۔

---

❶. صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، ح ۳۹۹ ❷. صحیح/ سنن نسائی ۹۰۶، ابن حبان ❸. صحیح/ السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/ ۴۸، شرح معانی الآثار ۱/ ۱۳۷ ❹. دیکھیے جزء الخطیب وصححہ الذہبی فی مختصر الجہر بالسملۃ للخطیب، ص ۱۸۰، حدیث ۱۴۱

سورۃ الفاتحہ کا بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو خوب مہربان اور انتہائی زیادہ رحم کرنے والا ہے۔
حمد (تعریف، شکر) اللہ کے لیے ہے جو سب جہان والوں کا رب ہے۔ وہ خوب مہربان ہے اور انتہائی زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ جزا (نتیجے اور بدلے) کے دن کا مالک ہے۔ (اے اللہ!) ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ راستہ اُن لوگوں کا، جن پر تو نے انعام کیا۔ جن پر غضب نہیں ہوا اور جو گمراہ بھی نہیں ہوئے۔ [1]

نماز میں سورۃ الفاتحہ پڑھنا:

صحیح بخاری میں کتاب الاذان کے تحت سورۃ الفاتحہ کے بیان کا عنوان یہ ہے:

بَاب وُجُوْبِ الْقِرَاءَ ۃِ لِلْاِمَامِ وَالْمَامُوْمِ فِی الصَّلَوَاتِ کُلِّھَا فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ وَمَا یُجْھَرُ فِیْھَا وَمَا یُخَافَتُ (۸۵۶)

''یہ بیان اس چیز کا ہے کہ امام اور مقتدی پر ساری کی ساری نمازوں میں قرأت واجب ہے۔ حضر میں ہو یا سفر میں، ان (نمازوں) میں قراءت بلند آواز سے ہو یا آہستہ''۔

☆ عن عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ اَنَّ رسول اللّٰہ ﷺ قال: لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَاْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ.

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جس شخص نے سورۃ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز ہی نہیں ہوئی۔'' [2]

---

[1] اُمُّ الْقُرآن [2] صحیح بخاری، باب مذکورہ بالا حدیث: ۷۵۶، صحیح مسلم: ۳۹۴، سنن ابو داؤد: ۸۲۲، سنن نسائی: ۲/۱۷۳، سنن ترمذی: ۲۴۷، سنن ابن ماجہ: ۸۳۷

یہ حکم مطلق ہے جس میں امام اور مقتدی دونوں شامل ہیں۔ جہری نماز ہو یا سرّی۔ شرح الکرمانی صحیح بخاری میں علامہ کرمانی حنفی رقم طراز ہیں:

وفِی الحدیث دلیل عَلٰی ان قراءۃ الفاتحۃ واجبۃٌ علی الامام والماموم فی الصَّلوٰۃ کُلِّھا مختصر صریحٌ فی دلا لَتِہ عَلٰی جمیع اجزاءِ الترجمہ.

اس حدیث میں دلیل ہے کہ سورۃ فاتحہ پڑھنا امام اور مقتدی پر، ہر نماز میں واجب ہے اور یہ (صحیح بخاری کے قائم شدہ) ترجمۃ الباب کے تمام اجزاء پر صریح دلالت ہوتی ہے۔

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

مَنْ صَلّٰی صَلوٰۃً لَمْ یَقْرَا فِیْھَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَھِیَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا غَیْرُ تَمَامٍ فَقِیْلَ لِاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّا نَکُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ فَقَالَ: اِقْرَاْ بِھَا فِیْ نَفْسِكَ

جس نے نماز میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس کی نماز مکمل نہیں بلکہ ''خداج'' ہے۔ آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ بیان فرمائی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ جب ہم امام کے پیچھے ہوں تو کیا کریں تو انہوں نے کہا تو اس وقت اپنے جی میں (یعنی آواز بلند کیے بغیر) پڑھ لیا کر۔ ❶

ایک حدیث میں اس طرح ہے کہ ''کُلُّ صَلوٰۃٍ لَا یُقْرَاُ فِیْھَا فَاتِحَۃُ الْکِتَابِ فَھِیَ خِدَاجٌ فَھِیَ خِدَاجٌ''۔ ہر ایسی نماز جس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے تو وہ ''خداج'' ہے، ''خداج'' ہے۔ ❷

خداج کا مطلب:

امام بخاری کے استاد ابو عبید نے کہا کہ

یُقَالُ اَخْدَجَتِ النَّاقَۃُ اِذَا اَسْقَطَتْ وَالسِّقْطُ مَیِّتٌ لَا یُنْتَفَعُ بِہٖ

کہا جاتا ہے کہ اونٹنی نے خداج کیا جب اس نے (وقت سے پہلے ہی مردہ) بچہ گرا دیا اور السقط اس میت کو کہتے ہیں جس سے فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔ ❸

---

❶. صحیح مسلم کتاب الصلاۃ، باب وجوب قراءۃ الفاتحہ فی کل رکعۃ یعنی فاتحہ کی قرأت ہر رکعت میں واجب ہے، حدیث: ۳۹۵ ❷. حسن/ سنن ابن ماجہ ۸۴۱ ❸. جزء القراۃ للبخاری

۱۔ اونٹنی کے پیٹ میں ہی بچہ مر جانے کی تکلیف۔

۲۔ بچہ جنم دینے کی تکلیف۔

۳۔ ناتمام مردہ بچے کو دیکھ کر افسردگی و تکلیف میں اضافہ ہو جانا۔

یعنی کہ بچہ پیدا کرنے کی خوشی پانے کی امید میں ایک عرصہ تک تکلیف برداشت کرنا لیکن آخر کار تکلیف در تکلیف، افسردگی، مایوسی اور حسرت۔ اس کیفیت کو خداج کہتے ہیں۔

مذکورہ بالا احادیث میں، سورہ فاتحہ کے بغیر پڑھی جانے والی نماز کو رسول اللہ ﷺ نے ''خداج'' کہا ہے۔

☆ خدَجَ خِدَاجًا = ناقص ہونا، ادھورا ہونا۔ ❶

☆ علامہ ابن عبدالبر الاندلسی فرماتے ہیں۔

وَالْخِدَاجُ = النُّقْصَانُ وَالفسادُ

خداج = نقصان اور فساد کو کہتے ہیں۔ ❷

یہ ظاہر ہے کہ فساد والی نماز باطل ہوتی ہے۔ ❸

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اِذَا قَرَأَ الْاِمَامُ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَاقْرَأْ بِهَاوَا سْبِقْهُ.

جب امام سورۃ فاتحہ پڑھے تو، تُو بھی اسے پڑھ اور اس سے پہلے ختم کر لے۔ ❹

☆ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِی یُجْهَرُ فِیهَا بِالْقِرَاءَ ةِ فقال: لَا یَقْرَأَنَّ احدٌ مِّنْكُمْ اِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَ ةِ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْآن.

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ان نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی جس میں بلند آواز سے قرأت کی جاتی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب میں قرأت کروں تو تم میں سے کوئی شخص قرأت نہ کرے سوائے سورۃ فاتحہ کی۔ ❺

❶۔ القاموس الوحید ❷۔ الاستذکار ❸۔ نصر الباری مزید تفصیل کے لیے دیکھیں توضیح الکلام، ج۱، ص۱۷۸، ۱۸۷ ❹۔ صحیح/ جزء القرأۃ للبخاری ❺۔صحیح/ سنن نسائی: ۹۱۲

☆ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الْاِمَامِ فَلْیَقْرَا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ

جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ سورۃ فاتحہ پڑھے۔ ❶

☆ سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تقرؤن خَلْفِی؟ تم میرے پیچھے قرأت کرتے ہو؟

قَالُوْا نَعَمْ. اِنَّا لَنَهُذُّ هَذًّا. انہوں نے کہا، جی ہاں۔ ہم جلدی جلدی قرأت کر لیتے ہیں۔

قال: فَلَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْقُرَانِ . آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورۃ فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھا کرو۔ ❷

☆ یزید بن شریک بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اَقرءُ خلف الامام؟ کیا میں امام کے پیچھے قرأت کروں؟

قال: نَعَمْ: انہوں نے جواب دیا: ہاں۔

قُلْتُ وَاِنْ قَرَءْتَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ؟ میں نے کہا کہ اے امیر المومنین! اگر آپ قرأت کر رہے ہوں تو بھی؟

قال: وَاِنْ قَرَءْتُ ۔ اگرچہ میں قرأت کر رہا ہوں تب بھی۔ ❸

☆ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اَفِیْ کُلِّ صَلٰوۃٍ قِرَاءَۃٌ قال نَعَمْ. فقال رجلٌ مِنَ الانصار. وَجَبَتْ ۔ کیا ہر نماز میں ہی قرأت کرنا ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ہاں! تو انصار کے ایک آدمی نے کہا ''یہ تو واجب ہوگئی''۔ ❹

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''فِیْ کُلِّ صَلٰوۃٍ یُقْرَاُ'' ہر نماز میں قرأت کی جاتی ہے۔ ❺

---

❶. صحیح / ابن حبان۔ حدیث نمبر ۴۵۸۔ ۴۵۹ ❷. حسن / بیهقی ❸. صحیح/ جزء القراۃ للبخاری

❹. صحیح/جزء القراۃ للبخاری ❺. صحیح بخاری ۷۷۲، صحیح مسلم ۴۳، ۳۹۶ و دارالسلام ۸۸۳

☆ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما چاروں رکعتوں میں قرأت کرتے تھے۔ ❶

حدیث شریف میں آتا ہے کہ قرآن مجید کے ہر حرف کی ادائیگی پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔ ❷ اور سورۃ الفاتحہ کے ایک سو چالیس حروف ہیں۔ اس حدیث کے لحاظ سے سورۃ فاتحہ کی قرأت کرنے والے کو چودہ سو (۱۴۰۰) نیکیاں ملتی ہیں۔ والحمدللہ۔ بے شک اللہ بہت بڑا غنی ہے۔

چند مشاہیرِ اسلام کی آراء

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نے فرمایا: لَا تُجْزِئُ صَلٰوۃُ الْمَرْءِ حَتّٰی یَقْرَأَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فِی کُلِّ رَکْعَۃٍ اِمَامًا کَانَ اَوْ مَا مُوْماً کَانَ الْاِمَامُ یَجْھَرُ اَوْیُخَافِتُ فَعَلَی الْمَاْ مُوْمِ اَنْ یَّقْرَاَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فِیْمَا خَافَتَ الْاِمَامُ اَوْجَھَرَ

کسی آدمی کی نماز جائز نہیں ہے جب تک وہ ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ نہ پڑھ لے چاہے وہ امام ہو یا مقتدی۔ امام جہری قرأت کر رہا ہو یا سرّی، مقتدی پر یہ لازم ہے کہ وہ سری اور جہری (دونوں طرح کی نمازوں) میں سورۃ فاتحہ پڑھے''۔

ربیع بن سلیمان نے کہا کہ ''یہ امام شافعی کا آخری قول ہے جو اُن سے سنا گیا ہے۔ ❸

علامہ عبدالحی لکھنوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ لکھتے ہیں کہ:

لم یرد فی حدیث مرفوع صحیح النھی عن قرأۃ الفاتحۃ خلف الامام و کل ماذکروہ مرفوعاً فیہ اما لا اصل لہ و اما لا یصح

کسی مرفوع صحیح حدیث میں امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کی ممانعت نہیں آئی اور جو اس مسئلے میں (فاتحہ نہ پڑھنے کی) مرفوع احادیث ذکر کرتے ہیں تو ان کی کوئی اصل نہیں یا وہ صحیح نہیں۔ ❹

---

❶. صحیح / مصنف ابن ابی شیبہ ۱/ ۳۷۱، ح ۷۳۰ ❷. صحیح/سنن ترمذی

❸. صحیح/نصر الباری، ص ۲۴۸ ❹. التعلیق الممجد: ۱۰۱

سلطان المشائخ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ :

شیخ محمد بن احمد بدایونی دہلوی المعروف نظام الدین اولیاء کے متعلق آتا ہے کہ:

انَّهُ كان حنفيا ولكنَّهُ كان يجوز القرأةَ بالفاتحة خلف الامام و كان يقرؤها في نفسه. وہ حنفی تھے لیکن امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کو جائز سمجھتے تھے اور وہ اسے آہستہ پڑھتے تھے۔

جب ان کے سامنے فاتحہ پڑھنے کی بجائے آگ کی چنگاری منہ میں رکھنے کی بات کی گئی تو انہوں نے فرمایا: وَقَدْ صحَّ عنه ﷺ لا صَلوٰةَ لمن لَمْ يَقْرَأْ بفَاتحة الكتاب"۔ آپ ﷺ کا فرمان اقدس بالکل صحیح ہے کہ اس شخص کی نماز نہیں جو فاتحہ نہیں پڑھتا"۔

آپ نے مزید فرمایا کہ "وَانّي احب ان اتحمل الوعيد ولا استطيع ان تبطل صلوٰتي"۔ میں اس وعید کا متحمل تو ہو سکتا ہوں مگر یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ میری نماز ہی باطل قرار دے دی جائے"۔ ❶

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ :

آپ فرماتے ہیں کہ:

فَاِنَّ قِرَاءَ تَهَا فَرِيْضَةٌ وَهِيَ رُكْنٌ تبطُلُ الصَّلوٰةُ بتَرْكِهَا

بے شک اس (یعنی سورۃ فاتحہ) کی قرأت فرض ہے اور یہ سورۃ (نماز کا) رکن ہے۔ اس کو چھوڑ دینے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ ❷

ایک شبہ اور اس کا ازالہ:

بعض لوگ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھنے کے لیے قرآن مجید کی اس آیت سے استدلال کرتے ہیں:

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ. ❸

❶. توضیح الکلام، نزهته الخواطر: ج۲، ص ۱۲۳ ـ ۱۲۴ ❷. غنیۃالطالبین، فصل نماز کے آداب، ص ۵۹۲ ❸. الاعراف: ۲۰۴

ترجمہ: ''اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے سنو اور خاموش رہو۔ ہو سکتا ہے کہ تم پر رحم کیا جائے''۔

اس کے کئی ایک جوابات دیئے گئے ہیں مثلاً

ا۔ رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل ہوا اور آپ ﷺ نے ہی مقتدی کو سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا۔ جس سے سورۃ فاتحہ پڑھنے کو خصوصیت حاصل ہوئی اور آپ ﷺ سے بڑھ کر اس آیت کا مطلب کون جان سکتا ہے؟

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ ۔

جب نماز (یعنی جماعت) کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے سوا کوئی نماز نہیں۔ ❶

فاتحہ خلف الامام سے روکنے والے حضرات، جب صبح کی جماعت ہو رہی ہو تو وہ لیٹ ہونے کی وجہ سے، وہ جماعت کے پیچھے جلدی سے سنتیں پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ جبکہ آگے امام قرآن پڑھ رہا ہوتا ہے کیا اب انہیں ''وَ إِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا'' کے مطابق قرآن نہیں سننا چاہیے تھا؟ (اور رسول اللہ ﷺ کے (مذکورہ بالا) فرمان کی خلاف ورزی بھی ہے) اگر مقتدی نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھے تو کہتے ہیں کہ اسے امام کی قرأت سننی چاہیے۔ اگر جماعت کے پیچھے سنتیں پڑھے، تو ٹھیک ہے؟

ع جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

اور پھر دورانِ خطبہ جمعہ آنے والے شخص پر دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھنا بھی ضروری ہے (جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے) وہ دو رکعتیں پڑھے گا یا مشمولِ خطبہ آیات سنے گا؟ افسوس! تقلید کی محبت میں نہ قرآن کا مطلب سمجھا نہ حدیث۔

اصل بات:

(الف) رسول اللہ ﷺ کفارِ مکہ کے سامنے جب قرآن پڑھا کرتے تھے تو وہ سیٹیاں مارتے، تالیاں بجاتے اور شور و غل مچاتے تھے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ❷

❶۔ صحیح مسلم: ۷۱۰ ❷۔ پ ۲۴۔ سورۃ حٰمٓ السجدہ آیت ۲۶

اور کافروں نے کہا کہ یہ قرآن نہ سنو اور (اس کلام کے پڑھے جانے کے وقت) بے ہودہ شور کرو تا کہ تم (محمد ﷺ کی آواز پر) غالب آ جاؤ''۔

کفار مکہ کی اس بداخلاقی اور قبیحانہ حرکات کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

اور جب قرآن پڑھا جائے تو غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم رحم کیے جاؤ۔ ❶

اس آیت کریمہ کے بارے میں تفسیر قرطبی (۱/۱۲۱) میں لکھا ہوا ہے کہ فَاِنَّ الْمَقْصُوْدَ كَانَ الْمُشْرِكِيْنَ تفسیر رازی و تفسیر ماجدی (ص۳۷۳) و تفسیر البحر المحیط اور تفسیر فوائد القرآن میں یہ صراحت ہے کہ اس آیت کے مخاطبین کفار و مشرکین ہیں۔ (مسلمین نہیں) دیکھیے توضیح الکلام، ج ۲، ص ۲۱۸۔ ❷

(ب) یہ بات تو ثابت شدہ ہے کہ یہ آیت (وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ) مکے میں نازل ہوئی تھی۔ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد مکے میں ہی اور ایک عرصہ تک مدینے میں بھی نماز میں باتیں کرنا جائز تھا، منع نہیں تھا۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے:

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ: كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ يُكَلِّمُ اَحَدُنَا اَخَاهُ فِيْ حَاجَتِهٖ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ.

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نماز میں باتیں کرتے تھے ہر آدمی اپنے ساتھی سے ضرورت کی بات کر لیتا تھا حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوئی (حَافِظُوْا ...... نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز کی (حفاظت کرو) اور اللہ کے سامنے فرمانبردار ہو کر کھڑے ہو جاؤ۔ تو ہمیں (نماز میں) خاموشی کا حکم دے دیا گیا۔ ❸

قابل غور بات یہ ہے کہ اس حدیث کے راوی سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ مدنی انصاری صحابی تھے۔ مکی مہاجر نہیں تھے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ مدینے میں رسول اللہ ﷺ کے آنے کے بعد ایک عرصہ

❶. الاعراف: ۲۰۴ ❷. نصر الباری، ص ۱۸۵ ❸. صحیح / جزء القراۃ، صحیح بخاری، صحیح مسلم

تک نماز میں باتیں کرنا جائز تھیں۔ جبکہ اس سے پہلے مکے میں یہ آیت (وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ...) نازل ہو چکی تھی۔ اگر اس آیت سے مراد امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھنا ہوتی تو پھر نماز میں باتیں کرنے کا جواز ہی نہیں بنتا تھا۔ کیا اس طرح ہو سکتا ہے کہ یہ آیت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے سے تو روک دے لیکن عام گفتگو کرنے کی اجازت دے رکھے؟ قطعاً ایسے نہیں ہو سکتا۔ اگر اس آیت کے نازل ہونے کے بعد فاتحہ خلف الامام پڑھنے سے روک دیا گیا تھا تو نماز میں باتیں کرنا کس طرح جائز رہ گیا تھا؟ جس سے منع کرنے کے لیے مدینے میں ایک دوسری آیت "وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ" نازل ہوئی۔

حق بات یہ ہے کہ آیت (وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰن...) سے نہ تو نماز میں باتیں کرنے سے منع کیا گیا اور نہ ہی امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے سے۔ اگر یہ آیت فاتحہ پڑھنے سے منع کرتی تو نماز میں باتیں کرنے سے بالاولیٰ منع کر دیتی۔ اس لیے اس آیت کو مقتدی کے لیے فاتحہ خلف الامام کے مسئلے میں پیش کرنا درست نہیں ہے۔

۱۔ ''قراۃ فاتحہ خلف الامام'' کے عنوان پر درج ذیل کتب کا مطالعہ کرنا نہایت مفید ہے۔

خیر الکلام (اردو): از استاذ العلماء المحدث الحافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ

۲۔ نصر الباری فی تحقیق جزء القراۃ (اُردو) امام محمد بن اسماعیل البخاری کی کتاب کا اُردو ترجمہ از حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ

۳۔ ''مسئلہ فاتحہ خلف الامام'' از حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ

۴۔ توضیح الکلام فی وجوب القراۃ خلف الامام (اردو) از مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ (اس کتاب میں ہر قسم کے مغالطات، شبہات اور اعتراضات کا تحقیقی اور مفصل جواب دیا گیا ہے)

آمین

جہری قرأت میں سورۃ الفاتحہ کے اختتام پر امام اور مقتدی کا بلند آواز سے ''آمین'' کہنا مسنون ہے۔

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ تَامِيْنُهٗ تَامِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین (آسمانوں میں) فرشتوں کی آمین کے موافق ہو جائے تو اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ ❶

☆ مشہور تابعی وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَرَءَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقَالَ اٰمِيْنَ وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ

میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا کہ آپ ﷺ نے **غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ** کی قرأت کی تو فرمایا: ''آمین''۔ اور اس پر اپنی آواز کو لمبا کیا۔ ❷

سنن ابی داؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: **وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهٗ** اور آپ ﷺ نے اپنی آواز کو بلند کیا۔

☆ مشہور تابعی عطاء (بن ابی رباح) رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

اٰمِيْنَ دُعَاءٌ. اَمَّنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَمَنْ وَّرَآءَهٗ حَتّٰى اِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً... وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَدَعُهٗ وَيَحُضُّهُمْ.

'آمین' دعا ہے۔ سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ اور ان کے پیچھے (نماز پڑھنے) والوں نے اس قدر

❶. صحیح بخاری: ۷۸۰ ❷. صحیح / سنن ترمذی: ۲۴۸

زور سے آمین کہی کہ مسجد گونج گئی ......اور نافع نے کہا کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ آمین کو نہیں چھوڑتے تھے اور وہ تو لوگوں کو اس کی ترغیب دیتے تھے۔ ❶

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: مَا حَسَدَ تْكُمُ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ مَا حَسَدَ تْكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَالتَّامِيْنِ۔ یہودی تم سے جس قدر آمین اور سلام پر حسد کرتے ہیں اتنا کسی چیز پر حسد نہیں کرتے۔ ❷

☆ سیدنا نعیم المجمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی ......اِذَا بَلَغَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فقال: آمین. جب وہ وَلَا الضَّآلِّيْنَ پر پہنچے تو انہوں نے کہا: آمین۔ ثُمَّ يَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنِّىْ لَاَ شْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

پھر انہوں نے جب سلام پھیرا تو فرمایا "مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یقیناً میں تم سے نماز کی ادائیگی میں رسول اللہ ﷺ کے سب سے زیادہ مشابہ ہوں۔ ❸

☆ امام ابوحنیفہ کے استاد مشہور تابعی عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے مسجد حرام (صحنِ کعبہ) میں دو سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پایا۔ جب امام وَلَا الضَّآلِّيْن کہتا "رَفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِاٰمِيْنَ" تو ان سب نے بلند آواز سے آمین کہا۔ ❹

مسئلہ:

بعد میں جماعت سے ملنے والا ایسا مقتدی جس نے ابھی سورۃ الفاتحہ مکمل نہ پڑھی ہو تو وہ بھی امام کے "آمین" کہنے پر "آمین" کہہ دے اور پھر سورۃ فاتحہ کا باقی حصہ پڑھ کر آہستہ آمین کہہ لے۔

جیسا کہ حدیث میں ہے کہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے "فَقُوْلُوْا" تو تم سب کہو "اٰمِيْنَ"۔ ❺

دیگر قراءت کا بیان:

بعد از فاتحہ اگر کوئی سورۃ آغاز سے پڑھیں تو پہلے "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" پڑھنا سنت ہے۔

---

❶. صحیح بخاری، باب جهر الامام بالتآمین ❷. صحیح/ سنن ابن ماجه ٨٥٦ ❸. صحیح/سنن نسائی: ٩٠٦ ❹. صحیح/بیهقی۔ ٥٩/٢ ❺. صحیح بخاری / باب جهر الماموم بالتامین

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر ایک سورۃ ابھی نازل ہوئی ہے فَقَرَأَ تو آپ ﷺ نے پڑھا: بسم اللّٰہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ. اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔ ❶

☆ سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد آئندہ سورۃ پڑھنے سے پہلے ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' نہ پڑھا تو مہاجرین اور انصار صحابہ رضی اللہ عنہم سخت ناراض ہوئے۔ تو اس کے بعد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ (بعد از فاتحہ) کوئی سورت پڑھنے سے پہلے بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے تھے۔ ❷

☆ سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''اَنَّ النبی ﷺ کان یقرأ فی الظهر فی الاولیین بامّ الکتاب و سورتین۔ بلاشبہ نبی ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے۔ ❸

☆ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''امرنا ان نقرأ بفاتحة الکتاب و ما تیسر''. ہمیں سورۃ فاتحہ اور (قرآن میں سے) جو بھی میسر ہو پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ❹

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول ﷺ نے یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ ''انه لا صلوٰةَ اِلاَّ بقراءة فاتحة الکتاب فما زاد...''۔ یقیناً سورۃ فاتحہ اور کچھ مزید (قرآن کی) قرأت کے بغیر کوئی نماز نہیں۔ ❺

ہر آیت الگ الگ پڑھنا:

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے متعلق بیان کرتی ہیں کہ: یَقْطَعُ قِرَاءَ تَهُ اٰیَةً اٰیَةً۔ آپ ﷺ اپنی قرأت میں ہر آیت کو الگ الگ پڑھتے تھے۔ ❻

---

❶. صحیح مسلم: ۴۰۰/۵۳ ❷. حسن/ الام للشافعی رحمہ اللہ ۱/ ۱۰۸ ❸. صحیح بخاری: ۷۷۶
❹. صحیح/سنن ابی داؤد: ۸۱۸ ❺. صحیح/سنن ابی داؤد: ۸۲۰ ❻. صحیح/سنن ابی داؤد: ۴۰۰۱، ۱۴۶۶

قرأت میں سورتوں کی ترتیب:

قرآن مجید کی سورتوں کی ترتیب کے مطابق قرأت کرنا افضل ہے البتہ تقدیم و تاخیر کرنا بھی جائز ہے۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے رات کی نماز میں پہلی رکعت میں سورۃ البقرہ پھر آپ ﷺ نے سورۃ النسا اور اس کے بعد سورۃ آل عمران پڑھی۔ ❶

حالانکہ سورۃ آل عمران کے بعد سورۃ النساء ہے۔

☆ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے (صبح کی نماز میں) پہلی رکعت میں سورۃ البقرہ کی ایک سو بیس آیات پڑھیں اور دوسری رکعت میں مثانی کی ایک سورۃ پڑھی۔ (مثانی سے مراد وہ سورتیں جن میں سو یا سو کے قریب آیات ہوں، یعنی قرآن مجید کی ترتیب کے مطابق قرأت کی)

وَقَرَأَ الْاَحْنَفُ بِالْكَهْفِ فِي الْاُوْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِيُوْسُفَ اَوْيُوْنُسَ وَذَكَرَ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ عُمَرَ الصُّبْحَ بِهِمَا

احنف بن قیس رضی اللہ عنہ نے صبح کی پہلی رکعت میں سورۃ کہف پڑھی اور دوسری رکعت میں سورۃ یوسف یا سورۃ یونس پڑھی اور پھر ذکر کیا کہ اس نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی تو انہوں نے یہ دو سورتیں اس طرح پڑھیں۔ ❷

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص (کلثوم بن ہدم رضی اللہ عنہ) مسجد قباء میں لوگوں کا امام تھا تو جب وہ (سورۃ فاتحہ پڑھ لینے کے بعد) ان سورتوں میں سے جو نماز میں پڑھی جاتی ہیں کوئی سورۃ شروع کرتا تو پہلے (سورۃ اخلاص) قل ھو اللہ احد پڑھ لیتا پھر اس کو پڑھ لینے کے بعد وہ ایک اور سورۃ اس کے ساتھ ملا کر پڑھتا۔ ''**وَكَانَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ**'' وہ اس طرح ہر رکعت میں ہی کرتا تھا۔ (جب نبی ﷺ کو اس کی شکایت ملی تو آپ ﷺ کے پوچھنے پر اس نے سورۃ الاخلاص سے اپنی محبت کا اظہار کیا)۔ ''**قَالَ حُبُّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ**''۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس سورۃ سے تیری محبت تجھے جنت میں لے جائے گی۔

---

❶. صحیح مسلم: ٧٧٢ ❷. صحیح بخاری تعلیقاً

اس حدیث اور آثار پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ عنوان قائم کیا ہے۔ باب الجمع بين السورتين في ركعة وَ الْقِرآءَ ة بِالْخَوَاتِيْمِ وبسُورَةٍ قبل سورة وَباوّل سورة۔ باب، دوسورتیں ایک رکعت میں پڑھنا سورت کی آخری آیات (ہی بس) پڑھنا، ترتیب کے خلاف سورتیں پڑھنا اور سورت کے شروع کی آیات پڑھنا۔ ❶

ہر رکعت میں ایک ہی یا آدھی سورۃ پڑھنا:

☆ وَقَالَ قَتَادَةُ فِيْمَنْ يَقْرَأُ بِسُوْرَةٍ وَّاحِدَةٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ اَوْيُرَدِّدُ سُوْرَةً وَّاحِدَةً فِي رَكْعَتَيْنِ كُلُّ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص ایک ہی سورۃ کو دو رکعتوں میں (آدھی آدھی) پڑھے یا دو رکعتوں میں ایک ہی سورۃ دوہرا کر پڑھے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ سب اللہ عزوجل کی کتاب سے ہی ہے۔ ❷

☆ سیدنا معاذ بن عبداللہ جہنی رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے صبح کی نماز کی دونوں رکعتوں میں (سورۃ زلزال) إِذَا زُلْزِلَتِ ...... تلاوت فرمائی۔ ❸

قرآن سے دیکھ کر قرأت کرنا یا سننا:

☆ كَانَتْ عَائِشَةَ يَؤُمُّهَا عَبْدُ هَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا غلام ''ذکوان'' مصحف (قرآن مجید) سے دیکھ کر اس کی امامت کراتا تھا۔ ❹

☆ ثابت بنانی فرماتے ہیں کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے تھے اور ان کا غلام ان کے پیچھے قرآن پکڑ کر کھڑا ہو جاتا تھا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کسی آیت پر رک جاتے تو وہ (غلام) لقمہ دے دیتا تھا۔ ❺

---

❶. صحیح بخاری/ کتاب الاذان ❷. صحیح بخاری تعلیقاً ❸. حسن/سنن ابی داؤد: ٨١٦

❹.صحیح بخاری، کتاب الاذان، تعلیقاً ١/ ٩٦ ❺. مصنف ابن ابی شیبه

نوٹ: فرض نماز میں مصحف سے دیکھ کر قرأت کرنے کا ثبوت نہیں ملتا۔ ❁

کلماتِ نماز یا قرآن یاد نہ ہونا:

☆ سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نماز سکھائی آپ ﷺ نے اسے ارشاد فرمایا کہ اگر تمہیں قرآن یاد ہو تو اسے پڑھ لے اگر یاد نہیں تو "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَر اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" پڑھ کر رکوع کرلے۔ ❶

☆ سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے آ کر کہا کہ مجھے تو قرآن کا کوئی بھی حصہ یاد نہیں ہے۔ اس لیے آپ ﷺ مجھے ایسی چیز سکھائیں جو (میں نماز میں پڑھ لیا کروں اور وہ) مجھے کافی ہو تو آپ ﷺ نے اسے ارشاد فرمایا کہ تو (نماز میں) یہ پڑھ لیا کر "سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ"۔ ❷

ایسے کمزور شخص کو کلمات نماز اور قرآن کی آیات یاد کرنے کی کوشش جاری رکھنا چاہیے۔

آیات کا جواب:

☆ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو (قرأت میں) جب ایسی آیت آتی جس میں رحمت کا ذکر ہوتا تو آپ ﷺ وہاں ٹھہر کر رحمت کا سوال کرتے۔ جب عذاب کی آیت گزرتی تو وہاں رک کر (عذاب سے) پناہ مانگتے۔ ❸

☆ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نماز جمعہ میں سورۃ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى کی قرأت کی تو کہا "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى"۔ ❹

❁ فرض نماز میں مصحف سے دیکھ کر پڑھنا کسی صحیح مرفوع حدیث سے ثابت نہیں نیز اس میں یہ قباحت بھی ہے کہ نماز میں عمومی نظر سجدہ کی جگہ پر اور تشہد میں انگلی کے اشارہ کی طرف ہونی چاہیے۔ مصحف پر دیکھنے سے یہ انداز قائم نہیں رہ سکے گا۔ اس لیے نماز نفلی ہو یا فرضی مصحف سے دیکھ کر قرأت نہیں ہونی چاہیے اور نہ مصحف کو دیکھ کر امام کی قرأت سننی چاہیے۔ (محمد عبداللہ رفیق) ❶. صحیح/سنن ترمذی: ۳۰۲ ❷. حسن/سنن ابی داؤد: ۸۳۲

❸. صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین: ۷۷۲ ❹. صحیح/مصنف ابن ابی شیبہ ۲/ ۵۰۸، حدیث ۸۶۴۰، بیہقی ۲/ ۳۱۱

امام خود ہی آیات کا جواب دے گا۔ مقتدی کے متعلق ثبوت نہیں ملتا۔

☆ سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی" کی قرأت کے بعد "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی" پڑھا۔ ❶

نمازِ فجر کی قرأت:

☆ نبی ﷺ صبح کی پہلی رکعت لمبی اور دوسری رکعت اس سے چھوٹی رکھتے تھے۔ ❷

☆ نبی ﷺ صبح کی نماز میں اونچی آواز سے قرأت کرتے تھے۔ ❸

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعے کے دن فجر کی نماز کی پہلی رکعت میں "الٓمّٓ تنزیل" (سورۃ السجدہ) اور دوسری رکعت میں "هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَان" (سورۃ الدھر) پڑھتے تھے۔ ❹

☆ سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ......... وَيَقْرَأُ مِنَ السِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ. (صبح کی نماز میں) آپ ﷺ ساٹھ سے سو آیات پڑھتے تھے۔ ❺

☆ نبی ﷺ نے صبح کی نماز میں سورۃ المومنون کی قرأت کی۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز کی پہلی رکعت میں سورۃ البقرہ کی سو آیات پڑھیں اور دوسری رکعت میں مثانی (یعنی سو یا سو کے قریب آیات والی) سورۃ پڑھی۔

سیدنا احنف بن قیس رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز کی پہلی رکعت میں ''سورۃ الکھف'' اور دوسری رکعت میں سورۃ یوسف یا سورۃ یونس پڑھی۔

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پہلی رکعت میں سورۃ الانفال کی چالیس آیات اور دوسری رکعت میں مفصل (یعنی سورۃ الحجرات سے لے کر آخر قرآن تک کی سورتوں میں سے) ایک سورۃ پڑھی۔ ❻

---

❶. صحیح/مصنف ابن ابی شیبہ ۲/ ۵۰۹، حدیث نمبر ۸۶۴۲ ❷. صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب یطول فی الرکعة الاولیٰ ❸. صحیح بخاری ❹. صحیح بخاری، کتاب الجمعہ ❺. صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ۔ باب مایکرہ من السَّمَرِ بعد العشاء ۵۹۹ ❻. صحیح بخاری تعلیقاً

☆ صبح کی نماز میں یہ سورتیں پڑھنا بھی احادیث سے ثابت ہیں۔

قٓ والقُراٰنِ المَجِیْد، اَلمُؤمِنُوْنَ، اِذَا الشَّمسُ کُوِّرَتْ. ❶

سورۃ الفلق، سورۃ الناس۔ ❷ سورۃ الزلزال ❸

نماز ظہر اور عصر کی قرأت:

☆ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نماز ظہر کی پہلی رکعت لمبی کرتے اور دوسری چھوٹی کرتے تھے۔ ❹

☆ آپ ﷺ ظہر اور عصر میں قرأت آہستہ کرتے تھے۔ ❺

☆ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ نبی ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں تیس (۳۰) آیتوں کے برابر قرأت کرتے تھے اور پچھلی دو رکعتوں میں پندرہ (۱۵) آیات کے برابر قرأت کرتے تھے اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں پندرہ آیتوں کے برابر اور پچھلی رکعتوں میں اس سے نصف۔ ❻

☆ حمید الطویل رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ "صَلَّیْتُ خَلْفَ اَنَسٍ الظُّهْرَ فَقَرَأَ، "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی"، وَجَعَلَ یُسْمِعُنَا الْاٰیَةَ۔ میں نے انس رضی اللہ عنہ کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھی، آپ نے سورۃ الاعلیٰ پڑھی اور ہمیں ایک آیت سنانے لگے۔ ❼

☆ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ظہر اور عصر کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کے قیام کا اندازہ کرتے تھے تو معلوم ہوا کہ آپ ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں اتنی دیر قیام کرتے تھے جتنی دیر میں سورۃ "الٓمّٓ تَنْزِیْلُ السجدۃ" پڑھی جائے اور پچھلی دو رکعتوں میں اس سے آدھا وقت اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کے برابر اور عصر کی پچھلی دو رکعتوں میں اس (کی پہلی دو رکعتوں) سے آدھا وقت۔ ❽

نمازِ ظہر و عصر میں یہ سورتیں پڑھنا بھی ثابت ہے۔ وَاللَّیْل، الاعلیٰ ❾

---

❶. صحیح مسلم بالترتیب ۴۵۸، ۴۵۵، ۴۵۶ ❷. صحیح/سنن نسائی ۲/۱۵۸، ۲۵۳، ۸/۲۵۶

❸. حسن / سنن ابی داؤد: ۸۱۶ ❹. صحیح بخاری ❺. صحیح بخاری ❻. صحیح مسلم: ۴۵۲

❼. صحیح / مصنف ابن ابی شیبہ ۱/ ۳۶۲، ح ۳۶۴۳ ❽. صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ

❾. صحیح مسلم: ۴۵۹، ۴۶۰

سورۃ البروج، سورۃ الطارق۔ ❶

تیسری اور چوتھی رکعت میں قرأت:

فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں امام اور مقتدی کے لیے بعد از فاتحہ قرآن پڑھنا یا نہ پڑھنا دونوں طرح ہی جائز ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ ظہر کی پچھلی دو رکعتوں میں پندرہ آیات کے برابر قرأت کرتے تھے۔ ❷

☆ سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھاتے تھے۔ تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور کبھی کوئی آیت ہمیں سنا بھی دیتے تھے۔ پہلی رکعت دوسری رکعت کی نسبت لمبی کرتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۃ الفاتحہ پڑھتے تھے۔ ❸

نمازِ مغرب کی قرأت:

☆ سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز مغرب میں سورۃ الطور پڑھتے ہوئے سنا۔ ❹

☆ ام الفضل کی بیٹی حارثہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب کی نماز میں سورۃ "الْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا" پڑھتے ہوئے سُنا۔ ❺

☆ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز مغرب میں سورۃ حٰمٓ "الدخان" پڑھی۔ ❻

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز مغرب میں سورۃ الاعراف کی آیات پڑھیں۔ ❼ ✸

---

❶. حسن/سنن ابی داؤد: ۸۰۵ ❷. صحیح مسلم: ۴۵۲ ❸. صحیح بخاری: ۷۷۶ و صحیح مسلم: ۴۵۱ ❹. صحیح بخاری، کتاب الاذان: ۷۶۵ ❺. صحیح بخاری: ۷۶۳ ❻. صحیح / سنن نسائی: ۹۸۸ ❼. صحیح / سنن نسائی: ۹۹۱ ✸ نبی ﷺ صبح کی نماز میں طوالِ مفصل عشاء کی نماز میں وسطِ مفصل اور مغرب کی نماز میں قصارِ مفصل پڑھتے تھے۔ (نسائی: ۹۸۳) طوالِ مفصل: ق سے البروج تک، وسطِ مفصل: الطارق سے البینۃ تک اور قصارِ مفصل: الزلزال سے الناس تک کو کہتے ہیں۔ (محمد عبداللہ رفیق)

نمازِ عشاء کی قرأت:

نمازِ عشاء میں ان سورتوں کی قرأت کرنا احادیث سے ثابت ہے۔

☆ والتّيْنِ والزَّيْتُوْنِ والشَّمْسِ وَضُحٰهَا

وَالضُّحٰى واللَّيْلِ اِذَا سَجٰى

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى

وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ، سورة العلق [1]

رکوع:

قرأت کرنے کے بعد رکوع جانا ہوتا ہے۔ رکوع جاتے وقت اللہ اکبر کہہ کر رفع الیدین کرنا سنت ہے۔

رفع الیدین

نماز میں چار مقامات پر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین صحیح ومتواتر احادیث سے ثابت ہے۔

۱۔ نماز کی ابتدا میں رفع الیدین ۲۔ رکوع سے پہلے رفع الیدین

۳۔ رکوع کے بعد رفع الیدین ۴۔ تیسری رکعت کے شروع میں رفع الیدین

رسول اللہ ﷺ کی مقدس سنتوں میں سے رفع الیدین بھی ایک سنت ہے۔ اس پر ذخیرہ احادیث میں مضبوط ومربوط اظہر من الشمس روشن دلائل موجود ہیں جنہیں کبھی بھی عصبیت پل بھر کے لیے بھی چندھیا نہیں سکتی۔ اس کے خلاف کسی ایک بھی صحیح یا حسن حدیث میں ترک رفع الیدین باصراحت ثابت نہیں ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر نماز میں رفع الیدین (سنت) کو بھی اجاگر رکھیں۔

---

[1]. صحیح بخاری: ۷۰۵، ۷۶۷، ۷۶۹ صحیح مسلم: ٤٦٥، ۷٦٥

امام علی بن عبداللہ المدینی (ثقہ امام اور امام بخاری کے استاد) نے رفع الیدین کی ایک حدیث کے بعد فرمایا: "حَقٌّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَّرْفَعُوْا اَيْدِيَهُمْ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ" اس حدیث کی بنا پر مسلمانوں پر یہ لازم ہے کہ وہ نماز میں رفع الیدین کریں۔ ❶

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"لَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ" اگر تم اپنے نبی ﷺ کی سنت کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ ❷

۱۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "ان رسول الله ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افتتح الصَّلٰوةَ وَإِذَا كَبَّرَ للركوع وَإِذَا رَفَعَ راسَهُ مِنَ الركوع رفعهما كَذٰلِكَ وَقَالَ: سمع الله لمن حمده، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ.

بلاشبہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے۔ اسی طرح جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے (تو بھی دونوں ہاتھ اٹھاتے) اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں تک اٹھاتے اور "سمع الله لِمَنْ حمدهٗ، رَبَّنَا لَكَ الحمد" کہتے۔ اور سجدوں میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ ❸

۲۔ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

صَلَّيْتُ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ فَكَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَإِذَا رَكَعَ وَ إِذَا رَفَعَ رَاسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَقَالَ ابو بكر صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَ إِذَا رَكَعَ و إِذَا رَفَعَ راسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ.

میں نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ وہ نماز کے شروع میں، رکوع سے پہلے

❶. جزء رفع اليدين للبخاری ❷. صحيح مسلم: ٦٥٤ ❸. صحيح البخاری، كتاب الاذان باب رفع اليدين فی التكبيرة الاولىٰ مع الافتتاح سواء؛ حديث نمبر ٧٣٥ و صحيح مسلم، كتاب الصلوٰة۔ باب استحباب رفع اليدين حذوا لمنكبين ...... حديث نمبر ٣٩٠

اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھ (کندھوں تک) اٹھاتے تھے اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی تو جب آپ ﷺ نماز شروع کرتے، رکوع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھاتے تو رفع یدین کرتے تھے۔ ❶

۳۔ سیدنا ابوحُمید رضی اللہ عنہ نے دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں فرمایا:

اَنَا اعلمکم بصلوٰۃ رسولِ اللّٰہِ ﷺ قالوا کیف؟ فو اللّٰہ ما کنت اقدمنا لہٗ صحبۃ ولا اکثرنا لہ تباعۃ قال: بل لاقبتہٗ قالوا فاذکر قال: کان اذَا قام الی الصَّلوٰۃِ رفع یَدَیْہِ وَاِذَا رَکَعَ وَ اِذَا رَفَعَ رَاسَہٗ من الرکوع و اِذا قَامَ مِنَ الرّکعتین فعل مثل ذلک.

میں تم سب میں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کو جانتا ہوں۔ انہوں نے کہا: کیسے؟ اللہ کی قسم! تو ہم سے پہلے (آپ ﷺ کا) صحابی نہیں بنا تھا اور نہ کوئی تو نے ہم سے زیادہ آپ ﷺ کی اتباع کی۔ (ابوحمید نے) جواب دیا کہ میں نے آپ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بیان کرو! (ابوحمید نے) کہا کہ آپ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو رفع الیدین کرتے، جب رکوع کرتے، جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوتے تو بھی اسی طرح (رفع یدین) کرتے تھے۔ ❷

۴۔ مشہور تابعی نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

اِنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ اِذَا دَخَلَ فِی الصَّلوٰۃِ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَ اِذَا رَکَعَ رَفَعَ یَدَیہ. وَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رفع یَدَیْہِ وَ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ رَفَعَ یَدَیْہِ وَرَفَعَ ذٰلِکَ ابن عمر اِلَی النَّبِیِّ ﷺ .

بلاشبہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ جب نماز میں داخل ہوتے (یعنی نماز شروع کرتے) تکبیر کہتے اور رفع یدین کرتے۔ جب رکوع جاتے تو رفع یدین کرتے۔ جب سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے تو

❶ صحیح / بیہقی ۲/۷۳ ❷ صحیح / جزء رفع الیدین للبخاری، ابن خزیمہ، ابن حبان

رفع یدین کرتے اور جب دو رکعتیں ادا کر کے (تیسری کے لیے) کھڑے ہوتے تو رفع یدین کرتے تھے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے مرفوع (یعنی ڈائریکٹ) نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔ ❶

۵۔ عبدربہ بیان کرتے ہیں کہ "رَایتُ اُمَّ الدَّرداءِ تَرْفَعُ یَدَیْھَا فِی الصَّلوٰۃ حَذْوَ منْکِبَیْھَا حِیْنَ تفتتح الصَّلوٰۃ وَحِین تَرْکَعُ وَ اِذَا قَالَ سمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَفَعَتْ یَدَیْھَا وَ قالت: رَبَّنَا لَکَ الحَمْدُ قال البخاری: ونساءُ بعض اصحاب النبی ﷺ ھُنَّ اعلم من کثیر ھو لآءِ حِیْنَ رفعن ایدیھن فی الصَّلوٰۃ.

میں نے سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ جب وہ نماز شروع کرتی تھیں تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں تک اٹھاتیں۔ جب وہ رکوع کرتیں (تو بھی) اور جب امام سَمِعَ اللّٰہ لمن حَمِدَہٗ کہتا تو وہ اپنے ہاتھ اٹھاتیں اور "رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ" کہتیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا: نبی ﷺ کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کی بعض بیویاں ان لوگوں سے زیادہ علم والی تھیں جو کہ نماز میں رفع یدین کرتی تھیں۔ ❷

۶۔ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کان یَرْفَعُ یَدَیْہِ اِذَا کَبَّرَ لِلصَّلوٰۃِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ وَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ وَ اِذَا رَفَعَ رَاسَہٗ مِن الرُّکُوْعِ وَ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ فَعَل مِثْلَ ذٰلِکَ.

یقیناً رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے اللہ اکبر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے۔ جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے، جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے اور جب دو رکعتوں سے اٹھتے (یعنی تیسری رکعت شروع کرتے) تو اسی طرح ہاتھ اٹھاتے تھے۔ ❸

شمس المحدثین سیدنا امام بخاری رحمہ اللہ اس کے بعد لکھتے ہیں کہ:

---

❶. صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب رفع الیدین اذا قام من الرکعتین، حدیث نمبر ۷۳۹ ❷. حسن/ جزء رفع الیدین للبخاری، تاریخ الکبیر ❸. حسن / جز رفع الیدین للبخاری، سنن ابی داؤد: ۷۴۴، صحیح / مسند احمد ۹۳/۱، حسن و صحیح / جامع ترمذی، کتاب الدعوات۔ باب الدعا و عند الافتتاح الصلوٰۃ باللیل

وَ كَذٰلِكَ يُرْوٰى عَنْ سبعة عشر نفسًا مِن اصحاب النبى ﷺ انهم كانوا يَرْفَعُوْنَ اَيْدِ يَهُمْ عِنْدَ الرُّكُوْعِ (وعِنْدَ الرَّفْعِ) مِنْهُمْ ...

''اور اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے سترہ (۱۷) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ وہ رکوع کے وقت (اور رکوع سے اٹھتے وقت) رفع یدین کرتے تھے۔ ان میں سے ابوقتادہ انصاری، ابو اسید الساعدی البدری، محمد بن مسلمہ البدری، سہل بن سعد الساعدی، عبداللہ بن عمر بن خطاب، عبد اللہ بن عباس بن عبدالمطلب الہاشمی، خادمِ رسول ﷺ انس بن مالک۔ ابوہریرہ دوسی، عبداللہ بن عمرو بن عاص، عبداللہ بن زبیر بن عوام القرشی، وائل بن حجر الحضرمی، مالک بن حویرث، ابوموسیٰ اشعری اور ابوحمید ساعدی انصاری (رضوان اللہ علیہم اجمعین) ہیں۔

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور حمید بن ہلال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

كان اصحاب رسول الله ﷺ يَرْفعون ايديهُمْ فَلَمْ يَسْتَثْنِ اَحَدًا دونَ احدٍ وَلَمْ يثبت عند اهل العلم عن احد من اصحاب النبى ﷺ انه لَمْ يَرفع يديه. و يُروٰى ايضاً عن عدة من اصحاب النبى ﷺ ما و صفنا و كذٰلك رويناه عن عدة من علماء مكة و اهل الحجاز والعراق والشام والبصرة واليمن و عدة من اهل خراسان منهم.

رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم رفع یدین کرتے تھے۔ تو اس (راوی) نے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک کو بھی مستثنیٰ نہیں کیا۔ اہلِ علم کے نزدیک نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک سے بھی یہ ثابت نہیں ہے کہ اس نے رفع یدین نہ کیا ہو اور نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک بڑی تعداد سے بھی رفع یدین مروی ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کر دیا ہے۔ اسی طرح مکہ، اہلِ حجاز، عراق، شام، بصرہ، یمن اور اہلِ خراسان کے علماء کی ایک بہت بڑی جماعت سے ہم نے اس مسئلے کو روایت کیا ہے ان میں سے......

اس کے بعد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان تابعین، تبع تابعین، محدثین اور دیگر جلیل القدر سلف

صالحین ودیگر علماءکرام سے رفع یدین کرنے کا حوالہ دیا ہے اور آخر میں لکھتے ہیں کہ:

''سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سیدنا علی بن عبداللہ، سیدنا یحیٰ بن معین، سیدنا (امام) احمد بن حنبل اور سیدنا اسحاق بن ابراہیم رحمہ اللہ **"یثبتون عامة هذه الاحادیث من رسول الله** ﷺ **ویرونها حقًا و هو لآءِ اهل العلم من اهل زمانهم"**۔ رسول اللہ ﷺ کی ان (رفع الیدین والی) احادیث کو ثابت اور حق سمجھتے تھے اور یہ لوگ اپنے زمانے کے اہل علم ہیں اور اسی طرح سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ ❶

۷۔ سیدنا عقبہ بن عامر (رسول ﷺ کے صحابی) رضی اللہ عنہ نے فرمایا: **اِذَا رَفَعَ یَدَیْهِ عند الرکوع و عند رفع راسه من الرکوع فله بکل اشارة عشر حسنات**۔ جب رکوع سے پہلے اور بعد رفع الیدین کیا جائے تو ہر اشارے کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ ❷

بمطابق مذکورہ بالا حدیث، نماز میں رفع الیدین کرنے والے کو صرف فرض نمازوں میں ہی چار سو تیس (۴۳۰) نیکیاں مل جاتی ہیں۔ نفلی نماز کے رفع الیدین مستزاد۔ (بے شک اللہ تعالیٰ بہت بڑا غنی ہے)۔ والحمدللہ۔

نبی ﷺ کی آخری زندگی میں اور آپ ﷺ کی وفات کے بعد رفع الیدین کا ذکر:

۱۔ ایک بار سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا: **"وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنِّیْ لَاَقْرَبُکُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰه ﷺ اِنْ کَانَتْ هٰذِهٖ لَصَلٰوتَهٗ حَتّٰی فَارَقَ الدُّنْیَا"**۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یقیناً تم سب لوگوں میں میری نماز آپ ﷺ کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے۔ آپ ﷺ کی یہی نماز تھی حتیٰ کہ آپ ﷺ دنیا سے چلے گئے۔ ❸

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی زندگی کے آخری دور یعنی ۷ھ غزوہ خیبر کے موقع پر آپ ﷺ کے پاس آئے اور مسلمان ہو کر آپ ﷺ کی خدمت میں ہی رہے۔ مذکورہ بالا حدیث سے معلوم

---

❶۔ جزء رفع الیدین للبخاری ❷۔ صحیح/ معرفة السنن والآثار للبیهقی)۔ (حسن/ المعجم الکبیر للطبرانی: ۲۹۷/۱۷ ❸۔ صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب یهوی بالتکبیر حین یسجد ۸۰۳، سنن نسائی جلد ۱، صفحه ۱۷۳، ح ۹۰۶

ہوا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی زندگی کے آخری ایام کی نمازوں کا طریقہ خوب جانتے تھے۔ اب دلچسپ بات یہ ہے کہ قسم کھا کر مسنون طریقہ نماز بیان کرنے والے صحابی کاتب حدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وفات النبی ﷺ کے بعد نماز میں رکوع کے وقت رفع الیدین کرتے تھے یا نہیں؟ تو اس سلسلے میں ایک بہت مشہور و معروف عالم تابعی سیدنا عطاء بن ابی رباح مکی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں۔

صَلَّيْتُ مَعَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فَكَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا كَبَّرَ وَاِذَا رَكَعَ (وَاِذَا رَفَعَ) ❋

میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی تو انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے جب اللہ اکبر کہا۔ جب رکوع کیا اور جب رکوع سے اٹھے۔ ❶

آپ ﷺ کی وفات کے بعد، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا نماز میں رکوع کے وقت رفع الیدین کرنا اور ان کے شاگرد تابعی کا روایت کرنا، ایک ٹھوس، سکہ بند اور زبردست دلیل ہے کہ رفع الیدین عند الرکوع حق ہے۔ متروک نہیں۔ لہٰذا نسخ کا شبہ اور مغالطہ مردود ٹھہرا۔ والحمدللہ۔

۲۔ ایک اور فیصلہ کن حدیث:

سیدنا وائل بن حُجر رضی اللہ عنہ حضر موت علاقے کے رہنے والے تھے۔ حضر موت سے مدینہ منورہ کا فاصلہ چھ مہینے کا سفر تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ یمن کے بہت بڑے بادشاہ تھے۔ اور بادشاہوں کی اولاد میں سے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کے آنے سے تین دن پہلے خوشخبری سنا دی تھی۔ ❷

ان کے قبول اسلام کے متعلق تاریخ کی کتب میں اس طرح آتا ہے کہ:

''غزوہ تبوک کے بعد ۹ ھ میں سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ مدینے میں مسلمان ہوئے''۔ ❸

نماز کے متعلق ان کی بیان کردہ حدیث درج ذیل ہے:

انه راى النبى ﷺ رفع يديه حين دخل فى الصَّلوٰة كبر، وصف همام حيالَ اُذنَيْهِ ثُمَّ التحف بثوبه ثُمَّ وضع يدهٗ اليُمنٰى عَلَى اليُسرٰى فَلَمَّا اراد ان

❋ بریکٹ والے الفاظ محولہ کتاب کے ایک دوسرے قلمی نسخے سے ہیں۔ جب کہ راوی ایک ہی ہے۔

❶ صحیح/ جزء رفع اليدين للبخارى ❷ كتاب الثقات لا بن حبان ❸ شرح عينى، عمدة القارى شرح بخارى، ج ٥، ص ٧٤، البدايه والنهايه

یرکع اخرج یدیه من الثوب ثمّ رفعهما ثُمّ کبر فرکع فلما قال سمع الله لمن حمده رفع یدیه فلما سجد سجد بین کفیه.

انہوں نے (خود) نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نماز میں داخل ہوئے (یعنی نماز شروع کی)، جب تکبیر کہی تو رفع یدین کیا۔ [اپنے کانوں کے برابر تک، بمطابق ہمام راوی] پھر کپڑا لپیٹ لیا اور دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور جب رکوع کا ارادہ کیا تو اپنے دونوں ہاتھ کپڑے سے نکالے اور رفع الیدین کیا پھر تکبیر کہی اور رکوع کیا اور "**سمع الله لمن حمده**" کہا۔ (رکوع سے کھڑے ہوئے) تو رفع الیدین کیا۔ تو جب آپ ﷺ نے سجدہ کیا تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ کیا۔ [1]

سیدنا وائل بن حُجر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس چند روز ٹھہرے اور تعلیم حاصل کرتے رہے پھر واپس اپنے علاقے حضرموت میں چلے گئے۔ اس کے بعد آئندہ سال ۱۰ھ میں دوبارہ پھر آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ جیسا کہ وہ خود بیان کرتے ہیں کہ:

ثُمَّ جِئتُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ زمانٍ فيه بَرْدٌ شَدِيْدٌ فَرَاَيْتُ النَّاسَ عَلَيْهِمْ جُلُّ الثياب تَحَرَّكَ اَيْدِيهِمْ تَحْتَ الثِّيَابِ

پھر میں ایک زمانہ بعد آپ ﷺ کے پاس آیا۔ ان دنوں شدید سردی تھی۔ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ ان کے اوپر موٹی چادریں تھیں، ان کے ہاتھ (رفع الیدین کے لیے) کپڑوں کے نیچے سے حرکت کرتے تھے۔ [2]

امام بخاری رحمہ اللہ اپنی جزء میں یہ حدیث لکھ کر یوں رقم طراز ہیں:

وَلَمْ يَسْتَثْنِ وائل من اصحاب النبی ﷺ احداً اذَا صَلَّوْا مَعَ النبی ﷺ انَّه لَمْ يَرْفَعْ يديه

سیدنا وائل (بن حجر) رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک کو بھی (آپ ﷺ

---

1. صحیح مسلم باب وضع یده الیُمنٰی علی الیُسری بعد تکبیرة الاحرام، حدیث نمبر ۴۰۱

2. صحیح / سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب رفع الیدین فی الصلاۃ ۷۲۷

کے طریقے سے) مستثنیٰ نہیں کیا کہ جب وہ سب (صحابہ رضی اللہ عنہم) نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے اور کوئی (ایک بھی ایسا صحابی نہیں تھا جو) رفع الیدین نہ کرتا ہو۔ ❶

خلاصہ:

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ رفع الیدین والی یہ حدیث ۱۰ھ کی ہے جبکہ ۱۱ھ کے تیسرے مہینے یعنی ربیع الاوّل میں آپ ﷺ دنیا سے رحلت فرما گئے۔

ذخیرہ احادیث میں حیاتِ نبوی ﷺ کے اس زمانے میں رفع الیدین عندالرکوع کے ترک ونسخ پر کوئی ایک بھی حدیث باسند صحیح کہیں بھی نہیں ہے۔۔

۳۔ **عن ابی قلابة انه رای مالِكَ بن الحويرث اِذَا صَلّٰى كَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَاسَهٗ مِنَ الركوع رَفَعَ يَدَيْهِ وَحدَّث اَنَّهٗ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ هٰكَذَا.**

ابو قلابہ (تابعی) فرماتے ہیں کہ سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ جب نماز پڑھتے تو تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے اور جب رکوع کرتے تو رفع الیدین کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔ ❷

رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کے صحابی سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کو نماز میں عندالرکوع (رکوع کرتے وقت) رفع الیدین کرتے ہوئے ابوقلابہ (تابعی) نے دیکھا۔

سیدنا مالک بن حویرث (ابوسلمان) ۹ھ میں آپ ﷺ کے پاس آ کر مسلمان ہوئے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ رقم طراز ہیں: ”**مالك بن الحويرث قدم المدينة حين التجهز للتبوك فاقامه عنده عشرين ليلة**“ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ (بنولیث کے وفد میں) غزوہ تبوک (۹ھ) کی تیاری کے وقت آئے اور آپ ﷺ کے پاس بیس (۲۰) راتیں ٹھہرے۔ ❸

---

❶. جز رفع الیدین للبخاری ❷. صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب رفع الیدین اذا کبر واذا رکع واذا رَفَعَ حدیث ۷۳۷، و صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ۔ باب استحباب رفع الیدین...... حدیث: ۳۹۱ ❸. فتح الباری، جلد۲، ابن سعد

رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے آخری دور (یعنی ۹ھ) میں اسلام قبول کرنے والا صحابی، نبی ﷺ سے دین کے مسائل سیکھ کر واپس اپنے علاقے میں چلا گیا۔ اور آپ ﷺ کی وفات کے بعد بھی نماز میں رکوع کے وقت رفع الیدین کرتا تھا اور نبی ﷺ کا حوالہ دے کر یہ مسئلہ بیان کرتا تھا۔

نادانوں کے الجھائے ہوئے مسائل کی گتھیوں سے مسئلہ رفع الیدین عند الرکوع کا ثبوت نکھر کے سامنے آ گیا۔ جس کا متروک و منسوخ ہونا کسی بھی صحیح حدیث سے، کہیں بھی ثابت نہیں۔

رفع الیدین کی احادیث کی تعداد ٭

نمبر شمار	کتب	تعداد	نمبر شمار	کتب	تعداد
1	صحیح بخاری	5	26	شعار اصحاب الحدیث للحاکم	1
2	صحیح مسلم	6	27	معرفۃ السنن والآثار للبیہقی	کم از کم 71
3	جامع ترمذی	1	28	مسند ابی بکر	1
4	سنن ابی داؤد	9	29	مسند الفاروق	1
5	سنن ابن ماجہ	7	30	معانی الآثار للطحاوی	کم از کم 9
6	سنن نسائی	20	31	التمہید لابن عبدالبر	کم از کم 71
7	موطا امام مالک (روایۃ ابن القاسم)	1	32	مسند الرویانی	کم از کم 2
8	صحیح ابن حبان	6	33	مسند الشاہین	کم از کم 5
9	حمیدی	2	34	معجم الکبیر للطبرانی	کم از کم 26
10	ابن ابی شیبہ	11	35	التحقیق لابن جوزی	5
11	مسند شافعی	1	36	المحلی لابن حزم	کم از کم 8
12	شرح السنہ للبغوی	6	37	الاوسط لابن المنذر	12

٭ تسهيل الوصول الى تخريج و تعليق صلاة الرسول، ص ۱۹۷

13	دار قطنی	18	38	حلیۃ الاولیاء	3
14	صحیح ابن الجارود	5	39	مسند ابن الجعد	1
15	ابو عوانہ	8	40	مسائل امام احمد	3
16	جزء رفع الیدین للبخاری	43	41	السنن الصغیر للبیہقی	4
17	موطا امام محمد	1	42	تاریخ بغداد	کم از کم 8
18	عبد الرزاق	7	43	کامل ابن عدی	1
19	صحیح ابن خزیمہ	13	44	مناقب الشافعی	1
20	احمد	23	45	مسند السراج قلمی	کم از کم 11
21	ابو داؤد طیالسی	2	46	المستخرج لابی نعیم الاصبہانی	8
22	بیہقی	38	47	فوائد السراج قلمی	21
23	دارمی	5	48	معجم السفر للسلفی	1
24	السنن الکبریٰ	کم از کم 6	49	معجم ابن العربی	4
25	مسند ابی یعلی	کم از کم 6	50	المعجم الاوسط للطبرانی	3

شبہات واعتراضات:

اثبات رفع الیدین عند الرکوع سے انکار کی اصل وجہ ''نظریہ تقلید'' ہے۔ جب نظریہ تقلید سے محبت کی شدت اتباع واطاعت رسول ﷺ کی حد سے بھی گزر جاتی ہے تو تاویل وتلبیس اور چونکہ وچنانچہ کی کج رویاں رونما ہونے لگتی ہیں اور یہی چیزیں من گھڑت روایات کی بنیاد بن گئیں۔

رفع الیدین عند الرکوع سے انکار کرنے والے حضرات وتروں کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھنے کے لیے جو رفع الیدین کرتے ہیں اس کا ثبوت نبی ﷺ کی آخری زندگی میں (نہ سہی تو چلو ساری زندگی میں سے بھی) ابھی تک باسند صحیح ثابت نہیں کر پائے۔ افسوس! رکوع والا ثابت شدہ رفع الیدین نہ کرنا اور دعائے قنوت کے لیے من گھڑت رفع الیدین پر عمل پیرا ہونا، چہ معنیٰ دارد؟

اعتراض نمبر ۱

نبی ﷺ کے پیچھے بعض لوگ بغلوں میں بت رکھ کر نماز پڑھنے کے لیے آجاتے تھے تو رفع الیدین سے وہ بت گرا دیتے تھے۔

جواب: یہ ایک بہت بڑا کالا جھوٹ ہے اور سنت رسول ﷺ کی توہین ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ کذبا عَلَیَّ لیس ککذب علی احد، من کذب عَلَیَّ متعمدا فلیتبوّا مقعدہ من النار.

مجھ پر جھوٹ بولنا کسی دوسرے آدمی پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے۔ جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا تو وہ اپنا ٹھکانا (جہنم کی) آگ میں بنا لے۔ [1]

☆ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

اِنّ الذی یکذب عَلَیَّ یبنی له بیت فی النار.

جو شخص مجھ پر جھوٹ بولتا ہے تو اس کے لیے (جہنم کی) آگ میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے۔ [2]

☆ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من روی عنی حدیثا وھو یری انّه کذب فھو احد الکاذبین.

جس نے میری طرف سے ایک حدیث بیان کی اور وہ جانتا ہو کہ یہ روایت جھوٹی ہے تو یہ شخص جھوٹوں میں سے ایک ہے۔ [3]

اعتراض نمبر ۲

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ میں تمھیں دیکھتا ہوں کہ تم اپنے ہاتھ اٹھاتے ہو جیسے شریر گھوڑوں کی دُمیں ہوتی ہیں۔ نماز میں سکون اختیار کیا کرو۔ [4]

---

[1]. صحیح بخاری: ۱۲۹۱ [2]. صحیح/مسند احمد ۲/۲۲ ح ۴۷۴۲ [3]. صحیح/مسند علی بن الجعد: ۱۴۰، صحیح مسلم: [4]. صحیح مسلم جلد ۱، ص ۱۸۱، ۴۳۰

جواب: جس طرح قرآن مجید کی آیات ایک دوسری کی وضاحت کرتی ہیں اسی طرح ایک حدیث دوسری حدیث کی وضاحت کرتی ہے۔ صحیح مسلم میں اسی حدیث کے فوراً بعد اسی راوی سے مروی حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

''سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نماز کے آخر میں سلام پھیرتے تو اپنے ہاتھوں کے ساتھ دونوں طرف اشارہ بھی کرتے تھے۔ اس لیے نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے ہاتھوں کو بگڑے ہوئے گھوڑوں کی دموں کی مانند کیوں حرکت دیتے ہو تمھیں تو اتنا ہی کافی ہے کہ تم (قعدہ میں) اپنی ران پر ہاتھ رکھے ہوئے اپنے بھائی کی جانب دائیں اور بائیں جانب منہ کر کے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا کرو۔ ❶

صحیح مسلم میں ان تین روایتوں پر یہ عنوان قائم ہے۔

باب الامر بالسکون فی الصلاۃ والنھی عن الاشارۃ بالید و رفعھا عند السلام

اس بات کا بیان کہ نماز میں سکون اختیار کرنے کا حکم ہے اور ہاتھ کے ساتھ اشارہ کرنے اور سلام کے وقت سے اٹھانے سے روکا گیا ہے۔

یہ روایت صحیح مسلم، سنن نسائی، سنن ابی داؤد اور بیہقی وغیرہ میں بھی مذکور ہے اور ہر جگہ ''سلام کے بیان'' کے تحت ہی مذکور ہے۔ لیکن کسی بھی محدث نے اس حدیث پر رفع الیدین نہ کرنے کا باب نہیں قائم کیا کیونکہ اس کا تعلق صرف سلام پھیرنے کے وقت ہاتھ اٹھانے کے ساتھ ہے اور مسند احمد میں اسی راوی سے مذکور اس حدیث میں یہ وضاحت بھی ملتی ہے کہ ''**وھم قعود**'' اور وہ بیٹھے ہوتے تھے۔ ❷

اگر معترضین اس حدیث سے منع رفع الیدین عند الرکوع اخذ کرتے ہیں تو پھر وہ تکبیر تحریمہ، نماز عیدین میں بھی ہاتھ نہ اٹھائیں اور نماز وتر میں دعاءِ قنوت کے وقت کا (من گھڑت) رفع الیدین بھی چھوڑ دیں۔

بعض لوگ ان احادیث کو دو الگ الگ واقعات میں تقسیم کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر بے سود۔

اعتراض نمبر۳

سنن ترمذی و سنن ابوداؤد میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں رفع الیدین

❶. صحیح مسلم جلد ۱، حدیث ۴۳۱، ۴۳۲ ❷. صحیح /مسند احمد، ج ۵، ص ۹۳

صرف ایک مرتبہ کرنے کا ذکر ہے۔

جواب: سنن ترمذی (ح ۲۵۷) میں مذکورہ روایت علت قادحہ کے ساتھ معلول ہے اور سنداً ومتناً دونوں طرح سے ضعیف ہے۔ امام ابوداؤد اس حدیث کے بعد لکھتے ہیں: **لیس هو بصحیح علی هذا اللفظ** یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ صحیح نہیں ہے۔ (مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو، نور العینین فی مسئلۃ رفع الیدین ص ۱۲۹)

۱۔ شیخ الاسلام المجاہد الثقہ عبداللہ بن مبارک (متوفی ۱۸۱ھ) نے کہا "**لم یثبت حدیث ... ابن مسعود**" ابن مسعود کی (طرف منسوب یہ) حدیث ثابت نہیں ہے۔ ❶

۲۔ الامام الشافعی (متوفی ۲۰۴ھ) نے ترک رفع الیدین کی احادیث کو رد کر دیا کہ یہ ثابت نہیں ہیں۔ ❷

۳۔ احمد بن حنبل (متوفی ۲۴۱ھ) نے اس حدیث پر کلام کیا۔ ❸

۴۔ ابوحاتم الرازی (۲۷۷ھ) نے کہا "هذا خطا...... یہ حدیث خطا ہے...... ❹

۵۔ الامام الدارقطنی (متوفی ۳۸۵ھ) نے اسے غیر محفوظ قرار دیا۔ ❺

۶۔ حافظ ابن حبان (متوفی ۳۵۴ھ) نے (کتاب) الصلوٰۃ میں کہا: "**هو فی الحقیقة اضعف شیء یعول علیه لانَّ لَهُ عللاً تبطله**" یہ روایت حقیقت میں سب سے زیادہ ضعیف ہے کیونکہ اس کی علتیں ہیں جو اسے باطل قرار دیتی ہیں۔ ❻

۷۔ امام ابو داؤد السجستانی (متوفی ۲۷۵ھ) نے کہا: "**ولیس هو بصحیح علی هذا اللفظ**" یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ صحیح نہیں ہے۔ ❼

"چودھویں صدی میں بعض لوگوں نے امام ابوداؤد کی اس حدیث پر جرح کا انکار کیا ہے اور صاحب مشکوٰۃ کے بعض اوہام جمع کر کے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ ابوداؤد سے اس قول کا انتساب بھی

---

❶. سنن ترمذی ۱/ ۵۹، ح ۲۵۶، واسنادهٔ صحیح ❷. کتاب الام ج۷ ص ۲۰۱.........

❸. جزء رفع الیدین ۳۲...... ❹. علل الحدیث ۱/۹۶، ح ۲۵۸ ❺. دیکھیے العلل للدارقطنی. ج۵، ص ۱۷۳، مسئلہ ۸۰۴ ❻. التلخیص الحبیر ۱/۲۲۲، ح ۳۲۸، البدر المنیر ۳/۴۹۴ ❼. سنن ابی داؤد۔ نسخہ حمصیة، ج۱، ص۴۷۸، ح ۷۴۸.........

ان کا وہم ہے حالانکہ درج ذیل علماء نے اس قول کو امام بوداؤد سے منسوب کیا ہے"۔

اس کے بعد محققِ اسلام حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ نے بیس (۲۰) ثقہ آئمہ ومحدثین کے بالتفصیل صحیح حوالے دے کر ثابت کیا ہے کہ یہ قول امام ابوداؤد کا ہے اور اسی حدیث پر ہے۔ ہم (طوالت کے خوف سے) صرف ان کے اسماء کے تذکرہ پر اکتفا کرتے ہیں)۔

(۱) ابن الجوزی (متوفی ۵۹۷ھ) (۲) ابن عبدالبر الاندلسی (متوفی ۴۶۳ھ)

(۳) ابن عبدالہادی (متوفی ۷۴۴ھ) (۴) ابن حجر العسقلانی (متوفی ۸۵۲ھ)

(۵) ابن الملقن (۶) ابن القطان الفاسی

(۷) شمس الحق عظیم آبادی (متوفی ۱۳۲۹ھ) (۸) یحییٰ بن آدم (متوفی ۲۰۳ھ)

(۹) ابوبکر احمد بن عمر (و) البزار (متوفی ۲۹۲) (۱۰) محمد بن وضاح (متوفی ۲۸۹ھ)

(۱۱) امام بخاری (متوفی ۲۵۶ھ) (۱۲) ابن القطان الفاسی (متوفی ۶۲۸ھ)

(۱۳) عبدالحق الاشبیلی (۱۴) ابن الملقن (متوفی ۸۰۴ھ)

(۱۵) الحاکم (متوفی ۴۰۵ھ) (۱۶) النووی (متوفی ۶۷۰ھ)

(۱۷) الدارمی (متوفی ۲۸۰ھ) (۱۸) البیہقی (متوفی ۴۵۸ھ)

(۱۹) محمد بن نصر المروزی (متوفی ۲۹۴ھ) (۲۰) ابن قدامہ المقدسی (۶۲۰ھ)

"یہ سب امت مسلمہ کے مشہور علماء تھے ان کا اس روایت کو متفقہ طور پر ضعیف ومعلول قرار دینا ترمذی وابن حزم کی تصحیح پر ہر لحاظ سے مقدم ہے۔ لہٰذا یہ حدیث بلاشک وشبہ ضعیف ہے"۔ ❶

اعتراض نمبر ۴

سنن ابی داوٗد میں سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں بھی رفع الیدین نہ کرنے کا ذکر "ثُمَّ لا یعود" کے ساتھ آتا ہے۔

جواب: سنن ابی داوٗد اور معانی الآثار کی اس روایت کا مرکزی راوی "یزید بن ابی زیاد القرشی الہاشمی الکوفی" ہے یہ شیعہ تھا، اس لیے ضعیف ہے۔ اور ثم لا یعود (پھر آپ ﷺ رفع الیدین

❶ ملخص از نور العینین فی مسئلہ رفع الیدین از حافظ زبیر علی زئی، ص ۱۳۰ تا ۱۳۴

نہیں کرتے تھے)'' کے الفاظ اس نے خود گھڑے تھے اس روایت کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اجماع ہے۔

اعتراض نمبر ۵

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔

جواب: سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''جزء رفع الیدین'' میں صحیح حدیث (نمبر ۲۱) پیش کر کے ثابت کیا ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بوقت رکوع رفع الیدین کرتے تھے۔ ابوحمزہ (عمران بن ابی عطاء الاسدی، تابعی) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''رَاَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَرْفَعُ یَدَیْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ'' میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ شروع نماز، رکوع سے پہلے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے تھے۔ [1]

☆ طاؤس (تابعی) فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو نماز میں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ [2]

رہا ان کی طرف منسوب وہ قول جو ''تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہ'' نامی کتاب میں مذکور ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تفسیر سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے باسند صحت ثابت ہی نہیں۔ بلکہ ان کی طرف جھوٹی نسبت کی گئی ہے۔ کیونکہ اس کا مرکزی راوی محمد بن السائب الکلبی متروک اور کذاب ہے، اس تفسیر کا دوسرا راوی ابوصالح ضعیف اور مدلس ہے اور تیسرا راوی محمد بن مروان السدی الصغیر بھی کذاب اور متروک ہے۔ [3]

جب اس کتاب کا وجودِ نسبتی ہی سنداً ضعیف ہے تو رفع الیدین نہ کرنے کا قول بالاولیٰ ضعیف شمار ہوگا۔

تنبیہ

علمائے اہل السنۃ والجماعۃ نے رفع الیدین کے اثبات میں متعدد کتابیں اور رسالے تصنیف

---

❶. حسن/مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۱، ص ۲۳۵ ح ۲۴۳۱ ❷. صحیح/جزء رفع الیدین

❸. بتحقیق حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ

کیے ہیں کسی نے بھی رفع الیدین کے خلاف یا انکار میں کوئی کتاب یا رسالہ نہیں لکھا۔

بعض جہمیہ، مرجۃ اور اہل الرائے نے عصر جدید میں رفع الیدین کی سنت کے خلاف بعض کتابیں لکھ ماری ہیں مگر بحمداللہ علمائے اہل السنۃ والجماعۃ (اور دیگر علماء) ان کی تدلیسات و اغلوطات سے مسلسل پردہ اٹھا رہے ہیں۔ ❶

مزید تحقیق کے لیے ان (اردو) کتابوں کا مطالعہ نہایت مفید ہے۔

۱۔ امام بخاری کی کتاب ''جزء رفع الیدین'' کا اردو ترجمہ: از حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ

۲۔ نور العینین فی مسئلۃ رفع الیدین (اردو): از حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ

۳۔ التحقیق الراسخ فی ان احادیث رفع الیدین لیس لھا ناسخ (مسئلہ رفع الیدین پر محققانہ نظر) از شیخ الاسلام حافظ محمد گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ انسائیکلوپیڈیا آف اثبات رفع الیدین از مولانا خالد گرجاکھی

۵۔ رفع الیدین اور آمین از مولانا عبداللہ محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ جلاء العینین از الاستاذ بدیع الدین راشدی رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ 12 مسائل از حکیم عبدالرحمان خلیق

۸۔ مسئلہ رفع الیدین (تحریری مناظرہ) از حافظ عبدالمنان نورپوری حفظہ اللہ

۹۔ مسئلہ رفع الیدین پر مقالہ از مولانا فاروق اصغر صارم رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۔ مسئلہ رفع الیدین پر ایک نئی کاوش کا تحقیقی جائزہ از مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

۱۱۔ مسئلہ رفع الیدین مع آمین بالجہر از مولانا رحمت اللہ ربانی حفظہ اللہ

۱۲۔ حصول الفلاح برفع الیدین وعندالافتتاح وبعدالافتتاح از مولانا حافظ محمد ایوب صابر

۱۳۔ الرسائل از عبدالرشید انصاری

۱۴۔ شمس الضحیٰ بجواب نور الصباح فی اثبات رفع الیدین بعدالافتتاح از حکیم محمود سلفی رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۔ آمین، رفع الیدین از مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

---

❶ . نور العینین ص ۵۷

۱۶۔ ضربِ حدیدی از مولانا ابوالحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ

۱۷۔ مسئلہ رفع الیدین از ابو محمد عبدالقادر بن حبیب اللہ۔ اردو ترجمہ: مولانا محمد خالد سیف

رکوع کا طریقہ:

رکوع اطمینان سے ادا کرنا چاہیے۔

☆ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو (نماز پڑھتے ہوئے) دیکھا جو رکوع وسجود مکمل ادا نہیں کر رہا تھا تو اس سے کہا کہ تو نے تو نماز ہی نہیں پڑھی۔ اگر تو مر گیا تو اس طریقے پر نہیں مرے گا جس پر اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمد ﷺ کو پیدا کیا۔ ❶

☆ آپ ﷺ (رکوع میں) اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھتے تھے پھر اعتدال (سے رکوع) کرتے اپنے سر کو نہ (زیادہ) جھکاتے اور نہ ہی زیادہ اونچا رکھتے۔ ❷

☆ بلاشبہ نبی ﷺ جب رکوع میں ہوتے تو اپنی (ہاتھوں کی) انگلیاں کھلی رکھتے تھے۔ ❸

☆ جب آپ ﷺ رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں سے اپنے گھٹنے مضبوطی سے پکڑتے پھر اپنی کمر جھکاتے (اور سر کے برابر کرتے)۔ ❹

☆ آپ ﷺ کا سر نہ تو (پشت سے) اونچا ہوتا اور نہ (پشت سے) نیچے ہوتا۔ ❺

☆ آپ ﷺ نے رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے جیسا کہ آپ ﷺ نے انہیں پکڑ رکھا ہے اور دونوں ہاتھ کمان کی ڈوری کی طرح تان کر اپنے پہلوؤں سے دور رکھتے تھے۔ ❻

رکوع کی دعائیں:

☆ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رکوع میں یہ دعا پڑھتے تھے۔ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" میرا رب (ہر عیب سے) پاک ہے، بہت عظمت والا ہے۔ ❼

☆ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع کرتے تو "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" (کم از کم) تین مرتبہ پڑھتے تھے۔ ❽

---

❶. صحیح بخاری ❷. صحیح/سنن ابی داؤد ۷۳۰ ❸. صحیح/مستدرك حاكم، سنن ابی داؤد ❹.صحیح بخاری ۸۲۸ ❺.صحیح مسلم۴۹۸ ❻.حسن/سنن ابی داؤد ۷۳۴ ❼.صحیح مسلم: ۷۷۲ ❽. حسن/سنن ابن ماجه: ۸۹۰

☆ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص رکوع کرے اور اپنے رکوع میں تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" کہے تو اس کا رکوع پورا ہو گیا۔ اور یہ کم از کم تعداد ہے۔ ❶

☆ نبی ﷺ رکوع میں یہ دعا تین مرتبہ پڑھتے تھے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

اللہ پاک ہے اور اس کی تعریف کے ساتھ (ہم اس کی پاکی بیان کرتے ہیں)۔ ❷

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز سے عمر بن عبدالعزیز کی نماز جس قدر مشابہت و مطابقت رکھتی تھی اتنی کسی دوسرے کی نہیں۔ ہم نے ان کے رکوع و سجود کا اندازہ لگایا تو وہ دونوں دس (۱۰) تسبیحات کہنے کے برابر تھے۔ ❸

نوٹ: رکوع و سجود میں تین مرتبہ سے زیادہ طاق و جفت کا خیال رکھ کر تسبیحات پڑھنا باسند صحیح ثابت نہیں ہے۔

۳۔ درج ذیل دعاؤں میں سے کوئی بھی دعا ایک مرتبہ یا بار بار (کئی مرتبہ) پڑھیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ اپنے رکوع و سجود میں یہ دعا بکثرت پڑھتے تھے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ.

اے ہمارے اللہ، اے ہمارے رب جی! تو پاک ہے اور تیری حمد کے ساتھ۔ اے اللہ! مجھے بخش دے۔ ❹

۴۔ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.

اے اللہ! تو پاک ہے اور تیری حمد کے ساتھ، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ ❺

۵۔ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَآئِكَةِ وَالرُّوْحِ.

فرشتوں اور روح الامین (جبریل علیہ السلام) کا رب پاک ہی پاک ہے۔ ❻

---

❶. صحیح/ جامع ترمذی۔ ابواب الصلاۃ۔ باب ماجاء فی التسبیح فی الرکوع والسجود، سنن ابی داؤد، ۸۸۶ ❷. صحیح/سنن ابی داؤد: ۸۸۵❸. حسن/سنن نسائی ❹. صحیح بخاری، کتاب الاذان: ۷۹۴، ۸۱۷، ۴۲۹۳❺. صحیح مسلم: ۴۸۵❻. صحیح مسلم: ۴۸۷

۶۔ سُبْحَانَ ذِیْ الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ.

میرا اللہ پاک ہے جو بارعب طاقت والا، عظیم الشان بادشاہی والا بلند کبریائی والا اور بڑی عظمت والا ہے۔ ❶

۷۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَکَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ.

اے اللہ! میں نے تیرے ہی آگے رکوع کیا۔ میں تجھ پر ایمان لایا اور تیرا مطیع ہوا، میرا سننا اور دیکھنا، میرا دماغ، ہڈیاں اور اعصاب (پٹھے) تیرے آگے (سب کے سب) خشوع مند ہوگئے ہیں۔ ❷

بدترین چور:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بدترین چور، نماز کا چور ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! نماز کی چوری کس طرح؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا یُتِمُّ رُکُوْعَھَا وَلَا سُجُوْدَھَا

نماز کا چور وہ ہے جو رکوع اور سجود کو پورا نہیں کرتا۔ ❸

رکوع میں شامل ہونے والے کی رکعت نہیں:

رکعت پانے کی غرض سے دوڑ کر رکوع میں شامل ہونا منع ہے۔ قیام تو گزر ہی گیا اس لیے یہ رکعت تو بعد میں ادا کرنا ہوگی کیونکہ سورۃ الفاتحہ پڑھنے کے بغیر رکعت شمار نہیں ہوتی۔

☆ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "لَا یَرْکَعَنَّ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَقْرَاَ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ قال وَکَانَتْ عَائِشَۃُ رضی اللہ عنہا تقول ذلك" تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک قطعاً رکوع نہ کرے حتیٰ کہ وہ سورۃ الفاتحہ پڑھ لے (راوی) نے کہا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی یہی فرمایا کرتی تھیں۔ ❹

---

❶. صحیح/سنن ابو داؤد: ۸۷۳، سنن نسائی: ۱۰۵۰ ❷. صحیح مسلم: ۷۷۱ ❸. صحیح/موطا امام مالك ۱۶۷/۱ ❹. صحیح/جزء القرأۃ للبخاری

☆ سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ نماز میں شامل ہوئے تو اس وقت آپ ﷺ رکوع میں تھے۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے صف میں پہنچنے سے پہلے ہی رکوع کر لیا اور اسی حالت میں چل کر صف میں شامل ہو گئے۔ نبی کریم ﷺ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ" اللہ تیرا شوق زیادہ کرے لیکن آئندہ اس طرح نہ کرنا۔ ❶

رکوع اور سجدے میں تلاوت کرنا:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "اَلَا اِنِّی نُهِیْتُ اَنْ اَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا" آگاہ رہو! بلاشبہ مجھے رکوع اور سجدے کی حالت میں قرآن پڑھنے سے روکا گیا ہے۔ ❷

رکوع سے کھڑے ہونا:

☆ رسول اللہ ﷺ رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے تھے۔ ❸

☆ آپ ﷺ رکوع سے اٹھتے ہوئے کہتے "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه" اللہ نے اسے سن لیا جس نے اس کی حمد بیان کی۔ ❹

نوٹ: امام کے ساتھ مقتدی بھی "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه" کہے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب امام "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه" کہے تو تم کہو "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" ❺

اس حدیث سے کوئی شخص یہ قطعاً نہ سمجھے کہ امام "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" نہ کہے اور مقتدی "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه" نہ کہے۔ ہرگز نہیں، کیونکہ عدمِ ذکر نفی ذکر کی دلیل نہیں ہوتا۔

---

❶. صحیح مسلم، صحیح بخاری: ۷۸۳ ❷. صحیح مسلم ۴۷۹ ❸. صحیح بخاری ۷۳۵، صحیح مسلم ۳۹۰ ❹. صحیح بخاری ۷۹۶ و صحیح مسلم ۴۷۶ ❺. صحیح بخاری ۸۰۳

قومہ:

"سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه" کہہ کر تھوڑی دیر کے لیے سیدھا کھڑے ہو جانے کو "قومہ" کہتے ہیں۔

قومہ میں ہاتھ باندھنا یا چھوڑنا:

یعنی رکوع کے بعد ہاتھ باندھنا یا کھلے چھوڑ دینا* اس کے متعلق استاذ الاساتذہ حافظ عبدالمنان نور پوری حفظہ اللہ رقم طراز ہیں:

"ہاتھوں کو چھوڑنا، نہ باندھنا اصل ہے، رکوع سے پہلے ہاتھ باندھنے کی دلیل آ گئی ہے اس لیے ہم رکوع سے پہلے ہاتھ باندھتے ہیں۔ رکوع کے بعد ہاتھ باندھنے کی دلیل نہیں آئی اس لیے ہم رکوع کے بعد ہاتھ نہیں باندھتے"۔ ❶

☆ رکوع کے بعد ہاتھ باندھنا یا چھوڑنا، کے متعلق امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا "ارجو أن لا يضيق ذٰلِكَ ان شاء الله" مجھے امید ہے کہ اس (مسئلے) کے متعلق کوئی تنگی نہیں ہے۔ ان شاءاللہ ❷

قومہ کی دعائیں

رسول اللہ ﷺ رکوع مکمل کرنے کے بعد اطمینان سے کھڑے ہو جاتے اور دعا پڑھتے تھے۔

---

* یہ ایک اجتہادی مسئلہ ہے۔ شیخ العرب والعجم سید بدیع الدین راشدی سندھی رحمہ اللہ نے رکوع کے بعد قیام میں ہاتھ باندھنے کے متعلق ایک رسالہ "زيادة الخشوع بوضع اليدين فى القيام بعد الركوع" لکھا جبکہ آپ کے بڑے بھائی مولانا سید محب اللہ شاہ راشدی صاحب نے بعد از رکوع ہاتھ کھلے چھوڑ دینے پر تحقیق پیش کی۔ ہاتھ کھلے چھوڑ دینے کے متعلق حافظ عبداللہ صاحب محدث روپڑی رحمہ اللہ نے "ارسال اليدين بعد الركوع" (یعنی رکوع کے بعد ہاتھ کھلے چھوڑ دینا) کتابچہ لکھا اور بشیر احمد حسیم نے "رکوع کے بعد ہاتھ باندھنے کا فتنہ" کے نام سے کتابچہ لکھ کر ہاتھ کھلے چھوڑنا ثابت کیا ہے۔ مولانا عبداللہ بہاولپوری رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۹۱ء) نے "مايجوز فى القيام بعد الركوع وضع اليدين ام ارسال اليدين" کتابچہ لکھا۔ اور اس عنوان پر سعودی عرب کے عظیم عالم دین شیخ ابن باز کا رسالہ بھی قابل مطالعہ ہے۔ ❶. احکام و مسائل جلد ۲، ص ۲۳۹ ❷. مسائل احمد، رواية صالح بن احمد بن حنبل: ٦١٥

☆ سیدنا ابو حمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”فَاِذَا رَفَعَ رَاسَهٗ اِسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهٗ“

جب آپ ﷺ اپنا سر مبارک (رکوع سے) اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے حتیٰ کہ پیٹھ کا ہر جوڑ اپنی جگہ پر آ جاتا تھا۔ ❶

☆ سیدنا ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”كَانَ اَنَسٌ يَنْعَتُ لَنَا صَلٰوةَ النبی ﷺ فَكَانَ يُصَلِّي فَاِذَا رَفَعَ رَاسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَامَ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ نَسِيَ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے رسول اللہ ﷺ کی نماز بیان کرتے تو وہ نماز پڑھ کر وضاحت کرتے۔ جب وہ رکوع سے اپنے سر کو اٹھاتے اور کھڑے ہو جاتے (وہ اتنی دیر تک کھڑے رہتے) حتیٰ کہ ہم کہتے کہ وہ (سجدے میں جانا) بھول گئے ہیں۔ ❷

☆ حالتِ قومہ میں آپ ﷺ سے درج ذیل دعائیں پڑھنا ثابت ہے۔ لہٰذا ان میں سے کوئی بھی دعا پڑھی جا سکتی ہے۔

۱۔ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

اے ہمارے رب! حمد (سب کی سب) تیری ہی ہے۔ ❸

۲۔ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ❹

۳۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ❺

۴۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ ❻

۵۔ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ۔ اے ہمارے رب جی! اور لاتعداد پاکیزہ اور بابرکت حمد و ستائش فقط تیرے ہی لیے ہیں۔ ❼

سیدنا رفاعہ بن رافع الزرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

ہم ایک دن نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا

---

❶. صحیح بخاری: ۸۰۰ ❷. صحیح بخاری: ۸۰۰ ❸. صحیح بخاری: ۷۸۹ ❹. صحیح بخاری: ۸۰۳، صحیح مسلم: ۴۱۱ ❺. صحیح بخاری: ۷۹۶، صحیح مسلم: ۴۱۴ ❻. صحیح بخاری: ۷۹۵ ❼. صحیح بخاری: ۷۹۹

تو فرمایا: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ''تو آپ ﷺ کے پیچھے ایک شخص نے کہا: ''رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ''۔ جب آپ ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو فرمایا کہ یہ کلمات کہنے والا کون تھا؟ اس شخص نے کہا کہ ''وہ میں تھا'' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رَأَيْتُ بِضْعَةً وَّثَلَاثِيْنَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا اَوَّلَ۔ میں نے تیس (۳۰) سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ جلدی جلدی لپک رہے تھے کہ کون ان میں سب سے پہلے اس کو (ثواباً) لکھتا ہے۔ ❶

☆ ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کئی فرشتے زمین پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کی تلاش میں چل پھر رہے ہوتے ہیں۔ مذکورہ بالا کلمات میں چونتیس (۳۴) حروف ہیں۔ شاید ہر حرف کے بدلے اللہ تعالیٰ نے ایک ایک فرشتہ اتارا ہو۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''واسْتَبِقُوا الْخَيْرَات'' نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ جاؤ۔

❻. اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ

اے اللہ، ہمارے رب! اتنی زیادہ حمد صرف اور صرف تیرے ہی لیے ہے کہ جس سے زمین وآسمان بھر جائیں پھر اس کے بعد ہر وہ چیز بھی بھر جائے جسے تو چاہے۔ ❷

ایک شاندار دعا:

❼. رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ. اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَ كُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

اے ہمارے رب جی! اتنی (بے حد وحساب) حمد وتعریف صرف تیرے ہی لیے ہے کہ جس سے زمین، آسمان اور اس کے بعد ہر وہ چیز بھر جائے جسے تو چاہے۔ اے تعریف اور بزرگی کے مالک! بندے نے جو کچھ کہا یہ سب سے بڑا حق (سچ) ہے۔ ہم سب بندے تو تیرے ہی ہیں۔

❶. صحيح بخاری، كتاب الاذان: ۷۹۹ ❷. صحيح مسلم: ٤٧٦

اے اللہ! جسے تو عطا کرے اس سے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو ہی نہ دے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں اور تیرے حضور کسی بزرگی والے کی بزرگی نہیں چل سکتی۔ ❶

⑧ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَآءِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ. اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ. اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ.

اے اللہ! تیرے ہی لیے ساری تعریف ہے۔ (اتنی بے حد و حساب کہ جس سے) زمین، آسمان اور اس کے بعد ہر وہ چیز بھر جائے جسے تو چاہے۔ مجھے برف، اولے اور ٹھنڈے پانی سے پاک کر دے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں اور خطاؤں سے اس طرح پاک فرما جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف ستھرا کیا جاتا ہے۔ ❷

اے ایمان والو! محسنِ انسانیت رحمتِ عالم سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر درود سلام کے کروڑوں ہدیے بھیجتے رہو کہ جنہوں نے انسانوں کو مخلوق کی عبادت (شرک) سے توڑا اور معبودِ حقیقی صرف اور صرف اللہ رب العالمین سے ان کا رشتہ جوڑ دیا۔ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب سے زیادہ قیمتی دعایں، ادائیں، التجائیں، مناجات، کلمات اور طور طریقے سکھا دیے تاکہ ہم اپنے مالک حقیقی کی رحمت و برکات، رضا جوئی اور خوشنودی حاصل کر کے اس کی بنائی ہوئی جنتوں کے وارث اور مالک بن جائیں اور اس کی سخت ترین و سنگین پکڑ (عذاب)، جس جیسی کوئی کسی کی پکڑ نہیں، سے بچ جائیں۔

سجدہ:

نبی ﷺ کی نماز کا عملی نمونہ پیش کرنے والے صحابی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے:

☆ ...ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ حِيْنَ يَهْوِيْ سَاجِدًا

پھر جب وہ سجدے کے لیے جھکتے تو اللہ اکبر کہتے۔ ❸

---

❶. صحیح مسلم: ٤٧٧ ❷. صحیح مسلم: ٤٧٦ ❸. صحیح بخاری کتاب الاذان: ٧٨٩

☆ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا

جب امام سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔ ❶

☆ آپ ﷺ سجدے کو جاتے وقت رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ ❷

☆ سجدے کے لیے جھکتے ہوئے پہلے ہاتھ زمین پر رکھیں پھر گھٹنے اور اس کے بعد پیشانی رکھیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ اقدس ہے کہ:

اِذَا سَجَدَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَبْرُکْ کَمَا یَبْرُکُ الْبَعِیْرُ وَلْیَضَعْ یَدَیْهِ قَبْلَ رُکْبَتَیْهِ

جب تم میں سے کوئی شخص سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے بلکہ اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے (زمین پر) رکھے۔ ❸

☆ سیدنا نافع (مشہور تابعی) رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "کَانَ ابْنُ عُمَرَ یَضَعُ یَدَیْهِ قَبْلَ رُکْبَتَیْهِ" سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب سجدے میں جاتے تو اپنے گھٹنے (زمین پر) رکھنے سے پہلے اپنے ہاتھ (زمین پر) رکھتے تھے۔ ❹ اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح کیا کرتے تھے۔ ❺

امام مالک، امام احمد بن حنبل، امام ابن حزم اور امام اوزاعی وغیرھم کا عمل بھی ان صحیح احادیث کے مطابق ہے اور جن روایات میں اس کے مخالف یعنی پہلے گھٹنے رکھ کر پھر ہاتھ رکھنے کا ذکر ہے وہ سب کی سب ضعیف ہیں۔

☆ آپ ﷺ کا فرمان گرامی ہے کہ "مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے پنجے"۔ ❻

☆ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے سات اطراف (اعضاء) بھی اس کے ساتھ سجدہ کرتے ہیں۔ چہرہ، ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔ ❼

---

❶. صحیح بخاری: ۸۰۵ ❷. صحیح بخاری: ۷۳۵، ۷۳۸، صحیح مسلم: ۳۹۰ ❸. حسن/ سنن ابی داؤد: ۸۴۰ ❹. صحیح بخاری: ۸۰۳ ❺. صحیح / ابن خزیمہ: ۶۲۷ ❻. صحیح بخاری: ۸۱۲ و صحیح مسلم: ۴۹۰ ❼. صحیح مسلم: ۴۹۱

☆ ایک حدیث میں ہے کہ "لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ یَضَعْ اَنفَهٗ عَلَى الْاَرْضِ" اس شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی جس نے (سجدے میں) اپنی ناک زمین پر نہ رکھی۔ ❶

☆ آپ ﷺ سجدے میں ناک اور پیشانی زمین پر لگا کر رکھتے۔ اپنے بازوؤں کو اپنے پہلو (بغلوں) سے الگ کرتے اور دونوں ہتھیلیاں کندھوں کے برابر (زمین پر) رکھتے تھے۔ ❷

☆ وائل بن حُجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے جب سجدہ کیا تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اپنے کانوں کے برابر (زمین پر) رکھا۔ ❸

☆ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "وَ اِذَا سَجَدَ ضَمَّ اَصَابِعَهٗ "اور جب آپ ﷺ سجدہ میں ہوتے تو اپنی (ہاتھوں کی) انگلیاں باہم ملالیا کرتے تھے۔ ❹

☆ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تو سجدہ کرے تو (اس وقت) اپنی ہتھیلیوں کو زمین پر ٹکادے اور اپنی کہنی کو اوپر اٹھالے۔ ❺

☆ آپ ﷺ سجدے میں اپنے دونوں بازو بغلوں سے ہٹا کر رکھتے تھے۔ ❻

☆ جب آپ ﷺ سجدے میں ہوتے تو آپ ﷺ کے بازوؤں کے درمیان سے بکری کا بچہ گزرنا چاہتا تو گزر سکتا تھا۔ ❼

(یعنی آپ ﷺ سجدے میں اپنی پشت مبارک اٹھا کر رکھتے تھے)

☆ (سجدے میں) آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی نظر آجاتی تھی۔ ❽

☆ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سجدے میں اعتدال کرو، کتے کی طرح بازو نہ بچھایا کرو۔ ❾

☆ وَ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ یَدَیْهِ غَیْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَیْهِ الْقِبْلَةَ .

---

❶. حسن/سنن دارقطنی ۱۳۰۳ ❷. حسن/سنن ابی داؤد: ۷۳۰ ❸. صحیح/سنن ابی داؤد: ۷۲٦
❹. صحیح/سنن ابی داؤد، مستدرک حاکم ۲۴٤/۱ ❺. صحیح مسلم: ٤۹٤ ❻. صحیح/سنن ابی داؤد: ۷۳۰ ❼. صحیح مسلم: ٤۹٦ ❽. بخاری: ۸۰۷ و مسلم: ۹۳ ❾. صحیح بخاری: ۸۲۲ و صحیح مسلم: ٤۹۳

اور جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ (زمین پر) رکھتے۔ نہ کہنیوں کو بچھاتے اور نہ انہیں سمیٹ کر پہلوؤں سے لگا کر رکھتے اور پاؤں کی انگلیوں کے سرے (کنارے) قبلہ رخ رکھتے۔ ❶

☆ آپ ﷺ سجدے کی حالت میں تھے اور آپ ﷺ کے دونوں پاؤں کھڑے تھے۔ ❷

☆ وَيَفْتَحُ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ اِذَا سَجَدَ۔ جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو پاؤں کی انگلیاں کھلی رکھتے تھے۔ ❸

☆ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ''.....فَوَجَدْتُهُ سَاجِدًا رَّاصًّا عَقِبَيْهِ مُسْتَقْبِلًا بِاَطْرَافِ اَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ''

میں نے آپ ﷺ کو سجدے کی حالت میں اس طرح پایا کہ آپ ﷺ اپنی ایڑیوں کو ملانے والے اور اپنی انگلیوں کے سروں کو قبلے کی جانب کرنے والے تھے۔ ❹

امام ابن خزیمہ نے اس مسئلے پر باب قائم کیا ہے کہ: ''باب ضم العقبین فی السجود'' سجدوں میں دونوں ایڑیاں ملانے کا بیان۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سجدے میں پاؤں ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر کھڑے رکھنے چاہیے۔ سجدے میں پاؤں الگ الگ کھڑے رکھنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

☆ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو (نماز میں) رکوع اور سجدہ پورا ادا نہیں کرتا تھا۔ جب وہ شخص نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ اگر تو اس طریقے پر لگا ہوا مر گیا تو پھر تو محمد ﷺ کی سنت پر (عمل کرتا ہوا) نہیں مرے گا۔ ❺

نوٹ:

مرد اور عورت کے لیے سجدے کا طریقہ ایک ہی ہے۔ عورت کے لیے کوئی الگ اور نیا طریقہ

---

❶. صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب سنة الجلوس فی التشهد ٨٢٨ ❷. صحیح مسلم: ٤٨٦

❸. صحیح/ سنن ابی داؤد، صحیح مسلم ❹. صحیح/ابن خزیمہ: ٦٥٤، السنن الکبریٰ للبیهقی ١١٦/٢

❺. صحیح بخاری: ٧٩١

پیش کرنا، مسنون طریقے کی خلاف ورزی اور خیانت ہے۔ (مزید تفصیل کے لیے پہلے مذکور "مرد اور عورت کے طریقۂ نماز میں فرق" والا بیان پڑھیں۔

سجدے کی دعائیں:

سجدے کی حالت میں درج ذیل دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھیں۔

❶. سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى

سب سے بلند و بالا میرا رب (ہر قسم کے عیب سے) پاک ہے۔[1]

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے سجدہ کیا تو "سبحان ربی الاعلٰی" (کم از کم) تین مرتبہ پڑھا۔[2]

❷. سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلآ ئِكَةِ وَالرُّوْحِ

فرشتوں اور روح الامین (جبریل) علیہ السلام کا رب نہایت پاک ہے۔[3]

❸. سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

اے اللہ! پاکیزگی اور تعریف تیری ہی ہے۔ تیرے علاوہ کوئی بھی معبود نہیں۔[4]

❹. سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ.

اے ہمارے رب اللہ جی! تو پاک ہے اور ہم تیری ہی تعریف بیان کرتے ہیں۔ الٰہی! ہمیں بخش دے۔[5]

❺. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَ اَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ.

اے اللہ! میرے چھوٹے اور بڑے، پہلے اور پچھلے، ظاہری اور پوشیدہ سب کے سب گناہ بخش دے۔[6]

❻. اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ.

---

❶. صحیح مسلم: ٧٧٢ ❷. حسن/سنن ابن ماجه ٨٩٠، صحیح / سنن ابی داؤد: ٨٨٦
❸.صحیح مسلم: ٤٨٧ ❹. صحیح مسلم: ٤٨٥ ❺. صحیح بخاری: ٧٩٤، ٨١٧ و صحیح مسلم: ٤٨٤ ❻. صحیح مسلم: ٤٨٣

اے اللہ! میں نے صرف تیرے حضور ہی سجدہ کیا۔ میں تجھ پر ایمان لایا اور تیرا ہی مطیع ہوا۔ میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا، اس کی اچھی صورت بنائی اور اس کے کان اور آنکھ کو کھولا۔ بہت بابرکت ہے وہ اللہ جو بہت ہی خوبصورت پیدا کرنے والا ہے۔ ❶

❼ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ.

اے اللہ! میں تیری رضا مندی کے ذریعے تیرے غصے سے، تیری عافیت کے ذریعے تیری سزا سے اور تیری رحمت کے ذریعے تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری ثنا و تعریف کو تو گن ہی نہیں سکتا، تو اسی طرح ہے جس طرح تو نے خود اپنی ثنا و تعریف کی۔ ❷

اے ایمان والو! یہ عظیم الشان، فصیح و بلیغ، پرمغز اور سکون آمیز مناجات و دعائیں ہیں۔ ان اذکار کے معنی غور و فکر اور لگن سے سمجھو اور پھر سمجھتے رہو اور سجدوں میں گڑگڑا کر اپنے اللہ تعالیٰ کو پکارو۔ یقیناً روح کو اطمینان اور دل کو سکون ملے گا۔ خوش نصیب ہیں اس نور سے بھرپور وہ دل، جن میں ایسے پُر رحمت اور بابرکت کلمات داخل ہو گئے، وہ زبانیں، جن پر کلامِ الٰہی رواں ہو گیا وہ پلکیں، جن میں اللہ کی یاد آنے پر آنسو چھلک پڑے، وہ سر، جو معبودِ حقیقی کے سامنے سجدہ ریز ہو گئے اور قابلِ رشک ہیں وہ جسم، جن پر قرآن کا اثر ہوا اور اللہ تعالیٰ کے ڈر کی وجہ سے ان پر لرزہ طاری ہو گیا۔

سجدہ صرف اور صرف اللہ رب العزت کے لیے ہی ہے کیونکہ یہ عظیم حق فقط اسی کے لیے ہی ہے۔ اس لیے نورِ ہدایت سے پُر نور مومن کٹ سکتا ہے، مر سکتا ہے، ذبح ہو سکتا ہے اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو سکتے ہیں، وہ چھلنی ہو سکتا ہے اور اس کے بدن کے پرخچے اڑ سکتے ہیں لیکن غیر اللہ کے سامنے اپنی جبینِ نیاز نہیں جھکا سکتا۔ اسی میں ہی اس کی غیرت ایمانی کا راز پوشیدہ ہے۔ اس لیے بندۂ مومن اپنی اس شان اور غیرت و حمیت کو داؤ پر نہیں لگا سکتا۔ ایسے صاحبِ استقامت اور جراتمند ولی اللہ مومن کی عظمت کو سلام ہو۔

❶. صحیح مسلم/ باب صلاۃ النبی ﷺ و دعائه باللیل/ باب الدعاءِ فی صلاۃ اللیل و قیامہٖ ۷۷۱

❷. صحیح مسلم: ٤٨٦

سجدے کی فضیلت:

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اَقْرَبُ مَایَكُوْنَ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوْا الدُّعَاءَ ۔ بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے کی حالت میں ہو۔ (اس لیے سجدے کی حالت میں) تم کثرت سے دعا کیا کرو۔ ❶

☆ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم سجدہ کرو تو دعا کرو کیونکہ تمہاری یہ دعا قبولیت کے زیادہ لائق ہے۔ ❷

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سنو! مجھے رکوع یا سجدے میں قرآن پڑھنے سے روکا گیا ہے۔ تم رکوع میں رب تعالیٰ کی عظمت بیان کرو اور سجدوں میں زیادہ تر دعا کرنے کی کوشش کیا کرو۔ یہ اس لائق ہے کہ تمہاری دعا قبول کر لی جائے۔ ❸

☆ سیدنا ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رات کے وقت آپ ﷺ کے ہاں ہوتا تھا۔ میں آپ ﷺ کے پاس وضو اور حاجت کیلئے پانی لایا کرتا تھا۔ ایک بار نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ ''سل'' مانگ؟ (کیا مانگتا ہے؟) میں نے عرض کیا کہ ''اَسْئَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ'' میں آپ ﷺ سے جنت میں آپ ﷺ کا ساتھ مانگتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''فَاَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ''۔ اپنے دل کی یہ مراد پانے کے لیے زیادہ سے زیادہ سجدے کر کے مجھ سے تعاون کر۔ ❹

☆ گناہگار جب جہنم سے نکالے جائیں گے تو فرشتے ان کو سجدے کے نشانات سے پہچانیں گے کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ''اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ اَثَرَ السُّجُوْدِ'' یقیناً اللہ تعالیٰ نے آگ پر حرام کر دیا ہے کہ وہ سجدہ کے نشان جلائے۔ ❺

سجدے سے اٹھنا:

☆ آپ ﷺ نے سجدہ کیا: ''ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ'' پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا۔ ❻

❶. صحیح مسلم ۴۸۲ ❷. صحیح / احمد ❸. صحیح مسلم ۴۷۹ ❹. صحیح مسلم ۴۸۹

❺. صحیح بخاری ۸۰۶ ❻. صحیح بخاری، باب المكث بين السجدتين

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن نماز پڑھانے کے فوراً بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ”لوگو میں تمہارا امام ہوں۔ فَلَا تَسْبِقُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ۔ تم رکوع، سجدے، قیام اور سلام پھیرنے میں مجھ سے پہل نہ کرو۔[1]

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اَمَا يَخْشَى الَّذِيْ يَرْفَعُ رَاسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَاسَهٗ رَاسَ حِمَارٍ۔ کیا وہ شخص جو امام سے پہلے سجدے سے اپنا سر اٹھاتا ہے، اس چیز سے ڈرتا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر میں بدل دے۔[2]

جلسہ:

یعنی دو سجدوں کے درمیان تھوڑی دیر کے لیے اطمینان سے بیٹھنا۔

☆ آپ ﷺ ”اللہ اکبر“ کہہ کر سجدے سے سر اٹھاتے۔[3]

☆ آپ ﷺ نے سجدہ کیا، پھر اپنا سر مبارک اٹھایا اور تھوڑی دیر کے لیے ٹھہرے (بیٹھے) رہے۔[4]

☆ آپ ﷺ سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔[5]

☆ آپ ﷺ جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو دوسرا سجدہ نہ کرتے ”حتیٰ يَسْتَوِيَ جَالِسًا“۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ بالکل سیدھے ہو کر بیٹھ جاتے۔[6]

☆ وَ يُثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَ يَقْعُدُ عليها ...

(سجدے سے اُٹھ کر) آپ ﷺ اپنا بایاں پاؤں بچھاتے اور اس پر بیٹھ جاتے۔ حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنے اصل مقام پر آ جاتی۔[7]

☆ دایاں پاؤں کھڑا اور بایاں پاؤں بچھانا آپ ﷺ کی سنت ہے۔[8]

---

❶. صحیح مسلم ❷. صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب تحریم سبق الامام بالرکوع او السجود ❸. صحیح/سنن ابی داؤد ۷۳۰ ❹. صحیح بخاری ۸۱۸ ❺. صحیح بخاری ۷۳۸، و صحیح مسلم ۳۹۰/۲۱ ❻. صحیح مسلم باب ما یجمع صفة الصلاة ❼. صحیح/سنن ابی داؤد ۷۳۰

☆ آپ ﷺ اپنے دونوں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کرتے تھے۔ ❶

☆ ایڑیوں پر بیٹھنا بھی سنت ہے۔ ❷

☆ كَانَ سُجُوْدُ النبِّي ﷺ وَرُكُوْعُهُ وَقُعُوْدُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِنَ السَّوَآءِ

☆ نبی ﷺ کا سجدے، آپ ﷺ کا رکوع اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا، تقریباً برابر برابر (وقت کے) ہوتے تھے۔ ❸

☆ وَيَمْكُثُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ.

آپ ﷺ دو سجدوں کے درمیان اتنی دیر کے لیے بیٹھے رہتے حتیٰ کہ کہنے والا کہتا کہ آپ ﷺ (دوسرا سجدہ کرنا) بھول گئے ہیں۔ ❹

☆ آپ ﷺ نماز میں جب بیٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھتے تھے۔ ❺

☆ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ اپنے دونوں بازو اپنی دونوں رانوں پر رکھتے۔ ❻

جلسہ کی دعا:

☆ رسول اللہ ﷺ دو سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے۔

رَبِّ اغْفِرْلِيْ رَبِّ اغْفِرْلِيْ.

• اے میرے رب! مجھے بخش دے، اے میرے رب! مجھے بخش دے۔ ❼

سنن ترمذی، سنن ابی داؤد اور السنن الکبریٰ للبیہقی میں یہ الفاظ بھی (باختلاف) مذکور ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَارْفَعْنِيْ وَعَافِنِيْ وَ اهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ.

---

❶. صحیح / سنن نسائی ۱۱۵۸ ❷. صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب جواز الا قعاء علی العقبین حدیث ۵۳۶، سنن ابی داؤد، باب الاقعاء بین السجدتین ❸. صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ ❹. صحیح بخاری ۸۲۱ ❺. صحیح مسلم ۵۸۰ ❻. سنن نسائی ۱۲۶۵ ❼. صحیح / سنن ابی داؤد ۸۷٤

اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میرے نقصان پورے کر دے، مجھے بلندی عطا فرما، مجھے عافیت عطا فرما، مجھے ہدایت اور رزق عطا فرما۔

اگرچہ اس کی اسناد میں ضُعف ہے لیکن امام ترمذی، بیہقی ابوداؤد، حاکم، ذہبی، نووی اور شیخ صبحی حلاق نے ''صحیح'' کہا ہے۔

دوسرا سجدہ:

☆ پھر آپ ﷺ ''اللہ اکبر'' کہہ کر (دوسرا) سجدہ کرتے۔ ❶

☆ آپ ﷺ سجدے میں جاتے وقت رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ ❷

تنبیہ: دوسرے سجدے کا طریقہ اور دعائیں واذکار پہلے سجدے کی مثل ہیں۔

دوسرے سجدے سے اٹھنا:

☆ پھر آپ ﷺ ''اللہ اکبر'' کہہ کر (دوسرے) سجدے سے اپنا سر مبارک اٹھاتے۔ ❸

☆ سجدے سے اٹھنے وقت آپ ﷺ رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ ❹

جلسہ استراحت:

پہلی اور تیسری رکعت میں دوسرے سجدے سے فارغ ہو کر کھڑا ہونے سے پہلے تسلی سے اچھی طرح بیٹھ جانا چاہیے۔ تھوڑی دیر کے لیے اطمینان وسکون سے بیٹھنے کی اس حالت کو ''جلسہ استراحت'' کہتے ہیں۔

☆ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ''رَاَیْتُ النبیَّ ﷺ یُکَبِّرُ فِیْ کُلِّ رَفْعٍ و حفض و قیامٍ و قعودٍ۔ میں نے نبی ﷺ کو ہر مرتبہ (نماز میں) اٹھتے وقت، جھکتے وقت، کھڑے ہوتے وقت اور بیٹھتے وقت ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے دیکھا۔ ❺

❶. صحیح بخاری ۷۸۹ و صحیح مسلم ۳۹۲/۲۸ ❷. صحیح بخاری ۷۳۸ ❸. صحیح مسلم ۳۹۲/۲۸ ❹. صحیح بخاری ۷۳۸ ❺. صحیح / جامع ترمذی ۲۵۳

☆ ...فَإِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِنْ صَلٰوتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا.

تو جب آپ ﷺ اپنی نماز کی طاق (پہلی یا تیسری) رکعت پڑھ لیتے تو آپ ﷺ کھڑے نہ ہوتے جب تک سیدھے بیٹھ نہ جاتے۔ ❶

☆ پھر آپ ﷺ سجدے سے سر اٹھاتے اور بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے اتنی دیر کے لیے کہ "حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلٰى مَوْضِعِهِ" حتیٰ کہ (جسم کی) ہر ہڈی اپنے (اصل) مقام پر آ جاتی۔ (اس کے بعد کھڑے ہو جاتے)۔ ❷

☆ نبی ﷺ جیسی نماز پڑھ کر دکھانے والے صحابی عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے کہ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ عَنِ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ جَلَسَ وَاعْتَمَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ قَامَ۔ جب آپ رضی اللہ عنہ دوسرے سجدے سے اپنا سر اٹھاتے تو بیٹھ جاتے اور زمین پر ہاتھ ٹیک کر پھر کھڑے ہوتے۔ ❸

☆ وَكَانَ يَعْجِنُ فِي الصَّلٰوةِ يَعْتَمِدُ عَلٰى يَدَيْهِ إِذَا قَامَ

آپ ﷺ نماز میں آٹا گوندھنے والے شخص کی طرح اپنے دونوں ہاتھوں پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے۔ ❋ ❹

دوسری رکعت کا آغاز:

دوسری (تیسری اور چوتھی) رکعت کا آغاز سورۃ الفاتحہ سے کریں۔

☆ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "كَانَ رسول الله ﷺ إِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ وَلَمْ يسكتْ"۔ رسول اللہ ﷺ

❶. صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ۔ باب من استویٰ قاعدا فی وِترٍ مِّنْ صلاتِہٖ ثُمَّ نَھَضَ ۷۸۹، ۸۲۳

❷. صحیح / سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب افتتاح الصلاۃ ، ۷۳۰ ❸. صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ۔ باب کیف یعتمد علی الارض إذا قام من الرکعۃ :جب ایک رکعت ادا کر کے اٹھتا ہے تو زمین پر (ہاتھوں کی) ٹیک کیسے دینا، کا بیان ۸۲۴ ❋ علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے ہتھیلیاں بند کر کے مٹھیوں کے بل اٹھنے کے بارے حدیث کو "صفۃ صلوۃ النبی ﷺ" میں قابل حجت قرار دیا ہے اور سلسلۃ ضعیفۃ ج ۲، ص ۳۹۲ میں رقم الحدیث: ۹۶۷ کے تحت ایک حدیث کے ضمن میں اس کی سند پر بحث کی ہے اور بتایا ہے کہ ہیثم بن عمران دمشقی سے بیان کرنے والے پانچ راوی ہیں جن سے اس کی جہالت دور ہو جاتی ہے۔ (محمد عبداللہ رفیق) ❹. صفۃ صلوٰۃ النبی ﷺ ص ۱۳۷

جب دوسری رکعت پڑھ کر کھڑے ہوتے تو "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" سے قرأت شروع کر دیتے اور سکتہ (قرأت سے پہلے تھوڑی دیر کی خاموشی) نہیں کرتے تھے۔ ❶

☆ سورۃ الفاتحہ سے پہلے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھنا چاہیے کیونکہ یہ فاتحہ کا حصہ ہے۔ (اس کی تفصیل پیچھے "تسمیہ" کے تحت مذکور ہے)

☆ دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت کے ارکان بھی پہلی رکعت کے ارکان کے مثل ہیں۔ جیسا کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو نماز کا طریقہ سکھاتے ہوئے فرمایا: "ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا"۔ پھر باقی ساری نماز میں اسی طرح (اطمینان سے ارکانِ نماز ادا) کرو۔ ❷

قعدہ/تشہُّد:

قعدہ بمعنی "بیٹھنا" اور تشہد بمعنی "گواہ ہونا" ہے۔ مومن اس کلام میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور سیدنا محمد ﷺ کی رسالت کی گواہی دیتا ہے اس لیے اسے تشہد کہتے ہیں۔ اگر دو سے زائد رکعات ادا کی جا رہی ہیں تو دوسری رکعت کے تشہد کو "قعدہ اولیٰ (پہلا قعدہ) اور سلام والی یعنی آخری رکعت کے تشہد کو "قعدہ ثانیہ" یعنی دوسرا قعدہ کہتے ہیں۔

بیٹھنے کا طریقہ:

سیدنا ابوحُمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ..... فَاِذَا جَلَسَ فِي رَكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى

تو جب آپ ﷺ دو رکعتیں پڑھ چکے ہوتے تو اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے۔ ❸

☆ عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو نماز میں چارزانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھتے ہوئے دیکھا (کہتے ہیں کہ) پھر میں بھی (نماز میں) اس طرح بیٹھ گیا اور میں ان دنوں چھوٹا تھا۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ کو (نماز میں اس طرح بیٹھنے سے) روک دیا

---

❶. صحیح مسلم، کتاب المساجد، ح۹٤١ ❷. صحیح بخاری ٦٢٥١ و صحیح مسلم

❸. صحیح بخاری، کتاب الاذان باب سنة الجلوس في التشهد ٨٢٨

اور کہا کہ نماز میں سنت طریقے سے بیٹھنا اس طرح ہے کہ "تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنٰى وَتَثْنِيَ الْيُسْرٰى" اپنا دایاں پاؤں کھڑا رکھ اور بایاں پاؤں بچھا دے" (وہ کہتے ہیں کہ) میں نے کہا کہ آپ خود تو اس طرح (پالتی مار کر) بیٹھے ہوئے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ "اِنَّ رِجْلَايَ لَا تَحْمِلَانِيْ"۔ یقیناً میرے پاؤں میرا بوجھ نہیں اٹھا سکتے۔ ❶

☆ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مریض شخص قعدہ کے لیے کوئی دوسری صورت اختیار کر سکتا ہے۔

سلام والی (آخری) رکعت کے قعدہ کا طریقہ:

آخری تشہد کے لیے بیٹھنے کے طریقے کو "تَوَرُّك" کہتے ہیں۔

☆ سیدنا ابوحُمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

فَاِذَا جَلَسَ فِيْ الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْاُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهٖ.

تو جب آپ ﷺ آخری رکعت (کے تشہد) کے لیے بیٹھتے تو بایاں پاؤں (دائیں پاؤں کے) آگے بڑھا دیتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے اور اپنی سرین پر بیٹھ جاتے تھے۔ ❷

☆ ایک دوسری حدیث میں ہے: "حَتّٰى اِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِيْ فِيْهَا التَّسْلِيْمُ اَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ"۔ یہاں تک کہ جب آپ ﷺ اخیر سجدے سے فارغ ہوتے جس کے بعد سلام ہوتا ہے، تو آپ ﷺ اپنا بایاں پاؤں (دائیں پاؤں کے آگے سے) نکالتے اور اپنے بائیں کولہے پر بیٹھتے تھے۔ ❸

☆ **كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَعَدَ فِي الصَّلٰوةِ جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرٰى بَيْنَ فَخِذِهٖ وَسَاقِهٖ**

رسول اللہ ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو بائیں پاؤں کو (دائیں) ران اور پنڈلی (کے نیچے) درمیان میں رکھتے تھے۔ ❹

---

❶. صحیح بخاری ۸۲۷ ❷. صحیح بخاری، ۸۲۷ ❸. صحیح/سنن ابی داؤد، کتاب الصّلوٰۃ، باب افتتاح الصّلوٰۃ، ۷۳۰ ❹. صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب صفة الجلوس فی الصّلوٰۃ ۵۷۹

تشہد میں ہاتھوں کی کیفیت:

تشہد میں ہاتھ گھٹنوں یا رانوں پر رکھیں۔

☆ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ.

جب آپ ﷺ نماز میں بیٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھتے تھے۔ ❶

☆ كان رسول الله ﷺ إِذَا قَعَدَ يَدْعُوْا وَضَعَ يده الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهٖ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى علٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى... وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكبته.

رسول اللہ ﷺ جب قعدہ میں دعا کرتے تو اپنا دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے۔ اور اپنی بائیں ہتھیلی کو اپنے بائیں گھٹنے کا لقمہ دیتے۔ ❷

☆ دوسری حدیث میں ہے "بَاسِطَهَا عَلَيْهَا" آپ ﷺ اپنے بائیں ہاتھ کو اپنے بائیں گھٹنے پر پھیلا دیتے تھے۔ ❸

دائیں ہاتھ کی انگلیوں کی کیفیت:

قعدہ (تشہد) کی حالت میں دائیں ہاتھ کی انگلیوں کی کیفیت پر احادیث میں یہ دو طریقے موجود ہیں۔ لہٰذا وقتاً فوقتاً دونوں پر ہی عمل کرتے رہنا چاہیے۔

ا۔ دائیں ہاتھ کی نیچے والی دو انگلیاں بند کر لیں۔ درمیان والی بڑی انگلی اور انگوٹھے سے گول حلقہ بنائیں اور شہادت کی انگلی کو حرکت دینے کے لیے کھلا چھوڑ دیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ:

☆ ...وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ.

اور آپ ﷺ نے دو انگلیاں بند کیں اور ایک حلقہ بنایا اور سبابہ (شہادت کی انگلی) سے اشارہ کیا۔ ❹

ایک دوسری حدیث میں اس طرح ہے:

❶۔ صحیح مسلم، ایضاً ❷۔ صحیح مسلم، ایضاً ❸۔ صحیح مسلم، ایضاً ❹۔ صحیح/سنن ابی داؤد ۷۲۶

☆ ...وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَابَةِ وَوَضَعَ اِبْهَامَهُ عَلٰى اِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى.

آپ ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا اور اپنے انگوٹھے کو اپنی درمیان والی انگلی پر رکھا۔ ❶

۲۔ دائیں ہاتھ کی نیچے والی تین انگلیاں بند کر لیں اور شہادت والی انگلی کی جڑ میں انگوٹھا رکھ لیں۔

☆ ......وَقَبَضَ اَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ۔ آپ ﷺ اپنی تمام انگلیاں بند کر لیتے اور اپنی انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی (انگشتِ شہادت) سے اشارہ کرتے تھے۔ ❷

☆ ... وَعَقَدَ ثَلَاثًا وَّ خَمْسِيْنَ وَاَشَارَ بِالسَّبَابَةِ

آپ ﷺ نے ترپن (۵۳) کی گرہ لگائی اور سبابہ (انگشت شہادت) سے اشارہ کیا۔ ❸

ترپن (۵۳) کی گرہ:

دنیا کی سب سے عظیم اور فصیح و بلیغ زبان عربی ہے۔ اہلِ عرب نے گنتی بھی ہاتھ کی انگلیوں کے اشاروں، کنایوں پر تقسیم کر رکھی تھی۔ ان میں ہاتھ کے اشاروں سے گنتی کا ایک خاص طریقہ تھا۔ اس میں ترپن (۵۳) کا طریقہ یہ تھا کہ چھنگلی (چھوٹی انگلی) اور اس کے ساتھ والی دو انگلیوں کو ہتھیلی کی اندر والی جانب موڑ کر قریب ہی ساتھ لگا لیا جائے۔ یہ تین کا اشارہ تھا اور انگوٹھے کو ساتھ والی انگلی (سبابہ) کی جڑ پر لگایا جائے تو یہ پچاس کا اشارہ تھا۔ ❹ پچاس کے اشارہ کا حلقہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ البتہ حلقہ بنانے کا ذکر دوسری روایت میں ہے۔

صحابیِ رسول ﷺ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی انگلیوں کی کیفیت کو ترپن (۵۳) کے ہندسے کی صورت سمجھا اور اس طرح بیان کر دیا۔

☆ انگشتِ شہادت کو حرکت دیتے وقت اسے سیدھی تان کر نہیں رکھنا چاہیے بلکہ انگلی ڈھیلی اور جھکی ہوئی ہونی چاہیے۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ:

---

❶. صحيح مسلم/كتاب المساجد، باب صفة الجلوس فی الصلوٰة و كيفية و ضع اليدين على الفخذين ۵۷۹/۱۱۳ ❷. ايضاً ❸. صحيح مسلم ۵۸۰/۱۱۵ ❹. ابو داؤد ۷۲٦

"قَدْ حَنَاهَا شَيْئًا" آپ ﷺ نے شہادت کی انگلی کو کچھ جھکا کر رکھا۔ ❶

☆ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو (تشہد میں) دو انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: "اَحِدْ اَحِدْ" بھئی! ایک انگلی سے اشارہ کرو۔ ❷

☆ جب نبی کریم ﷺ نماز میں بیٹھ جاتے تو اپنی انگلی سے قبلہ رخ اشارہ کرتے اور اس کی طرف ہی دیکھتے رہتے تھے۔ ❸

☆ "لا يجاوز بصرهٔ اشارته"

آپ ﷺ کی نگاہ آپ ﷺ کے اشارے سے آگے نہیں بڑھتی تھی۔ ❹

☆ نبی ﷺ دو رکعات کے بعد والے (یعنی پہلے) تشہد اور چار رکعتوں کے بعد والے (یعنی آخری) تشہد، دونوں تشہدوں میں یہ اشارہ کرتے تھے۔ ❺

☆ رسول اللہ ﷺ نے انگشت شہادت کو حرکت دینے کا مقصد یوں بیان فرمایا: "هِيَ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطٰنِ مِنَ الْحَدِيْدِ يعنى السَّبَابَةَ۔ یہ، یعنی سبابہ (شہادت کی انگلی) شیطان پر لوہے سے بھی زیادہ شدید (چوٹ لگاتی) ہے۔ ❻

رفع سبابہ کا مسئلہ:

ہر تشہد میں شروع سے لے کر آخر تک شہادت کی انگلی (سبابہ) کو وقتاً فوقتاً اٹھاتے رہنا سنت ہے۔

☆ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ "اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ اِصْبَعَهُ الْيُمْنٰى الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ فَدَعَا بِهَا۔ بلاشبہ نبی ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے پاس والی انگلی اٹھا لیتے اور اس سے دعا کرتے۔ ❼

---

❶. حسن/سنن ابی داؤد ۹۹۱، ابن خزیمہ ۷۱٦، ابن حبان ۱۹٤۳ ❷. حسن، صحیح/سنن الترمذی ۳۵۵۷، سنن نسائی: ۱۲۷۳ ❸. صحیح/سنن نسائی ۱۱٦۱ ❹. حسن/سنن ابی داؤد ۹۹۰ ❺. حسن/سنن النسائی ۱۱٦۲ ❻. حسن/مسند احمد: ۱۱۹/۲ ❼. صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب صفة الجلوس فی الصلاة حدیث ۵۸۰

اس حدیث کے الفاظ پر غور کریں کہ جس طرح "وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ" کے الفاظ، آپ ﷺ کا گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا سلام پھیرنے تک ظاہر کرتے ہیں اسی طرح "وَرَفَعَ اِصْبَعَهُ الْيُمْنٰى" کے الفاظ بھی آپ ﷺ کا انگلی اٹھانا، سلام تک ہی ظاہر کرتے ہیں۔ قطعاً ایسے نہیں ہو سکتا کہ "وَضَعَ" کا لفظ ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کے عمل کو تو سلام پھیرنے تک مسلسل قائم رکھے اور "رَفَعَ" کا لفظ، انگلی اٹھانے کے عمل کو صرف لمحہ بھر کے لیے محدود رکھے؟ ممکن نہیں!

☆ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

ثُمَّ رَفَعَ اِصْبَعَهُ فَرَاَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوْا بِهَا

پھر آپ ﷺ نے اپنی انگلی اٹھائی تو میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اس (انگلی) کو حرکت دیتے رہے اور دعا کرتے رہے۔[1]

(الف) اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ انگلی کا اشارہ اور اسے حرکت دیتے رہنا، سلام پھیرنے تک جاری رکھنا سنت ہے۔ کیونکہ دعا سلام سے متصل ہے۔[2]

(ب) وَفِيْهِ تَحْرِيْكُهَا دَائِمًا اِذِ الدُّعَاءُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

اور اس (حدیث) میں ہے کہ تشہد میں انگلی کو ہمیشہ حرکت دیتے رہنا چاہیے۔ کیونکہ دعا تشہد کے بعد ہوتی ہے۔[3]

(ج) برصغیر کے نامور محدثین کا بھی یہی موقف ہے کہ تشہد کے شروع سے آخر تک شہادت کی انگلی کی حرکت کو جاری رکھنا چاہیے۔[4]

نوٹ (۱): سنن ابی داؤد کی جس روایت میں انگلی کو حرکت نہ دینے کے متعلق آتا ہے اس کی سند میں محمد بن عجلان راوی "متکلم فیہ" ہے جس کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے قابل استدلال نہیں۔

۲۔ بعض لوگوں کی زبان پر یہ بات بھی گھومتی ہے کہ تشہد میں جب "اَشْهَدُ" پر پہنچیں تو انگلی اٹھالیں اور "اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" تک انگلی کھڑی رکھیں حتیٰ کہ "اِلَّا اللّٰه" پڑھتے ہوئے نیچے کر

---

❶. صحیح سنن نسائی ۱۲۶۹، مسند احمد، ابن خزیمہ ۷۱٤، ابن حبان ۱۸۵۷ ❷. صفتہ صلوۃ النبی ﷺ از علامہ البانی رحمہ اللہ ❸. شرح موطا از مولوی سلام اللہ حنفی ❹. تحفۃ الاحوذی شرح سنن الترمذی از محدث مبارکپوری

لیں اور "وَاَشْهَدُ" پر پھر انگلی کھڑی کریں اور "وَرَسُوْلُهٗ" پڑھ کر گرا لیں"۔ یہ بات خود ساختہ اور حقیقت سے خالی ہے۔ کہیں بھی باسند صحیح ثابت نہیں ہے۔ ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی چیز پر ہی عمل پیرا ہونا چاہیے اور خرافات سے اجتناب کرنا چاہیے۔

کلماتِ تشہد:

☆ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ "جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو تشہد میں یوں کہے:

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

سب تعریفی کلمات اللہ ہی کے لیے ہیں، نمازیں اور پاکیزگیاں بھی۔ (یعنی زبانی، بدنی اور مالی عبادات فقط اللہ ہی کے لیے ہیں) اے نبی ﷺ! تجھ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں بھی ہوں۔ سلام، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں"۔

ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهٗ اِلَيْهِ فَيَدْعُوْا.

پھر اسے اختیار ہے کہ جو دعا اسے زیادہ پسند آئے وہ مانگے۔ [1]

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں کلماتِ تشہد میں "اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کے بعد "وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ" کے الفاظ بھی مذکور ہیں۔ [2]

☆ **اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ** کا مطلب "**اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ**" ہے۔

جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب تک رسول اللہ ﷺ ہم میں موجود رہے تو ہم (تشہد میں) "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ" کہتے رہے اور جب آپ ﷺ

---

[1] صحیح بخاری ۸۳۱، ۸۳۵ و صحیح مسلم ۴۰۲ [2] صحیح/سنن ابی داؤد ۹۷۱

وفات پا گئے تو ہم نے صیغہ خطاب چھوڑ کر صیغہ غائب پڑھنا شروع کر دیا۔ یعنی پھر ہم "السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ" پڑھتے تھے۔ ❶

☆ مشہور تابعی سیدنا عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "جب آپ ﷺ حیات تھے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (تشہد میں) "السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النبيُّ" پڑھتے تھے اور جب آپ ﷺ وفات پا گئے تو پھر وہ "السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ" پڑھتے تھے۔ ❷ کلماتِ تشہد میں خطاب کا لفظ "السلام عليك" حکائی ہے۔ آپ ﷺ خود بھی یہ لفظ یوں ہی پڑھتے تھے اور خطاب کبھی حاضر فی الذہن کے لیے بھی ہوتا ہے۔ لہٰذا "عَلَيْكَ" سے پیدا ہونے والی عقیدہ حاضر و ناظر والی غلط فہمی دور ہو گئی۔

درمیانی تشہد میں درود اور دعا پڑھنا:

درمیانی (یعنی پہلے) تشہد میں صرف کلمات تشہد پڑھ لینا بھی کفایت کر جاتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ "رسول اللہ ﷺ درمیانے تشہد میں تشہد سے فارغ ہو کر اٹھ کھڑے ہوتے تھے۔ ❸

لیکن اسی (درمیانی) تشہد میں بھی درود شریف اور اس کے ساتھ کوئی بھی دعا پڑھ لینا افضل اور مستحب ہے۔

☆ نبی ﷺ جب نماز وتر نو (۹) رکعات ادا کرتے تو پہلی سات رکعتوں میں تشہد نہیں بیٹھتے تھے۔ پھر آٹھویں رکعت میں تشہد بیٹھتے "فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يَنْهَضُ" تو اللہ کا ذکر کرتے، اس کی حمد کرتے اور اس سے دعا کرتے پھر سلام پھیرے بغیر نوویں رکعت کے لیے اٹھ کھڑے ہوتے...... ❹

☆ پیچھے کلمات تشہد کے تحت مذکور حدیث کے آخر میں ہے:

"ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهُ اِلَيْهِ فَيَدْعُوْا"

پھر اسے اختیار ہے کہ جو دعا اسے زیادہ پسند آئے وہ مانگے۔ ❺

---

❶. صحیح بخاری، کتاب الاستیذان ٦٢٦٥ ❷. صحیح / فتح الباری شرح صحیح بخاری ❸. صحیح/مسند احمد ٤٥٩/١ ❹. صحیح مسلم، کتاب المسافرین باب جامع صلاۃ اللیل حدیث ٧٤٦ ❺. صحیح بخاری ٨٣٥ و صحیح مسلم ٤٠٢

یہ اختیار ہر تشہد کے ساتھ ہے۔ صرف آخری تشہد کے لیے خاص نہیں اور تشہد میں دعا سے پہلے درود شریف پڑھنا ضروری ہے جیسا کہ آگے آرہا ہے۔

مسئلہ: اگر آپ ﷺ دو رکعتوں کے بعد تشہد بیٹھنا بھول جاتے تو آخر میں سجدہ سہو کرتے۔ [1]

درود شریف:

☆ سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو اپنی نماز میں دعا کرتے سنا جس نے نہ تو اللہ کی حمد بیان کی اور نہ ہی نبی ﷺ پر درود بھیجا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص نے جلد بازی کی۔ پھر آپ ﷺ نے اس کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا: ''اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ رَبِّهٖ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ. ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَدْعُوْا بِمَا شَاءَ''۔ تم میں سے کوئی شخص جب دعا مانگنے لگے تو پہلے اسے اپنے رب کی حمد و ثنا کرنی چاہیے پھر نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا چاہیے، پھر اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔ [2]

☆ سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ ہم بھی آپ ﷺ کے پاس موجود تھے۔ اس شخص نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! (آپ ﷺ پر) سلام بھیجنا تو ہم (کلمات تشہد میں) جان چکے ہیں **فکیف نصلی علیك اذا نحن صَلَّيْنَا فِي صَلٰوتِنَا** تو اپنی نمازوں میں آپ ﷺ پر درود کس طرح پڑھیں؟

تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم (درود اس طرح) پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ o

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ o

---

[1] صحیح بخاری ۱۲۲۴، صحیح مسلم ۸۵ [2] صحیح/سنن ابی داؤد ۱۴۸۱، ترمذی ۳۴۷۷، نسائی ۱۲۸۴

اے اللہ! سیدنا محمد ﷺ پر اور سیدنا محمد ﷺ کی آل پر رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمت بھیجی یقیناً تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔

اے اللہ! سیدنا محمد ﷺ پر اور سیدنا محمد ﷺ کی آل پر برکت بھیج جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت بھیجی یقیناً تو حمد والا بزرگی والا ہے۔ ❶ ❋

❋ نبی ﷺ کا درود سننا:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ مِنْ اُمَّتِيْ السَّلَامَ

بے شک اللہ کے فرشتے زمین میں پھرتے ہیں وہ مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ'' اس (جمعہ کے دن) میں مجھ پر کثرت سے درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جائے گا''۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ (بَلِيْتَ)۔ ہمارا درود آپ ﷺ پر کیسے پیش کیا جائے گا جبکہ آپ ﷺ تو پوشیدہ ہو چکے ہوں گے۔

تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَا'' یقیناً اللہ تعالیٰ نے زمین کے لیے یہ حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھائے۔ (صحیح / سنن نسائی، کتاب الجمعہ، باب اکثار الصلاۃ علی النبی ﷺ یوم الجمعہ)

انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں دنیوی زندگی میں نہیں بلکہ برزخی زندگی میں ہیں مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ امتی کا پڑھا ہوا درود، فرشتے نبی ﷺ کو پہنچا دیتے ہیں۔

اور رہی ''جلاء الافہام (صلاۃ وسلام) از ابن قیم رحمہ اللہ'' میں مرقوم وہ روایت جس میں ''بَلَغَنِيْ صَوْتُهٗ'' کے الفاظ ہیں یعنی درود پڑھنے والے کی آواز نبی ﷺ تک پہنچ جاتی ہے تو یہ روایت منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

اور جس روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ''مَنْ صَلّٰى عِنْدَ قَبْرِيْ سَمِعْتُهٗ'' جو شخص میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے تو میں اسے سنتا ہوں۔ (شعب الایمان للبیہقی وغیرہ)

اس روایت کی سند میں ابو عبدالرحمان محمد بن مروان السدی، کذاب راوی ہے۔ لہٰذا یہ بھی استدلال کے قابل نہیں۔

❶ صحیح مسند احمد ۴/ ۱۱۹، ابن خزیمہ ۱/ ۳۵۲، دارقطنی ۱/ ۳۸۴، صحیح بخاری ۳۳۷۰، ۶۳۵۷، صحیح مسلم ۴۰۶ [۹۰۸]

درود کے بعد کی دعائیں

(۱) ☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں (سلام پھیرنے سے پہلے) یوں دعا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ.

اے میرے اللہ! یقیناً میں قبر کے عذاب سے (بچنے کے لیے) تیری پناہ میں آتا ہوں۔ مسیح الدجال* کے فتنے سے (بچنے کے لیے) تیری پناہ میں آتا ہوں۔ میں زندگی اور موت کے فتنے سے (بھاگ کر) تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ! یقیناً میں گناہ اور قرض داری سے (بچنے کے لیے) تیری پناہ میں آتا ہوں۔ [1]

---

* **مسیح الدجال کا فتنہ:** مسیح بمعنی پھر جانے والا یا اس سے مراد ممسوح العین یعنی خراب آنکھ والا ہے۔ اور دجال بمعنی بہت زیادہ دجل (فریب، دھوکا) دینے والا۔ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ سمیت تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی یہ پیشین گوئی ہے کہ قربِ قیامت ایک کافر شخص زمین پر ظہور پذیر ہوگا جو ایک آنکھ سے کانا ہوگا اس کی آنکھوں کے درمیان ک ف ر (یعنی کفر) کا ابھار دکھائی دے گا۔ شیاطین اور یہود و نصاریٰ کی فوج کا لشکر اس کے ساتھ ہوگا اور چند دنوں میں نہایت تیزی سے زمین پر پھر جائے گا۔ خدا ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ ابلیس کے تعاون سے عجیب و غریب کرامات اور کرتب دکھائے گا۔ اس کو ماننے والے خوشحال اور نہ ماننے والے تنگ حال اور مصیبت میں ہوں گے۔ لاتعداد لوگ ڈگمگا جائیں گے اور اس کے فتنے کا شکار ہو جائیں گے۔ حرمین شریفین پر فرشتوں کا پہرہ ہوگا اس لیے کوشش کے باوجود وہاں نہیں پہنچ سکے گا اور فلسطین کی طرف مسلمان مومنین کی جماعت پر حملہ کرنے کے لیے نکلے گا تو اللہ تعالیٰ ان مومنوں کی جماعت میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو بھیج دے گا۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی زیر قیادت مومنین ان کفار کا مقابلہ کریں گے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ علیہ السلام دجال کا تعاقب کریں گے اور مقام لُدّ (جہاں آج کل اسرائیل ریاست کا ہوائی اڈہ ہے) پر دجال کو قتل کر دیں گے۔ کفار نیست و نابود کر دیئے جائیں گے اور اسلام کا بول بالا ہوگا۔ (مزید تفصیل کے لیے کتب احادیث کی طرف رجوع کریں) (سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جب لفظ ''مسیح'' بولا جاتا ہے تو اس کا معنی ہے کہ ''سیاحت/سیر/سفر کرنے والا'' اللہ کے دین کے لیے یا یہ مسح (چھونے والا) سے ہے، وہ بیمار کو چھوتے، اس پر ہاتھ پھیرتے تو وہ درست ہو جاتا تھا)۔

[1] صحیح بخاری ۸۳۲

☆ صحیح مسلم میں یہ الفاظ بھی مذکور ہیں "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ" اے اللہ! جہنم کے عذاب سے میں تیری پناہ کا طلب گار ہوں۔

(۲) ☆ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی دعا سکھائیں جسے میں نماز میں (سلام پھیرنے سے پہلے) پڑھا کروں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا یوں کہہ:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

اے اللہ! یقیناً میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔ لہٰذا تو مجھے اپنی جناب سے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما یقیناً تو ہی خوب بخشنے والا اور خوب رحم فرمانے والا ہے۔ ❶

(۳) ☆ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں تشہد اور سلام کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ۔

اے اللہ! (میرے گناہ) مجھے بخش دے، جو میں نے پہلے کیے اور جو میں نے بعد میں کیے جو میں نے چھپ کر کیے اور جو میں نے ظاہراً کیے اور جو میں نے زیادتی کی، اور میرے وہ گناہ جو مجھ سے زیادہ تجھے معلوم ہیں۔ (مقام و مرتبہ میں) تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے رکھنے والا ہے۔ تیرے علاوہ کوئی معبود ہے ہی نہیں۔ ❷

تنبیہ: مذکورہ بالا دعاؤں کے علاوہ اور بھی دعائیں کتب احادیث میں ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ موجود ہیں۔ علاوہ ازیں نمازی کو قرآن و حدیث میں مذکور کوئی بھی دعا پڑھنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے "ثُمَّ لِیَتَخَیَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَہٗ اِلَیْہِ فَیَدْعُوْا" پھر اسے دعا کے متعلق اختیار ہے جو اسے زیادہ پسند آئے وہ مانگے۔ ❸

---

❶. صحیح بخاری ۸۳۴ ❷. صحیح مسلم، کتاب المسافرین، باب صلاتہ و دعائہ باللیل ۷۷۱

❸. صحیح بخاری ۸۳۵ و صحیح مسلم ۴۰۲

ایک دوسری حدیث میں یہ الفاظ ہیں "ثُمَّ يَدْعُوْا بِمَاشَاءَ" پھر جو دعا چاہے وہ مانگ لے۔ [1]

ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ "مَا اَحَبَّ" (جو دعا اسے زیادہ محبوب ہو، پڑھ لے)

مسئلہ: اگر امام سجدے یا قعدے (تشہد) کی حالت میں ہو تو بعد میں آ کر جماعت سے ملنے والا مقتدی تکبیر تحریمہ بمعہ رفع الیدین کرنے کے بعد دوبارہ "اللہ اکبر" کہہ کر (رفع الیدین کیے بغیر) امام کی سی سجدے/قعدے والی کیفیت اختیار کر لے کیونکہ سجدے میں جاتے وقت اور قعدہ (تشہد) بیٹھتے وقت نبی ﷺ رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ جبکہ تکبیر تحریمہ کے ساتھ رفع الیدین کرنا ضروری ہے۔ جیسا کہ پیچھے ذکر ہو چکا ہے۔ خوب سمجھ لیں۔

سلام پھیرنا:

تکمیلِ نماز سے فراغت سلام پھیرنے سے ہے۔ تکبیر تحریمہ سے جو کام نمازی پر حرام ہو جاتے ہیں وہ سلام پھیرنے سے حلال ہو جاتے ہیں۔

☆ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی فرمان رسالت ﷺ ہے کہ:

وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ [2]

نماز میں [کئی جائز امور کو] حرام کرنے والی صرف تکبیر اور اس سے حلال کرنے والی چیز صرف سلام کہنا ہے۔

نماز کا آغاز تکبیر سے اور اختتام سلام سے ہے۔

☆ **وَكَانَ يختم الصَّلٰوة بالتسليم**

آپ ﷺ سلام کے ساتھ نماز ختم کر دیتے تھے۔ [3]

☆ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ نبی ﷺ اپنی دائیں اور بائیں جانب "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ" "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ" (تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت ہو) کہہ کر سلام پھیر دیتے تھے۔ حتیٰ يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ" حتیٰ کہ (مقتدیوں کو)

---

[1] صحیح/سنن ابی داؤد [2] حسن/سنن ابی داؤد ٦١٨، سنن الترمذی ٣ [3] صحیح مسلم ٤٩٨

آپ ﷺ کے رخسار کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔ ❶

(اس حدیث سے ان لوگوں کا بھی رد ہوا جو کہتے ہیں کہ سلام پھیرنے میں کندھے کا نظر آجانا ہی بس کافی ہے)۔

تنبیہ: سیدنا وائل بن حُجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی دائیں طرف ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'' کہہ کر سلام پھیرا اور اپنی بائیں جانب ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کہہ کر سلام پھیرا۔ ❷

امام نووی رحمہ اللہ نے ''مجموع'' میں اور حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے بلوغ المرام میں بحوالہ سنن ابی داود، دوسری طرف سلام میں بھی ''وبرکاتہ'' لکھا ہے۔ سنن ابی داود کے ایک نسخے میں ''وبرکاتہ'' کا اندراج بھی ہے۔ ❸

☆ سیدنا عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''**صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمْنَا حِيْنَ سَلَّمَ**''۔ ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔ ❹

مسئلہ: اگر مقتدی جماعت کے ساتھ بعد میں ملا ہو، جب امام دونوں طرف سلام پھیر لے تب وہ کھڑے ہو کر نماز مکمل کرے۔ ❺

☆ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''**فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا**'' جو نماز امام کے ساتھ پاؤ اسے پڑھ لو اور جو رہ گئی ہو اسے پوری کر لو۔ ❻

سلام پھیرنے کے بعد اذکار و دعائیں:

فرض نماز کے سلام پھیرنے سے فوراً بعد بآوازِ بلند ''اللہ اکبر'' ایک مرتبہ اور ''**اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ**'' تین مرتبہ پڑھنا سنت ہے۔

☆ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ''**كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالتَّكْبِيْرِ**''۔

---

❶ صحیح/سنن ابی داود، ابواب الرکوع و السجود باب فی السلام ۹۹۶ ❷ صحیح/سنن ابی داود ۹۹۷ ❸ وھو موجود فی مکتبة دارالعلوم الحمدیه لاھور ❹ صحیح بخاری ۸۳۸ ❺ صحیح مسلم ۳۷٤ ❻ صحیح بخاری ٦۳٦، ۹۰۸

میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے مکمل ہونے کو "اللہ اکبر" (کی آواز سننے سے) جان لیتا تھا۔ ❶

☆ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ "اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ" (میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں) کہتے اور پھر یہ دعا پڑھتے: "اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

اے اللہ! تو "السلام" ہے اور سلامتی تیری طرف سے ہے۔ اے بزرگی اور عزت کے مالک! تیری ذات بہت بابرکت ہے۔ ❷

☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ "اَنَّ النبی ﷺ كَانَ اذَا سَلَّمَ يَمْكُثُ فِيْ مَكَانِهٖ يَسِيْرًا"۔

بلاشبہ نبی ﷺ جب سلام پھیرتے تو تھوڑی دیر اپنی جگہ پر ٹھہرے رہتے تھے۔ ❸

تھوڑی دیر کی وضاحت: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ كَانَ النبی ﷺ اِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ اِلَّا مِقْدَارَ ما يقول. نبی ﷺ جب سلام پھیرتے تو (اسی حالت میں) صرف اس قدر بیٹھتے جتنی دیر میں یہ دعا پڑھ لیتے تھے۔ "اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ." ❹

نوٹ: اس دعا کے ساتھ یہ الفاظ کہنا "وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ" کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

☆ مذکورہ بالا مسنون دعا پڑھ کر امام دائیں یا بائیں طرف سے مڑ کر مقتدیوں کی طرف منہ کر کے بیٹھے۔

☆ وَكَانَ اَنَسُ بن مَالِكٍ ينتفِل عن يمِيْنِه وَعَنْ يَّسَارِهٖ وَيَعِيْبُ عَلٰى مَنْ يَّتَوَخّٰى اَوْمَنْ تَعَمَّدَ الْاِنْتِفَالَ عَنْ يَّمِيْنِه۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی دائیں طرف سے اور (کبھی) بائیں طرف سے پھر کر بیٹھتے تھے اور ایسے شخص پر اعتراض کرتے تھے جو تکلف سے یا ارادے سے (ہمیشہ) اپنی دائیں طرف سے ہی مڑ کر بیٹھے۔ ❺

---

❶. صحیح بخاری ۸۴۱ و صحیح مسلم ۵۸۳ ❷. صحیح مسلم ۵۹۱ ❸. صحیح بخاری ۸۴۹

❹. صحیح مسلم ۵۹۱ ❺. صحیح بخاری

☆ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "لَقَدْ رَاَیْتُ النبی ﷺ کثیراً یَنْصَرِفُ عَنْ یَّسَارِهٖ۔

میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کثرت سے اپنی بائیں طرف سے پھرتے تھے۔ ❶

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ أما انا فاکثر مارأیت رسول اللہ ﷺ. میں نے تو دیکھا ہے کہ عام طور پر رسول اللہ ﷺ سلام کے بعد دائیں طرف سے پھرتے تھے۔ ❷

مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ امام دونوں (دائیں اور بائیں) طرف سے پھر سکتا ہے۔

☆ سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: "کَانَ النبی ﷺ اِذَا صَلّٰی صَلٰوۃً اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْهِهٖ" نبی ﷺ جب نماز پڑھتے تو اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف کر لیتے تھے۔ ❸

☆ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ اے معاذ! مجھے تم سے محبت ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں بھی آپ ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھا، پھر تو ہر (فرض) نماز کے بعد یہ کلمات پڑھنا نہ بھولنا۔

رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ.

اے میرے رب! تو مجھے اپنا ذکر، شکر اور اپنی عبادت کا حُسن نصیب فرما۔ ❹

☆ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ نبی ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اُسی کے لیے بادشاہت ہے اور اس کے لیے تمام تعریف ہے۔ وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ اے اللہ! جسے تو عطا کرے

---

❶. صحیح بخاری ۸۵۲ و صحیح مسلم ۷۰۷ ❷. صحیح مسلم ۷۰۸ ❸. صحیح بخاری ۸۴۵
❹. صحیح/سنن ابی داؤد ۱۵۲۲

اس سے کوئی روکنے والا نہیں اور جس سے تو روک لے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں۔ اور تیرے حضور کسی بڑائی والے کو اس کی بڑائی فائدہ نہیں دیتی۔ ❶

☆ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی اسے موت کے سوا کوئی چیز بھی جنت میں جانے سے روک نہیں سکتی۔ ❷

آیۃ الکرسی:

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَاالَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَابَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ. ❸

اللہ، نہیں کوئی معبود مگر وہی۔ وہ زندہ ہے اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔ اُسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ اُسی کا ہی ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کون ہے؟ جو اس کے حضور سفارش کرے، ہاں اس کی ہی اجازت سے۔ وہ جانتا ہے جو کچھ ان (جہان والوں) سے پہلے تھا اور جو کچھ ان کے بعد (ہونے والا) ہے۔ اور لوگ تو اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ کر ہی نہیں سکتے مگر جس قدر وہ چاہے۔ اس کی کُرسی آسمانوں اور زمین پر چھائی ہوئی ہے۔ ان کی حفاظت اسے تھکا بھی نہیں سکتی۔ اور وہ (اللہ) بہت ہی بلند و بالا بہت ہی عظمت والا ہے۔

☆ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ہر نماز کے بعد معوّذات (اللہ کی پناہ میں دے دینے والی سورتیں) پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ ❹

معوّذات، قرآن مجید کی آخری دو سورتیں (سورۃ الفلق، سورۃ الناس) کو کہتے ہیں۔

---

❶. صحیح بخاری ۸۴۴ و صحیح مسلم ۵۹۳ ❷. حسن/سنن نسائی ۱۰۰، ابن حبان

❸. سورۃ البقرہ ۲/۲۵۵ ❹. صحیح / سنن ابی داؤد ۱۵۲۳

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِۙ۝ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَۙ۝ وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَۙ۝ وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الۡعُقَدِۙ۝ وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۝ [1]

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو خوب مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(اے نبی ﷺ) آپ کہہ دیجیے کہ میں پناہ لیتا ہوں ہر چیز کو نمودار کرنے والے رب کی، ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے اور اندھیری رات کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے اور گرہوں پر پڑھ پڑھ کر پھونکنے والوں کے شر سے اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِۙ۝ مَلِكِ النَّاسِۙ۝ اِلٰهِ النَّاسِۙ۝ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ الۡخَنَّاسِۙ۝ الَّذِىۡ يُوَسۡوِسُ فِىۡ صُدُوۡرِ النَّاسِۙ۝ مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ۝ [2]

(اے نبی ﷺ) آپ کہہ دیں کہ میں لوگوں کے رب کی، لوگوں کے بادشاہ کی، لوگوں کے معبود کی پناہ لیتا ہوں، وسوسہ اندازی کرنے والے، چھپ جانے والے (شیطان) کے شر سے جو لوگوں کے سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے (چاہے) وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے ہر نماز کے بعد "سُبۡحَانَ اللّٰهِ" تینتیس (33) مرتبہ، "اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ" تینتیس (33) مرتبہ، "اَللّٰهُ اَكۡبَرُ" تینتیس (33) مرتبہ اور "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ، لَهُ الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ" ایک (1) مرتبہ پڑھا تو اس کے سب گناہ بخش دیے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ [3]

☆ سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نماز کے بعد پڑھی جانے والی بعض دعائیں ایسی ہیں جنہیں پڑھنے والا یا ان کا ذکر کرنے والا کبھی بھی (ثواب سے) محروم نہیں رہتا (ان میں سے ایک یہ ہے) "سُبۡحَانَ اللّٰهِ" تینتیس (33) مرتبہ،

[1]. سورۃ الفلق: ۱۱۳ [2]. سورۃ الناس: ۱۱۴ [3]. صحیح مسلم ۵۹۷

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" تینتیس (33) مرتبہ، "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" چونتیس (34) مرتبہ۔ ❶

☆ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب فرض نماز سے فارغ ہوتے تو بلند آواز سے یہ کلمات پڑھتے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ.

نہیں کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اُسی کی بادشاہت ہے اور اس کی ہی تمام حمد ہے اور وہ ہر چیز پر اچھی طرح قادر ہے۔ نہ گناہ سے بچنے کی ہمت اور نہ نیکی کرنے کی طاقت ہے مگر اللہ کی توفیق سے۔ نہیں کوئی معبود مگر "اللہ"۔ ہم تو اپنا دین اس (اللہ) کے لیے ہی خالص کرنے والے ہیں خواہ کافروں کو پسند نہ ہو۔ ❷

☆ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تو (یہ کلمات) تین مرتبہ پڑھتے۔

"سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ. وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. ❸

تیرا رب، عزت والا ہر اس (بری) چیز سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں اور رسولوں پر سلام ہے اور تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جو جہانوں کا رب ہے۔

سنن ترمذی کی روایت (عن زید بن ارقم) میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد تین مرتبہ ان تینوں آیات کو پڑھے گا تو اسے بھرپور اجر پورے پیمانے سے ناپ کر ملے گا۔ ❹

☆ صبح وشام کی (فرض) نماز کے بعد یہ دعا سات مرتبہ پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ. (اللہ! مجھے دوزخ کی آگ سے بچا)۔ ❺

---

❶. صحيح مسلم ٥٩٦ ❷. صحيح مسلم ٥٩٤ ❸. حسن/ ابو يعلى ❹. ابواب الصلاة باب ما يقول اذا سلّم ❺. حسن / سنن ابى داؤد ٥٠٧٩

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص نماز سے فارغ ہو کر، باوضو حالت میں، کسی کو اذیت دیئے بغیر، جتنی دیر اس جگہ پر بیٹھا رہے جس جگہ پر اس نے نماز پڑھی تو فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ

یا اللہ اس کو بخش دے اور اس پر رحم فرما۔ ❶

ذکر بالجہر اور مروّجہ درود:

بعض لوگ رسول اللہ ﷺ سے ثابت شدہ مسنون اذکار و دعائیں چھوڑ کر خود ساختہ درود بآواز بلند پڑھتے ہیں جو کسی حدیث سے باسند صحت ثابت نہیں۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَرَدٌّ.

جس شخص نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی تو وہ رد ہے۔ ❷

اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ:

مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَرَدٌّ

جس نے کوئی ایسا کام کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود ہے۔ ❸

☆ قرآن مجید میں ہے:

وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ.

اور اے شخص! اپنے رب کا ذکر کیا کر اپنے دل میں، عاجزی کے ساتھ اور خوف کے ساتھ اور پست آواز سے۔ ❹

☆ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے۔

---

❶. صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ باب الحدث فی المسجد ❷. صحیح بخاری، کتاب الصلح، باب اذا صطلحوا علی صلح جو رفا لصلح مردود ۲۶۹۷ ❸. صحیح مسلم/ کتاب الا قضیہ، باب نقض الاحکام الباطلۃ و رد محدثات الامور ۱۷۱۸ ❹. سورۃ الاعراف: ۲۰۵

لوگوں نے بلند آواز سے "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہنا شروع کر دیا تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اربعوا عَلٰى انفُسِكُمْ. اِنَّكُمْ لَيْسَ تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا. اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا قَرِيْبًا وَهُوَ مَعَكُمْ.

"اے لوگو! آوازیں آہستہ کرو۔ تم بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے۔ تم تو اسے پکار رہے ہو جو خوب سننے والا اور بہت قریب ہے۔ اور وہ (اللہ) تمہارے ساتھ ہے۔" ❶

فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کا حکم:

سلام پھیرنے پر مومن نماز کے عمل سے مکمل فارغ ہو جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کو اگر کوئی ضروری کام ہوتا تو آپ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد فوراً اٹھ کر چلے جاتے ورنہ اپنی جائے نماز پر مقتدیوں کی طرف چہرہ مبارک کر کے بیٹھے رہتے اور اذکار و دعائیں پڑھتے رہتے تھے جیسا کہ پیچھے تفصیلاً مذکور ہے لیکن اجتماعی دعا والا عمل کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

☆ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فَقَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ اِلٰى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهِ".

میں نے مدینہ منورہ میں نبی ﷺ کے پیچھے عصر کی نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو جلدی سے کھڑے ہو گئے اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے اپنی بیویوں کے بعض کمروں کی طرف چلے گئے۔ ❷

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ احدىٰ صَلَاتِي الْعَشِيِّ ..... فَصَلّٰى بِنَا ركعتين ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ مَعْرُوْضَةٍ فِيْ الْمَسْجِدِ فَاتَّكَأَ عَلَيْهَا كَاَنَّهُ غَضْبَانُ....."

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ظہر، عصر میں سے ایک نماز پڑھائی۔ آپ ﷺ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر سلام پھیر دیا تو مسجد میں گاڑی ہوئی ایک لکڑی کی طرف کھڑے ہو کر اس پر

---

❶ صحيح بخاري/ كتاب المغازي، صحيح مسلم ❷ صحيح بخاري/ كتاب الاذان ١٢٢١، ٧٥١

ٹیک لگائی۔ یوں لگتا تھا کہ آپ ﷺ غصے میں ہیں۔ ❶

مذکورہ بالا دونوں حدیثوں میں ہے: "فَسَلَّمَ / سَلَّمَ فَقَامَ" (آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو کھڑے ہوگئے)۔ قَامَ کے ساتھ حرف "ف" "تعقیب مع الوصل کا معنیٰ ظاہر کرتا ہے یعنی کہ سلام پھیر کر فوراً (آپ ﷺ کھڑے ہوگئے)

☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ "كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَآءُ حِيْنَ يَقْضِيْ تَسْلِيْمَهٗ وَيَمْكُثُ هُوَ فِيْ مَقَامِهٖ يَسِيْرًا قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ۔

رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تو آپ ﷺ کے سلام پھیرتے ہی عورتیں (جانے کے لیے) کھڑی ہوجاتیں اور آپ ﷺ کھڑے ہونے سے پہلے تھوڑی دیر ٹھہرے رہتے۔ ❷

اس سے معلوم ہوا کہ صحابیات رضی اللہ عنہن آپ ﷺ کے سلام پھیرنے کے فوراً بعد آپ ﷺ کے اٹھ کھڑے ہونے سے پہلے، اٹھ جاتی تھیں۔ اگر آپ ﷺ ہاتھ اٹھا کر دعا منگواتے ہوتے تو وہ خواتین بھی دعا میں ضرور شریک ہوتیں۔ جبکہ ایسے نہیں ہے۔

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: "اَمَّا الدُّعَاءُ بَعْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلٰوةِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ اَوِ الْمَاْمُوْمِيْنَ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ مِنْ هَدْيِهٖ ﷺ اَصْلًا وَلَا رُوِيَ عَنْهُ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَلَا حَسَنٍ.

رہا یہ مسئلہ کہ نماز سے سلام پھیرنے کے بعد قبلہ رخ بیٹھ کر یا مقتدیوں کی طرف رخ کر کے اجتماعی دعا کرنا، تو یہ آپ ﷺ کا طریقہ بالکل نہیں تھا۔ اور (یہ مسئلہ) آپ ﷺ سے نہ صحیح اور نہ ہی حسن سند کے ساتھ روایت ہوا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین عظام، تبع تابعین، سلف صالحین، محدثین اور فقہاءِ اسلام نے فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کا ذکر نہیں کیا۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے تو اس عمل کو بدعت قرار دیا ہے۔ ❸ اور علامہ ناصر الدین البانی

❶. صحیح بخاری/کتاب الصلاة باب تشبیك الاصابع فی المسجد ❷. صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الصلوة النساء خلف الرجال ❸. مجموع الفتاوی

نے اسے ہندوستانیوں کی بدعت کہا ہے۔[1]

اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کی اتباع واطاعت نصیب فرمائے۔(آمین)

تنبیہ: اگر کوئی شخص فرض نماز کے بعد کسی خصوصی کام کی دعا کے لیے درخواست کرے تو پھر دعا کی جا سکتی ہے لیکن یہ دعا فرض نماز سے پہلے یا بعد میں یا کسی بھی وقت کی جا سکتی ہے۔

رکعاتِ نماز

اوقات	فرض	نوافل
فجر	2	فرضوں سے پہلے دو(2) رکعتیں
ظہر	4	دو(2) یا چار(4) رکعتیں پہلے اور دو(2) یا چار(4) رکعتیں بعد میں
عصر	4	دو(2) یا چار(4) رکعتیں پہلے اور دو(2) رکعتیں بعد میں
مغرب	3	دو(2) رکعتیں پہلے اور دو(2) رکعتیں بعد میں
عشاء	4	دو(2) رکعتیں پہلے اور دو، دو کل چار(2 + 2 = 4) رکعتیں بعد میں

فرضوں کی رکعتیں:

☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ هَاجَرَ النبيُّ ﷺ فَفُرِضَتْ اَرْبَعًا وَتُرِكَتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ عَلَى الْاَوَّلِ.

نماز دو دو رکعتیں فرض ہوئی تھی۔ پھر (جب) نبی ﷺ نے (مدینے کی طرف) ہجرت کی تو چار چار رکعتیں فرض ہو گئیں۔ البتہ سفر کی نماز پہلے حکم (یعنی دو رکعات) پر رہنے دی گئی۔[2]

☆ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز دو رکعتیں، ظہر وعصر کی چار چار رکعتیں مغرب کی تین رکعتیں

---

[1] اس مسئلے پر مزید تفصیل کے لیے دیکھیں: "القول المقبول فی شرح و تعلیق صلوٰۃ الرسول" از عبد الرؤف بن عبد الحنان [2] صحیح / مسند احمد ٢٧٢/٦، صحیح بخاری ١٠٩٠، ٣٩٣٥

اور عشاء کی چار رکعات پڑھائیں۔ ❶

نفل نماز کی اہمیت وفضیلت:

☆ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہو (اُسے خوش کر دیتا ہو) اور وہ ہمیں اپنی جنت میں داخل کر دے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ لِلّٰهِ فَاِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلاَّ رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً.

تجھ پر لازم ہے کہ تو کثرت سے اللہ کو سجدے کیا کر۔ تو جو بھی سجدہ کرے گا اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ تیرا ایک درجہ (Scale/ Grade) بلند کر دے گا اور اس کے ساتھ ہی تجھ سے ایک غلطی مٹا دے گا۔ ❷

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ النَّاسُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ اَعْمَالِهِمُ الصَّلٰوةُ"۔ یقیناً قیامت کے دن، لوگوں کا ان کے عملوں کے متعلق سب سے پہلے جس چیز کا محاسبہ ہوگا وہ نماز ہے۔ ہمارا رب جو سب سے زیادہ جانتا ہے فرشتوں سے فرمائے گا کہ "میرے بندے کی نماز کا جائزہ لو۔ وہ پوری ہے یا کم۔ اگر تو پوری ہے تو اس کے متعلق (رزلٹ) "تامَّةً" (مکمل ہے) لکھ دیا جائے۔ اور اگر اس میں کچھ کمی ہے تو وہ فرمائے گا "اُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ قَالَ اَتِمُّوْا لِعَبْدِيْ فَرِيْضَةً مِنْ تَطَوُّعِهٖ ثُمَّ يُؤْخَذُ الْاَعْمَالُ عَلٰى ذٰلِكَ"۔

دیکھو (جائزہ لو)، کیا میرے بندے (کے نامہ اعمال میں) کوئی نفل نماز ہے؟ وہ فرمائے گا (اے فرشتو!) میرے بندے کی فرض نماز والی کمی اس کے نفلوں سے پوری کرو۔ پھر اسی طرح دیگر اعمال کو لیا جائے گا۔ ❸

☆ حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "میرا بندہ جن چیزوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں سب سے محبوب وہ چیزیں ہیں جو میں نے اس پر فرض کی ہیں۔ اس کے علاوہ نوافل

---

❶. صحیح بخاری و صحیح مسلم و غیرھما ❷. صحیح مسلم ٤٨٨ ❸. حسن/ سنن ابی داؤد

کے ذریعے بھی وہ میرا قرب زیادہ حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔ پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے دے دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے کسی چیز سے (بچنے کے لیے) پناہ مانگتا ہے تو میں اسے پناہ بھی دے دیتا ہوں ❁ ❶

بارہ (۱۲) رکعتوں کی فضیلت:

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰی فِیْ یَوْمٍ وَّ لَیْلَةٍ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَکْعَةً بُنِیَ لَهٗ بَیْتٌ فِی الْجَنَّةِ. اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَهَا وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَکْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ.

❁ بعض لوگ اس حدیث سے غلط فہمی میں مبتلا ہو کر اولیاء اللہ کو خدائی اختیارات کا حامل ٹھہراتے ہیں حالانکہ حدیث کا واضح مطلب یہ ہے کہ جب بندہ اپنی تمام عبادات واطاعت صرف اللہ ہی کے لیے خالص کر دیتا ہے تو اس کا ہر کام صرف اللہ ہی کی رضا کے لیے ہوتا ہے۔ وہ مومن اپنے کانوں سے وہی بات سنتا ہے اور اپنی آنکھوں سے وہی چیز دیکھتا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے۔ وہ مومن جس چیز کو ہاتھ سے پکڑتا ہے یا پیروں سے چل کر اس کی طرف جاتا ہے تو وہ وہی چیز ہوتی ہے جس کو شریعت نے جائز رکھا ہے۔ ایسا مومن اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ جسم اور اس کے اعضاء کو اس کے حکم کے خلاف یعنی اس کی نافرمانی میں استعمال نہیں کرتا بلکہ اس کی اطاعت میں ہی انہیں استعمال کرتا ہے اور خلافِ شریعت اس سے کوئی کام سرزد نہیں ہوتا۔ یعنی وہ اپنی خواہش وچاہت کو اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور اس کے حکم کے مطابق ڈھالتا ہے۔

مشرکینِ اتحاد وحلول (صوفیاء) اس حدیث کی غلط تشریح کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب ایک صوفی سلوک کی منازل طے کر جاتا ہے تو وہ بھی خدا بن جاتا ہے اس الحاد اور باطل نظریے کا توڑ اسی حدیث میں ہی ہے کہ اگر بندہ خدا ہو جاتا تو پھر دعا قبول کرنے اور پناہ دینے کے معنی نہیں بنتے۔ کیونکہ پناہ لینے والا عبد، مملوک اور مخلوق ہے جبکہ پناہ دینے والا معبود، مالک اور خالق ہے۔ ایسے گمراہ کن صوفیاء کے کفر والحاد پر مبنی نظریات اور ان کا توڑ جاننے کے لیے معروف عالم دین مولانا عبد الرحمان کیلانی رحمہ اللہ کی مشہور کتاب ''شریعت وطریقت'' کا مطالعہ ضرور کریں۔ (ابو عامر) ❶. صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع

جس نے دن اور رات میں (فرض رکعتوں کے علاوہ) بارہ (12) رکعتیں پڑھیں تو اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔ نمازِ ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں۔ نماز مغرب کے بعد دو رکعتیں۔ نمازِ عشاء کے بعد دو رکعتیں اور نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں۔ ❶

نوافل اور سنتیں ایک ہی چیز ہیں:

نوافل اور سنتیں ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ ان کے متعلق احادیث میں تطوّع اور نفل کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

☆ قرآن مجید میں ہے کہ "وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ"

رات کو کسی وقت تہجد کی نماز پڑھیں۔ یہ آپ کے لیے نفل (یعنی زیادہ) ہے۔ ❷

☆ نبی ﷺ نے ایک صحابی سے فرمایا کہ نماز کو اس کے وقت پر پڑھ اگر تو اس کو ان کے ساتھ پالے تو پھر (دوبارہ) پڑھ لے " فَاِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ" یقیناً یہ تیرے لیے نفل ہوگی۔ ❸

☆ ایک دیہاتی شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ، اللہ نے مجھ پر کتنی نماز فرض کی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ دن اور رات میں پانچ نمازیں تو اس نے کہا کہ کیا ان کے علاوہ بھی کوئی نماز ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"لَا، اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ" نہیں، مگر یہ کہ تو نفل پڑھے۔ ❹

تطوع بمعنی نفل پڑھنا۔ ❺

فرض نماز کے علاوہ جو نماز رسول اللہ ﷺ سے قولاً یا عملاً یا تقریراً ثابت ہے وہ نماز تطوع، نفل اور آپ ﷺ کی سنت ہے۔

نوافل گھر میں پڑھنا افضل ہے:

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد عالی ہے کہ:

---

❶. صحیح / جامع ترمذی ٤١٥ ❷. بنی اسرائیل: ٧٩ ❸. صحیح مسلم ❹. صحیح بخاری و مسلم

❺. القاموس الوحید: ١٠٢٠

"اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِهٖ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ"

فرض نماز کے علاوہ، افضل نماز وہ ہے جو نماز آدمی اپنے گھر میں پڑھتا ہے۔ ❶

☆ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''جس گھر میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے اس کی مثال زندہ کی ہے اور جس گھر میں اللہ کا ذکر نہیں ہوتا اس کی مثال مردہ کی ہے۔ ❷

☆ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''اپنے گھر کو قبرستان نہ بنا ڈالو۔ کچھ نماز اپنے گھروں میں بھی پڑھا کرو۔ ❸

☆ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں نماز ادا کرے تو اسے چاہیے کہ کچھ نماز اپنے گھر میں جا کر بھی پڑھے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی نماز کی (برکت کی) وجہ سے اس کے گھر میں خیر کر دے گا۔ ❹

فجر کی سنتوں کے مسائل

اہمیت:

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نفلی نماز میں سب سے زیادہ فجر کی سنتوں کا اہتمام کرتے تھے۔ ❺

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا.

فجر کی دو رکعتیں دنیا اور جو کچھ دنیا میں موجود ہے، سب چیزوں سے بہتر ہیں۔ ❻

☆ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے فجر کی دو رکعتیں ساری دنیا میں سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ ❼

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کسی بھی نفل نماز کا اتنا خیال نہیں رکھتے تھے جتنا صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھنے کا خیال رکھتے تھے۔ ❽

---

❶. صحیح بخاری ۷۳۱ ❷. صحیح مسلم ۷۷۹ ❸. صحیح مسلم ۷۷۷ ❹. صحیح مسلم ۷۷۸
❺. صحیح بخاری ۱۱۶۹، ۱۹۶ ❻. صحیح مسلم ۷۲۵ ❼. صحیح مسلم ۹۷/۷۲۵
❽. صحیح مسلم ۷۲٤

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ دو رکعتیں (سنتیں) فجر سے پہلے کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔ ❶

قرأت:

☆ نبی ﷺ فجر کی سنتوں کی پہلی رکعت میں۔ (سورۃ الکافرون) "قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" اور دوسری رکعت میں۔ (سورۃ الاخلاص) "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" پڑھتے تھے۔ ❷

☆ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی سنتوں کی پہلی رکعت میں "قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَا اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَا اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ" ❸ پڑھتے تھے۔

اور دوسری رکعت میں

"قُلْ يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ" ❹ پڑھتے تھے۔ ❺

دائیں پہلو لیٹنا:

☆ رسول اللہ ﷺ سنتیں گھر میں پڑھتے تھے۔ ❻

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ "كَانَ النبی ﷺ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ"۔

نبی ﷺ جب فجر کی دو رکعتیں پڑھتے تو اپنے دائیں پہلو لیٹ جاتے تھے۔ ❼

---

❶. صحیح بخاری ۱۱۸۲ ❷. صحیح مسلم ۷۲۶ ❸. سورۃ البقرہ: ۱۳۶ ❹. سورۃ ال عمران: ٦٤

❺. صحیح مسلم ۷۲۶، ۷۲۷ ❻. صحیح مسلم ❼. صحیح بخاری ۱۱٦۰

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اِذَا صَلّٰی اَحَدُ کُمْ رَکْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْیَضْطَجِعْ عَلٰی یَمِیْنِهٖ''

جب تم میں سے کوئی فجر کی دو رکعتیں پڑھے تو اسے چاہیے کہ اپنی دائیں کروٹ (تھوڑی دیر کے لیے) لیٹ جائے۔ ❶

☆ اگر فجر کی سنتیں مسجد میں پڑھیں تو نہ لیٹنا بھی جائز ہے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو دو رکعات پڑھنے کے بعد لیٹا ہوا تھا۔ تو فرمایا: ''احصبُوْہُ'' اسے کنکریاں مارو۔ ❷

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان دو رکعتوں کے بعد نہیں لیٹتے تھے۔ ❸

اذانِ فجر کے بعد نوافل:

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لَا صَلٰوۃَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ'' صبح کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے۔ ❹

ایک روایت میں اس طرح ہے: ''لَا صَلٰوۃَ بَعْدَ الْفَجْرِ اِلَّا رَکْعَتَيِ الْفَجْرِ''

فجر کے بعد کوئی نماز نہیں سوائے فجر کی دو رکعتوں کے۔

☆ نبی ﷺ نماز فجر سے پہلے دو رکعات پڑھتے تھے۔ ❺

اس سے معلوم ہوا کہ اذانِ فجر کے بعد اور نماز فجر سے پہلے صرف دو رکعات (سنتیں) ہیں۔ لیکن قضاء شدہ نماز (فرض/نفل)، تحیۃ المسجد، تحیۃ الوضو اور طواف کی دو رکعتیں ادا کی جا سکتی ہیں کیونکہ یہ سبب والی رکعتیں اپنا حکم الگ رکھتی ہیں۔

فجر کی سنتوں کی قضا:

اگر صبح کی نماز کی جماعت ہو رہی ہو یا ابھی بالکل تیار ہو تو جماعت کے ساتھ ہی مل جانا ضروری ہے۔ الگ ہو کر سنتیں پڑھنا شروع کر دینا صریحاً غلط طریقہ ہے۔

---

❶. صحیح / صحیح سنن الترمذی ٣٤٤ ❷. صحیح / مصنف ابن ابی شیبہ حدیث: ٦٣٨٧

❸. صحیح/مصنف ابن ابی شیبہ حدیث: ٦٣٨٥ ❹. صحیح بخاری ❺. صحیح بخاری و صحیح مسلم

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا صَلٰوۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ"

جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو اس وقت فرض نماز کے علاوہ کوئی بھی نماز نہیں۔ ❶

☆ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز کے بعد ایک شخص (فہد بن قیس رضی اللہ عنہ) کو دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھ کر فرمایا کہ: "صَلٰوۃُ الصُّبْحِ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ" صبح کی نماز تو دو رکعتیں، دو رکعتیں ہیں۔ (لہٰذا فرضوں کے بعد تم نے یہ دو رکعتیں کون سی پڑھی ہیں؟) تو اس شخص نے جواب دیا کہ

"اِنِّیْ لَمْ اَکُنْ صَلَّیْتُ الرَّکْعَتَیْنِ اللَّتَیْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّیْتُهُمَا الْاٰنَ"

یقیناً میں نے دو رکعتیں (سنت) فرضوں سے پہلے والی نہیں پڑھی تھیں۔ تو میں نے وہ دو رکعات اب (فرضوں کے بعد) پڑھی ہیں۔ "فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ" تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ ❷

لہٰذا اس صحیح تقریری حدیث (خاموش تائید) سے ثابت ہوا کہ اگر کوئی شخص جماعت سے پہلے سنتیں نہ پڑھ سکا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ جماعت ہو جانے کے بعد ادا کر لے۔

اگر ایسے کرنا ٹھیک نہ ہوتا تو رسول اللہ ﷺ قیس بن فہد رضی اللہ عنہ کو فرضوں کے بعد دو سنتیں پڑھنے سے روک دیتے۔ تقریری حدیث کا مطلب بھی یہی ہوتا ہے کہ جو کام آپ ﷺ کے سامنے کیا گیا ہو اور آپ ﷺ نے اس پر کوئی تبصرہ نہ کیا ہو تو وہ قابلِ حجت اور باعثِ جواز ہوتا ہے۔

☆ ایک حدیث میں ہے کہ "فَنَهٰی اَنْ یُّصَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ"۔ آپ ﷺ نے اقامت ہو جانے کے بعد مسجد میں دوسری نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ ❸

☆ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ" رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ ❹

---

❶. صحیح مسلم ۷۱۰ ❷. صحیح/سنن ابی داؤد ۱۲۶۷، سنن الترمذی ۴۲۶، ابن خزیمہ ۱۱۱۶، ابن حبان ۶۲۴، دارقطنی ۳۸۳/۱، ۳۸۴، حاکم ❸. صحیح/ابن خزیمہ حدیث: ۱۱۲۶

❹. سورۃ البقرہ: ۴۳

نوٹ: جامع ترمذی کی جس روایت میں یہ آتا ہے کہ ''جس نے فجر کی دو رکعتیں (سنت) نہیں پڑھیں تو اسے چاہیے کہ وہ سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھ لے''۔

اس روایت کی سند میں ''قتادہ بن دعامہ السدوسی'' راوی مدلس ہے اور یہ روایت معنعن بھی ہے۔ لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔ قابل احتجاج نہیں۔

فرض کو چھوڑ کر نفل کو اہمیت دینا، چہ معنی دارد؟

ظہر کی سنتوں کے مسائل

نمازِ ظہر سے قبل چار رکعات سنت ادا کرنے کی فضیلت بہت زیادہ ہے۔ البتہ دو رکعات پڑھنے کا جواز بھی ملتا ہے اور نمازِ ظہر کے بعد دو رکعات یا چار رکعات پڑھنا بھی سنت ہے۔

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ''اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يَدَعُ اربعًا قَبْلَ الظُّهْرِ'' بلاشبہ رسول اللہ ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعتیں نہیں چھوڑتے تھے۔ [1]

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ''صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ الظُّهْرِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَهَا سَجْدَتَيْنِ.....'' میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ظہر سے پہلے دو رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں نماز پڑھی۔ [2]

☆ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''مَنْ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ قَبْلَ الظهرِ وَاَرْبَعًا بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ'' جس نے نماز ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور اس کے بعد چار رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ پر حرام کر دے گا۔ [3]

چار سنتیں اکٹھی یا دو دو کر کے پڑھنا:

دونوں طرح ہی ٹھیک ہے۔

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى'' رات اور دن کی نماز دو دو رکعات ہیں۔ [4]

---

[1]. صحیح بخاری ۱۱۸۲ [2]. صحیح مسلم ۷۲۹ [3]. صحیح/سنن ابی داؤد ۱۲۶۹

[4]. صحیح/سنن ابی داؤد ۱۱۹۵، السنن الکبریٰ للبیہقی ۴۸۷/۲

☆ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز ظہر سے پہلے چار رکعات اور اس کے بعد دو رکعات اور عصر سے پہلے چار رکعت پڑھتے تھے۔ "وَيَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ" اور ہر دو رکعتوں کے درمیان سلام پھیر کر فاصلہ کرتے تھے۔ ❶

☆ سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نماز ظہر سے پہلے والی وہ چار رکعتیں جن (دو کے بعد) میں سلام نہ پھیرا ہو، ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ❷

سنتوں کی آخری دو رکعتوں میں کوئی سورۃ ملانا

ہر نماز کی ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ پڑھنا تو (ہر ایک کے لیے) فرض ہے۔ اس کے بعد مزید قرأت کرنا واجب نہیں بلکہ افضل و مستحب ہے۔

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں یہ بات سرعام کہتا پھروں۔ "لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ" نماز نہیں ہے مگر سورۃ الفاتحہ اور کچھ زائد قرأت کے ساتھ۔ ❸

☆ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے نبی ﷺ نے حکم دیا ہے کہ "اَنْ نَقْرَأَ الْفَاتِحَةَ وَمَا تَيَسَّرَ" ہم سورۃ الفاتحہ اور جو قرآن میسر (یعنی یاد) ہو، قرأت کریں۔ ❹

☆ سیدنا عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ہر نماز میں قرأت کی جائے جن رکعتوں میں نبی ﷺ نے ہمیں قرأت سنائی، ہم نے تمھیں سنادی اور جن میں آپ نے قرأت آہستہ پڑھی ہم نے بھی آہستہ پڑھی۔ "وَاِنْ لَّمْ تَزِدْ عَلٰى اُمِّ الْقُرْاٰنِ أَجْزَأَتْ وَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ" اور اگر تم سورۃ الفاتحہ سے آگے مزید قرأت نہ بھی کرو تو بھی کافی ہے اور اگر مزید (قرأت) کرو تو وہ بہتر ہے۔ ❺

☆ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

---

❶. صحیح/سنن الترمذی ۴۲۹، ابن ماجه ۱۱۶۱ ❷. حسن/ سنن صحیح ابی داؤد للالبانی ۱۱۵۳
❸. صحیح/سنن ابی داؤد ۸۲۰ ❹. صحیح مسلم، سنن ابی داؤد ۸۲۰ ❺. صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب القراۃ فی الفجر: ۷۷۲

لَمْ يَقْرَأْ فِيْهِمَا اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَاب" نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں تو ان میں صرف سورۃ الفاتحہ ہی پڑھی۔ ❶

عصر کی سنتوں کے مسائل:

نمازِ عصر سے پہلے دو رکعتیں یا چار رکعتیں اور نمازِ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا آپ ﷺ کی سنت ہے۔

☆ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "مَامِنْ صَلٰوةٍ مَفْرُوضَةٍ اِلَّا وَبَيْنَ يَدَيْهَا رَكْعَتَانِ" کوئی فرض نماز ایسی نہیں ہے جس سے پہلے دو رکعتیں نہ ہوں۔ ❷

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "رَحِمَ اللّٰهُ امْرءً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا" اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے نمازِ عصر سے پہلے چار رکعات پڑھیں۔ ❸

ایک روایت میں ہے کہ "اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کی آگ پر حرام کر دے گا"۔ ❹

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے خفیہ اور نہ اعلانیہ دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑی تھیں "رَكْعَتَان قَبْلَ الصُّبْحِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ" دو رکعتیں صبح کی نماز سے پہلے اور دو رکعتیں نمازِ عصر کے بعد۔ ❺

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ "اس (اللہ) کی قسم کھا کر کہتی ہوں جو آپ ﷺ کو لے گیا۔ ان (عصر کے بعد والی) دو رکعتوں کو آپ ﷺ نے کبھی نہیں چھوڑا حتیٰ کہ آپ ﷺ اللہ کو جا ملے اور اللہ سے نہیں ملے حتیٰ کہ نماز سے بوجھل ہو گئے "وَكَانَ يُصَلِّي كَثِيْرًا مِنْ صَلٰوتِهٖ قَاعِدًا تَعْنِيْ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ" اور آپ ﷺ اپنی یہ نماز یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں بیٹھ

---

❶ . صحیح/ ابن خزیمہ ❷ . صحیح/ابن حبان، الاحسان: ٢٤٤٦ ❸ . حسن/سنن ابی داؤد: ١٢٧١، سنن ترمذی: ٤٣٠ ❹ . مجمع الزوائد ❺ . صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، باب مایصلی بعد العصر من الفوائت و نحوھا

کر پڑھتے تھے۔ نبی ﷺ یہ دو رکعتیں (گھر میں) پڑھتے تھے۔ "وَلَا يُصَلِّيهِمَا فِي الْمَسْجِدِ" اور انہیں مسجد میں اس لیے نہیں پڑھتے تھے کہ کہیں اپنی امت پر بوجھ نہ ہو جبکہ آپ ﷺ تو ان کے لیے تخفیف پسند کرتے تھے۔ ❶

☆ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لَا تُصَلُّوْا بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا أَنْ تُصَلُّوْا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ" عصر کے بعد نماز نہ پڑھو مگر سورج بلند ہو تو پھر پڑھ لو۔ ❷

نوٹ: نمازِ عصر کے بعد والی دو رکعتیں اتنی دیر سے نہ پڑھیں کہ سورج غروب ہونے لگے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے غروبِ آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے روکا ہے۔ ❸

مغرب کی سنتوں کے مسائل:

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب موذن نمازِ مغرب کی اذان کہتا تو سب لوگ جلدی سے (مسجد نبوی ﷺ کے) ستونوں کی طرف لپکتے حتیٰ کہ نبی ﷺ تشریف لے آتے۔ وَهُمْ كَذٰلِكَ يُصَلُّوْنَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِب اور وہ نمازِ مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لیتے۔ اور حتیٰ کہ اگر کوئی اجنبی شخص مسجد میں داخل ہوتا تو وہ سمجھتا کہ جماعت ہو چکی ہے۔ اس قدر زیادہ لوگ یہ دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ ❹

☆ سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ" ہر اذان و اقامت کے درمیان نماز ہے، ہر اذان و اقامت کے درمیان نماز ہے۔ پھر آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ فرمایا "لِمَنْ شَآءَ" جو شخص چاہے۔ ❺

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْن" نمازِ مغرب سے قبل دو رکعتیں پڑھو۔ ❻

---

❶. صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، باب ما یصلی بعد العصر من الفوائت و نحوها: ۵۹۰

❷.صحیح/سنن ابی داؤد، ابن حبان ❸. صحیح بخاری: ۵۸۸ ❹. صحیح بخاری، کتاب الاذان باب کم بین الاذان والاقامۃ و صحیح مسلم: ۸۳۷ ❺. صحیح بخاری، کتاب الاذان ۶۲۷

❻.صحیح / سنن ابی داؤد: ۱۲۸۱

☆ ایک حدیث میں ہے کہ "اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلّٰی قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَکْعَتَیْنِ" بلاشبہ نبی ﷺ نے مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں۔ ❶

☆ سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث میں نمازِ مغرب کے بعد دو رکعتوں کا ذکر ہے۔ (پیچھے دیکھیں بیان بارہ (۱۲) رکعتوں کی فضیلت)

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مغرب کے بعد دو رکعتیں اپنے گھر میں پڑھتے تھے۔ ❷

عشاء کی سنتوں کے مسائل:

☆ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "مَامِنْ صَلٰوۃٍ مَفْرُوْضَۃٍ اِلاَّ وَبَیْنَ یَدَیْھَا رَکْعَتَانِ" کوئی فرض نماز ایسی نہیں ہے جس سے پہلے دو رکعتیں نہ ہوں۔ ❸

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے نمازِ عشاء کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ ❹

☆ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث میں نماز عشاء کے بعد دو رکعتوں کا ذکر ہے۔ (پیچھے دیکھیں بیان بارہ (۱۲) رکعتوں کی فضیلت)

☆ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی خالہ (ام المومنین) میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رات ٹھہرا "فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ فَصَلّٰی اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ ثُمَّ نَامَ....." تو رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھی پھر آپ ﷺ گھر میں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے چار رکعتیں پڑھیں پھر سو گئے۔ ❺

نوٹ: نمازِ عشاء کی سترہ (۱۷) رکعتوں کی تعداد کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ یاد رہے کہ امام ابوحنیفہؒ سے بھی باسند صحیح ثابت نہیں ہے۔

سنتوں کی قضا:

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ "صَلَّی النَّبِیُّ ﷺ بَعْدَ الْعَصْرِ الرَّکْعَتَیْنِ وَقَالَ

❶. صحیح/ الاحسان لابن حبان ۱۵۸۶ ❷. صحیح بخاری/ کتاب الجمعہ صحیح مسلم ۷۳۰

❸. صحیح/ ابن حبان، الاحسان ۲۴۴۶ ❹. صحیح بخاری ❺. صحیح بخاری ۶۹۷

شَغَلَنِیْ نَاسٌ مِّنْ عَبْدِالْقَیْسِ عَنِ الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الظُّھْرِ" نبی ﷺ نے نماز عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور فرمایا کہ عبدالقیس کے لوگ (جو دین سیکھنے کے لیے آئے تھے) انہوں نے ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے سے مجھے مصروف رکھا۔ (یہ ظہر کے بعد والی دو رکعتیں ہیں)۔ ❶

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی ﷺ کے ساتھ پچھلی رات (ایک وادی میں) سو گئے۔ صبح وقت پر بیدار نہ ہو سکے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا (یعنی نماز کا وقت قضا ہو گیا) جب اٹھے تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ شیطان کا علاقہ ہے۔ لہٰذا ہر شخص اپنے اونٹ کی مہار پکڑ کر آگے چلے۔ پھر ہم نے ایسے ہی کیا (یعنی اس میدان سے باہر چلے گئے) پھر آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور وضو کیا "ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ" پھر دو رکعتیں (سنت) پڑھیں۔ ثُمَّ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَصَلَّی الْغَدَاۃَ" پھر نماز کی اقامت ہوئی تو آپ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی (اس وقت سورج بھی چمک رہا تھا)۔ ❷

فرض نمازوں کی قضا:

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "دَیْنُ اللّٰہِ اَحَقُّ اَنْ یُّقْضٰی"
اللہ کا قرض سب سے زیادہ حق رکھتا ہے کہ اسے ادا کیا جائے۔ ❸

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

"مَنْ نَسِیَ صَلٰوۃً فَلْیُصَلِّھَا اِذَا ذَکَرَھَا فَلَا کَفَّارَۃَ لَہٗ اِلَّا ذٰلِکَ"

جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو جب اسے یاد آجائے تو اسے نماز پڑھ لینی چاہیے اس کا کفارہ یہی ہے۔ ❹

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو اسے جب یاد آئے تو نماز پڑھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ "وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ" میری یاد کے لیے نماز قائم کر۔ (طٰہٰ:۱۴) ❺

---

❶. صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ باب ما یصلی بعد العصر من الفوائت و نحوھا
❷. صحیح مسلم/کتاب المساجد، باب قضاء الصلاۃ الفائتۃ ❸. صحیح بخاری ۱۹۵۳
❹. صحیح بخاری ۵۹۷ ❺. صحیح مسلم ۶۸۰

☆ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ تین شخص مرفوع القلم ہیں (یعنی ان کا گناہ نہیں لکھا جاتا) ١۔ پاگل، حتیٰ کہ وہ ٹھیک ہو جائے، ٢۔ والنائم حَتّٰی یَسْتَیْقِظَ سو جانے والا حتیٰ کہ وہ بیدار ہو جائے، ٣۔ اور نابالغ بچہ، حتیٰ کہ وہ بالغ ہو جائے۔ ❶

قضا نماز کی ادائیگی کا طریقہ:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ خندق کے دن مشرکوں نے نبی ﷺ کو اس قدر مشغول کر دیا کہ آپ ﷺ کی چار نمازیں (مسلسل) قضا ہو گئیں۔ پھر آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو اس نے اذان کہی پھر اقامت کہی تو آپ ﷺ نے (قضا شدہ) ظہر کی نماز پڑھائی پھر اس نے اقامت کہی تو آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی پھر اس نے اقامت کہی تو آپ ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھائی پھر اس نے اقامت کہی تو آپ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھائی۔ ❷

مسئلہ نمبر١: قضا شدہ نماز کی ادائیگی میں ترتیب کا لحاظ رکھنا ہی سنت ہے یعنی پہلے سابقہ قضا نماز کی ادائیگی پھر اس کے بعد اس وقت والی نماز پڑھنا ہوتی ہے۔

مسئلہ نمبر٢: اگر جماعت کھڑی ہو چکی ہو اور آپ نے اپنی قضا شدہ نماز بھی ادا کرنی ہے تو اس صورت میں آپ اپنی قضا شدہ نماز اس جماعت کے ساتھ ادا کریں گے اور اپنی اس وقت کی نماز بعد میں ادا کریں تا کہ ترتیب قائم رہے۔ مقتدی کی نیت امام کی نیت کے مطابق ہونا ضروری نہیں۔ ❸

مسئلہ نمبر٣: اگر عشاء کی جماعت کھڑی ہو اور مقتدی نے ابھی مغرب کی نماز بھی پڑھنی ہے تو اس صورت میں اگر امام ایک رکعت پڑھ چکا ہے تو یہ مقتدی آ کر اپنی نماز مغرب کی نیت کی ادائیگی سے جماعت میں شامل ہو جائے اور امام کے سلام کے ساتھ سلام پھیر دے۔ اگر امام دو رکعتیں پڑھ چکا ہے تو یہ مقتدی اٹھ کر اپنی تیسری رکعت مکمل کرے۔ اور اگر امام کی پہلی رکعت میں ہی مقتدی شامل ہو جائے تو پھر بھی وہ اپنی نماز مغرب (کی تین رکعتوں) کی نیت سے جماعت سے مل جائے اور

---

❶۔ صحیح/سنن ابی داؤد ٤٤٠١ ❷۔ صحیح/صحیح نسائی ٦٣٩، سنن ترمذی ١٧٩

❸۔ مزید پیچھے دیکھیں اسی کتاب میں ''امام اور مقتدی کی نیت میں فرق'' کا بیان

جب امام اپنی چار رکعات پڑھ کر سلام پھیر دے تو مقتدی بھی سلام پھیر دے۔ اس طرح مقتدی کی تین رکعات فرض اور ایک رکعت نفل ہوگی۔ جیسا کہ مسافر شخص پر قصر کی دو رکعتیں عائد ہوتی ہیں اور وہ مقیم امام کے پیچھے ظہر، عصر اور عشاء کی چار ہی پڑھتا ہے۔ دو رکعات تو اس پر فرض تھیں اور دو رکعات اس نے زائد پڑھیں تو کوئی حرج نہیں۔ (واللہ اعلم)

توبہ کرنے سے پہلے کی قضا شدہ نمازیں:

☆ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ [1] اے پیغمبر ﷺ! آپ ان کافروں سے کہہ دیجیے اگر یہ لوگ باز آ جائیں تو ان کے کیے ہوئے پہلے سارے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ.

بلاشبہ اسلام (مکمل طور پر اپنا لینا) اس سے پہلے کے سب گناہ ختم کر دیتا ہے۔ [2]

☆ ایک حدیث میں ہے کہ جس شخص نے اسلام قبول کر کے نیکی کا راستہ اپنا لیا تو اس سے اس کے ان گناہوں کی پوچھ نہیں ہوگی جو اس نے جاہلیت میں کیے ہوں گے اور جس نے اسلام لا کر بھی برائی نہ چھوڑی تو اس سے اگلے پچھلے سب عملوں کا مؤاخذہ ہوگا۔ [3]

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُهٗ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَّفَهَا.

جب کوئی بندہ مسلمان ہو جائے تو اچھی طرح مسلمان ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا ہر ایک گناہ ختم کر دیتا ہے جو وہ (توبہ کرنے سے پہلے) کر چکا تھا۔ اور اس کے بعد کی زندگی کا حساب شروع ہوگا۔ ایک نیکی کے بدلے ویسی دس نیکیاں سات سو نیکیوں تک لکھی جائیں گی اور برائی کے بدلے ایک ہی برائی لکھی جائے گی مگر جب اللہ اس کو معاف کر دے۔ [4]

---

[1]. سورة الانفال: ٣٨ [2]. صحيح مسلم ١٧٣ [3]. صحيح بخاری، كتاب استتابة المرتدين

[4]. صحيح بخاری، كتاب الايمان، باب حسن اسلام المرء

☆ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ

☆ **إِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ**

یقیناً نیکیاں بدیوں کو بہالے جاتی ہیں۔ ❶

☆ قرآن مجید میں ہے کہ

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّاo اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا. ❷

پھر ان کے بعد ایسے نالائق پیدا ہوئے کہ جنھوں نے نماز ضائع کردی اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے تو وہ عنقریب گمراہی کو ملیں گے۔ سوائے ان کے جو توبہ کرلیں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں ایسے لوگ جنت میں جائیں گے اور ان کی ذراسی بھی حق تلفی نہیں کی جائے گی۔

نوٹ: قضائے عمری یعنی توبہ سے قبل رہ جانے والی زندگی کی نمازیں، ایک ایک کرکے پڑھنا شروع کردینا کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

بیٹھ کر، کچھ بیٹھ کر کچھ کھڑے ہوکر، لیٹ کر اور اشارے سے نماز پڑھنا:

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى قَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ"

جو شخص کھڑے ہوکر نماز پڑھے تو وہ افضل ہے، جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھے تو اس کو کھڑے ہوکر نماز پڑھنے والے کی نسبت آدھا ثواب ہے اور جو شخص لیٹ کر نماز پڑھے تو اسے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی نسبت آدھا ثواب ہے۔ ❸

☆ مشہور تابعی سیدنا عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب (بیمار) شخص قبلے کی جانب منہ کرنے کی بھی طاقت نہ رکھے تو جس طرف بھی اس کا چہرہ ہو نماز پڑھ لے۔ ❹

---

❶. سورۃ ھود: آیت نمبر ۱۱۴ ❷. پارہ ۱۶، سورۃ المریم آیت ۵۹، ۶۰ ❸. صحیح بخاری، ابواب تقصیر الصلاۃ باب صلاۃ القاعد بالایماء باب اشارے سے بیٹھ کر نماز پڑھنا ❹. صحیح بخاری، تعلیقًا

☆ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بواسیر کا مرض لاحق تھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا کہ نماز کیونکر پڑھوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: "صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ" کھڑے ہوکر نماز پڑھ لے پس اگر تو کھڑے ہونے کی طاقت نہ رکھے تو بیٹھ کر نماز پڑھ تجھے اگر بیٹھنے کی ہمت بھی نہ ہو تو پہلو پر لیٹ کر نماز پڑھ۔ ❶

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی عمر جب زیادہ ہوگئی تو (تہجد کی) نماز بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے اور بیٹھے بیٹھے ہی قرأت کرتے رہتے جب تیس، چالیس آیات پڑھنا ابھی باقی ہوتیں تو کھڑے ہو جاتے اور کھڑے ہوکر وہ آیات پڑھتے پھر رکوع کرتے پھر دوسری رکعت میں بھی ایسے ہی کرتے تھے۔ ❷

☆ نبی ﷺ کے لیے بیٹھ کر نماز پڑھنے پر بھی پورا ہی ثواب تھا۔ ❸

☆ اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدی بھی بیٹھ کر نماز پڑھیں گے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "وَإِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ" جب وہ (امام) بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سارے بیٹھ کر نماز پڑھو۔ ❹

☆ اگر امام دو ہوں۔ پہلا امام بیٹھا ہو اور دوسرا امام کھڑا ہو تو مقتدی بھی کھڑے ہوکر نماز پڑھیں گے۔ ❺

انتہائی نڈھالی اور بے ہوشی کی حالت میں نماز:

سخت ضعف اور انتہائی نڈھالی میں جب سمجھ بوجھ نہ رہے یا مدہوشی کا عالم طاری ہو۔ مریض کسی بیماری کے دورے میں حالت قومہ وسکتہ میں حالت غیر میں ہو تو ایسی کیفیت میں شریعت بھی اس سے اپنے احکام اٹھا لیتی ہے۔

---

❶. صحیح بخاری، ابواب تقصیر الصلاۃ: ۱۱۱۷ ❷. صحیح بخاری، ایضاً ❸. صحیح مسلم، صلاۃ المسافرین ❹. صحیح بخاری ❺. تفصیل کے لیے پیچھے "امام کی پیروی" کا بیان دیکھیں

قرآن مجید میں ہے

۱۔ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

اللہ تعالیٰ کسی جان کو تکلیف میں نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت کے مطابق۔ ❶

۲۔ دوسری جگہ فرمایا:

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ حسب استطاعت اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ ❷

۳۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تین آدمی مرفوع القلم ہیں (یعنی ان کا گناہ نہیں لکھا جاتا) ۱۔ سویا رہ جانے والا شخص، حتیٰ کہ وہ بیدار ہو جائے، ۲۔ بچہ، حتیٰ کہ وہ بالغ ہو جائے، ۳۔ وَالْمَجْنُوْنُ حَتّٰى يَعْقِلَ مجنون شخص حتیٰ کہ وہ سمجھنے لگ جائے۔ ❸

☆ نبی ﷺ اپنے آخری مرض میں بیماری کی شدت کی وجہ سے غشی طاری ہوگئی پھر کچھ افاقہ ہوا (اور نماز کا وقت بھی تھا) "فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ" تو آپ ﷺ دو آدمیوں کے درمیان ان کے سہارے سے نکلے اور مسجد میں نماز کے لیے تشریف لے آئے۔ ❹

فرض نماز کے بعد جگہ بدلنا:

☆ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَنَا بِذٰلِكَ اَنْ لَّا نُوْصِلَ صَلٰوةً بِصَلٰوةٍ حَتّٰى نَتَكَلَّمَ اَوْ نَخْرُجَ" بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم نماز کے ساتھ نماز نہ ملائیں حتیٰ کہ ہم کوئی بات کرلیں یا چلے جائیں۔ ❺

☆ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ فِيْ مَكَانِهِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ الْفَرِيْضَةَ وَفَعَلَهُ الْقَاسِمُ وَيُذْكَرُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ لَا يَتَطَوَّعُ الْاِمَامُ فِيْ مَكَانِهِ وَلَمْ يَصِحَّ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جس جگہ فرض نماز پڑھ چکے ہوتے تھے وہیں پر (نفل) نماز پڑھتے تھے اور قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے بھی ایسے ہی کیا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ امام اپنی فرض نماز کی جگہ پر نفل نہ پڑھے لیکن صحیح ثابت نہیں۔ ❻

❶۔ سورۃ البقرہ ۲۸۶ ❷۔ سورۃ التغابن: ۱۶ ❸۔ صحیح/سنن ابی داؤد ۴۳۹۸ ❹۔ صحیح بخاری ❺۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعہ، باب الصلاۃ بعد الجمعۃ ❻۔ صحیح بخاری، باب مکث الامام فی مصلاہ بعد السلام (تعلیقاً)

نماز میں خیالات آنا:

نماز میں طہارتِ قلب، خشوع وخضوع، رقت آمیزی، یکسوئی، بھرپور توجہ اور الفاظ کے معانی پر غور رکھا جائے۔ ایسی خوبصورت اور عمدہ نماز ہی ثواب کے لحاظ سے بھرپور ہوتی ہے اور شرفِ قبولیت سے نوازی جاتی ہے جس سے بندۂ مومن کا مقام اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند ہو جاتا ہے۔

نماز میں خیالات سے حتی الوسع بچنے کے باوجود بھی کسی چیز کا ذہن میں آ جانا ایک فطری امر ہے۔

☆ سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مدینے میں نبی ﷺ کے پیچھے عصر کی نماز پڑھی۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو جلدی سے کھڑے ہوئے اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے اپنی کسی بیوی کے حجرے میں چلے گئے۔ آپ ﷺ کی اس جلدی کو دیکھ کر لوگ گھبرا گئے۔ جب آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ (صحابہ رضی اللہ عنہم) آپ ﷺ کی جلدی پر تعجب کر رہے ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”ذَکَرْتُ شَیْئًا مِنْ تِبْرٍ عِنْدِنَا فَکَرِھْتُ اَنْ یَّحْبِسَنِیْ فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِہٖ“ مجھے (نماز میں) یاد آیا تھا کہ میرے گھر میں سونے کی ایک ڈلی پڑی ہے میں نے ناپسند کیا کہ وہ مجھے روک رکھے تو میں نے جا کر اسے تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے۔ ❶

سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! یقیناً شیطان میرے اور میری نماز وقرأت میں حائل ہو جاتا ہے اور وہ مجھ پر قرأت خلط ملط کر دیتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”ذَاکَ الشَّیْطَانُ یُقَالُ لَہٗ خِنْزَبٌ فَاِذَا اَحْسَسْتَہٗ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنْہُ وَاتْفُلْ عَلٰی یَسَارِکَ ثَلَاثًا“ اس (کام پر مامور) شیطان کو ”خِنزَب“ کہا جاتا ہے جب تو اسے محسوس کرے تو (نماز میں اسی وقت) ”اَعُوْذُ بِاللّٰہِ“ پڑھ کر اپنی بائیں جانب تین مرتبہ ”تھو“ کر دے“۔

عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے اس طرح ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے شیطان کو مجھ سے دور کر دیا۔ ❷

---

❶ . صحیح بخاری ۸۵۱، ۱۲۲۱ ❷ . صحیح مسلم، کتاب السلام ۵۷۳۸

نماز میں بھول جانا اور سجدہ سہو کا حکم:

سہو بمعنی ''بھول'' ہے۔

☆ اگر نمازی دورانِ نماز تذبذب و شک میں پڑ جائے کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں تو اس کیفیت میں وہ یقینی تعداد (یعنی کم) پر اعتماد کرے تاکہ شک رفع ہو جائے۔

☆ دوران نماز اگر بھول کر قعدہ یا کوئی رکعت وغیرہ میں کہیں کمی یا زیادتی ہو جائے تو اس کا حل اس نماز کے آخر میں ''سجدہ سہو'' کی ادائیگی ہے۔ جس سے اس غلطی کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

☆ نماز ادا کرنے کے بعد اگر باتیں بھی ہو چکی ہوں یا امام جا چکا ہو تو پھر بھی نماز کی کمی و بیشی کی بھول یاد آنے پر امام کو چاہیے کہ اگر رکعت رہتی ہو تو آکر پڑھا دے ورنہ سجدہ سہو کرے۔

☆ سجدہ سہو کے دو ہی طریقے صحیح احادیث سے ثابت ہیں۔ جن میں سے کوئی بھی اختیار کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کریں۔ دوسرے سجدے سے اٹھ کر فوراً سلام پھیر دیں۔

۲۔ سلام پھیرنے کے بعد پھر اللہ اکبر کہہ کر رفع الیدین کیے بغیر دو سجدے کریں اور دوسرے سجدے سے اٹھ کر فوراً سلام پھیر دیں۔

☆ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُّسَلِّمَ. فَإِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهٗ صَلٰوتَهٗ وَإِنْ كَانَ صَلّٰى إِتْمَامًا لِّأَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيْمًا لِّلشَّيْطَانِ.

جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک پڑ جائے اور اسے پتا نہ چلے کہ اس نے تین رکعتیں یا چار رکعتیں پڑھی ہیں تو اسے چاہیے کہ وہ شک کو چھوڑ دے اور جس پر اسے یقین ہے اس پر اعتماد کرلے پھر سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے ادا کرے اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھی ہوں گی تو یہ دو سجدے چھٹی رکعت کا درجہ اختیار کر کے انہیں جفت بنا دیں گے اور اگر اس نے مکمل چار رکعتیں

ہی پڑھی تھیں تو پھر یہ دو سجدے شیطان کے لیے ذلت کا باعث ہوں گے۔ ❶

☆ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِهٖ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَآءِ

جسے نماز میں (متنبہ کرنے کے لیے) ضرورت پیش آجائے تو اسے چاہیے کہ وہ "سبحان اللہ" کہے اور عورتوں کے لیے ہاتھ پر تالی بجانا ہے۔ ❷

☆ سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک پڑ جائے اور اسے پتا نہ چلے کہ اس نے ایک رکعت پڑھی ہے یا دو پڑھی ہیں تو وہ ایک رکعت ہی تصور کرے اور اگر اسے یہ پتا نہ چل رہا ہو کہ اس نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین تو وہ اپنی نماز کو دو رکعتیں سمجھے اور اگر اسے یہ پتا نہ چل سکے کہ اس نے تین رکعات پڑھی ہیں یا چار تو وہ تین رکعات تصور کرے پھر جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہو جائے تو سلام پھیرنے سے پہلے بیٹھے ہوئے ہی دو سجدے ادا کرے۔ ❸

☆ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

لِكُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ

ہر سہو (بھول) پر سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے ہیں۔ ❹

☆ سیدنا عبداللہ بن بُحَینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو (ظہر کی) دو رکعات نماز پڑھا کر (درمیانے تشہد کے لیے) نہ بیٹھے اور (تیسری رکعت کے لیے) کھڑے ہو گئے۔ جب آپ ﷺ اپنی نماز پوری کر چکے اور ہم آپ ﷺ کے سلام پھیرنے کا انتظار کرنے لگے تو "كَبَّرَ قَبْلَ التَّسْلِيمِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ سَلَّمَ" آپ ﷺ نے بیٹھے ہوئے ہی سلام پھیرنے سے پہلے "اللہ اکبر" کہا اور دو سجدے ادا کیے پھر سلام پھیر دیا۔ ❺

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تیسرے پہر کی دو نمازوں (ظہر

---

❶. صحیح مسلم: ۵۷۱ ❷. صحیح بخاری و صحیح مسلم ۴۲۲ ❸. حسن/جامع ترمذی ۳۹۸

❹. حسن/سنن ابی داؤد ۱۰۳۸ ❺. صحیح بخاری ۱۲۲۴

اور عصر) میں سے ایک نماز پڑھائی۔ تو آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا پھر ایک لکڑی کی طرف اٹھ کھڑے ہوئے جو مسجد کے سامنے تھی اس پر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک رکھا۔ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی وہاں پر موجود تھے وہ آپ ﷺ سے (اس بھول کے متعلق) بات کرنے سے ڈرے اور جلد باز لوگ بھی مسجد سے چلے گئے تو پھر ایک شخص جس کو نبی ﷺ (پیار سے) ذوالیدین (یعنی لمبے ہاتھوں والا) کہہ کر پکارتے تھے اس نے آپ ﷺ سے کہا کہ (اے اللہ کے رسول ﷺ) کیا آپ بھول گئے ہیں یا نماز کم ہوگئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کم ہوئی ہے۔ اس شخص نے کہا کہ کیوں نہیں آپ ﷺ بھول چکے ہیں۔ (دوسرے لوگوں سے بھی تصدیق ہونے پر)

فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَكَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ فَكَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَكَبَّرَ" [ثُمَّ سَلَّمَ]

تو آپ ﷺ نے دو رکعات نماز پڑھائی پھر سلام پھیر دیا۔ پھر اللہ اکبر کہا اور پہلے سجدے جتنا یا اس سے کچھ لمبا سجدہ کیا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا پھر اللہ اکبر کہہ کر (دوسرے سجدے کے لیے) اپنا سر مبارک زمین پر رکھا تو معمول کے سجدوں جتنا یا کچھ لمبا سجدہ کیا۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر اپنا سر مبارک اٹھایا [پھر سلام پھیر دیا][1]

نوٹ: جن روایات میں سجدہ سہو کے طریقے میں تشہد پڑھ کر سلام پھیرنا پھر دو سجدے ادا کر کے دوبارہ تشہد پڑھ کر سلام پھیرنا، مذکور ہے ایسی تمام روایات ضعیف اور ناقابل حجت ہیں۔ بخاری و مسلم وغیرہ کی صحیح و مستند احادیث کے مدمقابل ضعیف و من گھڑت روایات پر عمل نہیں کیا جاسکتا۔ ان ضعیف روایات کے اسباب ضعف کی تفصیل کے لیے دیکھیں "التعلیق علی الروضۃ الندیہ للحلاق (۱/۳۳۱)، فتح الباری شرح صحیح بخاری (۳/۴۳۰) اور نیل الاوطار (۲/۳۶۵)

[1] صحيح بخاري ١٢١٤، ١٢٢٩، ٤٨٢، جامع ترمذي ٣٩٩

نماز میں موبائل کی گھنٹی بجنا:

نماز شروع کرنے سے پہلے ہی موبائل کی گھنٹی، تھرتھراہٹ (وائبریشن) لگا کر بند کرلیں اگر ایسے کرنا یاد نہ رہے اور نماز کے دوران جیب میں موبائل کی گھنٹی بجنے لگے تو موبائل نکال کر بند کردیں تاکہ نماز میں خلل درپیش نہ ہو نماز میں ضرورت کے پیشِ نظر اتنی حرکت کرنے کا جواز ملتا ہے اس کا استدلال درج ذیل حدیث سے ہے۔

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَؤُمُّ النَّاسَ وَاُمَامَۃُ بِنْتُ اَبِی الْعَاصِ عَلٰی عَاتِقِهٖ فَاِذَا رَکَعَ وَضَعَھَا وَاِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ اَعَادَھَا.

میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور (آپ ﷺ کی نواسی) ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی بیٹی آپ ﷺ کے کندھوں پر تھی۔ جب آپ ﷺ رکوع کرتے تو اس (بچی) کو اتار دیتے اور جب سجدے سے فارغ ہوتے تو پھر اسے اٹھا لیتے تھے۔ [1]

مسئلہ: رکوع و سجود کے علاوہ بچے کو اٹھا کر نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

مزید آگے دیکھیں بیان ''ضرورت پر چند قدم چلنا''

دورانِ نماز سلام کا جواب دینا:

نماز پڑھنے والے کو ''السَّلَامُ عَلَیْکُمْ'' کہنے میں کوئی حرج نہیں۔

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد قباء میں نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے۔ وہاں انصار کے لوگ آئے ''**فَسَلَّمُوْا عَلَیْهِ وَھُوَ یُصَلِّیْ**'' انہوں نے آپ ﷺ کو سلام کہا اور آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔ (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے کہا جب ان لوگوں نے آپ ﷺ کو سلام کہا اور آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے تو آپ ﷺ نے (حالت نماز میں) ان کے سلام کا جواب کس طرح دیا تو انہوں نے کہا ''ھٰکذا'' اس طرح۔

---

[1] صحیح بخاری ۵۱٦ و صحیح مسلم ۵٤۳

جعفر بن عون (راوی) نے اس طرح کر کے دکھایا "وَبَسَطَ كَفَّهُ وَجَعَلَ بَطْنَهُ اَسْفَلَ وَجَعَلَ ظَهْرَهُ اِلَى فَوْقٍ" انہوں نے اپنی ہتھیلی کو پھیلا کر نیچے کیا اور اس کی پشت کو اوپر کیا۔ ❶

سنن ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ "كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ" آپ ﷺ اپنے ہاتھ سے اشارہ کر دیتے تھے۔ ❷

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو سلام کہا جو نماز پڑھ رہا تھا۔ تو اس نے زبان سے بول کر سلام کا جواب دیا تو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا "اِذَا سَلَّمَ عَلٰى اَحَدِكُمْ وَهُوَ يصلي فَلَا يَتَكَلَّم ولكن يشير بيده" جب کسی شخص کو سلام کہا جائے اور وہ نماز کی حالت میں ہو تو وہ بول کر جواب نہ دے بلکہ اپنے ہاتھ کے اشارے سے جواب دے۔ ❸

نماز میں آنکھوں کی کیفیت:

☆ آنکھیں میچنا (بند کرنا): آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا ثابت نہیں۔

☆ نبی ﷺ نماز میں جب تشہد کے لیے بیٹھتے تو اپنی انگلی سے قبلہ رخ اشارہ کرتے اور اس کی طرف ہی دیکھتے رہتے تھے۔ ❹

☆ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھنے کی ابتداء کرتے تو اپنا سر مبارک نیچا رکھتے۔ آپ ﷺ کی نظر زمین پر ہوتی تھی جب آپ ﷺ کعبے میں داخل ہوئے تو نماز میں آپ ﷺ کی نظر سجدے کی جگہ سے نہیں ہٹی حتیٰ کہ آپ ﷺ کعبہ سے نکل گئے۔ ❺

☆ اِدھر اُدھر دیکھنا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

هُوَ اختلاس يختلسه الشيطان مِنْ صَلٰوةِ العَبْدِ

---

❶. صحيح/سنن ابی داؤد، باب ردالسلام فی الصلاة ٨٢٠، ٩٦٧ ❷. سنن ترمذی ٣٦٨، سنن ابی داؤد ٩٢٥، صحيح مسلم ٥٤٠ ❸. صحيح/السنن الكبرىٰ للبيهقی ٢/٢٥٩، مصنف ابن ابی شيبه ٢/٧٤ حديث نمبر٤٨١٦ مختصراً، موطا امام مالك ❹. صحيح/سنن نسائی ١١٦١

❺. صحيح/بيهقی حاكم بحواله صفة صلاة النبی از شيخ البانی

یہ شیطان کا جھپٹنا ہے۔اس طرح شیطان، بندے کی نماز میں سے جھپٹ لیتا ہے۔ ❶

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگ نماز میں دعا کرتے وقت آسمان کی طرف دیکھنے سے باز آجائیں ورنہ ان کی نظریں اچک لی جائیں گی۔ ❷

نماز میں رونا:

سیدنا عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ ''وَفِیْ صَدْرِہٖ اَزِیْزٌ کَاَزِیْزِ الرَّحٰی مِنَ الْبُکَاءِ'' آپ ﷺ کے سینے میں سے گڑگڑا کر رونے کی آوازیں اس طرح آتی تھیں جیسے (پتھر والی) چکی چلنے کی آواز آتی ہے۔ (ایک روایت میں ہے کہ جس طرح جوش کھاتی ہنڈیا کی آواز آتی ہے)۔ ❸

ضرورت پر چند قدم چلنا:

☆ سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (کمرے میں) نماز پڑھ رہے تھے اور (اندر سے) دروازہ بند تھا۔ میں نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا ''فَمَشٰی فَفَتَحَ لِیْ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی مُصَلَّاہُ'' تو آپ ﷺ (اپنے آگے کی طرف) چلے اور میرے لیے دروازہ کھول دیا پھر اپنی جائے نماز کی طرف واپس ہو گئے۔ وہ (یعنی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) بیان کرتی ہیں کہ وہ دروازہ قبلہ رخ تھا۔ ❹

☆ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سوموار کے دن مسلمان سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں فجر کی نماز پڑھ رہے تھے تو اچانک نبی ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ سے پردہ ہٹاتے ہوئے دکھائی دیئے۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم صف باندھے کھڑے ہوئے ہیں یہ دیکھ کر آپ ﷺ کھل کر مسکرا دیئے۔ ''فَنَکَصَ اَبُوْبَکْرٍ رضی اللہ عنہ عَلٰی عَقِبَیْہِ'' تو ابو بکر رضی اللہ عنہ الٹے پاؤں پیچھے ہٹے۔ انہوں نے سمجھا کہ نبی ﷺ نماز کے لیے تشریف لائیں گے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

---

❶. صحیح بخاری ۷۵۱ ❷. صحیح مسلم: ۴۲۹ ❸. صحیح/سنن ابی داؤد ۷۹۹، نسائی ۳/۱۳، ابن خزیمہ ۹۰۰ ❹. حسن/سنن ابی داؤد ۹۲۲

نبی ﷺ کو دیکھ کر اتنا خوش ہوئے کہ نماز ہی توڑ ڈالنے کا ارادہ کر لیا لیکن آپ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ نماز پوری کرو پھر آپ ﷺ نے پردہ ڈال دیا اور حجرے میں تشریف لے گئے "وَتُوُفِّيَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ" پھر اس دن آپ ﷺ نے وفات پائی۔ ❶

☆ صحیح مسلم میں امام نووی رحمہ اللہ نے ایک عنوان قائم کیا ہے کہ "بَابُ جَوَازِ الْخُطْوَةِ وَالْخُطْوَتَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ نماز میں ضرورت پر ایک دو قدم چلنے کا بیان......"

☆ رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے تکبیر کہی پھر آپ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا "فَنَزَلَ الْقَهْقَرٰى" اور پچھلے پاؤں نیچے اترے حتیٰ کہ منبر کی جڑ میں سجدہ کیا پھر لوٹے حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہوئے۔ ❷

نماز میں سانپ اور بچھو مارنا:

دورانِ نماز اگر سانپ یا بچھو سامنے آجائے تو سلام پھیرے بغیر ہی فوراً کوئی چیز پکڑ کر اسے ماردیں اور پھر نماز کا سلسلہ جاری رکھیں۔ اس دوران اگر کوئی بات ہو جائے تو اس سے تسلسل ٹوٹ جاتا ہے ایسی صورت میں یہی رکعتیں دوبارہ شروع کی جائیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اُقْتُلُوْا الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ

نماز میں دو کالے یعنی سانپ اور بچھو کو مار ڈالو۔ ❸

نماز میں بلغم نکل آنا:

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے کیونکہ نماز میں چہرے کے سامنے اللہ سبحانہ تعالیٰ ہوتا ہے۔ ❹

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

❶. صحیح بخاری، کتاب العمل فی الصلاۃ، باب من رجع القھقری فی صلاته اوتقدم بامر ینزل به

❷. صحیح مسلم ❸. صحیح/سنن ابی داؤد ٩٢١ ❹. صحیح بخاری

إِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَبْصُقْ اَمَامَهُ فَاِنَّمَا يُنَاجِي اللّٰهَ مَادَامَ فِي مُصَلَّاهُ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَاِنَّ عَنْ يَّمِيْنِهٖ مَلَكًا وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ فَيَدْفِنُهَا"

جب تم میں سے کوئی نماز شروع کر دے تو اپنے سامنے نہ تھوکے (نہ کھنکھارے) کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ پر ہوتا ہے اور وہ اپنی دائیں طرف بھی نہ تھوکے، یقیناً اس کی دائیں جانب فرشتہ موجود ہوتا ہے، اسے چاہیے کہ اپنی بائیں جانب تھوک لے یا اپنے (بائیں) پاؤں کے نیچے تھوک لے پھر اسے دبا دے۔ ❶

نوٹ: بائیں پاؤں کے نیچے تھوک کر اسے دفن کر دینا اس صورت میں ہے کہ جب جوتوں سمیت زمین پر نماز پڑھ رہے ہوں۔

☆ آپ ﷺ نے (سمجھانے کے لیے) اپنی چادر کا کنارہ پکڑا اس میں تھوکا اور (کپڑے) کے ایک حصے کو دوسرے حصے سے الٹ پلٹ کر کے مل دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یا پھر اس طرح کرے۔ ❷

☆ رسول اللہ ﷺ نے اپنے کپڑے میں تھوکا پھر اس کے ایک دوسرے حصے سے اسے مل دیا۔ ❸

☆ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص نماز کے دوران (اپنے آگے) قبلے کی جانب تھوکے گا تو قیامت کے دن اس کا تھوک اس کے چہرے پر لگا ہوگا۔ ❹

نوٹ: مذکورہ بالا احادیث کی روشنی میں، دوران نماز اگر بلغم، رینٹ، کھانسی، کھنکھار، چھینک اور تھوک وغیرہ بہہ پڑے تو جیب سے چھوٹا رومال وغیرہ نکال کر استعمال کر لینا چاہیے۔ آج کل مساجد میں چٹائیاں یا قالین وغیرہ ہوتے ہیں۔ اس لیے قدم کے نیچے تھوکنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

نماز میں جمائی آنا:

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "اَلتَّثَاؤُبُ مِنَ

---

❶. صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب دفن النخامه فی المسجد ❷. صحیح بخاری
❸. صحیح/سنن ابی داؤد ۳۸۹ ❹. صحیح/مصنف ابن ابی شیبه

الشَّیطَانِ فَاِذَا تَثَاءَ بَ اَحَدُ کُمْ فَلْیَکْظِمْ مَااسْتَطَاعَ" جمائی کا تعلق شیطان سے ہے جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اسے حسب استطاعت روکے۔ ❶

سنن ترمذی کی روایت میں ہے "فِی الصَّلٰوۃِ" یعنی نماز کی حالت میں جمائی آئے تو.........۔ ❷

سجدے میں بچوں کا سوار ہو جانا:

☆ بعض اوقات ایسے ہوتا کہ نبی ﷺ کا ننھا نواسہ حسین رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس آتا اور آپ ﷺ سجدے کی حالت میں ہوتے تو وہ بچہ آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو جاتا اور آپ ﷺ (بچے کو خوش کرنے کے لیے) سجدہ کچھ لمبا کر دیتے تھے۔ ❸

سجدے کی جگہ سے کسی کو ہٹانا:

☆ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے اور (آپ ﷺ کی بیوی ام المومنین) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے سامنے لیٹی ہوتی تھیں جب آپ ﷺ سجدے میں جانے کا ارادہ کرتے تو اس کی ٹانگ پر اپنا ہاتھ مبارک لگاتے تاکہ وہ سجدے کے لیے جگہ چھوڑ دے۔ ❹

تکیے پر سجدہ کرنا:

☆ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مریض کی عیادت کی۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ وہ تکیے پر نماز پڑھ رہا ہے "فَرَمٰی بِهَا" تو آپ ﷺ نے اس کا تکیہ پھینک دیا اور فرمایا "صَلِّ عَلَی الْاَرْضِ اِنِ اسْتَطَعْتَ، وَاِلَّا فَاَوْمِ اِیْمَاءً، وَاجْعَلْ سُجُوْدَكَ اَخْفَضَ مِنْ رُکُوْعِكَ" اگر پڑھ سکتے ہو تو زمین پر نماز پڑھو ورنہ پھر اشارے سے پڑھ لے اور اپنے سجدے کو رکوع سے ذرا نیچے کر دو۔ ❺

"یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ جب مریض کو زمین پر سجدہ کرنا مشکل ہو تو وہ سجدے

---

❶. صحیح مسلم ٢٩٩٤ ❷. صحیح/سنن ترمذی ٣٧٠ ❸. صحیح/سنن نسائی ١١٤٢

❹.صحیح بخاری ٣٨٢ و صحیح مسلم ٥١٢ ❺. صحیح/بیھقی بحوالہ بلوغ المرام

کے لیے کوئی چیز اپنے آگے نہ رکھے۔ نبی ﷺ نے راہنمائی کی ہے کہ مریض رکوع اور سجدے میں فرق کرے یعنی رکوع کی نسبت سجدوں میں زیادہ جھکے۔ ❶

بستر پر نماز پڑھنا:

درج بالا حدیث پر غور کریں کہ تکیے پر نماز پڑھنے والے مریض کو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "صَلِّ عَلَى الْأَرْضِ إِنِ اسْتَطَعْتَ، وَإِلَّا فَأَوْمِ إِيمَاءً، وَاجْعَلْ سُجُودَكَ أَخْفَضَ مِنْ رُكُوعِكَ" اگر تو طاقت رکھتا ہے تو زمین پر نماز پڑھ ورنہ اشارے سے پڑھ لے۔ ❷ ✱

نماز اور تصویر:

نمازی کے جسم اور لباس پر کوئی تصویر نہ ہو اور نہ ہی اس کے کمرے میں کوئی تصویر ہو۔

سجدے کی حالت میں کوئی تصویر والی چیز مثلاً روپے وغیرہ جیب سے اگر گر پڑیں تو اسے فوراً اٹھا کر جیب میں ڈال لیں یا بائیں طرف الگ رکھ دیں کیونکہ تصویر ایک بہت بڑا فتنہ ہے اور کہیں شیطان خوش نہ ہو کہ یہ مومن اپنے آگے تصویر کا بت رکھ کر اسے سجدہ کر رہا ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو کسی علاقے میں یہ حکم دے کر روانہ کیا کہ:

لَا تَدَعْ تِمْثَالاً إِلاَّ طَمَسْتَهُ (و في رواية) وَلَا صُورَةً إِلاَّ طَمَسْتَهَا

نہ چھوڑ کوئی تصویر مگر اسے مٹا کر رکھ دینا۔ ❸

☆ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ:

إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ

یقیناً قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے سخت ترین عذاب تصویریں بنانے والوں کو ہوگا۔ ❹

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "روزِ قیامت آگ کے اندر سے (جہنم کی) ایک گردن اٹھے گی جس کی دو آنکھیں ہوں گی جو دیکھ رہی ہوں گی۔ اس کے سننے والے دو کان ہوں گے

❶. سبل السلام ❷. ایضاً ✱ بستر پر نماز پڑھنے کے بارے کوئی واضح بات نہیں کی گئی۔ انداز منع کرنے والا لگ رہا ہے۔ جبکہ حدیث سے بستر پر نماز پڑھنے کا جواز ملتا ہے۔ امام بخاری نے ایک باب قائم کیا ہے کہ باب الصلوٰۃ علی الفراش (بستر پر نماز پڑھنے کا بیان) رقم الحدیث: ۳۸۳ (محمد عبداللہ رفیق) ❸. صحیح مسلم، کتاب الجنائز ❹. صحیح بخاری کتاب اللباس باب عذاب المصورین یوم القیمة

وہ زبان سے بول کر کہے گی کہ آج مجھے تین قسم کے لوگوں سے نبٹنا ہے۔ (۱) لِكُلِّ جَبَّارٍ (ہر قسم کے ظالم سے)، (۲) وَ بِكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ (ہر وہ شخص جس نے اللہ کے ساتھ کسی اور کو پکارا)، (۳) وَ بِالْمُصَوِّرِين (اور تصویریں بنانے والے)۔ ❶

☆ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''ہر تصویر بنانے والا نفس جہنم میں جائے گا۔ ہر وہ تصویر جو اس نے بنائی تھی اس کے بدلے میں (اس شخص کے لیے) ایک نفس بنایا جائے گا وہ اسے جہنم میں عذاب دے گا۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تو نے تصویر بنانی ہی ہے تو اس چیز کی بنا جس میں روح نہیں ہوتی۔ ❷

☆ تصویریں بنانے والوں سے قیامت کے کہا جائے گا ''اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ'' تم نے جنہیں پیدا کیا تھا انہیں تم (بھی آج) زندہ کرو۔ ❸

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

''لَا تَدْخُلُ الْمَلَآ ئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ '' (رحمت کے) فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو اور نہ اس میں جس میں تصویر ہو۔ ❹

☆ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ

اب اس کے بعد اور کون سی بات باقی رہ جاتی ہے جس پر یہ لوگ ایمان لائیں گے؟ ❺

سجدہ شکر

جب مومن رحمتِ الٰہی سے کوئی خوشخبری پائے یا اللہ تعالیٰ اسے خوشی کا موقع نصیب فرمائے تو وہ اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو جائے۔ خوشی و مسرت کے وقت سجدے میں گر جانا، رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔ اور انسان کی جبلت و فطرت کا تقاضا بھی یہی ہے۔

---

❶. صحیح/سنن ترمذی، ۲۰۸۳ ❷. صحیح مسلم، کتاب اللباس ❸. صحیح بخاری و صحیح مسلم
❹. صحیح بخاری و صحیح مسلم ❺. سورۃ المرسلات: ۵۰

☆ سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "اَنَّ النبی ﷺ کان اذا جاءَ هٗ امرٌ یسّره خَرَّ سَاجِدًا لِلّٰهِ"

بلاشبہ نبی کریم ﷺ کو جب کوئی خوشخبری ملتی تو آپ ﷺ اللہ (کا شکرادا کرنے) کے لیے سجدے میں گر جاتے تھے۔ ❶

☆ نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو یمن کے علاقے میں (تبلیغ کے لیے) بھیجا تو یمن والوں نے اسلام قبول کرلیا۔ "فَکَتَبَ عَلِیٌّ بِاِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَرَءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الکتابَ خَرَّ سَاجِدًا شُکْرًا لِلّٰهِ عَلٰی ذَالِكَ" تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان کے اسلام قبول کر لینے پر (نبی ﷺ) کو خط لکھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے وہ خط پڑھا تو اس (خوشی) پر اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرنے کے لیے سجدہ ریز ہو گئے۔ ❷

☆ سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے (ایک باغ میں جاکر) بہت لمبا سجدہ کیا پھر اپنا سر مبارک اٹھا کر فرمایا: "اِنَّ جِبْرَئِیْلَ اَتَانِیْ فَبَشَّرَنِیْ فَسَجَدْتُ لِلّٰهِ شُکْرًا" یقیناً (فرشتوں کے سردار) جبریل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے انہوں نے مجھے خوشخبری سنائی ✱ تو میں نے اللہ کا شکرادا کرنے کے لیے سجدہ کیا ہے۔ ❸

الحمدللہ! اسلامی ثقافت اور تہذیب وتمدن (کلچر) میں کس قدر شائستگی، سنجیدگی، عمدگی، وقار اور باکمال حسن ہے جس میں انسانی فطرت کی حقیقی جھلک نظر آتی ہے۔

جبکہ غیر مہذب دنیا کے جُہلا اور بدّ ولوگ خوشی پانے پر ڈھولک کی تھاپ پر خرمستیاں کرتے اور بھنگڑا ڈالتے ہیں۔ یہ غل غپاڑہ، ناچ کود، شراب نوشی، میوزک، شوروغل، ڈانس، گانا، کنجریاں نچانا، اکھاڑے لگانا اور دیگر بے ہودہ حرکات کرنا، جہالت، ضلالت وگمراہی، تباہی اور شیطان کی راہیں ہیں جو دوزخ کی طرف لے جا کر ہلاک کر دیتی ہیں۔

افسوس! کتنے گمراہ ہیں یہ لوگ، کہ جنہیں خوشی تو اللہ تعالیٰ دکھاتا ہے اور راضی شیطان کو کرتے ہیں۔ اور اپنی عاقبت خراب کرتے ہیں۔

---

❶. صحیح/سنن ابی داؤد ۲۷۷٤ ❷. صحیح/ بیهقی ۳٦۹/۲ ✱ خوشخبری یہ تھی کہ جو شخص نبی ﷺ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ ❸. صحیح / احمد ۱۹۱/۱، حاکم ۵۵۰/۱

سجدہ تلاوت

قرآن مجید میں کل پندرہ (15) سجدے آتے ہیں۔قرآن مجید کی سجدے والی آیت پڑھ کر یا سن کر سجدہ کرنا سنت اور افضل ہے۔البتہ سجدہ نہ کرنے پر گناہ نہیں ہے۔

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب آدمی سجدے والی آیت پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان ایک طرف ہو کر رونے لگتا ہے اور کہتا ہے کہ ''ہائے افسوس! میں تباہ ہو گیا۔آدم کے بیٹے کو سجدے کا حکم ہوا تو اس نے سجدہ کر دیا اور اس کے لیے جنت ہے جبکہ مجھے سجدے کا حکم ہوا تو میں نے انکار کر دیا تو میرے لیے دوزخ ہے۔'' [1]

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سجدے والی آیت پڑھتے اور ہم آپ ﷺ کے پاس موجود ہوتے پھر آپ ﷺ سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کرتے۔اتنا ہجوم ہو جاتا تھا کہ ہم میں سے کوئی اپنی پیشانی (نیچے) لگانے کے لیے اتنی بھی جگہ نہ پاتا کہ جس پر سجدہ کرے۔ [2]

☆ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جمعے کے دن منبر پر سورۃ النحل پڑھی۔جب سجدے کی آیت (وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ......) پر پہنچے تو منبر پر سے اترے اور سجدہ کیا۔لوگوں نے بھی ان کے ساتھ سجدہ کیا۔دوسرے جمعے کو پھر یہی سورۃ پڑھی تو جب سجدے کی آیت پر پہنچے تو فرمانے لگے ''لوگو! ہم سجدے کی آیت پڑھتے چلے جاتے ہیں پھر جو کوئی سجدہ کرے اس نے اچھا کیا اور جو کوئی سجدہ نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔(اس وقت) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سجدہ نہیں کیا تھا۔سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سجدہ تلاوت فرض نہیں کیا بلکہ ہماری چاہت پر رکھا ہے۔ [3]

☆ نماز میں قرأت کے دوران سجدے والی آیت آجائے تو سجدہ کرنا چاہیے۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلاۃ ۸۱

[2] صحیح بخاری، کتاب سجود القرآن ۱۰۷۵، ۱۰۷۶ [3] صحیح بخاری ۱۰۷۷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سورۃ "اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ" پڑھی تو سجدہ کیا۔ تو جب نماز سے فارغ ہوئے تو بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سورۃ میں سجدہ کیا تھا۔ ❶

☆ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن مجید میں "سجدہ" والی پندرہ (15) آیات پڑھ کر بتائیں۔ ان میں تین سجدے مفصل حصے (سورۃ الحجرات تا سورۃ الناس) میں ہیں۔ "وَفِیْ سُوْرَةِ الحَجِّ سَجْدَتَانِ" اور سورۃ الحج میں دو سجدے ہیں۔ ❷

☆ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سورۃ الحج کی تلاوت کی تو اس میں دو سجدے کیے۔ ❸

☆ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی سورۃ الحج میں دو سجدوں کے قائل تھے۔ ❹

☆ سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بھی سورۃ حج میں دو سجدے کرتے تھے۔ ❺

تنبیہ: سورۃ الحج کے دوسرے سجدے کو امام شافعی رحمہ اللہ سے منسوب کرنا درست نہیں ہے۔

☆ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْجُدُ عَلٰی غَيْرِ وُضُوْءٍ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ وضو کے بغیر ہوتے تو پھر بھی سجدہ تلاوت کر لیتے تھے۔ ❻

☆ نبی ﷺ ہر اٹھنے اور جھکنے میں تکبیر کہتے تھے۔ ❼

☆ آپ ﷺ سجدے میں جاتے وقت اور سجدے سے اٹھتے وقت "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہتے تھے۔ (مفہوم) ❽

☆ آپ ﷺ سجدوں (کی تکبیروں) میں رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ ❾

سجدہ تلاوت کی دُعا:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

---

❶. صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب سجود التلاوۃ ❷. حسن/سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ باب تفریع ابواب السجود و کم سجدةً فی القرآن ❸. صحیح/مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۱۱ ح ۴۲۸۸، السنن الکبری للبیھقی: ۲/ ۳۱۷ ❹. صحیح/السنن الکبری للبیھقی ۲/۳۱۷ ❺. صحیح/السنن الکبری للبیھقی ۲/۳۱۸ ❻. صحیح بخاری تعلیقاً ۱۰۷۱ ❼. صحیح / سنن ترمذی ۲۵۳ ❽. صحیح بخاری ❾. صحیح بخاری ۷۳۵، ۷۳۸

رسول اللہ ﷺ رات کے وقت قرآن کے سجدوں میں یہ دعا کئی مرتبہ پڑھتے تھے:

''سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ۔

میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اس کو پیدا کیا۔ اسے خوبصورت بنایا اور اپنی قدرت و طاقت سے اس میں سے سننے اور دیکھنے کی حس کو ظاہر کیا۔ [1] ❁

امام حاکم اور بیہقی نے مزید ان الفاظ کا ذکر بھی کیا ہے:

فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ'' [2]

''اللہ تعالیٰ بابرکت ذات ہے جو سب سے بہترین تخلیق کرنے والا ہے''۔

نمازِ سفر (قصر/دوگانہ)

☆ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ:

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ

اور جب تم سفر میں جا رہے ہو تو تم پر نماز قصر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ [3]

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ تُؤْتٰى رُخْصَةٌ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ تُؤْتٰى مَعْصِيَةٌ.

یقیناً اللہ تعالیٰ اپنی دی ہوئی اس رخصت (پرعمل ہونے) کو پسند کرتا ہے جیسے وہ ناپسند کرتا ہے کہ اس کی نافرمانی کی جائے۔ [4]

☆ یعلیٰ بن امیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ جو فرمایا

---

❶. صحیح/سنن ابی داؤد ١٤١٤، (ابواب السجود) باب ما یقول اذا سجد ❁ ابوداؤد کی روایت والی سند میں ایک راوی رجلٌ مجہول ہے لیکن حدیث صحیح ہے کیونکہ رجلٌ کا اس کی سند میں تذکرہ شاذ ہے۔ خالد حذاء کے شاگردوں میں سے صرف اسماعیل بن عُلَیّہ سے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں صحیح ابوداؤد (مفصل) ص ٣٣٤، ج ٥، حدیث نمبر ١٢٧٣)۔ (محمد عبداللہ رفیق) ❷. صحیح / مستدرك حاكم

❸. سورة النسا: ١٠١ ❹. صحیح / احمد ١٠٨/٢

ہے: کہ ''لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا'' ۔تم پر نماز قصر کرنے میں کوئی حرج نہیں، اگر تم ڈرو کہ کافر تمہیں فتنے میں ڈال دیں گے، لیکن اب تو لوگ امن میں ہو گئے ہیں (اب قصر کی کیا ضرورت؟) تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے بھی یہی تعجب ہوا تھا جیسے تمہیں تعجب ہوا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهُ'' یہ صدقہ ہے، اللہ نے تم پر صدقہ کیا ہے تو تم اس کے صدقے کو قبول کرو۔ ❶

☆ حارثہ بن وھب کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہمیں منیٰ میں نماز قصر پڑھائی حالانکہ ہم بہت زیادہ تعداد اور بہت زیادہ امن کی حالت میں تھے۔ ❷

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ: ''ان النبی ﷺ کان یقصُرُ فِی السفر و یتم و یفطر ویصوم'' یقیناً نبی ﷺ سفر میں قصر بھی کرتے تھے اور پوری نماز بھی پڑھتے تھے۔ روزہ رکھتے بھی تھے اور نہیں بھی رکھتے تھے۔ ❸

☆ ایک اور روایت میں ہے کہ: ''ان رسول اللہ ﷺ کان یتم الصلوۃ فی السفر و یقصر'' بلاشبہ رسول اللہ ﷺ سفر میں پوری نماز بھی پڑھتے تھے اور قصر بھی کرتے تھے۔ ❹

☆ مشہور تابعی سیدنا ابو قلابہ (عبد اللہ بن زید الجرمی) فرماتے ہیں کہ ''ان صلیت فی السفر رکعتین فالسُّنَّۃُ وان صلیت اربعًا فالسنَّۃُ''۔ اگر تم سفر میں دو رکعتیں پڑھو تو سنت ہے اور اگر چار رکعتیں پڑھو تو بھی سنت ہے۔ ❺

عطاء بن ابی رباح اور سعید بن مسیب سے بھی اس طرح ثابت ہے۔ ❻

حاصل کلام:

سفر میں نماز قصر کرنا افضل و اولیٰ ہے۔ نبی ﷺ اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اکثر عمل یہی ہے۔ البتہ پوری نماز پڑھنے کا جواز بھی ملتا ہے۔

---

❶. صحیح مسلم ٦٨٦ ❷. صحیح بخاری و صحیح مسلم ❸. صحیح بتحقیق حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ / سنن دارقطنی حدیث: ٢٢٧٥ ❹. حسن بتحقیق حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ / مصنف ابن ابی شیبہ حدیث: ٨١٨٧ و دارقطنی ❺. صحیح / مصنف ابن ابی شیبہ حدیث: ٨١٨٨ ❻. ایضاً

قصر، صرف دو رکعتیں ہیں:

قصر سے مراد یہ ہے کہ سفر میں چار رکعات (فرض) کی بجائے دو رکعات (فرض) پڑھنا۔ (ماسوائے نماز مغرب)

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضر و سفر میں دو رکعتیں ہی فرض کی گئی تھیں۔ پھر (بعد میں) سفر کی نماز (کی رکعتوں) کو برقرار رکھا گیا اور حضر کی نماز کو بڑھا دیا گیا۔ ❶

☆ حدیث نبوی ﷺ ہے کہ: ”اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنَا اَنْ نصلّيَ ركعتين في السفر“۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہمیں سفر میں دو رکعتیں پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ ❷

☆ رسول اللہ ﷺ مزدلفہ گئے تو آپ ﷺ نے وہاں پر ایک اذان اور دو اقامتوں سے مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھیں اور درمیان میں سنتیں نہیں پڑھیں۔ ❸

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ صَحِبْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمْ اَرَهُ يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ“ میں نبی ﷺ کے ساتھ رہا ہوں۔ میں نے آپ ﷺ کو سفر میں سنتیں پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید کی سورۃ الممتحنۃ میں) ارشاد فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ (کی ذات و معمولات) میں اچھا نمونہ ہے۔ ❹

☆ دوسری روایت میں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہا ہوں ”فَكَانَ لَا يَزِيْدُ فِيْ السَّفَرِ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ“ آپ ﷺ سفر میں دو رکعتوں سے زیادہ نماز نہیں پڑھتے تھے۔ سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے۔ ❺

☆ حفص بن عاصم رضی اللہ عنہ نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سفر میں سنتیں پڑھنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے نبی ﷺ کو سفر میں کبھی بھی سنتیں پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا

---

❶. صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین ٦٨٥، صحیح بخاری: ١٠٩٠، ٣٩٣٥ ❷. صحیح/سنن النسائی ٤٥٨ ❸. صحیح مسلم ١٢١٨ ❹. صحیح بخاری/ابواب تقصیر الصلاۃ۔ باب من لم یتطوع فی السفر دُبُرَ الصَّلَوَاتِ وَقَبْلَهَا ١١٠٢ و صحیح مسلم ٦٨٩ ❺. ایضاً

"وَلَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَأَتْمَمْتُ" اگر میں نے سنتیں پڑھنا ہوتیں تو فرض رکعات ہی مکمل کر لیتا۔ ❶

☆ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ"۔ آپ ﷺ (سفر میں) دو دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ ❷

نوٹ: نماز مغرب کی رکعات، سفر میں بھی تین ہی ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ کو سفر میں جلدی ہوتی تو نماز مغرب کے لیے اقامت کہلواتے اور تین رکعات پڑھ کر سلام پھیر دیتے تھے۔ ❸

سفر میں نوافل پڑھنا:

سفر میں سنن راتبہ یعنی فرض نماز سے پہلے اور بعد والی سنتیں پڑھنا ثابت نہیں مگر نماز فجر کی سنتیں، اشراق، وتر اور تہجد کے نوافل وغیرہ پڑھنے کا جواز ہے۔

☆ "رَكَعَ النَّبِيُّ ﷺ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ"۔ نبی ﷺ نے سفر میں فجر کی دو سنتیں پڑھی ہیں۔ ❹

☆ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے دن ام ہانی کے گھر میں غسل کیا اور چاشت کی نماز آٹھ رکعات پڑھیں۔ "انه رأى رسول الله ﷺ صَلَّى السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ"۔ (عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ) صحابی نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے رات کو نفل نماز اپنی اونٹنی پر پڑھی وہ جس طرف بھی آپ ﷺ کو لے چلتی۔ ❺

☆ سیدنا نافع رحمہ اللہ، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ وہ سواری پر ہی نفل پڑھ لیتے تھے۔ "وَيُوتِرُ عَلَيْهَا" اور وتر بھی اس پر ہی پڑھ لیتے تھے۔ اور وہ یہ بتاتے تھے کہ "اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَفْعَلُهُ" بلاشبہ نبی ﷺ اس طرح کرتے تھے۔ ❻

---

❶. صحیح مسلم ❷. صحیح بخاری ❸. صحیح بخاری/ ابواب تقصیر الصلاۃ ❹. صحیح بخاری، ابواب تقصیر الصلاۃ، باب من تطوع فی السفر (تعلیقاً) ❺. ایضاً ❻. صحیح بخاری

مقام آغازِ قصر:

قرآن مجید میں قصر کے لیے مطلقاً سفر کا ذکر ہے یعنی کہ جب کوئی شخص کسی مسافت کو سفر خیال کرے تو وہاں قصر نماز پڑھے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ "وَ اِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ" جب تم سفر میں جاؤ تو نماز قصر کرنے میں تم پر کوئی حرج نہیں۔ ❶

لہٰذا جب کوئی شخص سفر کی نیت کر کے اپنے گھر سے نکل پڑے تو وہ مسافر کی تعریف میں آ جاتا ہے۔ حدودِ شہر یعنی موجودہ اصطلاح میں میونسپلٹی (بلدیہ) کی حدود سے نکلنے کے بعد خواہ اس نے ایک میل کا سفر طے کیا ہو تو وہ نماز قصر کرنا شروع کر سکتا ہے اور واپسی تک قصر نماز کر سکتا ہے۔

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ، فَكَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ.

ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینے سے نکل کر مکے کا سفر کیا۔ آپ ﷺ مدینہ واپسی تک دو، دو رکعات ہی ادا کرتے تھے۔ ❷

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "صَلَّيْتُ مع رسول الله ﷺ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ۔

میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینے میں ظہر کی نماز چار رکعتیں پڑھیں اور میں نے آپ ﷺ کے ساتھ ذوالحلیفہ میں جا کر عصر کی نماز دو رکعتیں ادا کیں۔ ❸

☆ مدینہ منورہ سے ذوالحلیفہ تک کا فاصلہ چھ (٦) میل ہے۔ ❹

☆ نبی ﷺ حج کے ارادے سے مکہ المکرمہ جا رہے تھے تو ذوالحلیفہ پہنچنے پر آپ ﷺ نے نماز قصر کی لہٰذا یہ مقام منتہائے سفر نہ تھا۔ (لمبے سفر میں جانے پر) جب مسافر اپنے شہر کے مکانوں سے باہر ہو جائے، وہ آبادی سے نکل جائے یا اہلِ خیمہ اپنے خیموں سے باہر ہو جائیں تو قصر شروع

---

❶. النسا: ١٠١ ❷. صحیح بخاری ❸. صحیح بخاری ١٠٨٩ و صحیح مسلم ٦٩٠ ❹. نیل الاوطار

ہو جاتی ہے۔ ❶

☆ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

كَانَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ مَسِيْرَةَ ثَلَاثَةَ اَمْيَالٍ اَوْ ثَلَاثَة فَرَاسِخَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

رسول اللہ ﷺ تین میل یا تین فرسنگ (نو میل) کی مسافت پر نکلتے تو دو رکعتیں نماز پڑھتے تھے۔ ❷

شعبہ راوی کے اس شک کو دور کرتے ہوئے نو (۹) میل کو اختیار کریں۔ جو عام (ہمارے) گیارہ (۱۱) میل کے برابر ہیں۔

☆ وَ خَرَجَ عَلِيٌّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ فَقَصَّرَ وَ هُوَ يَرَى الْبُيُوتَ فَلَمَّا رَجَعَ قِيْلَ لَهُ هٰذِهِ الْكُوفَةُ قَالَ لَا حَتّٰى نَدْخُلَهَا

سیدنا علی رضی اللہ عنہ (کوفہ سے) نکلے تو انہوں نے نماز قصر کی۔ حالانکہ ابھی کوفہ کے گھر دکھائی دیتے تھے۔ اور جب وہ واپس آئے تو لوگوں نے کہا کہ یہ سامنے کوفہ (شہر) آ گیا ہے تو انہوں نے کہا نہیں، ہم قصر کرتے رہیں گے حتیٰ کہ ہم کوفہ میں داخل ہو جائیں۔ ❸

☆ امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اہل لغت مسافر کا لفظ اس پر بولتے ہیں جو اپنے وطن سے نکل کر کسی دوسری جگہ کی طرف جانے کا ارادہ رکھتا ہو۔ ❹

☆ ابن منذر فرماتے ہیں کہ علماء نے اجماع کیا ہے کہ سفر کا ارادہ کرنے والا شخص جس بستی سے نکل رہا ہے اس کے تمام گھروں سے نکل کر قصر کر سکتا ہے۔ ❺

☆ بعض تابعین رحمہم اللہ سفر کی غرض سے اپنے گھر سے نکل کر ہی قصر کرنے کو جائز قرار دیتے تھے۔

☆ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سفر سے واپسی پر بستی میں داخل ہونے سے پہلے تک قصر کیا کرتے تھے۔ ❻

☆ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ اور ان کے عظیم شاگرد رشید امام ابن قیم رحمہما اللہ کا بھی یہی موقف ہے

---

❶. شرح نووی صحیح مسلم ❷. صحیح مسلم ٦٩١ ❸. صحیح بخاری تعلیقاً ١٠٨٩

❹. السیل الجرار ❺. نیل الاوطار ❻. نصب الرایة

کہ قصر نماز کے لیے کوئی مسافت محدود و متعین نہیں ہے۔ مطلق سفر سے اس کی اجازت دی گئی ہے اور جب کوئی کسی مسافت کو سفر خیال کرے وہاں قصر نماز پڑھے، بلاشبہ قرآن مجید میں قصر کے لیے مطلقاً سفر کا ذکر ہے۔ ❶

☆ اہل علم میں سے بعض نے چھتیس (36) میل، کسی نے اڑھتالیس (48) میل اور کسی نے باون (52) میل کی مسافت بھی متعین کی ہے۔ لیکن یہ سب آراء قیاسات پر مبنی ہیں۔ رہی بیہقی اور دارقطنی کی وہ روایت جس میں آتا ہے کہ چار برد (اڑتالیس 48 میل) سے کم فاصلے پر قصر جائز نہیں۔ تو یہ موقوف روایت تو قابلِ حجت ہی نہیں۔ کیونکہ اس کی سند میں عبدالوہاب بن مجاہد بن جبیر مکی راوی متروک الحدیث ہے جسے امام ثوری نے تو کذاب کہا ہے۔ لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے استدلال کے قابل نہیں۔

حاصل کلام:

اختلافات سے بچتے ہوئے علماء نے احتیاط کا یہ پہلو اختیار کرتے ہوئے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت کو ترجیح دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین میل یا تین فرسنگ (یعنی 9 میل) کی مسافت پر نکلتے تو دو رکعتیں نماز پڑھتے تھے۔ ❷

تین میل یا تین فرسنگ کا شک شعبہ (راوی) کو ہے البتہ شک سے بچنے کے لیے تین فرسنگ (یعنی نو میل) ہی مختار ہے۔ اور یہ ذکر سرزمین عرب کے میل کا ہے جو ہمارے انگریزی میل سے بڑا ہوتا ہے لہٰذا عرب (حجازی) نو (9) میل کے ہمارے عموماً گیارہ (11) میل بنتے ہیں۔ اور ہمارے گیارہ (11) میل کے 17.699 کلومیٹر بنتے ہیں۔ یعنی کہ اگر منتہائے سفر 17.699 کلومیٹر (9 میل حجازی) سے کم فاصلہ ہے تو قصر کرنے سے احتیاط کی جائے۔ کیونکہ اس سے کم فاصلے تک ہی جانا اور قصر کرنا، آپ ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔ اور اگر مسافر 17.699 کلومیٹر (9 میل حجازی) یا اس سے زیادہ مسافت پر روانہ ہونے کا ارادہ رکھتا ہے تو وہ اپنی بستی (کالونی) سے نکل کر ہی قصر شروع کر دے گا۔ (واللہ اعلم)

---

❶. مجموع الفتاوی، زادالمعاد ❷. صحیح مسلم

نوٹ:

واضح رہے کہ اس مسافرت میں قصر محض احتیاط کی بنا٭ پر ہے کیونکہ اس (مذکورہ بالا) حدیث میں بھی یہ صراحت نہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین میل یا تین فراسخ (نو میل) سے کم سفر کرتے تو اس میں قصر نہ کرتے اور نہ ہی شریعت میں مسافت قصر کی کوئی تحدید (حد بندی) کی گئی ہے۔ بلکہ عرف میں اگر دو یا تین میل کی مسافت کو بھی سفر کہا جاتا ہو تو شرعاً اس میں بھی قصر جائز ہوگی۔ جن علماء نے اس مسافت کو محدود کیا ہے انہوں نے اس بارے میں بعض اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم پر اعتماد کیا ہے اور بعض غیر صریح روایات سے حجت لی ہے۔ ❶

مسافت کے پیمانے اور ان میں اختلاف بالاختصار:

☆ از شرح نووی صحیح مسلم:

۱۔ میل: اونٹ کے چار ہزار قدموں کے فاصلے کو میل کہتے ہیں۔

۲۔ چار ہزار گز کا میل ہوتا ہے اور ہر گز چھ (۶) مٹھی کا ہوتا ہے۔ ❷

۳۔ چار ہزار گز کا میل ہوتا ہے اور ہر گز چوبیس (۲۴) انگلیوں کا ہوتا ہے۔ ❸

☆ از اتحاف الکرام شرح بلوغ المرام:

۱۔ میل: ایک میل میں چھ ہزار (6,000) ہاتھ جتنی مسافت ہوتی ہے۔ جبکہ اس میں ایک ہاتھ کی لمبائی چوبیس انگلیاں ہے (یعنی بڑی انگلی کے کنارے سے لے کر کہنی تک)

۲۔ ایک میل میں چار ہزار (4,000) ہاتھ ہوتے ہیں۔ (ہاتھ کی وضاحت مندرجہ بالا)

۳۔ ایک میل، تین ہزار (3,000) ہاتھ کے برابر ہوتا ہے اور (اس) ہاتھ سے مراد بتیس (32) انگلیاں۔ (۲ نمبر اور ۳ نمبر میں کوئی نمایاں فرق نہیں محض الفاظ کی تبدیلی ہے)

٭ تین میل کی بجائے نو میل کی حد سفر احتیاط کی بنا پر ہے۔ یہ تو ٹھیک ہے اس سے کم سفر میں قصر نہ کرنا اس بنا پر ہے کہ نبی کریم ﷺ سے اس سے کم مسافت پر قصر کرنا ثابت نہیں۔ (محمد عبداللہ رفیق) ❶. القول المقبول فی شرح و تعلیق صلاۃ الرسول ❷. صاحب برھان ❸. صاحب سراج

☆ بُرد: بارہ (12) میل کی ساخت کو برد کہتے ہیں۔

☆ میل: زمین کا خاص فاصلہ 1609 میٹر کا سفر۔ ❶

☆ فرسخ: ایک قدیم پیمانہ مسافت جو تین (3) میل کے برابر ہوتا ہے۔ ❷

☆ ۱۷۰۶ گز کی مسافت۔ ❸

(گز: سولہ گرہ یا تین فٹ کا پیمانہ) ❹

(فٹ: بارہ (۱۲) انچ کا پیمانہ، انچ = تین کھڑے جو کے برابر جگہ)۔ ❺

☆ فرسنگ (فارسی) / فرسخ (عربی):

تقریباً تین میل کا فاصلہ (دو ہزار گز فی میل کے حساب سے) چھ کلو میٹر۔ ❻

☆ کوس: دو میل کا فاصلہ۔ ❼

☆ فرلانگ: (انگریزی) دوسو بیس (220) گز کا فاصلہ۔ میل کا آٹھواں حصہ۔ ❽

مدتِ قصر

یعنی کہ اگر کوئی مسافر دورانِ سفر کسی مقام پر ٹھہر جائے تو کتنے دن تک نماز قصر کر سکتا ہے۔

۱۔ اگر مسافر زیادہ سے زیادہ چار (۴) دن تک کے لیے ٹھہرنے کا پکّا ارادہ رکھتا ہے تو وہ نماز قصر کرے۔

۲۔ اگر چار (۴) دن سے زیادہ ٹھہرنے کا پکّا ارادہ رکھتا ہے تو پہلے دن سے ہی نماز مکمل پڑھتا رہے گا۔

☆ نبی کریم ﷺ چار ذوالحجہ کی صبح کو مکے میں تشریف لائے پھر پانچ، چھ اور سات تاریخ تک وہیں ٹھہرے رہے حتی کہ آٹھ تاریخ کی صبح کو نمازِ فجر پڑھ کر منیٰ کی طرف روانہ ہو گئے۔ ❾

---

❶. القاموس الوحید، ص 1597 ❷. ایضاً، ص 1218 ❸. نسیم اللغات، ص ۱/۴۲ ❹.ایضاً، ص ۹٦٦ ❺. ایضاً ❻. نسیم اللغات، ص 826 ❼. ایضاً ❽. فیروز اللغات ❾.صحیح بخاری ۱۰۸۵

☆ آپ ﷺ مکہ میں چار دن ٹھہرے رہے۔ ❶

آپ ﷺ کے ذہن میں یہ چیز پہلے ہی تھی کہ ہم نے آٹھ تاریخ کو مکہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہو جانا ہے تو یہ چار دن کا عرصہ، رسول اللہ ﷺ ارادہ بنا کر مکہ مکرمہ میں ٹھہرے رہے اور نماز قصر کرتے رہے۔

☆ سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ نے مکہ فتح کیا تو وہاں انیس (۱۹) دن ٹھہرے اس دوران آپ ﷺ نماز دو رکعت پڑھتے رہے۔

"اَقَامَ النَّبِیُّ ﷺ تِسْعَةَ عَشَرَ یُقْصِرُ فَنَحْنُ اِذَا سَافَرْنَا تِسْعَةَ عَشَرَ قَصَرْنَا وَاِنْ زِدْنَا اَتْمَمْنَا.

نبی ﷺ نے انیس دن قیام کیا، آپ ﷺ قصر کرتے رہے تو ہم بھی جب انیس دن کا سفر کرتے تو قصر کرتے اور اگر اس سے زیادہ عرصہ ٹھہرتے تو پوری نماز پڑھتے تھے۔ ❋❷

☆ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِتَبُوْكَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ.

رسول اللہ ﷺ تبوک میں بیس (۲۰) دن تک ٹھہرے۔ آپ ﷺ وہاں پر نماز قصر پڑھتے رہے۔ ❸

☆ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ نے مکہ اور اس کے گرد و نواح کے علاقے میں دس دن گزارے۔ اس دورن آپ ﷺ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہے اور دو رکعت نماز ادا کرتے رہے۔ ❹

☆ اگر مسافر متردد ہو کہ آج جائے گا یا کل جائے گا تو ایسی تذبذب کی صورت میں وہ بیس (۲۰)

---

❶. فتح الباری ۳/ ۲۷۰ ❋ فتح مکہ کے موقع پر آپ نے انیس دن قصر کی تھی جب کسی علاقہ کو فتح کیا جاتا ہے تو وہاں ٹھہرنے کے بارے یقین نہیں ہوتا۔ لہٰذا اس واقعہ کو تذبذب پر محمول کرنا چاہیے۔ (محمد عبداللہ رفیق)

❷.صحیح بخاری/ابواب تقصیر الصلاۃ، باب ماجاء فی التقصیر و کم یقیم حتیٰ یُقصِر۔ (حدیث: ۱۰۸۰) ❸. صحیح / سنن ابی داؤد، باب اِذَا اقام بارض العدو یقصر ❹. صحیح بخاری ۱۰۸۱

دن تک نماز قصر کرے پھر اس کے بعد مکمل نماز ادا کرے۔ کیونکہ ایسی تردد والی صورت میں بیس (۲۰) دن سے زیادہ ٹھہرنا اور قصر کرنا آپ ﷺ سے ثابت نہیں۔ لہٰذا بیس (۲۰) دن تک کی دلیل مل گئی تو اسے اختیار کر لیا جبکہ بیس (۲۰) دن کے بعد کی دلیل نہیں ملی تو پھر اصل صورت کی طرف ہی رجوع کیا جائے گا۔ یعنی مکمل نماز پڑھی جائے گی۔ رہے بعض صحابہ کرام کے آثار و افعال، تو یہ شرعی حجت و دلیل نہیں بلکہ ان کا اپنا ذاتی اجتہاد ہے۔ مثلاً:

☆ سیدنا نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکے میں دس راتیں ٹھہرے اور وہ نماز قصر پڑھتے رہے۔ ❶

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آذربائیجان کے علاقے میں گئے تو وہاں برفباری کی کثرت کی وجہ سے واپسی کے راستے بند ہو گئے اور وہ چھ (۶) ماہ تک وہاں پر نماز دو رکعت ہی پڑھتے رہے۔ ❷

☆ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رَامَہُرمُز کے علاقے میں نو (۹) مہینے تک ٹھہرنا پڑا اور وہ اس دوران نماز قصر کرتے رہے۔ ❸

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فارس/نیشاپور کے علاقے میں (ایک سال یا) دو سال ٹھہرے رہے اور نماز قصر کرتے رہے۔ ❹ ❋

مسافر امام اور مقیم مقتدی ہونا:

☆ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب مکے میں تشریف لائے تو وہ ان (مکے والوں) کو دو رکعات پڑھاتے اور فرماتے کہ: "يَا اَهْلَ مَكَّةَ! اَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ فَاِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ" اے مکے والو! تم اپنی نماز مکمل کر لو، ہم تو مسافر لوگ ہیں۔ ❺

---

❶. موطا امام مالك ❷. صحيح/نصب الرايه، بيهقي ❸. صحيح/بيهقي ❹. تهذيب الآثار ❋ چار دن سے زیادہ مدت کے لیے ایک جگہ پر تذبذب کے بغیر ٹھہر کر قصر کرنا آپ ﷺ سے ثابت نہیں، اس لیے بغیر شک کے اس سے زیادہ مدت ایک جگہ ٹھہرنا ہو تو نماز مکمل پڑھنی چاہیے "لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال و افعال شرعی حجت نہیں۔ (محمد عبداللہ رفیق) ❺. صحيح/موطا امام مالك ۱/۱۴۹

مقیم امام اور مسافر مقتدی ہونا:

مقیم امام کی اقتداء میں مسافر مکمل نماز ہی پڑھے گا قصر نہیں کرے گا خواہ وہ آخری رکعت میں ہی شامل ہوا ہو۔

☆ موسیٰ بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ جب ہم تمہارے ساتھ (امام کے پیچھے) ہوتے ہیں تو چار رکعتیں پڑھتے ہیں اور جب ہم اپنی قیام گاہ (خیموں) کی طرف لوٹ جاتے ہیں تو دو رکعتیں پڑھتے ہیں تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ "تِلْکَ سُنَّةُ اَبِی الْقَاسِم" یہ ابوالقاسم ﷺ کی سنت ہے۔ ❶

☆ ابو مجلز کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ مسافر، مقیم امام کے ساتھ (آخری) دو رکعتیں پالیتا ہے تو کیا اسے یہ دو رکعتیں کافی ہوں گی یا جتنی مقیم لوگوں نے نماز پڑھی ہے (یعنی مکمل) اتنی ہی ادا کرے گا؟ تو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ سن کر ہنسے اور فرمایا: یُصَلِّی بِصَلٰوتِھِمْ" وہ ان کی نماز کے ساتھ (مکمل) نماز پڑھے گا۔ ❷

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب (مقیم) امام کے ساتھ نماز پڑھتے تو چار رکعتیں پڑھتے اور جب اکیلے ہوتے تو دو رکعات پڑھتے تھے۔ ❸

سواری پر نماز پڑھنا:

فرض نماز کے علاوہ باقی نفل نماز سواری پر ادا کی جا سکتی ہے لیکن اگر کسی بڑی سواری میں معقول انتظام ہو تو اس میں فرض نماز بھی ادا کی جا سکتی ہے۔

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ "کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُسَبِّحُ عَلَی الرَّاحِلَةِ قِبَلَ اَیِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَیُوْتِرُ عَلَیْهَا غَیْرَ اَنَّهٗ لَا یُصَلِّیْ عَلَیْهَا الْمَکْتُوْبَةَ"۔ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر نفل اور وتر نماز پڑھ لیتے تھے لیکن فرض نماز اس پر نہیں پڑھتے تھے۔ ❹

---

❶۔ صحیح/مسند احمد، صحیح مسلم، کتاب المسافرین ٦٨٨ ❷۔ صحیح / بیھقی

❸۔صحیح مسلم، صلاۃ المسافرین ٦٩٤ ❹۔ صحیح بخاری، ابواب تقصیر الصلاۃ

☆ سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی پر نفل نماز پڑھ لیتے تھے اس کا منہ مشرق کی طرف ہوتا "فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ الْمَكْتُوبَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ" تو جب آپ ﷺ فرض نماز پڑھنے کا ارادہ کرتے تو سواری سے اُتر کر قبلہ رخ ہو جاتے تھے۔ ❶

☆ آپ ﷺ جب اونٹنی پر نفل نماز پڑھنے کا ارادہ کرتے تو اونٹنی کا رخ قبلے کی جانب پھیر دیتے اور تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز شروع کر دیتے پھر اس کے بعد سواری کا رخ جس طرف بھی ہو جاتا تو آپ ﷺ نوافل پڑھتے رہتے تھے۔ ❷

☆ (سواری پر نماز پڑھتے ہوئے) آپ ﷺ رکوع اور سجدہ، سر کے اشارے سے کرتے تھے لیکن رکوع کی نسبت سجدے کے اشارے میں سر کو زیادہ جھکاتے تھے۔ ❸

☆ کشتی، ٹرین اور ہوائی جہاز میں نماز پڑھنا بلا کراہت درست ہے۔

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کشتی پر نماز پڑھنے کے متعلق نبی ﷺ سے پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "صَلِّ فِيهَا قَائِمًا إِلَّا أَنْ تَخَافَ الْغَرَقَ" اگر ڈوبنے کا خدشہ نہ ہو تو کھڑے ہو کر نماز پڑھ لے۔ ❹

☆ عبداللہ بن عتبہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ، ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ کشتی میں سفر کیا وہ کھڑے ہو کر نماز با جماعت پڑھتے تھے ان میں سے ہی کوئی جماعت کرواتا، حالانکہ وہ کنارے پر پہنچنے کی طاقت بھی رکھتے تھے۔ ❺

نمازیں جمع کرنا:

عدم موافق، ناگزیر اور سخت مجبوری کی حالت میں، ایک وقت میں دو نمازیں اکٹھی پڑھی جا سکتی ہیں۔ مثلاً سفر، خوف، بیماری، بارش، سخت آندھی اور کوئی بھی ہنگامی حالت وغیرہ۔ لیکن یاد رہے کہ یہ شارع علیہ السلام کی طرف سے رخصت و رحمت ہے۔

---

❶. صحیح بخاری، ابواب تقصیر الصلاۃ ❷. صحیح / سنن ابی داؤد ❸. صحیح / سنن ترمذی

❹. صحیح علیٰ شرط شیخین / دارقطنی، حاکم ❺. رواہ سعید بن منصور

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ: "اَفْضَلُ الْاَعْمَال الصَّلٰوۃُ فِیْ اَوَّلِ وَقْتِہَا" ''اعمال میں سے افضل عمل، نماز کو اس کے اوّل وقت پر پڑھنا ہے۔ ❶

جمع تقدیم: نماز ظہر کے ساتھ نماز عصر اور نماز مغرب کے ساتھ نمازِ عشاء پڑھ لینا۔

جمع تاخیر: نمازِ ظہر کو نماز عصر کے ساتھ اور نماز مغرب کو نمازِ عشاء کے ساتھ پڑھ لینا۔

جمع صوری: نمازِ ظہر کو اس کے آخری وقت میں اور نماز عصر کو اس کے اوّل وقت میں پڑھنا۔ اور اسی طرح نماز مغرب کو اس کے آخری وقت میں اور نمازِ عشاء کو اس کے اوّل وقت میں پڑھنا۔

سفر میں نمازیں جمع کرنا:

☆ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "وَاِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَیْغِ الشَّمْسِ صَلَّی الظُّھْرَ وَالْعَصْرَ جَمِیْعًا"۔ جب آپ ﷺ سورج ڈھل جانے کے بعد سفر شروع کرتے تو ظہر اور عصر کی نماز (ظہر کے وقت میں ہی) اکٹھی پڑھ لیتے۔ ❷

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: "کان النبی ﷺ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِیْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّھْرَ اِلٰی وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ یَجْمَعُ بَیْنَھُمَا"۔ نبی ﷺ جب سورج ڈھلنے سے پہلے ہی سفر شروع کر دیتے تو نمازِ ظہر کو عصر کی نماز تک موخر کر دیتے پھر انہیں جمع کر کے پڑھ لیتے تھے۔ ❸

☆ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے غزوہ تبوک کے سفر میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے ادا کیں۔ ❹

☆ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ کو سفر میں جانے کی جلدی ہوتی تو مغرب کی نماز مؤخر کر دیتے "حتیٰ یَجْمَعَ بَیْنَھَا وَبَیْنَ الْعِشَاءِ" حتیٰ کہ مغرب اور عشاء کو اکٹھا پڑھ لیتے تھے۔ ❺

---

❶. صحیح/سنن ترمذی ❷. صحیح/سنن ابی داؤد ۱۲۲۰ ❸. صحیح بخاری ❹. صحیح مسلم ۷۰۵
❺. صحیح بخاری ۱۰۹۱

حضر میں نمازیں جمع کرنا:

☆ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ''جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالعشآءِ بِالْمَدِيْنَةِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ. رسول اللہ ﷺ نے مدینے میں، کسی خوف وخطرہ اور بارش کے بغیر ہی (عام حالت میں) ظہر وعصر کی نماز اور مغرب و عشاء کی نماز کو جمع کیا۔ ❶

صحیح مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا سَفَرٍ کسی خوف وخطرے اور سفر کے بغیر ہی۔ ❷

مسئلہ 1: نمازیں جمع کرنے کے لیے، اگر با جماعت نماز ادا کرنے کا ارادہ ہو تو اذان کہہ کر ہر جماعت کے لیے اقامت کہیں۔ یعنی ایک اذان اور دو اقامتیں۔

☆ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی طویل حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ حج کے دوران عرفات میں ٹھہرے ''ثُمَّ اَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰى الْعَصْرَ''۔ پھر کسی نے اذان کہی پھر اس نے اقامت کہی تو آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی اس نے پھر اقامت کہی تو آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی۔ ❸

مسئلہ 2: اگر دو نمازیں جمع کرنی ہوں تو پہلی (فرض) نماز ادا کرنے کے بعد سنتیں (نوافل) پڑھے بغیر دوسری نماز شروع کردیں۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے مدینے میں ظہر اور عصر کی آٹھ رکعات اکٹھی پڑھیں۔ اور آپ ﷺ نے ان دونوں کے درمیان کچھ نہ پڑھا۔ ❹

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جب سفر کرنے میں جلدی ہوتی تو نماز مغرب کے لیے اقامت کہلواتے اور تین رکعات پڑھ کر سلام پھیر دیتے پھر تھوڑی دیر ٹھہر کر نماز عشاء کے لیے اقامت کہلواتے اور اس کی دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیتے تھے۔ ''وَلَا يُسَبِّحُ بَيْنَهُمَا بِرَكْعَةٍ وَّلَا

❶. صحیح بخاری، کتاب الجمعه، باب اذا ارتحل بعد مازاغت الشمس صلی الظهر
❷. صلاۃ المسافرین ❸. صحیح مسلم، کتاب الحج ❹. سنن نسائی، کتاب المواقیت

بَعْدَ الْعِشَاءِ بِسَجْدَةٍ حَتّٰى يَقُوْمَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ"۔ اور ان دونوں (فرض نمازوں) کے درمیان نفل کی ایک رکعت بھی نہ پڑھتے اور نہ ہی عشاء کے بعد کوئی رکعت پڑھتے تھے حتیٰ کہ رات کو (عبادت کے لیے پھر) اٹھ کھڑے ہوتے۔ ❶



تہجّد

☆ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ:

اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلاً. ❷

یقیناً رات کو (تہجد کے لیے) اٹھنا دلجمعی کے لیے انتہائی مناسب ہے اور بات کرنے میں بہت زیادہ درستی والا ہے۔

☆ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ❸

ان (مومنوں) کے پہلو بستروں سے الگ ہوتے ہیں۔ وہ (عذاب سے) ڈرتے ہوئے اور (جنت کی) امید رکھتے ہوئے اپنے رب کو پکارتے ہیں۔

☆ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ط قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ط اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ.

بھلا جو شخص راتوں کے اوقات سجدے اور قیام کی حالت میں عبادت میں گزارتا ہو، آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو۔ (اور جو اس کے برعکس ہو، برابر ہو سکتے ہیں؟) بتاؤ، کیا علم والے اور بے علم برابر ہو سکتے ہیں؟ یقیناً نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو عقل مند ہوں۔ ❹

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

"اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ"

فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز (تہجد) ہے۔ ❺

❶. صحيح بخاری، ابواب تقصير الصلاة ❷. المزمل:٦ ❸. السجدة: ١٦ ❹. سورة الزمر، آيت ٩

❺. صحيح مسلم ١١٦٣

☆ رحمتِ عالم رسولِ اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ (فرشتوں کے سردار) جبریل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے کہ اے محمد ﷺ! چاہے جتنا مرضی جی لیں آخر ایک دن (دنیا سے) رخصت ہو ہی جانا ہے اور جس سے چاہے جتنی مرضی محبت کر لیں بلآخر ایک دن جدا ہو ہی جانا ہے۔ اور آپ جیسے بھی عمل کر لیں اس کا بدلہ (قیامت کے دن) ضرور ملنا ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ مومن کی بزرگی اس کی تہجد کی نماز میں (پوشیدہ) ہے اور مومن کی عزت لوگوں سے استغنا (یعنی اللہ پر توکل اور لوگوں سے بے پرواہی اختیار کرنے) میں ہے۔ ❶

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص پر اللہ رحم کرے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی (نماز کے لیے) جگائے۔ اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے چہرے پر پانی چھڑک دے۔ اللہ تعالیٰ اس عورت پر بھی رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور اپنے خاوند کو بھی (نماز کے لیے) جگائے۔ اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے چہرے پر پانی چھڑک دے۔ ❷

☆ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرماتے تھے کہ ''اِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْئَالُ اللّٰهَ خَيْرًا مِّنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِلَّا اِيَّاهُ وذٰلِكَ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ''۔ یقیناً رات میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس میں جو بھی مسلمان شخص اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی جو بھی بھلائی مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو ہر صورت میں وہی کچھ عطا کر دیتا ہے اور یہ (گھڑی) ہر رات میں ہوتی ہے۔ ❸

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آدھی رات یا پچھلی رات کو تیسرے حصے میں اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا (یعنی پہلے آسمان) پر اترتا ہے اور فرماتا ہے کہ ''مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهُ اَوْيَسْئَلُنِيْ فَاُعْطِيَهُ ثُمَّ يَقُوْلُ مَنْ يُّقْرِضُ غَيْرَ عَدِيْمٍ وَلَا ظَلُوْمٍ''۔ کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے تو میں اس کی دعا قبول کروں یا (وہ اس طرح کہتا ہے کہ) کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تو میں اس کو عطا کر دوں۔ پھر وہ کہتا ہے کہ کون ہے جو اُس (اللہ) کو قرض دیتا ہے جو نہ فقیر ہے اور نہ ظلم کرنے والا ہے۔ ❹

---

❶. صحیح عند الذهبی و حاکم ❷. صحیح/سنن ابی داؤد ۱۳۰۸، ۱٤٥٠ ❸. صحیح مسلم باب صلاة اللیل ❹. صحیح مسلم ۷٥۸

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ مہلت دیتا ہے حتیٰ کہ تہائی رات گزر جاتی ہے تو وہ (اللہ) دنیا والے آسمان پر اُتر آتا ہے اور کہتا ہے کہ:

هَل مِنْ مُسْتَغْفِرٍ ہے کوئی بخشش مانگنے والا؟

هَل مِنْ تَائِبٍ ہے کوئی توبہ کرنے والا؟

هَل مِنْ سَائِلٍ ہے کوئی سوال کرنے والا؟

هَل مِنْ دَاعٍ ہے کوئی دعا کرنے والا؟

حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ حتیٰ کہ فجر ظاہر ہو جاتی ہے۔ ❶

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "اِنَّ اللّٰهَ تعالىٰ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْئُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْئُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا"۔

یقیناً اللہ تعالیٰ رات کے وقت اپنا ہاتھ* پھیلاتا ہے تاکہ سارا دن گناہ کرنے والے پر مہربانی فرمائے اور دن کے وقت پھر ہاتھ پھیلا دیتا ہے تاکہ رات کو گناہ کرنے والے پر نظرِ کرم فرمائے (یہ سلسلہ جاری ہے اس وقت تک) حتیٰ کہ سورج مغرب سے طلوع ہو پڑے۔ ***

☆ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ ایک رات (نمازِ تہجد کے لیے)

---

❶. صحیح مسلم ۷۵۸ * اللہ کا ہاتھ مخلوق کے ہاتھ جیسا نہیں بلکہ اس طرح ہے جیسے اس کی شان کے لائق ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "وَ كِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ" اس (اللہ) کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ (صحیح مسلم) اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کی عظمت: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں اور آسمانوں کو اپنے (ایک) دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا اور فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟ (صحیح بخاری، تفسیر سورۃ زمر)

** رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مغرب کی طرف ایک دروازہ ہے جس کی مسافت چالیس یا ستر سال ہے اسے اللہ تعالیٰ نے اس دن پیدا کیا تھا جس دن اس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا۔ اس نے وہ توبہ کے لیے کھول رکھا ہے وہ اس وقت تک بند نہیں ہوگا حتیٰ کہ سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہو پڑے۔ (صحیح مسلم)

اللہ تعالیٰ کا دن اور رات کے وقت ہاتھ پھیلا کر توبہ قبول کرنے کے اعلانات جاری ہیں حتیٰ کہ سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہو پڑے اور اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ لوگو! مہلت کو غنیمت جانو قیمتی وقت ضائع نہ کرو۔ ❷. صحیح بخاری

جاگے تو فرمانے لگے "سُبْحَانَ اللّٰهِ" آج رات کتنے ہی فتنے (مصیبتیں، آزمائشیں) نازل ہوئے ہیں اور کتنے ہی (رحمت و برکات کے) خزانے اتار دیے گئے ہیں۔ ان کمروں میں سونے والیوں کو کون جگاتا ہے (تاکہ وہ اٹھ کر رحمت پانے اور فتنوں سے بچنے کے لیے عبادت کریں)۔ "رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ"۔ دنیا میں بہت سی (باریک اور چست) لباس پہننے والی عورتیں آخرت میں ننگی ہوں گی۔ ❶

تہجد کے فوائد:

فرض نماز کی پابندی کے بعد صبح خیزی میں نماز تہجد کی ادائیگی ایک عظیم سعادت ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ اہلِ ایمان، جنہیں اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں حاضر ہونے کی توفیق اس وقت بخشتا ہے جب دنیا سو رہی ہوتی ہے۔

سیدنا امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "**علیکم بقیام اللیل فانّهٗ داب الصالحین قبلکم. و هو قربة لکم اِلٰی ربکُمْ مکفرة للسّیات، منهاة عن الاثم**۔ رات کا قیام (تہجد) ادا کیا کرو۔ کیونکہ یہ تمہارے پہلے صالحین کا طریقہ ہے اور یہ کام تمہیں اپنے رب کے قریب کر دینے کا ذریعہ بنتا ہے۔ برائیوں سے دور کرنے اور گناہوں سے بچنے کا سبب بنتا ہے۔ ❷

☆ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جب تم میں سے کوئی شخص سو جاتا ہے تو شیطان اس کے سر کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور کہتا ہے کہ ابھی تو بڑی لمبی رات پڑی ہے اگر وہ جاگ اٹھے اور اللہ کو یاد کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر وضو کرے تو دوسری گرہ بھی کھل جاتی ہے پھر اگر نماز پڑھنے لگ جائے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔

فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ

---

❶. صحیح بخاری، کتاب التهجد ❷. صحیح/ابن خزیمه ۱۱۳۵، جامع ترمذی: ۳۵۴۹

تو وہ شخص خوش باش اور پاکیزہ نفس ہو کر صبح کرتا ہے ورنہ وہ خبیث النفس اور سست مزاج رہتا ہے۔ ❶

جب نماز عشاء کا وقت ختم ہو جاتا ہے تو نماز تہجد کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

☆ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فَاِنَّ صَلٰوةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ وَذٰلِكَ اَفْضَلُ

یقیناً رات کے آخری حصے والی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ (وقت) افضل ہے۔ ❷

تہجد گزار جنت کے بالا خانوں میں

☆ سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا بیرونی منظر اندر سے اور اندرونی منظر باہر سے دیکھا جا سکتا ہے۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لیے تیار کیا ہے جو کھانا کھلاتا ہو، بات نرمی سے کرتا ہو، مسلسل روزے رکھتا ہو، وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ اور رات کو اس وقت نماز پڑھتا ہو جب لوگ سوئے ہوئے ہوتے ہیں۔ ❸

☆ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ایک رات میں دس آیات پڑھے تو اس کے لیے اجر وثواب کا ایک ''قنطار'' لکھا جاتا ہے۔ اور ''قنطار'' دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، اس سے بہتر ہے۔ پھر جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ تم قرأت کرتے جاؤ اور (جنت کے درجات پر) چڑھتے جاؤ۔ تمہارے لیے ہر آیت کے بدلے میں ایک درجہ ہے۔ جب وہ آخری آیت تک پہنچے گا جو اسے یاد ہو گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: لے لو۔ بندہ اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہے گا: اے رب! تو زیادہ جانتا ہے (کہ تو مجھے کیا دے رہا ہے؟) اللہ فرمائے گا: ایک ہاتھ سے یہ انعام لو کہ تم ہمیشہ جنت میں رہو گے اور دوسرے ہاتھ سے جنت کی نعمتیں لے لو۔ ❹

❶. صحیح بخاری۔ کتاب التهجد ۱۱۴۲، ۳۲۶۹ ❷. صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین ۷۵۵ ❸. صحیح/احمد، ابن حبان، صحیح الجامع للالبانی ۲۱۲۳ ❹. حسن/ طبرانی

آدابِ تہجد

☆ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''جو شخص رات کو بیدار ہو جائے اور یہ دعا پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ.

یہ دعا پڑھ کر پھر کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ (اے اللہ! مجھ کو بخش دے) یا وہ کوئی بھی دعا کرے تو اسے قبول کر لیا جائے گا۔ اگر وہ وضو کرے اور نماز پڑھے تو اس کی نماز بھی قبول ہوگی۔ ❶

☆ رسول اللہ ﷺ جب نماز تہجد پڑھنے کے لیے اٹھتے تو مسواک کرتے تھے۔ ❷

☆ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو جب تہجد پڑھنے کے لیے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَ وَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَآءُ كَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَ مُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ.

اے اللہ! تیرے ہی لیے ''حمد'' ہے تو ہی آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، (سب کو) قائم رکھنے والا ہے۔ حمد، تیری ہی ہے تو ہی آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے

---

❶۔ صحیح بخاری، کتاب التهجد ۱۱۵٤ ❷۔ صحیح بخاری

سب کا ''نور'' ہے۔ حمد تیری ہی ہے تو زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے سب کا ''بادشاہ'' ہے۔ ''حمد'' تیری ہی ہے۔ تو حق ہے، تیرا وعدہ بھی حق ہے تجھ سے ملاقات کرنا حق ہے۔ تیرا بیان حق ہے۔ جنت حق ہے اور دوزخ بھی حق ہے۔ انبیا علیہم السلام حق ہیں اور محمد ﷺ بھی حق ہے اور قیامت بھی حق ہے۔ اے اللہ! میں تیرے سامنے فرمانبردار ہوں۔ میں تجھ پر ایمان لایا اور میں نے تجھ پر ہی توکل کیا ہے اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں (تیری ہی خاطر تیرے نافرمانوں سے) جھگڑتا ہوں اور تجھ سے ہی فیصلہ چاہتا ہوں۔ میرے اگلے پچھلے، چھپ کر اور ظاہری گناہ کیے ہوئے، سب بخش دے۔ تو ہی آگے کرنے والا اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ ❶

☆ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جاگے۔ مسواک کی اور وضو کیا (آسمان کی طرف نظر اٹھا کر ✽)۔ سورۃ آل عمران کی آخری گیارہ (۱۱) آیات ''اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ.....'' (۱۹۰:۲۰۰) پڑھیں۔ ❷

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو یہ پڑھتے: ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' ۱۰ مرتبہ، ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' ۱۰ مرتبہ، ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ'' ۱۰ مرتبہ، ''سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ'' ۱۰ مرتبہ، ''اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ'' ۱۰ مرتبہ، ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' ۱۰ مرتبہ، ''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا وَضِيْقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ (اے اللہ میں دنیا کی تنگی اور قیامت کے دن کی تنگی سے تیری پناہ مانگتا ہوں) ۱۰ مرتبہ۔ ❸

پھر پڑھتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ (اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ کو ہدایت دے، مجھے رزق اور عافیت دے)۔ ❹

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب رات کو اٹھتے تو اپنی نماز کے شروع میں (یعنی تکبیر تحریمہ کے بعد) یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ

---

❶. صحیح بخاری، کتاب التهجد ۱۱۲۰ ✽ یہ بات صحیح بخاری میں ہے۔ ❷. صحیح مسلم ۱۹۱

❸. حسن / سنن ابی داؤد ۵۰۸۵ ❹. صحیح / سنن ابی داؤد ۷۶۶

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اِهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ.

اے اللہ، جبریل، میکائیل اور اسرافیل (فرشتوں) کے رب! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، غیب اور حاضر کے جاننے والے، تو اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کردے گا جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ (اے اللہ!) حق کے جس مسئلے میں اختلاف کیا جاتا ہے اس میں تو اپنے حکم سے مجھے ہدایت فرما۔ بے شک تو جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔ ❶

آپ ﷺ کی نمازِ تہجد:

☆ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''أَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ''۔ نمازوں میں افضل نماز وہ ہے کہ جس میں دیر تک کھڑے رہنا ہوتا ہے۔ ❷

☆ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تہجد کی نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نے سورۃ البقرہ شروع کردی۔ میں نے دل میں سوچا کہ شاید آپ ﷺ سو (۱۰۰) آیات پڑھ کر رکوع کردیں گے لیکن آپ ﷺ اس سے بھی آگے بڑھ گئے، پھر میں نے سوچا کہ آپ ﷺ دو رکعات میں یہ سورۃ پوری کردیں گے تو آپ ﷺ آگے گزر گئے۔ پھر میں نے سوچا کہ آپ ﷺ اب رکوع کریں گے تو آپ ﷺ نے سورۃ النساء شروع کردی تو اسے بھی مکمل پڑھ دیا پھر آپ ﷺ نے سورۃ آل عمران شروع کردی تو اس کو بھی پڑھ چھوڑا۔ اور آپ ﷺ پڑھتے بھی ٹھہر ٹھہر کر تھے۔ جب کسی تسبیح والی آیت سے گزرتے تو ''سُبْحَانَ اللّٰه'' کہتے۔ جب کسی سوال والی آیت سے گزرتے تو اللہ سے سوال کرتے اور جب پناہ والی کسی آیت سے گزرتے تو ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ'' پڑھتے۔ پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا۔ رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ پڑھتے تھے۔ آپ ﷺ کا رکوع بھی آپ ﷺ کے قیام جتنا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' کہا۔ پھر آپ ﷺ تقریباً رکوع کے برابر جتنا وقت کھڑے رہے۔ پھر آپ ﷺ

---

❶. صحیح مسلم، كتاب صلاة المسافرين: ۷۷۰ ❷. صحیح مسلم: ۷۵٦

نے سجدہ کیا اور پڑھا "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" اور آپ ﷺ کے سجدے بھی تقریباً آپ ﷺ کے قیام جتنے ہوتے تھے۔ ❶

☆ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کے ساتھ تہجد کی نماز پڑھی آپ ﷺ نے اتنی لمبی نماز پڑھی کہ میں نے کہا کہ آپ ﷺ کو کھڑا رہنے دوں اور خود بیٹھ جاؤں۔ ❷

☆ نبی ﷺ تہجد کی نماز میں اتنا کھڑے رہتے (بقول سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) "حَتّٰی تَفَطَّرَ قَدَمَاهُ" حتیٰ کہ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک پھٹ جاتے تھے۔ ❸

☆ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ تہجد کی نماز میں اتنا کھڑے رہتے کہ آپ ﷺ کے پاؤں یا پنڈلیاں سوج جاتی تھیں۔ جب آپ ﷺ سے (تھوڑا قیام کرنے کا) کہا جاتا تو آپ ﷺ فرماتے "اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا" کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ ❹

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز تہجد کی رکعتوں میں اتنی دیر تک سجدے میں رہتے جتنی دیر میں تم میں سے کوئی شخص پچاس (۵۰) آیات پڑھ لیتا ہے۔ ❺

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ "فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ" جب آپ ﷺ نماز تہجد پڑھ کر فارغ ہو جاتے تو اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے۔ ❻

رکعاتِ تہجد:

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ رات کی نماز (وتر سمیت) کبھی سات رکعتیں پڑھتے، کبھی نو اور کبھی گیارہ، فجر کی سنتوں کے سوا۔ ❼

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! رات کی نماز کیسے ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مَثْنٰی مَثْنٰی" دو دو رکعات

---

❶. صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین: ۷۷۲ ❷. صحیح مسلم: ۷۷۳ ❸. صحیح بخاری تعلیقاً

❹. صحیح بخاری، کتاب التہجد ۱۱۳۰، ٤٨٣٦، ٦٤٧١ ❺. صحیح بخاری ۱۱۲۳

❻. صحیح مسلم، سنن ابی داؤد ❼. صحیح بخاری کتاب التہجد، باب کیف صلاۃ اللیل

ہے۔ تو جب صبح ہوتی محسوس ہو تو ایک (رکعت) وتر پڑھ کر سب کو طاق کر لے۔ ❶

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی (تہجد کی) نماز دس رکعات تھیں۔ ایک رکعت وتر، اور اس کے بعد فجر کی دو رکعات سنت، یہ سب تیرہ رکعتیں ہو گئیں۔ ❷

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ "مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً"۔ رسول اللہ ﷺ رمضان میں اور رمضان کے علاوہ گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے پہلے چار رکعتیں پڑھتے ان کی خوب صورتی اور لمبائی اتنی اچھی ہوتی تھی کہ بس کچھ نہ پوچھ۔ پھر چار رکعات پڑھتے تو ان کی خوبصورتی اور طوالت کا بھی کچھ نہ پوچھ۔ پھر آپ ﷺ تین رکعات وتر پڑھتے تھے۔ ❸

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ "كَانَ يُصَلِّيْ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّيْ ثَمَانَ رَكْعَاتٍ ثُمَّ يُوْتِرُ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَآءِ وَالْاِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ" آپ ﷺ (رات کی) نماز تیرہ رکعات پڑھتے تھے۔ آپ ﷺ آٹھ رکعات پڑھتے پھر وتر پڑھتے پھر دو رکعات بیٹھ کر اس طرح پڑھتے کہ جب رکوع جانا ہوتا تو کھڑے ہو جاتے اور رکوع کرتے، پھر اذان اور اقامت کے درمیان صبح کی دو سنتیں پڑھتے تھے۔ ❹

☆ آپ ﷺ وتر کے بعد دو رکعات کبھی پڑھتے تھے، ہمیشہ کا عمل نہیں تھا۔ ❺

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ "كَانَ رسول الله ﷺ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ"۔ رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ (۱۳) رکعات پڑھتے تھے ان میں پانچ رکعات وتر ہوتیں۔ ❻

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "صلاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى" رات کی نماز دو دو رکعات ہیں۔ ❼

---

❶. صحیح بخاری ❷. صحیح مسلم ۷۳۸ و صحیح بخاری: ۱۱۴۰ ❸. صحیح بخاری ۱۱۴۷، ۲۰۱۳، ۳۵۶۹ ❹. صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ اللیل وعدد رکعات النبی ﷺ
❺. شرح نووی ❻. صحیح مسلم: ۷۳۷ ❼. صحیح بخاری ۹۹۰ و صحیح مسلم ۷۴۹

☆ آپ ﷺ نماز تہجد پڑھتے تو ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیر دیتے تھے۔ [1]

☆ سیدنا ابو سعید خدری اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب ایک شخص رات کو بیدار ہو اور وہ اپنی بیوی کو بھی جگائے پھر وہ دو رکعات ادا کریں تو کُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْراً وَّالذَّاكِرَاتِ انہیں اللہ تعالیٰ کا زیادہ ذکر کرنے والوں اور زیادہ ذکر کرنے والیوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔ [2]

شبینہ و شب بیداری:

ساری ساری رات عبادت میں رہنا قرآن و سنت کی تعلیم کے منافی ہے۔

☆ قرآن مجید میں ہے:

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُo قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلاًo نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلاًo اَوْ زِدْ عَلَيْهِ...

اے کپڑے میں لپٹنے والے۔ رات (کے وقت نماز) میں کھڑے ہو جاؤ مگر کم۔ آدھی رات یا اس سے بھی کچھ کم کر لے یا اس پر بڑھا دے۔ [3]

☆ **اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ.**

یقیناً آپ کا رب بخوبی جانتا ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھ کے لوگوں کی ایک جماعت (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) قریب دو تہائی رات کے اور آدھی رات اور ایک تہائی رات تہجد پڑھتی ہے۔ [4]

☆ **وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ...**

رات کے کچھ حصے میں تہجد کی نماز میں قرآن کی تلاوت کریں۔ [5]

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تین شخص امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے پاس آئے تا کہ وہ ان سے نبی ﷺ کی عبادت کے متعلق پوچھیں (اور پھر اس کے مطابق عمل کریں) تو جب ان کو بتلا دیا گیا تو گویا کہ انہوں نے آپ ﷺ کی عبادت کو بہت تھوڑا سمجھا اور کہنے لگے کہ ہم نبی ﷺ جیسے

---

[1]. صحیح مسلم: ٧٣٦ [2]. صحیح/سنن ابی داود ١٣٠٩ [3]. سورة المزمل: ١-٤ [4]. المزمل، آیت: ٢٠ [5]. بنی اسرائیل: ٧٩

کہاں ہیں (ہم تو بہت گنہگار ہیں) آپ ﷺ کے اگلے اور پچھلے سب گناہ بخشے ہوئے ہیں تو ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ "فَاُصَلِّی اللَّیلَ اَبَدًا" میں رات کے وقت ہمیشہ نماز ہی پڑھتا رہوں گا دوسرے نے کہا کہ میں ہمیشہ دن کے وقت روزہ رکھوں گا کبھی ناغہ نہیں کروں گا۔ تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے الگ رہوں گا کبھی شادی نہیں کروں گا۔ اتنے میں نبی ﷺ بھی تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے ان کی یہ بات سن کر فرمایا کہ تم لوگ اس اس طرح کہتے ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یاد رکھو اللّٰہِ انی لَا خشا کُمْ لِلّٰہِ وَاتقکُمْ لَہٗ لکنی اصومُ وَافطر، وَاُصَلِّیْ وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ النساءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیسَ مِنِّیْ، اللہ کی قسم! تم سب سے زیادہ میں اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ میں اس کے سامنے پرہیز گار ہوں لیکن میں تو (نفلی) روزہ رکھتا بھی ہو، ناغہ بھی کرتا ہوں، (رات کے وقت نفل) نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور میں نے عورتوں سے شادیاں بھی کر رکھی ہیں۔ تو جو شخص میری سنت سے اعراض کرے گا وہ مجھ سے نہیں۔ ❶

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "اَحَبُّ الصَّلٰوۃِ اِلَی اللّٰہِ صَلٰوۃُ دَاوٗدَ"۔ اللہ کے نزدیک نمازوں میں سب سے زیادہ پسندیدہ نماز سیدنا داوٗد علیہ السلام کی ہے اور اللہ کے ہاں روزوں میں سب سے زیادہ پسندیدہ روزہ بھی سیدنا داوٗد علیہ السلام کا ہے۔ "وَکَانَ ینامُ نِصْفَ اللَّیْلِ وَ یَقُوْمُ ثُلُثَہٗ وینَامُ سُدُسَہٗ" وہ آدھی رات تک سو رہتے تھے اور پھر تہائی رات تک عبادت کرتے اور رات کے چھٹے حصے میں پھر سو جاتے تھے وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن ناغہ کرتے تھے۔ ❷

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کے سامنے ایک عورت حولاء بنت تویت کا ذکر کیا جو ساری رات جاگ کر عبادت کرتی تھی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "خُذُوْا مِنَ الْعَمل مَا تُطِیْقُوْنَ فَوَ اللّٰہِ لَا یَسْئَمُ اللّٰہُ حَتّٰی تَسْئَمُوْا"۔ عمل اتنا کرو جتنی تم طاقت رکھتے ہو۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ (اجر دینے پر) نہیں تھکتا جب کہ تم تھک جاتے ہو۔ ❸

---

❶۔ صحیح بخاری ٥٠٦٣، صحیح مسلم ٢٤٨٧ ❷۔ صحیح بخاری، کتاب التہجد

❸۔ صحیح مسلم: ٧٨٥

☆ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مجھے پتا چلا ہے کہ تم ساری رات نفل پڑھتے ہو اور دن کو (نفلی) روزہ رکھتے ہو۔ ''فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ عَيْنُكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ وَ اِنَّ لِنَفْسِكَ حَقًّا وَ لِاَهْلِكَ حَقًّا فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ'' ۔اگر اس طرح کرو گے تو تمہاری آنکھ کمزور اور طبیعت سست ہو جائے گی۔ تمہاری جان اور تمہارے اہل و عیال کا بھی تم پر حق ہے لہٰذا (نفلی) روزہ رکھو بھی اور ناغہ بھی کرو۔ رات کو عبادت بھی کرو اور نیند بھی لو۔ ❶

☆ ایک لمبی حدیث میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

''وَلَا اَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهٗ فِيْ لَيْلَةٍ وَلَا صَلّٰى لَيْلَةً اِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ''

میں نہیں جانتی کہ نبی ﷺ نے ایک ہی رات میں قرآن مکمل پڑھا ہو، اور نہ ہی آپ ﷺ نے رات (مسلسل) صبح تک نماز پڑھی اور نہ ہی رمضان کے سوا پورا مہینہ (مسلسل) روزہ رکھا۔ ❷

☆ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: وَكَمْ مِّنْ مُرِيْدٍ لِلْخَيْرِ لَنْ يُّصِيْبَهٗ.
''نیکی کا ارادہ کرنے والے کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو اس نیکی کو پا نہیں سکتے''۔ ❸

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ وَلَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغُدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ

یقیناً دین آسان ہے، کوئی شخص دین میں (اپنے آپ پر) سختی نہ کرے کہ وہ عمل اسے (بعد میں) عاجز کر دے۔ پس ہر کام اچھی طرح بجا لاؤ۔ میانہ روی اختیار کرو۔ خوش رہا کرو اور صبح و شام اور پچھلی رات کے کچھ حصے میں اللہ سے مدد مانگا کرو۔ ❹

---

❶ ۔ صحیح بخاری، کتاب التهجد: ۱۱۵۳ ❷ ۔ صحیح مسلم، کتاب المسافرين ۷۴۶
❸ ۔حسن/السلسلة الصحيحه لمحدث البانى ۵/۱۳، ۱۴ ❹ ۔ مشكوٰة كتاب الصلاة، باب القصد فى العمل

قیام لیلۃ القدر:

لیلۃ القدر (شب قدر) کوساری رات قیام کرنا درست ہے۔

☆ قرآن مجید میں ہے کہ: "لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ"۔ لیلۃ القدر ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ ❶

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ ❷

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَّ إِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔ جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر کا قیام کیا تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ ❸

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ: "كَانَ رسولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَا لَيْلَهُ وَ أَيْقَظَ أَهْلَهُ"۔ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں عبادت کے لیے کمر بستہ ہو جاتے شب بیداری فرماتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار رکھتے تھے۔ ❹

☆ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ روایت کے آخر میں ہے کہ نبی ﷺ نے لوگوں اور اپنے گھر والوں کے ساتھ اتنا لمبا قیام کیا کہ ہمیں خدشہ پڑ گیا کہ کہیں سحری (کے کھانے) کا وقت بھی ختم نہ ہو جائے۔ ❺

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر مجھے لیلۃ القدر کا پتا چل جائے تو میں کیا کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو "اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ" اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے۔ معافی کو پسند کرتا ہے پس تو مجھے معاف کر دے۔ ❻

---

❶. سورۃ القدر، ۳ ❷. صحیح بخاری: ۲۰۲۰ ❸. صحیح بخاری/ کتاب فضل لیلۃ القدر ۲۰۰۸، صحیح مسلم: ۷۶۰ ❹. صحیح بخاری/ ایضاً ❺. صحیح/ترمذی، ابو داؤد/ باب فی قیام شهر رمضان ۱۳۷۵۔ یہ مکمل حدیث آگے تراویح کے بیان میں درج ہے۔ ❻. صحیح/سنن ترمذی ۳۵۱۳

☆ لیلۃ القدر کی صبح کو سورج طلوع ہوتا ہے تو وہ بلند ہونے تک ایک تھال کی طرح ہوتا ہے۔ اس کی شعاع نہیں ہوتی۔ [1]

تہجد کی پابندی:

☆ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ ''اے عبداللہ! لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ'' تو فلاں شخص جیسا نہ ہو جانا جو رات کو قیام (عبادت) کرتا تھا تو پھر اس نے رات کو قیام کرنا چھوڑ دیا۔ [2]

☆ سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''تم اتنا عمل کرو جتنے کی تم ہمت رکھتے ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ثواب دینے سے نہیں تھکتا لیکن تم ہی عمل سے تھک جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پسندیدہ عمل وہ ہوتا ہے جو مسلسل کیا جائے۔ اگرچہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔ اور آلِ محمد ﷺ کا طریقہ یہ تھا کہ وہ جب کوئی عمل شروع کرتے تو اسے ہمیشہ کیا کرتے تھے۔ [3]

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور آپ ﷺ نے دو ستونوں کے درمیان ایک رسی لٹکی ہوئی دیکھی۔ آپ ﷺ نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ زینب رضی اللہ عنہا کی رسی ہے۔ وہ جب (رات کو) نماز پڑھتی رہتی ہے تو سست ہو جاتی ہے یا تھک جاتی ہے تو پھر اس رسی کو (بطورِ سہارا) پکڑ لیتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''حُلُّوْهُ لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَاِذَا كَسَلَ اَوْفَتَرَ قَعَدَ''۔ اس رسی کو کھول دو۔ تم میں سے ہر کوئی اپنی خوشی کے مطابق نمازِ تہجد پڑھے جب وہ سست ہو یا تھک جائے تو بیٹھ جائے۔ [4]

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو نماز میں اونگھ آ جائے تو اسے سو جانا چاہیے حتیٰ کہ اس سے نیند دور ہو جائے۔ [5]

تہجد کی قضا:

☆ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی کام کرتے تو اسے

---

[1]۔ صحیح مسلم ۷۶۲ [2]۔ صحیح بخاری ۱۱۵۲ و صحیح مسلم ۱۱۵۹ [3]۔ صحیح مسلم: ۷۸۲ [4]۔ صحیح مسلم: ۷۸۴ [5]۔ صحیح مسلم: ۷۸۶

ہمیشہ کیا کرتے تھے اور جب رات کو سو جاتے یا بیمار ہو جاتے تو "صَلّٰی مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَكْعَةً"۔ تو آپ ﷺ دن چڑھے بارہ رکعات پڑھ لیتے۔ ❶

☆ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''جس شخص سے اس کا وظیفہ یا اس کے عمل میں سے کوئی چیز چھوٹ گئی ہو تو وہ اسے فجر اور ظہر کی نماز کے درمیان پڑھ لے۔ "كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّهٗ قَرَاَهٗ مِنَ اللَّيْلِ" تو اس کے لیے اس طرح لکھا جائے گا گویا کہ اس نے اسے رات کے وقت پڑھا تھا۔ ❷

☆ سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے بستر پر اس نیت کے ساتھ آئے کہ وہ رات کو اٹھ کر نماز پڑھے گا، پھر اس پر نیند غالب آ گئی۔ حتیٰ کہ اس نے صبح کر لی كُتِبَ لَهٗ مَا نَوٰى، وَكَانَ نَوْمُهٗ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ تو اس کیلئے اس کی نیت کے مطابق اجر لکھ دیا جاتا ہے اور اس کی نیند اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کیلئے صدقہ ہوتی ہے۔ ❸

تین فضیلتیں:

نمازِ تہجد، صلاۃُ اللیل، قیامُ اللیل، قیامِ رمضان اور نمازِ تراویح سب ایک ہی چیز ہیں۔ ان میں تین فضیلتیں ایسی ہیں کہ جنہیں یکجا کرنا باعثِ رحمت و برکت ہے۔ (۱) گھر میں، (۲) پچھلی رات اٹھ کر (۳) باجماعت نماز ادا کرنا۔

۱۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ .

یقیناً فرض نماز کے سوا، آدمی کی افضل نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں ادا کرتا ہے۔ ❹

۲۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ...... ہمارا بہت بابرکت اور بہت بلند رب ہر رات کو اس وقت آسمان دنیا پر اُترتا ہے، جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے۔ ❺

---

❶۔ صحیح مسلم ٧٤٦ ❷۔ صحیح مسلم: ٧٤٧ ❸۔ صحیح/ سنن نسائی ٦٨٧ ❹۔ صحیح بخاری، کتاب الاذان و صحیح مسلم ٧٨١ ❺۔ صحیح بخاری/ کتاب التہجد

۳۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ.

یقیناً جو شخص امام کے ساتھ قیام کرے حتیٰ کہ وہ نماز مکمل کر کے فارغ ہو جائے تو اس کے لیے ساری رات قیام کرنے کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔ ❶

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جماعت والی نماز، اکیلے شخص کی جماعت سے ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ ❷

خوش نصیب ہے وہ خاندان جو پچھلی رات اٹھ کر نماز با جماعت کا اہتمام کرتا ہے۔ گھر کے ایسے افراد پر اللہ تعالیٰ کی توفیق اور رحمت و برکت ہے اور یہ عظیم سعادت مندی ہے کہ وہ رب تعالیٰ کی عنایتوں اور مغفرتوں کے خزانے پانے کے مستحق بن جاتے ہیں۔



نمازِ تراویح

رمضان المبارک میں نمازِ تہجد کو اگر عشاء کی نماز کے بعد پڑھ لیا جائے تو اسے نمازِ تراویح کہتے ہیں کیونکہ قیامِ رمضان (نماز تراویح) ادا کرنے کے بعد مزید نوافل بطور تہجد پڑھنا، نبی ﷺ سے ثابت نہیں۔ اس لیے محدثین نے حدیثِ عائشہ رضی اللہ عنہا کو کتاب الصوم، کتاب التراویح، باب التراویح میں درج کیا ہے۔

نمازِ تراویح کو قیامِ رمضان بھی کہا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ"۔ جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کیا تو اس کے پہلے سب گناہ بخش دیے گئے۔ ❸

☆ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزے رکھے۔ مہینہ بھر آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ قیام نہ کیا حتیٰ کہ تیئیس (۲۳) ویں رات کو آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ قیام کیا۔ حتیٰ کہ آدھی رات گزر گئی۔ پھر آپ ﷺ نے چوبیس (۲۴) ویں رات

❶۔ صحیح/سنن ترمذی، باب ماجاء فی قیام شھر رمضان ❷۔ صحیح بخاری/ کتاب الاذان ۶٤٥۔ مزید احادیث "نماز با جماعت کی اہمیت" کے بیان میں دیکھیں ❸۔ صحیح بخاری ۲۰۰۸

چھوڑ کر پچیس (۲۵) ویں رات کو پھر ہمارے ساتھ قیام کیا۔ "حَتّٰی ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ" حتیٰ کہ آدھی رات گزر گئی۔ تو میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کاش کہ آپ ﷺ ہمیں اس رات مزید قیام دیں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهٗ قِيَامَ لَيْلَةٍ" یقیناً ایک شخص جب امام کے ساتھ قیام کرتا ہے حتیٰ کہ وہ (امام قیام مکمل کر کے نماز سے) فارغ ہو جاتا ہے تو اس شخص کے لیے (ثواب کے لحاظ سے) ساری رات کا قیام سمجھا جائے گا۔ ❋

پھر آپ ﷺ نے چھبیس (۲۶) ویں رات کا ناغہ کر کے ستائیس (۲۷) ویں رات کو اپنے اہل، اپنی بیویوں اور لوگوں کو اکٹھا کیا تو آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ قیام کیا "حَتّٰى خَشِيْنَا اَنْ يَّفُوْتَنَا الْفَلَاحُ (السَّحُوْرُ)" حتیٰ کہ ہم گھبرا گئے کہ کہیں سحری کا وقت بھی نہ گزر جائے۔ اس کے بعد مہینے کے باقی دن ہمارے ساتھ قیام نہیں کیا۔ ❶

☆ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے پتوں یا بوریئے کا ایک خیمہ بنایا تو آپ ﷺ وہاں تشریف لائے اور نماز پڑھنے لگے تو آپ ﷺ کے پیچھے لوگ بھی آ کر نماز پڑھنے لگے پھر ایک رات (یعنی چوتھی مرتبہ) آپ ﷺ نے دیر کر دی اور وہاں تشریف نہ لائے۔ لوگوں نے آپ ﷺ کو آوازیں دیں اور آپ ﷺ کا دروازہ کھٹکھٹانے لگے تو آپ ﷺ غصے سے باہر نکلے اور فرمایا: "مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيْعُكُمْ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلٰوةِ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ خَيْرَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ"۔ اگر تمہاری حالت ہمیشہ اسی طرح ہی رہی تو مجھے خدشہ ہے کہ کہیں یہ (نمازِ تراویح) تم پر فرض نہ کر دی جائے۔ تم پر لازم ہے کہ تم اپنے اپنے گھروں میں نماز (تراویح) پڑھو۔ یقیناً فرض نماز کے علاوہ آدمی کی بہترین نماز وہ ہوتی ہے جو وہ اپنے گھر میں پڑھتا ہے۔ ❷

☆ عبدالرحمان بن عبدالقاری (تابعی) رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رمضان المبارک کی ایک رات

❋. ترمذی کی روایت میں "كُتِبَتْ" کا لفظ آتا ہے یعنی ساری رات کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے

❶. صحیح/ سنن ابی داؤد، باب فی قیام شہر رمضان: ۱۳۷۵ ❷. صحیح مسلم

میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں گیا۔ سب لوگ الگ الگ تھے۔ کوئی اکیلے ہی نماز پڑھ رہا تھا اور کوئی کسی کے پیچھے کھڑا تھا۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہ منظر دیکھ کر فرمایا: ''اِنِّیْ اَرٰی لَوْجَمَعْتُ هٰؤُلَآءِ عَلٰی قَارِیءٍ وَاحِدٍ لَکَانَ اَمْثَلَ'' میں چاہتا ہوں کہ اگر ان سب لوگوں کو ایک ہی قاری (امام کے پیچھے، جماعت کی صورت میں) جمع کر دوں تو زیادہ بہتر ہے۔ پھر انہوں نے اس ارادے پر سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ان کا امام مقرر کر دیا۔ (راوی عبدالرحمان) کہتا ہے کہ پھر ایک رات جب میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلا تو دیکھا کہ لوگ اپنے امام کے پیچھے نماز (تراویح) پڑھ رہے ہیں تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہ منظر دیکھ کر فرمایا: ''نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ'' یہ نیا طریقہ اچھا ہے۔ اور رات کا وہ حصہ جس میں یہ لوگ سو جاتے ہیں اس حصے کی نسبت بہتر ہے جس میں یہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی مراد رات کے پچھلے حصے کی فضیلت ظاہر کرنا تھی اور لوگ یہ نماز شروع میں ہی پڑھ لیتے ہیں۔ [1]

تنبیہ:

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول ''نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ'' سے بدعت حسنہ اور بدعتِ سیئہ کا اصول گھڑ لینا سراسر غلط، باطل اور مردود ہے۔ کیونکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے وہی کام دوبارہ شروع کر دیا تھا جسے نبی ﷺ نے شروع کیا تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جوش و جذبہ اور شوقِ عبادت کو دیکھ کر آپ ﷺ کو یہ خدشہ لاحق ہوا کہ کہیں نمازِ تراویح کو فرض قرار نہ دے دیا جائے جس سے آئندہ نسل کے لوگ بوجھ سمجھنے لگیں۔ لیکن جب اسلامی شریعت کے احکام و مسائل کی تکمیل ہو گئی اور اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات بن جانے کے بعد آپ ﷺ دنیا سے رحلت فرما گئے۔ اب چونکہ نمازِ تراویح کے فرض ہو جانے کے خدشے والی بات ہی نہ رہی تھی اس لیے خلیفۃ المسلمین امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے باجماعت نمازِ تراویح کا اہتمام کیا جسے انہوں نے لفظ ''بدعت'' کو اس کے لغوی معنیٰ میں اختیار کیا۔

---

[1] . (صحیح بخاری، کتاب صلاۃ التراویح ۲۰۱۰)

رکعات نماز تراویح

آٹھ رکعات:

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ "مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً۔ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں اور اس کے علاوہ (وتروں سمیت) گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ ❶

☆ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ فِيْ رَمَضَانَ ثَمَانَ رَكْعَةٍ .

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں رمضان المبارک میں آٹھ رکعتیں پڑھائی تھیں۔ ❷

☆ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

جَآءَ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ فِی رمضان فَقَالَ يا رسول الله ﷺ كَانَ مِنِّی اللیلة شَیْءٌ قَالَ: وَمَا ذَاكَ يَا اُبَیُّ. قَالَ نِسْوَةٌ دَارِیْ قُلْنَ اِنَّا لَا نَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَنُصَلِّیْ خَلْفَكَ بِصَلٰوتِكَ فَصَلَّيْتُ بِهِنَّ ثَمَانَ رَكْعَاتٍ وَالْوِتْرَ. فَسَكَتَ عَنْهُ وَكَانَ شِبْهَ الرِّضَا.

(قاری صحابی) سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ رمضان المبارک میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ رات کے وقت مجھے ایک مسئلہ درپیش آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اُبی! وہ کیا مسئلہ ہے؟ تو اس نے کہا کہ میرے گھر کی عورتوں نے کہا کہ (آج رات) ہم قرآن نہیں پڑھیں گی۔ بلکہ ہم تو آپ کے پیچھے نماز (تراویح) پڑھیں گی۔ (اس میں ہی آپ کی قرأت سنیں گی) تو میں نے ان کو آٹھ رکعات اور ایک وتر پڑھایا۔ آپ ﷺ اس کی بات سن کر خاموش ہو گئے اور یہ آپ ﷺ کی رضامندی کی ہی شکل تھی۔ ❸

☆ سیدنا سائب بن یزید بیان کرتے ہیں کہ "اَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّاب اُبَیَّ بْنَ كَعْب وَ

❶. صحیح بخاری، کتاب التهجد باب قیام النبی ﷺ باللیل فی رمضان وغیرہ: ١١٤٧ و صحیح مسلم: ٧٣٨ ❷. صحیح / ابن خزیمه ١/٤٥٣، ابن حبان ٢٤٠٩ ❸. صحیح / ابن حبان

تَمِيْمًا نِ الدَّارِيَّ اَنْ يَقُوْمَا لِلنَّاسِ بِاِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً"

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (قاری) اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ اور (قاری) تمیم داری رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو (وتروں سمیت) گیارہ رکعتیں تراویح پڑھائیں۔ ❶

بعض لوگوں نے اس حدیث کی اسناد پر شکوک وشبہات ظاہر کیے ہیں۔ شیخ الشیوخ حافظ عبد المنان نور پوری حفظہ اللہ نے اپنی کتاب ''تعداد تراویح'' میں اس روایت پر سیر حاصل اور پر مغز تحقیق پیش کر کے تمام اعتراضات ومغالطات سے پردہ اٹھا دیا ہے۔

☆ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "اِنَّ عُمَرَ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰى اُبَیٍّ و تَمِيْمٍ فَكَانَ يُصَلِّيَانِ احدىٰ عَشَرَةَ رَكْعَةً" یقیناً سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابی بن کعب اور سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہما پر لوگوں کو جمع کیا اور وہ دونوں گیارہ رکعات (وتروں سمیت) پڑھاتے تھے۔ ❷

☆ سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "كُنَّا نَقُوْمُ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ بن الخطاب بِاِحْدَى عَشَرَةَ ركعة".

ہم سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں (وتروں سمیت) گیارہ رکعات (تراویح) پڑھتے تھے۔ ❸

☆ امام قرطبی فرماتے ہیں کہ "وقال كثيرٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ احدىٰ عشرةَ ركعَةً اَخَذَ بحَدِيْثِ عائشة المتقدم

اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ (نمازِ تراویح) آٹھ رکعتیں ہیں۔ انہوں نے (درج بالا) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا والی پہلی حدیث سے استدلال کیا ہے۔ ❹

---

❶ . صحیح/موطا امام مالك، كتاب الصلاة فی رمضان۔ باب ماجاءَ فی قیام رمضان۔ ۱/ ۱۱۵ علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کی سند زبردست صحیح ہے، المصابیح فی صلاة التراویح
❷ .صحیح/مصنف ابن ابی شیبه ۲/ ۳۹۱، ۳۹۲ ❸ . صحیح/سنن سعید بن منصور بحواله الحاوی للفتاویٰ ۱/ ۳۵۰ ❹. الفهم لما اشكل من تلخیص كتاب مسلم

☆ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

الَّذِیْ اٰخذُ بِہٖ لنفسی فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ ھو الَّذِیْ جَمَعَ بِہٖ عُمَرُ بن الخطاب احدی عشرۃ رکعۃ وَھِیَ صَلٰوۃُ رسول اللہ ﷺ وَلَا اَدْرِی من احدث ھذا الرکوع الکثیر"

میں بذاتِ خود قیام رمضان (یعنی تراویح) وہی پسند کرتا ہوں جن گیارہ رکعتوں پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سب کو جمع کیا تھا اور رسول اللہ ﷺ کی نماز بھی یہی ہے اور مجھے نہیں پتا کہ لوگوں نے اتنی زیادہ رکعتیں کہاں سے نکال لی ہیں۔ ❶

بیس رکعات:

☆ علامہ عبدالرحمان مبارک پوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

بیس رکعتیں تراویح پر پیش کی جانے والی تمام روایتیں ضعیف ہیں۔ ❷

☆ عبد بن حمید اور طبرانی نے ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس والی روایت ("کان یصلی فی رمضان عشرین رکعۃ والوتر" کہ آپ ﷺ نے رمضان میں بیس رکعات اور ایک وتر نماز پڑھائی)۔ کی سند سخت ضعیف ہے۔ اس کی سند کے راوی ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان کو امام بخاری، امام مسلم، امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ اور دیگر محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام شعبہ نے کہا کہ یہ شخص کذاب (سخت جھوٹا) تھا۔ امام سیوطی نے اسے سخت ضعیف کہا ہے۔ ❸

☆ علامہ محمد انور شاہ کاشمیری رحمہ اللہ* رقم طراز ہیں:

لا مناص من تسلیم ان تراویحہ علیہ السلام کانت ثمانی رکعات و لم یثبت فی روایۃ من الروایات انہ علیہ السلام صلی التہجد والتراویح

---

❶. کتاب التہجد لعبد الحق: صفحہ ۱۷٦ ❷. تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی ۳/٦۱۲-٦۱٦

❸. الحاوی للفتاویٰ ماخوذ از سبل السلام، تحفۃ الاحوذی * سابق شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند۔

علیحدۃ فی رمضان. یہ بات تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز تراویح آٹھ رکعتیں تھیں اور روایات میں سے کسی ایک بھی روایت میں سے یہ ثابت نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک میں تراویح اور تہجد الگ الگ کر کے پڑھی ہو۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا والی حدیث (جو اوپر درج ہے) کے متعلق فرماتے ہیں کہ: ''یہ بخاری و مسلم کی روایت ہے۔ نبی ﷺ کی آٹھ رکعات نماز تراویح صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ اور سنن کبریٰ میں بیس رکعات تراویح والی روایت ضعیف سند کے ساتھ ابو شیبہ سے آئی ہے جو بالاتفاق ضعیف ہے اور بیس رکعتیں (ان کے متعلق یہ کہنا کہ) یہ خلفائے راشدین کی سنت ہے اور مرفوع کے حکم میں ہے تو اس کے متعلق بھی ہمیں کوئی مضبوط سند نہیں ملی۔ [1]

اس مسئلے میں مزید مطالعہ کے لیے محقق اسلام حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ کی کتاب ''تعداد رکعات قیام رمضان کا تحقیقی جائزہ'' کا مطالعہ نہایت مفید ہوگا۔



نمازِ وتر

☆ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ.

نمازِ وتر کی ادائیگی ہر مسلمان پر حق ہے۔ [2]

☆ سیدنا خارجہ بن حذافہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

اِنَّ اللّٰہَ اَمَدَّکُمْ بِصَلٰوۃٍ ھِیَ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ.

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی نماز کے ساتھ تمہاری مدد فرمائی جو تمہارے لیے (نہایت قیمتی) سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ ہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کون سی نماز ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''اَلْوِتْرُ.........وہ نماز وتر ہے''۔ [3]

---

[1] تقریر: "العرف الشذی" ۱/۱۰۱ برجامع ترمذی [2] صحیح / سنن ابی داؤد ۱۴۲۲

[3] صحیح / سنن ابی داؤد، ابن ماجہ، ترمذی

☆ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

اَوْتِرُوْا یَا اَھْلَ الْقُرْآنِ فَاِنَّ اللّٰہَ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ

اے قرآن والو! نمازِ وتر پڑھا کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ وتر (طاق/ واحد) ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔ ❶

☆ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: "لَیْسَ الْوِتْرُ بِحَتْمٍ کَالصَّلَاۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ وَلٰکِنَّہٗ سُنَّۃٌ فَلَا تَدَعُوْہُ" وتر فرض نماز کی طرح ضروری (واجب) نہیں ہے لیکن یہ سنت ہے اسے مت چھوڑو۔ ❷

وتر کا وقت:

☆ ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ:

اَلْوِتْرُ مَا بَیْنَ صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ اِلٰی طُلُوْعِ الْفَجْرِ

نمازِ وتر عشاء کی نماز سے لے کر فجر طلوع ہونے تک ہے۔ ❸

☆ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "اِجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِکُمْ بِاللَّیْلِ وِتْرًا" رات کی اپنی آخری نماز کو وتر بناؤ۔ (یعنی وتر رات کی نماز کے آخر میں پڑھو)۔ ❹

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ "مِنْ کُلِّ اللَّیْلِ قَدْ اَوْتَرَ رسول اللہ ﷺ مِنْ اَوَّلِ اللَّیْلِ وَاَوْسَطِہٖ وَاٰخِرِہٖ فَانْتَھٰی وِتْرُہٗ اِلَی السَّحَرِ"۔ رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصے میں وتر پڑھے ہیں۔ پہلی رات میں، درمیانی رات میں اور پچھلی رات میں بھی۔ آپ ﷺ کے وتر کی انتہا سحری کے وقت تک ہوتی تھی۔ ❺

☆ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے

❶. صحیح سنن ابی داؤد، سنن نسائی ❷. حسن/مسند احمد ۱/۱۰۷ حدیث ۸٤۲
❸. صحیح سنن ابی داؤد ۱٤۱۸، ابن ماجہ ۱۱٦۸، ترمذی ٤۵۲ ❹. صحیح بخاری ۹۹۸ و صحیح مسلم ۷۵۱ ❺. صحیح مسلم ۷٤۵

کہ جس شخص کو خدشہ ہو کہ وہ پچھلی رات کو نہ اٹھ سکے گا تو اسے وتر پڑھ کر ہی سونا چاہیے اور جسے رات کو اٹھنے کا یقین ہو تو وہ رات کے آخری حصے میں نماز پڑھے "فَاِنَّ قِرَاءَةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُوْرَةٌ وَ ذٰلِكَ اَفْضَلُ" یقیناً پچھلی رات میں نماز پڑھنے کے وقت فرشتے بھی حاضر ہو جاتے ہیں اور یہ افضل ہے۔ ❶

وتر کی قضا:

☆ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ اَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَكَرَ وَ اِذَا اسْتَيْقَظَ"۔ جو شخص وتر پڑھنے کے وقت سو یا رہ جائے یا وہ (وتر پڑھنا) بھول جائے تو جب اسے یاد آئے یا جب وہ بیدار ہو جائے تو وتر پڑھ لے۔ ❷

ایک روایت میں اس طرح ہے: "فَلْيُصَلِّ اِذَا اَصْبَحَ" تو جب صبح ہو جائے تو پڑھ لے۔ ❸

☆ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی شخص اپنا رات والا وظیفہ یا کوئی اور عمل چھوڑ کر سو گیا پھر اسے نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان پڑھ لے۔ "كُتِبَ لَهُ كَاَنَّهُ قَرَاَهُ مِنَ اللَّيْلِ" ۔ تو اس کا ثواب اس طرح لکھا جاتا ہے گویا کہ اس نے وہ کام رات کو ہی کیا ہے۔ ❹

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جب کوئی نماز پڑھتے تو اس پر ہمیشگی کرتے اور جب آپ ﷺ پر نیند یا کوئی تکلیف کا غلبہ ہوتا اور رات کو نہ اٹھ سکتے تو "صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً" تو آپ ﷺ دن کے وقت بارہ (۱۲) رکعتیں پڑھتے تھے۔ ❺

تعدادِ وتر:

امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

❶. صحیح مسلم ۷۵۵ ❷. صحیح/سنن ترمذی ٤٦٥ ❸. ایضاً ❹. صحیح مسلم ۷٤۷

❺. صحیح مسلم/ کتاب صلاۃ المسافرین: ۷٤٦

وَقَدْ صَحَّ وِتْرُ النَّبِيِّ ﷺ بِثَلَاثَ عَشَرَةَ وَ اِحْدٰى عَشَرَةَ وَتِسْعٍ وَّ سَبْعٍ وَخَمْسٍ وَثَلَاثٍ و وَاحِدَةٍ وَاَصَحُّهَا وِتْرُهُ ﷺ بِرَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ.

نبی ﷺ سے وتروں کی تعداد تیرہ، گیارہ، نو، سات، پانچ، تین اور ایک رکعت ثابت ہے اور ان سب میں سے آپ ﷺ سے ایک رکعت وتر زیادہ صحیح ثابت ہے۔ ❶

☆ سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ. مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ"۔

نمازِ وتر کی ادائیگی ہر مسلمان پر حق ہے۔ جو پانچ وتر پڑھنا چاہے تو وہ پڑھ لے۔ جو تین وتر پڑھنا چاہے تو (تین پڑھ لے) اور جو شخص ایک وتر پڑھنا چاہے تو ایک ہی پڑھ لے۔ ❷

ایک وتر:

☆ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ"۔ پچھلی رات میں وتر ایک رکعت ہے۔ ❸

☆ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ "كَانَ رسول الله ﷺ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ"۔ رسول اللہ ﷺ رات کی نماز دو دو رکعتیں کرکے اور (آخر میں) ایک وتر پڑھتے تھے۔ ❹

☆ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى.

رات کی نماز دو دو رکعتیں ہے۔ جب تم میں سے کسی کو صبح ہو جانے کا خدشہ ہو تو وہ ایک رکعت (وتر) پڑھ لے یہ (ایک رکعت) ساری نماز کو طاق کر دے گی۔ ❺

---

❶. مستدرك حاكم ❷. صحيح / سنن ابى داؤد ١٤٢٢، ابن ماجه ١١٩٠ ❸. صحيح مسلم ٧٥٢، ٧٥٣ ❹. صحيح مسلم و بخارى ❺. صحيح مسلم ٤٧٩، صحيح بخارى ٩٩٠، ٩٩٣

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ یقیناً نبی ﷺ رات کو گیارہ رکعتیں پڑھتے: "وَيُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ" ۔آپ ﷺ ان میں ایک وتر پڑھتے تھے۔ ❶

تین وتر:

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ آٹھ رکعات پڑھ لینے کے بعد "ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا" پھر آپ ﷺ تین رکعتیں (وتر) پڑھتے۔ ❷

☆ سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كان يوتِرُ بِثَلَاثِ رَكْعَاتٍ" بلاشبہ رسول اللہ ﷺ تین رکعات وتر پڑھتے تھے۔ ❸

☆ سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعات وتر کی صورت میں بالترتیب پہلی رکعت میں (سورۃ الاعلیٰ) "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى"۔ دوسری رکعت میں (سورۃ الکافرون) "قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" اور تیسری رکعت میں (سورۃ الاخلاص) "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" پڑھتے تھے۔ ❹

تین وتر ادا کرنے کے دو طریقے مسنون ہیں۔

ا۔ پہلی دو رکعتیں ایک جیسی یعنی تشہد کے بغیر ہوں اور تیسری رکعت مکمل ہونے پر ہی تشہد و سلام ہو۔

☆ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے تین وتروں کے متعلق ارشاد فرمایا: "وَلَا تَشَبَّهُوْا بِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ"۔ (تین وتروں کو) مغرب کی نماز سے مشابہت نہ دو۔ ❺

دوسری رکعت میں تشہد بیٹھ کر سلام پھیرے بغیر تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہو جانا رسول اللہ ﷺ کا طریقہ نہیں ہے۔ یہ کسی بھی صحیح حدیث میں سے ثابت نہیں ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ پانچ وتر پڑھتے تو بھی صرف آخری رکعت میں تشہد بیٹھتے تھے۔ ❻

---

❶۔ صحیح مسلم ۷۳٦، سنن ابی داؤد ❷۔ صحیح بخاری ❸۔ صحیح/سنن نسائی ❹۔ صحیح/ سنن ابن ماجہ ۱۱۷۱ ❺۔ صحیح/ دارقطنی ۲/۲٤، بیہقی ۳/۳۱، حاکم ۱/۳۰٤ ح: ۱۱۳۸، ذھبی، ابن حبان: ۲٤۲۹ ❻۔ (صحیح مسلم) جیسا کہ آگے آ رہا ھے

۲۔ تین وتروں کی ادائیگی کے لیے دو رکعتیں مکمل کر لیں یعنی دوسری رکعت میں تشہد، درود و دعائیں پڑھ کر سلام پھیر دیں۔ اگر کوئی بات بھی کرنا ہو تو کی جا سکتی ہے۔ پھر تیسری رکعت الگ پڑھ لیں۔

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يفصل بين الْوِتْرِ و الشَّفْعِ بِتَسْلِيْمَةٍ وَيُسْمِعُنَاهَا"۔ رسول اللہ ﷺ جفت (یعنی دو رکعتیں) اور طاق (یعنی ایک رکعت) کو سلام سے جدا کر دیتے اور آپ ﷺ ہمیں یہ (یعنی دو رکعات پڑھ کر سلام اونچی آواز سے) سناتے تھے۔ ❶

☆ مشہور تابعی نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ: "اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَةِ و الرَّكْعَتَيْنِ فِيْ الْوِتْرِ حَتّٰى يَاْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهٖ"۔ یقیناً عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز وتر کی دو رکعتوں اور ایک رکعت کے درمیان سلام پھیرتے تھے۔ حتیٰ کہ (اس دوران) وہ اپنی کسی ضرورت کا (کسی کو) حکم بھی دیتے تھے۔ ❷

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ "اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يوتِرُ بِرَكْعَةٍ وَكَانَ يَتَكَلَّمُ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ و الرَّكْعَةِ"۔

یقیناً نبی ﷺ ایک رکعت کے ساتھ (باقی دو رکعتوں کو بھی) وتر کر دیتے تھے اور آپ ﷺ دو رکعتوں اور ایک رکعت کے درمیان گفتگو بھی کر لیتے تھے۔ ❸

پانچ وتر:

آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ "مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ" جو کوئی پانچ وتر پڑھنا پسند کرے تو پڑھ لے۔ ❹

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ: "كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ. لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهَا"۔ رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ (۱۳) رکعتیں نماز پڑھتے تھے ان میں پانچ وتر ہوتے تھے۔ ان میں آخری

❶. صحیح / ابن حبان ٤/ ٧٠ حدیث ٢٤٦٦ ❷. صحیح بخاری ❸. صحیح / مصنف ابن ابی شیبہ ٢/ ٢٩١ ❹. صحیح / سنن ابی داؤد ١٤٢٢

رکعت کے سوا کسی رکعت میں بھی نہیں بیٹھتے تھے۔ ❶

سات وتر:

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: "فَلَمَّا اَسَنَّ نبِيُّ اللّٰه ﷺ وَاَخذَهُ اللَّحْمُ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ"۔ جب نبی ﷺ بوڑھے ہو گئے اور آپ ﷺ کا وجود بھاری ہو گیا تو سات وتر اور ساتھ ہی بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھ لیتے تھے۔ ❷

☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ "كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ يُوتِرُ بِسَبْعٍ اَوْبِخَمْسٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيْمٍ وَلَا كَلَامٍ"۔ رسول اللہ ﷺ سات یا پانچ وتر پڑھتے تو ان کے درمیان نہ تو سلام پھیرتے اور نہ کلام کرتے۔ ❸

☆ سات وتر میں بھی صرف آخری رکعت میں تشہد بیٹھنا ہے۔ ❹

نو وتر:

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے وتر کے متعلق ارشاد فرماتی ہیں کہ "ہم آپ ﷺ کے لیے مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو جب چاہتا رات کو اٹھا دیتا۔

فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَ يُصَلِّي تِسْعَةَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيْهَا اِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَقَاعِدٌ...

آپ ﷺ مسواک کرتے اور وضو کرتے اور پھر نو (۹) رکعات اس طرح پڑھتے کہ (تشہد کے لیے) صرف آٹھویں رکعت میں جا بیٹھتے۔ اللہ کا ذکر کرتے، اس کی حمد کرتے اور اس سے دعا

---

❶. صحیح مسلم ۷۳۷ ❷. صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین: ۷۴۶ ❸. صحیح/سنن ابن ماجہ

❹. مسند احمد

کرتے پھر سلام پھیرنے کے بغیر ہی (نوویں رکعت کے لیے) اٹھ کھڑے ہوتے۔ اور آپ ﷺ نوویں رکعت پڑھتے پھر تشہد کے لیے بیٹھ جاتے۔ اللہ کا ذکر کرتے اس کی حمد کرتے اور اس سے دعا کرتے۔ پھر اچھی طرح سلام پھیرتے اور سلام پھیرنے کی آواز (یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ) ہمیں بھی سنا دیتے تھے۔

سلام پھیرنے کے بعد بیٹھ کر پھر دو رکعات (نفل) پڑھتے تھے۔ تو یہ (کل) گیارہ رکعتیں ہوتی تھیں تو جب نبی ﷺ بوڑھے ہو گئے اور آپ ﷺ کا وجود بھاری ہو گیا تو پھر آپ ﷺ سات وتر اور اس کے بعد بیٹھ کر دو نفل کل نو رکعتیں پڑھتے تھے۔ [1]

دعائے قنوت:

سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ فی الوتر / فی قنوتِ الوتر

رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ کلمات سکھائے جن کو میں وتر میں (ایک دوسری روایت میں ہے کہ) قنوتِ وتر میں پڑھتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْ مَنْ هَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْ مَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْ مَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ. وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ. اِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ وَاِنَّهُ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّ الَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ“

اے اللہ! مجھے ہدایت دے کر ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل فرما۔ مجھے عافیت بخش کر عافیت والے لوگوں میں شامل فرما۔ مجھے اپنا دوست بنا کر اپنے دوستوں میں شامل فرما اور مجھے ہر اس چیز میں برکت عطا فرما جو تو نے عطا کر رکھی ہے اور مجھے ہر اس چیز کے شر سے بچا لے جس کا تو نے فیصلہ کر رکھا ہے۔ یقیناً تو فیصلہ صادر فرماتا ہے تیرے خلاف فیصلہ صادر نہیں کیا جاتا۔ بلاشبہ وہ ذلیل نہیں ہو سکتا جس کو تو دوست بنا لے۔ اور وہ عزت نہیں پا سکتا جس سے تو دشمنی رکھے۔

[1]. صحیح مسلم/ کتاب صلاۃ المسافرین: ٧٤٦

اے ہمارے رب جی! تو بہت بابرکت اور بلند و بالا ذات ہے۔ ❶

☆ امام ابوعیسیٰ ترمذی اس دعا کے متعلق سنن ترمذی میں رقم طراز ہیں:

وَلَا نَعْرِفُ عَنِ النبی ﷺ فِي الْقُنُوْتِ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا"

ہم نبی ﷺ سے قنوت میں اس سے بہتر کوئی دعا نہیں جانتے۔ ❷

☆ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ قنوت وتر میں رسول اللہ ﷺ پر درود وسلام بھیجتے تھے۔ ❸

☆ قنوتِ وتر کے آخر میں صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ پڑھنا صحابہ کرام سے ثابت ہے۔ ❹

دعائے قنوت رکوع سے پہلے یا بعد:

نماز وتر میں دعائے قنوت رکوع سے پہلے حالتِ قیام میں پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھنے کے متعلق واضح حدیث ملتی ہے جبکہ رکوع کے بعد پڑھنے کے متعلق خلفائے راشدین سے آثار مروی ہیں۔ ❺

رکوع سے پہلے:

☆ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَان يُوْتِرُ بِثَلَاثِ رَكْعَاتٍ وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ"۔ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ تین وتر پڑھتے تھے اور رکوع سے پہلے دعا قنوت پڑھتے تھے۔ ❻

☆ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز وتر میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔ ❼

رکوع کے بعد:

بعد از رکوع، قنوت پڑھنے کے قائلین قنوت نازلہ پر قیاس کرتے ہیں۔ ❋

بوقتِ قنوت ہاتھ اٹھانا:

نماز وتر میں دعائے قنوت پڑھنے کے لیے رفع الیدین کرنا کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

---

❶. صحيح / سنن ابی داؤد ١٤٢٥ ❷. سنن ترمذی: ٤٦٤ ❸. صحيح/ ابن خزيمه ١١٠٠ ❹. شیخ البانی نے کہا کہ یہ زیادت صحیح ہے۔ ارواء الغليل ج٢ ص ١٧٧ ❺. نيل الاوطار ❻. صحيح/سنن نسائی ٣/ ٢٣٥، سنن ابن ماجه ١١٨٢ ❼. صحيح / مصنف ابن ابی شيبه ❋ چونکہ رکوع کے بعد قنوت وتر نبی ﷺ سے ثابت نہیں۔ اس لیے یہ رکوع سے پہلے ہی ہونی چاہیے۔ (محمد عبداللہ رفیق)

جو اہل علم قنوت میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کے قائل ہیں وہ قنوت نازلہ پر قیاس کرتے ہیں۔

نوٹ: دعائے قنوت شروع کرنے کے لیے ''اللہ اکبر'' کہنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

مسئلہ 1: نماز وتر میں دعائے قنوت میں مقتدیوں کا ''آمین'' کہنا بھی قنوت نازلہ پر قیاس ہے۔ (ابن عباس سے مروی حدیث، قنوت نازلہ کے بیان میں دیکھیں)

مسئلہ 2: اگر کوئی شخص نماز وتر میں دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے تو اس پر سجدہ سہو نہیں ہے۔ کیونکہ ''رسول ﷺ نماز وتر میں دعائے قنوت کبھی کبھی پڑھتے تھے۔'' [1]

سلام پھیرنے کے بعد کی دعا:

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز وتر کا سلام پھیرتے تو تین مرتبہ پڑھتے۔ "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ"۔ بہت پاکیزہ بادشاہ (ہر قسم کے عیب سے) پاک ہے۔ [2] اور احمد کی روایت میں ہے کہ "وَ رَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ" آپ ﷺ یہ کلمات بلند آواز سے کہتے۔ [3]

ایک روایت میں یہ الفاظ کہنے کا بھی ذکر ہے "رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ" فرشتوں اور الروح (جبریل امین) کا رب (پاک ہے)۔ [4]

وتروں کے بعد نفل پڑھنا:

نمازِ وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا نبی ﷺ سے ثابت ہے۔

☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

بلاشبہ نبی ﷺ وتر پڑھنے کے بعد بیٹھ کر دو ہلکی سی رکعتیں ادا کرتے تھے۔ [5]

☆ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یقیناً نبی ﷺ نمازِ وتر کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے

---

[1] صحیح/سنن دارقطنی ۲/ ۳۲ بحوالہ صفۃ صلوۃ النبی ﷺ از شیخ البانی [2] صحیح/سنن ابی داؤد ۱۴۳۰، سنن نسائی ۳/ ۲۴۴ [3] صحیح / احمد ح ۱۵۴۲۸ [4] صحیح/سنن دارقطنی ۲/ ۳۱ [5] صحیح/ سنن ابن ماجہ ۱۱۹۵، ترمذی ۴۷۱

تھے اور ان میں (سورۃ الزلزال) "اِذَا زُلْزِلَتِ" اور (سورۃ الکافرون) قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ" پڑھتے تھے۔ [1]

☆ پیچھے مذکور "نو وتر" کے تحت حدیث سے بھی بعد از وتر دو رکعتیں پڑھنا ثابت ہے۔

☆ سیدنا طلق بن علی رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ رمضان میں قیام کیا اور وتر پڑھ لیا پھر اپنی مسجد میں گئے تو اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی لیکن وتر نہیں پڑھا اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "لا وتران فی لیلة" ایک رات میں وتر کی نماز دو مرتبہ نہیں ہے۔ [2]

تنبیہ: جس حدیث میں یہ آتا ہے کہ "تم اپنی (رات کی) آخری نماز کو وتر بناؤ" یہ حکم وجوب کے لیے نہیں بلکہ استحباب کے لیے ہے۔ *

مسئلہ:

جس شخص نے نمازِ عشاء کے ساتھ ہی وتر پڑھ لیے اور پھر پچھلی رات کو اللہ تعالیٰ نے اس کو نفل پڑھنے کی توفیق دے دی تو اسے چاہیے کہ وہ بے فکر ہو کر نفل پڑھے۔ نمازِ عشا کے بعد پڑھے ہوئے وتر کو ایک رکعت مزید پڑھ کر اسے جفت بنانے کی نیت کرنا درست نہیں اور نہ ہی آخر میں وتر دوبارہ پڑھنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ "لَا وِتْرَانِ فِیْ لَیْلَةٍ" ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں۔ [3]

جمہور آئمہ و محدثین کا یہی موقف ہے۔ [4]



قنوتِ نازلہ کا بیان

مصیبت اور سخت پریشانی میں مبتلا ہو جانے پر فرض نماز کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے کی پکار اور التجا کو "قنوتِ نازلہ" کہتے ہیں۔ قنوت نازلہ پانچ نمازوں میں

---

[1] حسن/مسند احمد [2] صحیح/سنن ابی داؤد: ۱٤۳۹ * وتروں کے بعد دو رکعت پڑھنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ اس سے زائد ثابت نہیں۔ (محمد عبداللہ رفیق) [3] صحیح/سنن ترمذی ٤٦٨

[4] تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی

سے کسی میں بھی میں پڑھی جا سکتی ہے۔

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ لَا یَقْنُتُ اِلَّا اِذَا دَعَا لِقَوْمٍ اَوْعَلٰی قَوْمٍ"۔ نبی ﷺ جب کسی قوم کے حق میں دعا کرتے یا کسی کے لیے بددعا کرتے تو اس صورت میں قنوت پڑھتے ورنہ نہیں پڑھتے تھے۔ ❶

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مشرکوں نے ستر قُراء صحابہ رضی اللہ عنہم کو (دھوکہ دے کر) قتل کر دیا تو نبی ﷺ نے ایک مہینہ قنوت فرمائی جس میں آپ ﷺ ان مشرکوں پر بددعا کرتے تھے۔ ❷

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میں تمہارے سامنے ایسی نماز پڑھوں گا جو رسول اللہ ﷺ کی نماز ہے۔ تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ظہر، عشاء اور فجر کی نماز میں قنوت کرتے تھے وہ مومنوں کے لیے دعا کرتے اور کافروں پر لعنت بھیجتے تھے۔ ❸

☆ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسلسل ایک مہینہ ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور صبح کی نماز میں جب آخری رکعت میں "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" کہتے تو قنوت کرتے اور بنو سُلیم کے چند قبیلوں رِعل، ذکوان اور عُصَیَّہ کے لیے بددعا کرتے۔

"وَیُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَہٗ" اور جو آپ ﷺ کے پیچھے (مقتدی) ہوتے وہ آمین کہتے۔ ❹

☆ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ "قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بَعْدَ الرُّکُوْعِ شَھْرًا" رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد مسلسل ایک مہینہ قنوت کی۔ ❺

قنوتِ نازلہ میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "فَلَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فِیْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ رَفَعَ یَدَیْہِ فَدَعَا عَلَیْھِمْ"۔ میں نے صبح کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور ان (کافروں) کے لیے بددعا کی۔ ❻

---

❶. صحیح/ابن خزیمہ بحوالہ بلوغ المرام: ۲۴۲ ❷. صحیح بخاری ۱۰۰۲ ❸. صحیح بخاری ۷۹۷، صحیح مسلم ۶۷۶ ❹. حسن/سنن ابی داؤد حدیث ۱۴۴۳ ❺. صحیح بخاری ۴۰۹۶
❻. صحیح/مسند احمد ۳/۱۳۷، ابی عوانہ ح ۵۹۱۳

مسئلہ 1: قنوت نازلہ پڑھنے سے پہلے ''اللہ اکبر'' کہنے کا جواز ایک روایت سے ملتا ہے مگر مرفوعاً ثابت نہیں۔

☆ طارق بن شہاب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی جب آپ رضی اللہ عنہ قرأت سے فارغ ہوئے تو ''اللہ اکبر'' کہا پھر قنوت پڑھی پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع کیا۔ ❶

مسئلہ 2: دعا قنوت ختم کرنے پر چہرے پر ہاتھ پھیرنے کے متعلق امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''فَاِنَّهَا مِنَ الْمُحْدَثَاتِ''۔ یقیناً یہ کام بدعات میں سے ہے۔ ❷

قنوتِ نازلہ کی دعائیں:

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحیح بات یہ ہے کہ اس کے متعلق کوئی خاص دعا متعین نہیں ہے بلکہ ہر ایسی دعا پڑھی جا سکتی ہے۔ جس سے مقصد پورا ہوتا ہو۔ ❸

☆ قنوت نازلہ میں مسلمان بھائی کا نام اور اس کے علاقے کا حوالہ دینا بھی جائز ہے جیسا کہ احادیث میں آتا ہے۔

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز فجر کی (دوسری رکعت کی) قرأت سے فارغ ہو جاتے (پھر رکوع جاتے) پھر رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو کہتے ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ'' پھر کھڑے کھڑے یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ ابْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَ عَيَّاشَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِيْ يُوْسُفَ. اَللّٰهُمَّ الْعَنْ لَحْيَانَ وَرِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهِ وَرَسُوْلَهُ.

اے اللہ! (کافروں کی جیل سے) ولید بن ولید کو رہائی دلا دے سلمہ بن ہشام کو بھی، عیاش بن ربیعہ کو بھی اور کمزور ایمان والوں کو نجات دلا۔ اے اللہ! مضر قبیلے کو تو اپنی سختی سے روند کر رکھ دے اور ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانے والے قحط جیسا قحط ڈال دے۔ اے اللہ! لحیان (قبیلے پر)

❶. شرح معانی الآثار ❷. السنن الصغری ❸. شرح صحیح مسلم

لعنت بھیج، رعل، ذکوان اور عصیہ قبیلوں پر بھی لعنت بھیج۔ ان لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔ ❶

☆ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ قنوت نازلہ میں یہ دعا پڑھتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ. اَللّٰهُمَّ الْعَنِ كَفَرَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَاءَكَ اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَاسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ○

اے اللہ! ہم کو، ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو، اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بخش دے۔ ان کے دلوں میں الفت پیدا فرما اور ان کے معاملات کو درست فرما۔ تیرے اور ان کے دشمنوں کے خلاف ان کی مدد فرما۔ اے اللہ! کافروں پر لعنت بھیج جو تیرے راستے پر آنے سے لوگوں کو روکتے ہیں اور تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے ولیوں کو قتل کرتے ہیں۔

اے اللہ! ان کے درمیان پھوٹ ڈال دے اور ان کے قدم ڈگمگا دے اور ان پر تو اپنا وہ عذاب اُتار جسے تو مجرم قوموں سے ٹالا نہیں کرتا۔ ❷

☆ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے صبح کی نماز میں قنوت نازلہ کی یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ. اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَ اِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ الْجِدَّ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ اِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ.

اے اللہ! یقیناً ہم تجھ سے مدد اور بخشش مانگتے ہیں اور ہم تیری بھلائی سے تیری تعریف کرتے ہیں اور ہم تیری ناشکری نہیں کرتے۔ جو تیری نافرمانی کرے ہم اس سے بری ہیں اور ہم اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اے اللہ! ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور فقط تیری ہی نماز پڑھتے

❶. صحیح مسلم ❷. صحیح / بیهقی : ۲/ ۲۱۰

ہیں اور سجدہ کرتے ہیں۔ تیری طرف ہی ہم کوشش کرتے ہیں۔ ہم تیرے حکم کی طرف ہی دوڑتے ہیں۔ ہم تیرے سامنے حاضر ہیں۔ ہم تیرے سخت ترین عذاب سے ڈرتے ہیں اور تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں۔ یقیناً تیرا سخت ترین عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔ ❶

تنبیہ:

مصنف عبدالرزاق اور مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہما میں نمازِ وتر میں یہ دعا پڑھنے کے متعلق کچھ آثار ملتے ہیں لیکن ان سب کی اسناد ضعیف ہیں۔ جبکہ قنوتِ نازلہ والے درج بالا اثر کو امام بیہقی اور دیگر محققین نے صحیح کہا ہے۔

قنوت میں درود پڑھنا:

☆ سیدنا اُبی بن کعب (قاری صحابی) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے حکم سے قیامِ رمضان میں قنوت پڑھتے پھر نبی ﷺ پر درود بھیجتے تھے۔ ❷



نمازِ اشراق، چاشت اور اوّابین

صَلوٰۃُ الاشراق کے معنی ''سورج کے طلوع ہو جانے پر نماز'' صَلوٰۃُ الضحیٰ کے معنی ''چاشت کی نماز'' اور صَلوٰۃُ الاوّابین کے معنی ''بہت زیادہ توبہ کرنے والوں کی نماز'' ہے۔

یہ نماز اگر اوّل وقت میں یعنی سورج مکمل طلوع ہو جانے کے بعد ادا کی جائے تو اسے ''اشراق کی نماز'' اور اگر اسے کچھ تاخیر سے پڑھ لی جائے تو ''چاشت کی نماز'' کہتے ہیں۔ اس کے بعد اور زوالِ آفتاب سے قبل جو نوافل ادا کیے جائیں گے تو وہ ''نمازِ اوّابین'' کہلاتی ہے۔

فضیلت:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انسان کے تین سو ساٹھ (360) جوڑ ہیں اور ہر جوڑ پر

❶ صحیح البیھقی: ۲/ ۲۱۱، مصنف عبد الرزاق ۳/ ۱۱۱ ❷ صحیح ابن خزیمہ ۱۱۰۰

صدقہ (لاگو) ہے۔نماز چاشت کی دو رکعتیں ان سب صدقات کے لیے کافی ہوتی ہیں۔ ❶

☆ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "تم میں سے ہر آدمی پر اپنے جسم کے ہر جوڑ کے بدلے صدقہ (کرنا لازمی ہوتا) ہے پس ہر تسبیح (سبحان اللہ) صدقہ ہے ہر تحمید (الحمد للہ کہنا) صدقہ ہے۔ ہر تہلیل (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہنا) صدقہ ہے اور ہر تکبیر (اللہ اکبر کہنا) صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔"وَيجزى مِنْ ذٰلِكَ ركعتان يرْكعهما مِنَ الضحى" اور جو شخص چاشت کی دو رکعتیں ادا کر لیتا ہے تو اسے ان سب کے مقابلے میں یہی دو رکعتیں کافی ہیں۔ ❷

☆ سیدنا نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ "اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اے آدم کے بیٹے! دن کے شروع میں چار رکعات نماز پڑھنے میں غفلت نہ کر میں تجھے (باقی) آخر دن تک کافی رہوں گا"۔ ❸

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص یہ نماز ادا کرتا ہے وہ تو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجاتا ہے۔

☆ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

لَا يُحَافِظُ عَلٰى صَلٰوةِ الضُّحٰى اِلَّا اَوَّابٌ قال وَهِيَ صَلٰوةُ الْاَ وَّابِيْنَ.

نماز چاشت کی حفاظت اوّاب (یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف بہت زیادہ رجوع کرنے والا شخص) ہی کرتا ہے اور یہی صلوٰۃ الاوّابین ہے۔ ❹

☆ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل (بہت گہرے دوست) نبی ﷺ نے مجھے تین چیزوں کی نصیحت فرمائی کہ جب تک میں زندہ رہوں گا انہیں نہیں چھوڑوں گا۔

۱۔ ہر مہینے کے تین روزے رکھنا (ایام بیض یعنی چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے)

۲۔ چاشت کی دو رکعتیں۔

۳۔ سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا۔ ❺

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "سونے سے پہلے وتر پڑھنا ایسے شخص کے لیے مستحب ہے جو

❶. صحیح مسلم ۱۰۰۷ ❷. صحیح مسلم: ۷۲۰ ❸. صحیح/سنن ابی داؤد: ۱۲۸۹

❹. صحیح / ابن خزیمہ ۱۲۲٤ ❺. صحیح بخاری ۱۱۷۸، ۲۱۸۱

رات کے آخری حصے میں جاگنے کے بارے میں پُر اعتماد نہ ہو۔ پس اگر (پچھلی رات جاگنے کا) یقین ہو تو رات کے آخری حصے میں وتر پڑھنا افضل ہے۔ ❶

☆ سیدنا معاذہ رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ چاشت کی نماز کتنی رکعات پڑھتے تھے تو انہوں نے کہا کہ چار رکعات اور اس سے زیادہ جتنی اللہ چاہے (پڑھ لیتے تھے)۔ ❷

☆ سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ "رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن غسل کیا اور چاشت کی نماز آٹھ رکعتیں ادا کیں۔ ❸

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دوران سفر بھی نماز چاشت ادا کرنا سنت ہے۔

نوٹ:

جامع ترمذی میں مذکور نمازِ چاشت کی بارہ رکعات والی روایت کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اور شیخ محمد صبحی حلاق نے ضعیف کہا ہے۔ ❹

البتہ اگر تہجد کی نماز کی قضا دینا ہو تو اس صورت میں نماز چاشت (اشراق) کی بارہ رکعتیں ہیں۔ جیسا کہ پیچھے "تہجد کی قضا" کے بیان کے تحت گزر چکا ہے۔

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ"۔ نمازِ اوّابین اس وقت ہے جب اونٹ کے بچوں کے پاؤں (زمین گرم ہونے کی وجہ سے) جلنے لگیں۔ ❺ ❋

نوٹ: سُنن ترمذی میں موجود نمازِ مغرب کے بعد چھ رکعتوں (اوابین) والی روایت عمر بن خثعم، ضعیف راوی کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔

---

❶. ریاض الصالحین، کتاب الفضائل، باب فضل صلاۃ الضحی۔ مزید تفصیل پیچھے نماز وتر کے بیان میں دیکھیں ❷. صحیح مسلم ۷۱۹ ❸. صحیح بخاری ۱۱۷۶ ❹. التعلیق علی سبل السلام ❋ عام اور ریگستان علاقوں میں بھی سورج طلوع ہونے کے بعد جلدی زمین گرم نہیں ہوتی جس سے اونٹوں کے بچوں کے پاؤں جلنے لگ جائیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صلوۃ الاوابین کا وقت صلوۃ الضحی کے وقت سے کچھ بعد ہے۔ اس سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ وقت کے لحاظ سے یہ دونوں نمازیں الگ الگ ہیں۔ (محمد عبداللہ رفیق) ❺. صحیح مسلم ۷۴۸

نمازِ استسقاء کا بیان

اہلِ جہاں کو ابرِ رحمت کی برسات کی ضرورت ہو۔ حال یہ ہو کہ قحط پڑ رہا ہو، کھیت خشک ہو رہے ہوں، بیماریاں پیدا ہو رہی ہوں، حیوانات و چرند پرند مر رہے ہوں۔ نہریں خشک ہو رہی ہوں، فصلیں سوکھ رہی ہوں، پھلوں اور سبزیوں کا فقدان ہو رہا ہو تو ایسے درپیش حالات میں رحمۃ للعالمین ﷺ نے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ سے رحمتِ ابرِ کرم مانگنے کے لیے نمازِ استسقاء کا درس دیا ہے۔ استسقاء کا مطلب یہ ہے کہ طلبِ باراں (یعنی بارش مانگنے) کے لیے اللہ تعالیٰ سے خصوصی التجا و فریاد کرنا۔ کیونکہ لاتعداد مخلوق کی زندگی کا انحصار بارش پر ہے۔ انسان، حیوان، چرند و پرند کے لیے بارش حیات بخش اثر رکھتی ہے۔ پُر رونق اور صحت افزا موسم بارش کا ہی نتیجہ ہوتا ہے۔ بارش ہونے سے ہر چیز صاف و شفاف ہو جاتی ہے۔ آلودگی ختم اور تر و تازگی، شگفتگی و خوشحالی پیدا ہو جاتی ہے گویا کہ ذرے ذرے اور پتے پتے نے شادابی کا لباس پہن لیا۔ زمین خوش ہوگئی اور اس نے اپنی پیداوار کی قوت کو بڑھا لیا۔

قرآن مجید میں اللہ رب العالمین نے بہت سے مقامات پر بارش کی اہمیت کا تذکرہ فرمایا ہے۔ جن میں چند آیات درج ذیل ہیں:

☆ وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ.

اور اللہ، آسمان سے پانی برسا کر اس سے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے۔ یقیناً اس میں ان لوگوں کے لیے نشانی ہے جو سنیں۔ [1]

☆ وَهُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَیْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا. لِنُحْیِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَاۤ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِیَّ كَثِيْرًا.

[1] سورۃ النحل، آیت: ٦٥

اور (اللہ) وہ ذات ہے جو بارانِ رحمت سے پہلے خوش خبری دینے والی ہواؤں کو بھیجتا ہے اور ہم آسمان سے پاک پانی برساتے ہیں تاکہ اس کے ذریعے مردہ شہر کو زندہ کردیں اور اسے ہم اپنی مخلوق میں سے بہت سے چوپایوں اور انسانوں کو پلاتے ہیں۔ ❶

☆ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ.

اور وہ ایسا ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے اس کے ذریعے سے ہر قسم کے نبات کو نکالا پھر ہم نے اس سے سبز شاخ نکالی کہ اس سے ہم اوپر تلے دانے چڑھے ہوئے نکالتے ہیں اور کھجور کے درختوں سے یعنی ان کے گچھے میں سے، خوشے ہیں جو نیچے کو لٹکے جاتے ہیں۔ اور انگوروں کے باغ اور زیتون اور انار، کہ بعض ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں اور کچھ ایک دوسرے سے ملتے جلتے نہیں ہوتے۔ ہر ایک کے پھل کو دیکھو جب وہ پھلتا ہے اور اس کے پکنے کو دیکھو۔ اس میں دلائل ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔ ❷

☆ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ.

اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمانوں سے بارش برسا کر اس کے ذریعے سے تمہاری روزی کے لیے پھل نکالے ہیں۔ ❸

☆ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ

وہی (اللہ) تمہارے فائدے کے لیے آسمان سے پانی برساتا ہے جسے تم پیتے بھی ہو اور اسی سے اُگے ہوئے درختوں کو تم اپنے جانوروں کو چراتے ہو۔ ❹

☆ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ۭ اِنَّ اللّٰهَ

---

❶. الفرقان: ٤٨-٤٩ ❷. الانعام: ٩٩ ❸. ابراهيم: ٣٢ ❹. النحل: ١٠

لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ.

کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برساتا ہے تو زمین سرسبز ہو جاتی ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ مہربان اور باخبر ہے۔ [1]

☆ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا.

کیا آپ نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی اُتارا پھر ہم نے اس کے ذریعے سے مختلف رنگوں کے پھل نکالے۔ [2]

☆ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖ. اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا. ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا. فَاَنْبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا. وَّعِنَبًا وَّ قَضْبًا. وَّ زَيْتُوْنًا وَّ نَخْلًا. وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا. وَّفَاكِهَةً وَّ اَبًّا. مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ.

انسان کو چاہیے کہ وہ (تفکر سے) اپنے کھانے کو دیکھے کہ ہم نے خوب پانی برسایا پھر پھاڑا زمین کو اچھی طرح۔ پھر اس میں سے اناج اگائے۔ اور انگور اور ترکاری۔ زیتون اور کھجور۔ اور گنجان باغات۔ اور میوہ اور (گھاس) چارہ (بھی اگایا)۔ تمہارے استعمال و فائدے کے لیے اور تمہارے چوپایوں کے لیے۔ [3]

☆ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَ يَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ.

اور وہی ہے جو لوگوں کے ناامید ہو جانے کے بعد بارش برساتا ہے اور اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے۔ وہی ہے کارساز اور قابلِ حمد وثنا۔ [4]

توبہ اور بارش:

قحط سالی میں سیدنا نوح علیہ السلام اپنی قوم سے یوں مخاطب ہوئے:

اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّ يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۝ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ۝

---

[1]. الحج: ٦٣ [2]. فاطر: ٢٧ [3]. عبس: ٢٤-٣٢ [4]. الشورٰی: ٢٨

(اے لوگو!) اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ (اور معافی مانگو) یقیناً وہ خوب بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان کو خوب برستا ہوا چھوڑ دے گا۔ اور تمہیں خوب پے در پے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہیں باغات بھی دے گا اور وہ تمہارے لیے نہریں نکال دے گا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی برتری کا عقیدہ نہیں رکھتے حالانکہ اس نے ہی تمہیں طرح طرح سے پیدا کیا ہے۔ ❶

☆ بعض علماء اسی آیت (نمبر۱۰) کی وجہ سے نماز استسقاء میں سورۂ نوح کے پڑھنے کو مستحب سمجھتے ہیں، مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی ایک مرتبہ نمازِ استسقاء کے لیے منبر پر چڑھے تو صرف آیات استغفار (جن میں یہ آیت بھی تھی) پڑھ کر منبر سے اتر آئے اور فرمایا کہ میں نے بارش کو بارش کے ان راستوں سے طلب کیا ہے جو آسمانوں میں ہیں جن سے بارش اترتی ہے۔ ❷

☆ سیدنا حسن بصری رحمہ اللہ سے کسی نے قحط سالی کی شکایت کی تو انہوں نے (اس آیت کو مدنظر رکھ کر) استغفار (اللہ سے بخشش مانگنے کی) تلقین کی۔ ❸

سیدنا ھود علیہ السلام کا اپنی قوم کو خطاب:

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ. يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ.

اے میری قوم کے لوگو! تم اپنے ربّ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگو اور اس کی جناب میں توبہ کرو تا کہ وہ برسنے والے بادل تم پر بھیج دے اور وہ تمہاری قوت کو مزید طاقت دے دے گا اور تم جرم کرتے ہوئے روگردانی نہ کرو۔ ❹

چیونٹی کی فریاد:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: سیدنا سلیمان علیہ السلام بارش طلب کرنے کے لیے باہر نکلے تو انہوں نے ایک چیونٹی کو دیکھا جو پشت کے بل ٹانگیں آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھی اور اللہ تعالیٰ سے اس طرح فریاد کناں تھی: ''اَللّٰھُمَّ اِنَّا

---

❶. نوح: ۱۰۔۱۳ ❷. تفسیر ابن کثیر ❸. ایضاً ❹. سورۂ ھود: ۵۲

خَلْقٌ مِّنْ خَلْقِكَ لَيْسَ بِنَاغِنًى عَنْ سُقْيَاكَ" الٰہی! تیری دوسری مخلوق میں سے ہم بھی ایک مخلوق ہیں۔ ہم تیری بارش سے بے نیاز نہیں (ہمیں بھی ضرورت ہے) تو سیدنا سلیمان علیہ السلام نے (اپنے لوگوں سے) فرمایا: "اِرْجِعُوْا فَقَدْ سُقِيْتُمْ بِدَعْوَةِ غَيْرِكُمْ" چلو واپس چلیں تمہارے علاوہ دوسری مخلوق کی دعا کی بدولت تمہیں بارش سے سیراب کر دیا گیا۔ [1]

نمازِ استسقاء کا طریقہ:

☆ اللہ تعالیٰ سے بارش مانگنے کے لیے باہر کھلے میدان میں نکل کر عاجزی و انکساری اور خشوع وخضوع سے نماز استسقاء ادا کی جائے۔

☆ فرض نماز با جماعت ادا کر کے یا عام حالت میں کسی بھی وقت کسی کے کہنے یا نہ کہنے پر دعا کی جائے۔

☆ نمازِ استسقاء دو رکعات ہیں اس سے قبل نہ اذان اور نہ ہی اقامت ہے۔ امام نماز استسقاء سے پہلے یا بعد میں خطبہ دے اور ہاتھ الٹے کر کے دعا کی جائے۔ اگر کسی کے کندھوں پر چادر ہو تو اسے چاہیے کہ وہ چادر بھی الٹا لے۔

☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے بارش نہ برسنے کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے عیدگاہ میں منبر لے جا کر رکھنے کا حکم دیا۔ عیدگاہ میں منبر رکھ دیا گیا۔ آپ ﷺ نے اس دن لوگوں سے وہاں پر آنے کا وعدہ کیا۔ جب صبح کے وقت سورج کا ایک کنارہ ظاہر ہوا تو آپ ﷺ تشریف لائے اور منبر پر بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے اللہ کی عظمت اور حمدوستائش بیان کی پھر فرمایا کہ "اِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جُدَابَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِيْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ اِبَّانِ زَمَانِهٖ عَنْكُمْ وَقَدْ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ....." تم نے اپنے علاقے کی خشک سالی اور وقت پر بارش نہ برسنے کی شکایت کی حالانکہ اللہ عزوجل نے تم کو حکم دیا ہے کہ تم اس کو پکارو اور اس نے تم سے وعدہ کیا ہے کہ وہ تمہاری دعا قبول

[1]. صحیح/مسند احمد بحوالہ بلوغ المرام حدیث ۴۱۳

کرے گا پھر آپ ﷺ نے فرمایا "اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ......" (یہ مکمل دعا اس بیان کے آخر میں مذکور دعاؤں میں موجود ہے) پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائے کہ وہ آہستہ آہستہ اوپر اٹھتے ہی چلے گئے حتیٰ کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی۔ پھر آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف اپنی پشت کی اور (کندھوں پر پھیلائی ہوئی) اپنی چادر کو الٹا کر لیا اور آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور منبر سے نیچے اتر آئے اور آپ ﷺ نے دو رکعات نماز پڑھائی۔

اللہ تعالیٰ نے فوراً بادل بھیجا، بدلی گرجی اور چمکی پھر اللہ کے حکم سے بارش برسی۔ ابھی آپ ﷺ مسجد تک بھی نہیں پہنچے تھے کہ نالے بہنے لگے تو جب آپ ﷺ نے ان لوگوں کو سایوں کی طرف تیز تیز بھاگتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ اس قدر ہنسے کہ آپ ﷺ کے اطراف والے (نوکیلے) دانت ظاہر ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنِّيْ عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ" میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور یقیناً میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ ❶

☆ سیدنا عبداللہ بن زید سے مروی ہے کہ "جَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ" آپ ﷺ نے (نماز استسقاء کی) ان دو رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کی۔ ❷

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْقٰى فَاَشَارَ بِظَهْرِ كَفَّيْهِ اِلَى السَّمَآءِ" بلاشبہ نبی ﷺ نے نماز استسقاء میں ہاتھوں کی پشت کو آسمان کی طرف کر کے (یعنی الٹے ہاتھوں سے) دعا کی۔ ❸

بارش کی مسنون دعائیں:

اللہ تعالیٰ سے بارش مانگنے کے لیے نبی ﷺ سے درج ذیل دعائیں ثابت ہیں:

(۱) اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا.

الٰہی! بارش سے ہماری فریاد رسی فرما۔ اے اللہ! ہم پر بارش برسا، اے اللہ! ہم پر بارش برسا۔ ❹

---

❶. حسن/سنن ابی داؤد ۱۱۷۳ ❷. صحیح بخاری ۱۰۲۴، صحیح مسلم ۸۹۴ ❸. صحیح مسلم ۸۹۶ ❹. صحیح بخاری ۱۰۱۴

(۲) اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا، اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا، اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا.

اے اللہ! ہمیں (بارش کا پانی) پلادے۔ اے اللہ ہمیں پلادے۔ اے اللہ! ہمیں پلادے۔ ❶

(۳) اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا مَرِیْئًا مُرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ غَیْرَ آجِلٍ.

الٰہی! ہم پر ایسی بارش برسا جو ہماری پیاس بجھادے۔ ہلکی ہلکی پھواریں بھیج جو اناج اگانے والی ہوں، نفع دینے والی ہوں، نقصان دہ نہ ہوں، آنے میں دیر لگانے والی نہ ہوں۔ ❷

(۴) درج بالا ''نماز استسقاء کا طریقہ'' کے تحت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث میں نبی ﷺ نے جو دعا کی تھی وہ یہ ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ. اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ. اَنْتَ الْغَنِیُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَیْنَا الْغَیْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّۃً وَبَلَاغًا اِلٰی حِیْنٍ.

حمد تو سب اللہ کی ہے جو جہان والوں کا ربّ ہے۔ خوب مہربان ہے نہایت رحم کرنے والا ہے۔ بدلے کے دن کا مالک ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر وہی اللہ۔ وہ مالک جو چاہے سو کرتا ہے۔ الٰہی! تو ہی معبودِ حقیقی ہے، نہیں کوئی معبود مگر تو ہی۔ تو غنی (بے پرواہ) ہے اور ہم محتاج ہیں۔ ہم پر بارش برسادے۔ جو (بارش) تو اتارے اس میں ہمارے لیے طاقت رکھ دے۔ اور اس میں ایک مدت تک کے لیے فائدہ بھی رکھ دے۔ ❸

(۵) اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَکَ وَبَھَائِمَکَ وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ وَاَحْیِ بَلَدَکَ الْمَیِّتَ.

الٰہی! اپنے بندوں اور اپنے جانوروں کو سیراب فرما۔ اپنی رحمت پھیلا دے اور اپنے بنجر شہروں کو حیات بخش دے۔ ❹

(۶) بارش دیکھنے کی دعا:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جب بارش دیکھتے تو یہ دعا مانگتے تھے:

❶. صحیح بخاری ۱۰۱۳ ❷. صحیح/سنن ابی داؤد ۱۱۶۹ ❸. حسن/سنن ابی داؤد ۱۱۷۳

❹. حسن/سنن ابی داؤد ۱۱۷۶

اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا.

اے اللہ! اس بارش کو نفع بخش بنا دے۔ ❶

بارش میں نہانا:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ بارش کی لپیٹ میں آ گئے اور رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ تھے۔ (دورانِ بارش) آپ ﷺ نے اپنے جسم مبارک سے کپڑا ہٹایا اور بارش آپ ﷺ کے بدن مبارک پر پڑنے لگی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "اِنَّهٗ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِرَبِّهٖ" یہ اپنے مالک کی طرف سے نئے نئے تحفے کی صورت میں آ رہی ہے۔ ❷

بادل گرجنے کی دعا:

سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلَآئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ.

پاک ہے وہ ذات کہ جس کی حمد کے ساتھ یہ گرج تسبیح کرتی ہے اور اس کے خوف سے فرشتے (اس کی تسبیح پڑھتے ہیں)۔ ❸

بارش روکنے کی دعا:

ایک شخص کے کہنے پر نبی ﷺ نے خطبہ جمعہ میں بارش کی دعا کی تو اتنی بارش ہوئی کہ آئندہ جمعہ تک جاری رہی۔ (اس آئندہ) خطبہ جمعہ کے دوران پھر وہی شخص آیا اور اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اموال و مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے (اب پھر) اللہ سے دعا کریں کہ وہ ہم سے بارش روک لے تو نبی ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر یہ دعا فرمائی:

اَللّٰھُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا. اَللّٰھُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ.

اے اللہ! ہماری بجائے ہمارے اردگرد علاقوں پر (بارش) برسا۔ اے ہمارے اللہ! ٹیلوں، بلندیوں، ندی نالوں، درختوں کی جگہوں پر بارش لے جا۔ ❹

---

❶. صحیح بخاری ۱۰۳۲ ❷. صحیح مسلم ۸۹۸ ❸. صحیح موقوف/موطا امام مالك

❹. صحیح بخاری ۱۰۱٦ و صحیح مسلم ۸۹۷

نمازِ گرہن

چاند یا سورج کے گہنا جانے پر ادا کی جانے والی نماز کو ''نمازِ خسوف'' یا ''نمازِ کسوف'' یا ''نمازِ گرہن'' کہتے ہیں۔

خسوف اور کسوف دونوں ہم معنیٰ لفظ ہیں چاند گرہن اور سورج گرہن کے لیے دونوں الفاظ بولنا صحیح ہے۔ [1]

گرہن کی وجہ:

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں جس دن (آپ ﷺ کا اٹھارہ ماہ کا بیٹا) ابراہیم فوت ہوا تو اس دن سورج گرہن لگا۔ لوگوں نے کہا کہ (نبی ﷺ کے بیٹے) ابراہیم کی وفات پر سورج بھی گہنا گیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

''اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ لَا یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیَاتِہٖ''

یقیناً سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں وہ کسی کی موت اور کسی کی زندگی پر نہیں گہناتے۔ [2]

☆ نمازِ گرہن کے بعد نبی ﷺ نے اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا کہ ''یَا اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَاللّٰہِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا وَّ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا۔ اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ.

اے محمد ﷺ کی اُمت! اللہ کی قسم جو میں جانتا ہوں اگر تم لوگ جانتے ہوتے تو تم بہت زیادہ روتے اور بہت کم ہنستے۔ سُن لو! کیا میں نے اللہ کا حکم تم تک پہنچا دیا ہے؟ [3]

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''یُخَوِّفُ اللّٰہُ بِھِمَا عِبَادَہٗ'' اللہ تعالیٰ ان دونوں (یعنی چاند اور سورج) کو گہنا کر اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ [4]

---

[1] شرح نووی [2] صحیح بخاری ۱۰۴۳ و صحیح مسلم ۹۱۵ [3] صحیح مسلم، کتاب الکسوف

[4] صحیح بخاری

گرہن پر صالح اعمال کی ترغیب:

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَافْزَعُوْا لِلصَّلٰوةِ

جب تم اس (سورج یا چاند) کو حالت گرہن میں دیکھو تو نماز گرہن پڑھنے کے لیے خوف کی حالت میں جلدی کرو۔ ❶

☆ **فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَدُعَائِهٖ وَاسْتِغْفَارِهٖ.**

جب تم تھوڑا سا گرہن بھی دیکھو تو اللہ کا ذکر، اس سے دعا اور بخشش طلب کرنے کی طرف لپکو۔ ❷

☆ **فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوْا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا.**

جب تم یہ منظر دیکھو تو اللہ کو پکارو، تکبیریں (اللہ اکبر) کہو، نماز پڑھو اور صدقہ کرو۔ ❸

☆ **فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَادْعُوْا اللّٰهَ وَصَلُّوْا حَتّٰى يَنْجَلِىَ.**

جب تم اسے (یعنی گرہن کو) دیکھو تو اللہ سے دعائیں کرو اور نماز پڑھو حتیٰ کہ وہ (سورج یا چاند گرہن سے) صاف ظاہر ہو جائے۔ ❹

نمازِ گرہن کا طریقہ:

اذان اور اقامت کے بغیر ہی امام دو رکعات اس طرح پڑھائے کہ رکوع ادا کرنے کے بعد پھر قرأت شروع کر دے۔ پھر دوسرا رکوع کرے اور باقی رکعت مکمل کرے اور اسی طرح ہی دوسری رکعت پڑھائے یعنی ہر رکعت میں کم از کم دو رکوع ادا ہوں۔ ایک رکعت میں تین اور چار رکوع بھی ثابت ہیں جبکہ سجدوں کی تعداد برقرار ہے۔

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سورج گہن ہوا اور آپ ﷺ نے مدینے میں ایک پکارنے والے کو بھیجا کہ وہ یوں پکارے "**اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ**" یعنی نماز

---

❶. صحیح مسلم ❷. صحیح بخاری ١٠٥٩ ❸. صحیح بخاری ١٠٤٤

❹. صحیح بخاری ١٠٦٠

کے لیے سب جمع ہو جاؤ۔ آپ ﷺ آگے بڑھے۔ فَكَبَّرَ وَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ آپ ﷺ نے تکبیر (اللہ اکبر) کہی اور دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے کیے۔ (یعنی ہر رکعت میں دو رکوع اور دو سجود)۔ ❶

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ "اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى سِتَّ رَكْعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ" یقیناً نبی ﷺ نے (دو رکعات میں) چھ رکوع کیے اور چار سجدے (یعنی ہر رکعت میں تین رکوع اور دو سجدے)۔ ❷

☆ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ "صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانَ رَكْعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ" جب سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے (دو رکعات میں) آٹھ رکوع کیے اور چار سجدے (یعنی ہر رکعت میں چار رکوع اور دو سجدے) ❸

☆ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے نماز کسوف پڑھائی "فَقَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ قَرَءَ ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ" آپ ﷺ نے قراءت کی پھر رکوع کیا، پھر قراءت کی اور رکوع کیا، پھر قراءت کی اور رکوع کیا، پھر سجدہ کیا۔ ❹

قراءت بالجہر: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ "جَهَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ بِقِرَائَتِهٖ" نبی ﷺ نماز کسوف میں اونچی آواز سے قراءت کی۔ ❺

☆ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانے میں سورج گرہن ہوا تو آپ ﷺ نے نماز پڑھائی اور لمبا قیام کیا جتنی دیر میں کوئی سورۃ البقرہ پڑھ لیتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا اور وہ بھی لمبا، پھر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور لمبا قیام کیا لیکن یہ پہلے قیام سے قدرے کم تھا۔ پھر آپ ﷺ نے لمبا رکوع کیا اور یہ رکوع پہلے رکوع سے کچھ چھوٹا تھا پھر سجدہ ریز ہو گئے۔

پھر (دوسری رکعت کے لیے) آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور لمبا قیام کیا جو کہ پہلی رکعت والے قیام سے کم تھا، پھر لمبا رکوع کیا اور وہ بھی پہلی رکعت والے رکوع سے چھوٹا تھا، پھر اٹھے تو لمبا

❶. صحیح مسلم ۹۱۰ ❷. صحیح مسلم ❸. صحیح مسلم ۹۰۹ ❹. ایضًا ❺. صحیح بخاری ۱۰۶۵

قیام کیا اور یہ پہلے قیام سے کچھ کم تھا، پھر لمبا رکوع کیا اور یہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سجدہ کیا پھر جب سلام پھیرا تو سورج صاف ہو چکا تھا۔ ❶

خطبہ گرہن اور آپ ﷺ کا معجزہ:

نمازِ گرہن ادا کرنے کے بعد امام صاحب لوگوں کو وعظ و نصیحت کے لیے خطبہ دے جیسا کہ نبی ﷺ کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ "**فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ**" آپ ﷺ نے خطبہ دیا اور اللہ کی حمد بیان کی۔ ❷

اس خطبے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "یقیناً سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں وہ کسی کی موت و حیات پر نہیں گہناتے جب تم یہ کیفیت دیکھو تو اللہ کو یاد کرو، لوگوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم نے (نماز کے دوران) آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اپنی جگہ پر ٹھہرے ہوئے ہی کوئی چیز لینے لگے تھے پھر ہم نے دیکھا کہ آپ ﷺ پیچھے ہٹ گئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "**اِنِّیْ رَاَیْتُ الْجَنَّةَ وَتَنَاوَلْتُ عُنْقُوْدًا وَلَوْ اَصَبْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا**" یقیناً میں نے جنت کو دیکھا اور میں ایک گچھہ پکڑنے لگا تھا اور اگر میں اسے لے لیتا تو تم رہتی دنیا تک کھاتے ہی رہتے (وہ ختم نہ ہوتا) **وَاُرِيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ اَفْظَعَ وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ** اور مجھے دوزخ بھی دکھائی گئی۔ میں نے اس جیسا ڈراؤنا منظر آج تک نہیں دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ اس میں عورتیں بہت زیادہ ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "**بِكُفْرِهِنَّ**" وہ ناشکری کرتی ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ کیا وہ اللہ کی ناشکری کرتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "**يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهٗ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ**" وہ خاوند کی ناشکری کرتی ہیں اور نیکی ٹھکرا دیتی ہیں اگر تو ان میں کسی سے مدت بھر نیکی کرتا رہ پھر وہ ایک معمولی سی برائی تجھ میں دیکھ لے تو کہتی ہے کہ میں نے تو کبھی بھی کوئی اچھائی تجھ میں دیکھی ہی نہیں۔ ❸

---

❶. صحیح بخاری ۱۰۵۲، صحیح مسلم ۹۰۷ ❷. صحیح بخاری ❸. صحیح بخاری ۱۰۵۲

صحیح مسلم کی ایک روایت میں اس طرح آتا ہے کہ ''آپ ﷺ نے فرمایا وَلَقَدْ رَاَیْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِىْ تَاَخَّرْتُ. جب تم نے مجھے پیچھے ہٹتا ہوا دیکھا تو اس وقت یقیناً میں نے جہنم کو دیکھا کہ (سخت جوش کی وجہ سے) اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو توڑ رہا ہے اور میں نے جہنم میں عَمر و بن لُحَی کو (عذاب میں مبتلا) دیکھا۔ یہ وہ شخص تھا کہ جس نے سب سے پہلے (بتوں کے نام پر) جانور آزاد چھوڑے تھے۔ ❶

ایک روایت میں اس طرح ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میں نے دوزخ میں بنی اسرائیل کی ایک عورت کو دیکھا کہ ایک بلی کی وجہ سے اس کو عذاب ہو رہا تھا کہ اس نے بلی کو باندھ رکھا تھا اور اسے نہ تو کچھ کھانے کے لیے دیا اور نہ ہی اسے کھولا تا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر گزارہ کر لیتی اور وہ بھوک کی وجہ سے مرگئی۔ میں نے دوزخ میں ابوثمامہ عَمر و بن مالک کو بھی دیکھا کہ وہ دوزخ میں (اپنے پیچھے نکلی ہوئی) اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا تھا''۔ ❷

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''مَامِنْ شَيْءٍ تُوْعَدُوْنَهُ اِلَّا قَدْ رَاَيْتُهُ فِىْ صَلٰوتِىْ هٰذِهٖ'' کوئی ایسی چیز نہیں رہی جس کا تم کو وعدہ دیا گیا ہے کہ میں نے اسے اپنی اس نماز میں دیکھ نہ لیا ہو۔ مجھے دوزخ دکھائی گئی جب تم نے مجھے پیچھے ہٹتا ہوا دیکھا تو یہ اس ڈر سے تھا کہ شاید اس (دوزخ) کی لُو مجھے لگ نہ جائے وہ اس قدر میرے قریب ہو گئی تھی میں نے اس میں (ٹیڑھی لکڑی کی) کھونٹی والے شخص کو دیکھا کہ وہ دوزخ میں اپنے آپ کو گھسیٹتا تھا۔ وہ دنیا میں حاجیوں کی اس طرح چوری کرتا تھا کہ وہ اپنی لکڑی (کی کھونٹی) میں کوئی چیز اٹکا لیتا تھا اگر تو اس چیز کے مالک کو پتا لگ جاتا تو (بہانے سے) کہہ دیتا کہ یہ چیز میری کھونٹی میں اٹک گئی تھی اور اگر اس چیز کے مالک کو پتا نہ چلتا تو وہ چرا لے جاتا تھا۔ ❸

☆ جب سورج گرہن سے صاف ہو گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنِّىْ قَدْ رَاَيْتُكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِى الْقُبُوْرِ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ

❶ صحیح مسلم، مروی عن عائشہ رضی اللہ عنہا ❷ صحیح مسلم، مروی عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ❸ ایضاً

یقیناً میں نے تم کو دیکھا کہ تم دجال کے فتنے کی طرح قبروں میں آزمائے جاؤ گے۔ [1]

نمازِ توبہ کا بیان

بعد از گناہ، توبہ کرنا انسان کی فطرت وسرشت ہے اور گناہ سرزد ہو جانے کے بعد ڈھٹائی اور تکبر اختیار کر لینا، یہ شیطان ملعون کی فطرت ہے۔ کتنا نادان اور بیوقوف ہے وہ شخص جو یہ آس لگا کر گناہ میں آلودہ رہے کہ پھر اسے مہلت اور توبہ کرنے کی توفیق بھی مل جائے گی۔ افسوس! شاید کہ وہ اس کے بعد ہلاکت کے گڑھے میں جا گرے اور اسے مہلت وتوفیق بھی نہ مل سکے۔

توبہ کی اہمیت وفضیلت:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ:

إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا.

اللہ تعالیٰ صرف انہیں لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے جو بوجہ نادانی کوئی برائی کر گزریں پھر جلد اس سے باز آجائیں اور توبہ کریں تو اللہ تعالیٰ بھی ان کی توبہ قبول کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑے علم والا حکمت والا ہے۔ [2]

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْئٰنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا.

ان کی توبہ نہیں جو برائیاں کرتے چلے جائیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آجائے تو کہہ دے کہ اب میں نے توبہ کی۔ اور ان لوگوں کی توبہ بھی قبول نہیں جو کفر پر ہی مر جائیں۔ یہی لوگ ہیں کہ جن کے لیے ہم نے المناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ [3]

☆ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ط اِنَّ

[1]. صحیح مسلم [2]. النساء: ۱۷ [3]. النساء: ۱۸

اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ط اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ.

(اے پیغمبر ﷺ! میری جانب سے) کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی کہ تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے۔ ❶

☆ نَبِّئْ عِبَادِیْٓ اَنِّیْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝ وَاَنَّ عَذَابِیْ ھُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ.

میرے بندوں کو خبر دے دو کہ میں بہت ہی بخشنے والا اور بڑا ہی مہربان ہوں اور اور یقیناً میرا عذاب بھی نہایت دردناک ہے۔ ❷

☆ وَ تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا اَیُّہَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ.

اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔ ❸

☆ وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءً اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَہٗ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰہَ یَجِدِ اللّٰہَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا.

جو شخص کوئی برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے استغفار کرے تو وہ اللہ کو بخشنے والا مہربانی کرنے والا پائے گا۔ ❹

☆ وَ مَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَہُمْ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ.

اللہ تعالیٰ ان کو عذاب نہیں دے گا جب کہ وہ بخشش مانگنے والے ہوں۔ ❺

☆ وَ الَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَہُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِہِمْ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ وَ لَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَ ھُمْ یَعْلَمُوْنَ. اُولٰٓئِکَ جَزَآؤُھُمْ مَّغْفِرَۃٌ مِّنْ رَّبِّہِمْ وَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْہَا وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ.

جب ان (نیک لوگوں) سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ کا ذکر اور اپنے گناہوں کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ فی الواقع اللہ تعالیٰ کے سوا اور کون گناہوں کو بخش سکتا ہے؟ اور وہ لوگ باوجود علم کے کسی بُرے کام پر اڑ نہیں جاتے۔ ان لوگوں کا بدلہ ان کے رب کی

❶. الزمر: ۵۳ ❷. الحجر: ۴۹، ۵۰ ❸. النور: ۳۱ ❹. النساء: ۱۱۰ ❺. الانفال: ۳۳

طرف سے مغفرت ہے اور جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔ جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور نیک کام کرنے والوں کا ثواب اچھا ہے۔ ❶

☆ عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جس شخص کے نامہ اعمال میں بہت زیادہ استغفار ہو تو اس کے لیے طوبیٰ ہے۔ ❷

طوبیٰ، جنت میں ایک ایسا درخت ہے جس کی مسافت سو سال میں طے ہو سکتی ہے اور اہلِ جنت کے کپڑے اسی درخت کی چھلی سے نکلتے ہیں۔ ❸

طوبیٰ جنت کا یا جنت میں ایک درخت کا نام ہے۔ ❹

☆ سیدنا اغر المزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔ ❺

نمازِ توبہ:

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّي ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلاَّ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ''. جو کوئی شخص گناہ کر بیٹھتا ہے پھر اٹھتا ہے اور طہارت پاکر (یعنی وضو کرکے) نماز پڑھتا ہے پھر اللہ سے بخشش مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے بخش دیتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے قرآن کی یہ آیت پڑھی۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ... '' آخر تک (یہ آیت بمع ترجمہ اوپر مذکور ہے)۔ ❻

سنن ابی داؤد میں یہ الفاظ مذکور ہیں:

''جو کوئی شخص گناہ کر بیٹھتا ہے۔ ''فَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ'' پھر نہایت خوبصورت وضو کرتا ہے اور دو رکعات (نفل) پڑھتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے۔ ❼

---

❶. ال عمران: ۱۳۵، ۱۳۶ ❷. حسن/سنن ابن ماجه ۳۸۱۸ ❸. حسن/مسند احمد ❹. مرعاة المفاتيح ۶۲/۸ ❺. صحيح مسلم ۲۷۰۲ ❻. حسن / جامع ترمذی۔ باب ما جاء فی الصلاة عند التوبة ۴۰۶، ۳۰۰۶ ❼. كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها باب ماجاء فی ان الصلاة كفارة ۱۵۲۱، ابن ماجه ۱۳۹۵

توبہ کے لیے دعائیں:

۱۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰه. (میں اللہ سے مغفرت (بخشش، معافی) مانگتا ہوں۔ [1]

۲۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی وفات سے پہلے یہ کلمات کثرت سے پڑھتے تھے۔

''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ''

پاک ہے اللہ اور اس کی حمد وثنا کے ساتھ، میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ [2]

۳۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم شمار کرتے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مجلس میں سو مرتبہ (استغفار کرتے، جس کے الفاظ یہ ہیں)

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ.

اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھ پر رجوع فرما۔ یقیناً تو بہت رجوع فرمانے والا بخشنے والا ہے۔ [3]

۴۔ رسول اللہ ﷺ کے غلام سیدنا زید (ابن حارثہ) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرمار ہے تھے کہ جو شخص یہ (کلمات) کہے۔ ''اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ''. ''میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے۔ میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں''۔

تو اس شخص کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں خواہ وہ میدانِ جہاد سے بھاگا ہوا کیوں نہ ہو۔ [4]

یعنی اتنا بڑا گناہ بھی بخش دیا جاتا ہے۔ (سبحان اللہ)

5. رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ.

اے ہمارے رب! ہمیں ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیاں ہم سے دور فرما اور ہماری موت نیکوں کے ساتھ فرما۔ [5]

---

[1] صحیح مسلم [2] صحیح بخاری ٤٩٦٧، صحیح مسلم ٤٨٤ [3] صحیح / سنن ابی داؤد ١٥١٦، ابن ماجه ٣٨١٤، ترمذی ٣٤٣٤، ابن حبان ٢٤٥٩ [4] حسن / سنن ابی داؤد ١٥١٧، سنن الترمذی ٣٥٧٧ [5] آلِ عمران: آیت ١٩٣

۶۔ سیدنا شدّاد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سید الاستغفار (بخشش مانگنے کی سردار دعا) یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ. وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلاَّ اَنْتَ. اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ.

اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا بندہ ہوں اور اپنی استطاعت بھر تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں۔ میں تیرے سامنے ان چیزوں کا اعتراف کرتا ہوں جو تو نے مجھ پر انعام کی ہیں۔ اور میں تیرے سامنے اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں تو مجھ کو بخش دے۔ یقیناً تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا اور کوئی بھی نہیں ہے۔ جو گناہ میں کر بیٹھا ہوں اس سے تیری پناہ پکڑتا ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص اس دعا کو شام کے وقت پڑھے اور اگر اس رات کو مر گیا تو جنت میں داخل ہوگا اور جس نے اس دعا کو صبح کے وقت پڑھا اور پھر اس دن وہ مر گیا تو وہ اہلِ جنت میں سے ہے۔[1]

تنبیہ:

خالص سچی و پکی توبہ کے لیے ضروری ہے کہ:

۱۔ جس گناہ سے توبہ کر رہا ہے اسے ہمیشہ کے لیے مکمل چھوڑ دے۔

۲۔ اللہ کی بارگاہ میں اپنے گناہ پر ندامت اور شرمساری کا اظہار کرتا رہے۔

۳۔ آئندہ ایسے گناہ نہ کرنے کا پکا ارادہ کرے۔

۴۔ اگر سرزد گناہ کا تعلق حقوق العباد (بندوں کے حقوق) سے ہے تو جس کا حق غصب کیا ہے اس کا ازالہ کرے۔ جس سے زیادتی کی ہے اس سے معافی مانگے۔ یاد رہے کہ محض زبان سے توبہ توبہ کہنے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

---

[1] صحیح بخاری ٦٣٠٦، ٦٣٢٣

۵۔ اگر گناہ کرنے کے بعد غفلت اور سستی کا شکار رہا اور جلدی سے توبہ کرنے میں متوجہ نہ ہوا تو یہ بھی ایک گناہ ہے۔ اس لیے غفلت و سستی میں رہنے کی الگ بخشش و معافی مانگنا ہوگی۔ جیسا کہ اوپر مذکور سورۃ النساء آیت نمبر ۱۷ سے واضح ہے۔



نمازِ حاجت

اگر مومن کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے مانگے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

مَنْ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يُتِمُّهُمَا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا سَأَلَ مُعَجَّلاً أَوْ مُؤَخَّرًا.

جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر اچھی طرح دو رکعتیں پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جلدی یا کچھ دیر سے اسے وہی عطا کر دے گا جو کچھ اس نے مانگا ہوگا۔ ❶

نوٹ:

سنن ترمذی (ح ۴۷۹) اور سنن ابی داؤد میں عبداللہ بن ابی اوفیٰ والی روایت جس میں یہ دعا آتی ہے: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ... وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ"۔ یہ روایت فائد بن عبدالرحمان متروک راوی کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔



نمازِ استخارہ کا بیان

استخارہ کا لفظی معنیٰ خیر (بھلائی) طلب کرنا ہے۔ اصطلاح میں اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا کہ وہ اُسے ایسی چیز عطا کرے جو اس کے لیے مفید و نافع ہو۔

---

❶ صحیح / مسند احمد

جب مومن اپنا کوئی کام کرنے کے متعلق شش و پنج میں پڑ جائے، اسے اپنے مستقبل میں نقصان اٹھانے کا خدشہ محسوس ہو رہا ہو اور وہ سخت الجھن کا شکار ہو مثلاً کوئی کاروبار کرنا ہو، یا شادی کرنا ہو یا کسی زیادہ میں سے ایک چیز کا انتخاب کرنا ہو وغیرہ تو ایسے اضطراب اور تذبذب کی حالت میں اسے نماز استخارہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کر لینی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ کی مدد پانے کے لیے، نماز استخارہ ادا کرنے سے پہلے وہ اپنے دل میں ایمان و یقین کو پکا، مضبوط اور پختہ تر کرے کہ وہ اپنے مالک و خالق اللہ تعالیٰ سے مشورہ لے رہا ہے۔

نماز استخارہ ادا کرنے کے بعد مکمل اطمینان و سکون اور یکسوئی و یکجہتی سے جس طرف بھی وہ خیر و عافیت سمجھے اس راستے کو راہِ رواں (گرین سگنل) سمجھ کر اختیار کرے۔ اگر وہ کام اس کے لیے دنیا و آخرت میں پریشانی، خطرہ اور نقصان کا باعث بننے والا ہو گا تو اللہ تعالیٰ فوراً اس راستے میں کوئی رکاوٹ (ریڈ سگنل) حائل کر دے گا وہ اپنے بندے کو اس طرف سے پھیر کر خیر و عافیت والے کام پر لگا دے گا۔

پھر وہ کام بندے کے لیے دنیا و آخرت کے لحاظ سے فائدہ مند ہی ثابت ہو گا پھر اس کام کے ہو جانے کے بعد اگر اسے کوئی پریشانی محسوس ہو بھی تو وہ اس کے اپنے کسی گناہ کی شامت ہو گی یا پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان و آزمائش ہو گی۔ اور اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکمت ہوتی ہے۔ کیونکہ اس بندے کا معاملہ اللہ کے سپرد ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی اس کو اپنی مشیت و رضا سے ان حالات میں سے گزار رہا ہوتا ہے۔

استخارہ میں عقیدہ و اُمید کا کردار:

استخارہ کرنے والا مومن ہمیشہ عقیدہ مضبوط رکھے اور پُر امید رہے۔ کیونکہ غیر منقطع تر شاخ پر برگ و بار اور پھول و پھل آ ہی جاتے ہیں۔ طہارتِ قلب اور انشراحِ صدر یعنی نیت کی پاکیزگی کا ہونا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان و ایقان اور توکل و اعتماد کا ہونا بھی لازمی ہے۔ کیونکہ مومن کے کام عقیدے کی مضبوطی و پختگی کی برکت سے بھی سنور جاتے ہیں۔ وہ شریعت کے

احکام و فرائض کا پابند ہو۔ جھوٹ بولنے اور ظلم و زیادتی کرنے سے بچے اور صبر و شکر کے زیور سے آراستہ ہو۔

یاد رکھیں! اگر کوئی شخص کمزور، متزلزل پُھس پُھسا عقیدہ اور کچا ایمان رکھتا ہو، یقین کا کمزور، ڈھیلہ، پتلا اور وہمی ہو اور اپنے آپ کو گنہگار خیال کرتا ہوا بارگاہِ الٰہی کے قابل نہ سمجھے کہ مراد مل گئی تو بہتر ورنہ فلاں دربار، سرکار، حضرت جی کی قدم بوسی کرے گا۔ انبیا کرام علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور فوت شدگان صوفیوں کے نام لے لے کر واسطے ڈالے گا۔ ایسے وساوس آلودہ ذہن کے حامل لوگ جو اللہ کے بندوں کو اس کی مِلک و قدرت میں شریک و سہیم اور حصہ دار سمجھتے ہیں ان کا حال یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے روٹی مانگتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ پتھر دے گا اور اگر مچھلی کی طلب کرتے ہیں تو ڈرتے ہیں کہ وہ سانپ بھیجے گا تو پھر وہ پیروں، فقیروں، درویشوں اور ملنگوں کی خانقاہوں اور قبروں کی خاک چھاننے اٹھ جاتے ہیں اور کبھی استخارہ و چلہ کشی کے لیے جنگلوں، ویرانوں، بیابانوں اور قبرستانوں میں دھکے کھاتے پھرتے ہیں۔ انتہا درجے کی ضلالت و گمراہی میں جب ان کو شیاطین (موکل) بزرگوں کے بھیس میں ملاقات کر لیتے ہیں تو پھر یہ اپنے آپ کو کامیاب اور بامراد سمجھتے ہیں۔ تب جا کر انہیں چین آتا ہے۔

وَ اعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ

اور جان رکھو، بے شک اللہ تعالیٰ غنی اور بہت خوبیوں والا ہے۔ [1]

سنو! مایوسی ہلاکت ہے اور امید زندگی ہے۔ جس شخص کو بارگاہِ الٰہی سے مایوس ہوتا دیکھو تو سمجھو کہ اس کی تباہی اس کے قریب آ گئی ہے۔

سیدنا یعقوب علیہ السلام جب اپنے گمشدہ بیٹے یوسف علیہ السلام کی جدائی میں نہایت غمزدہ اور پریشان حال تھے۔ رنج و غم کی شدت سے آنکھیں سفید ہو چکی تھیں اور غم پر غم یہ کہ چھوٹا بیٹا بھی جدا ہو گیا اور اپنے دیگر بیٹوں کو شہر مصر روانہ کرتے ہوئے کہا:

''اے میرے پیارے بیٹو! تم جاؤ اور یوسف علیہ السلام اور اس کے بھائی کی پوری طرح تلاش

---

1. البقرہ: ٢٦٧

کرو۔ وَلَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ، اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں۔ یقیناً رب کی رحمت سے ناامید وہی ہوتے ہیں جو کافر ہوتے ہیں''۔ ❶

☆ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖٓ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ○

وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی آیات سے اور اس کی ملاقات سے کفر کیا۔ یہی لوگ میری رحمت سے مایوس ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ❷

☆ سیدنا یونس علیہ السلام جب مچھلی کے پیٹ میں جا گرفتار ہوئے تو پُر اُمید ہو کر بلا واسطہ و بلا وسیلہ اپنے مالک حقیقی کو پکارا تو اللہ رب العزت نے انہیں بہت بڑے غم سے نجات دے دی۔ بغیر کسی واسطے اور وسیلے کے، سیدھا (ڈائریکٹ) اپنے اللہ کو پکارنا، یہ صرف انبیاء کرام علیہم السلام کے لیے ہی خاص نہیں تھا۔ بلکہ ہر ایمان والے کے لیے دعا کا یہی طریقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا یونس علیہ السلام کو ایک سخت مصیبت سے نجات دینے کے تذکرے کے بعد ارشاد فرمایا: ''وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ'' اور سب ایمان والوں کو ہم اسی طریقے سے نجات دیتے ہیں۔ ❸

☆ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ.

اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا تو وہ (اللہ) اسے کافی ہوگا۔ ❹

☆ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ.

گمراہ لوگ ہی اللہ کی رحمت سے ناامید ہوتے ہیں۔ ❺

تنبیہ:

۱۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ نمازِ استخارہ کے بعد خواب میں راہنمائی ملتی ہے۔ اس کے متعلق کوئی صحیح حدیث نہیں ملتی۔ اگر بالفرض خواب میں راہنمائی مل بھی جائے تو خواب کی بجائے ''استخارے''

❶. سورۃ یوسف: ۸۷ ❷. سورۃ العنکبوت: ۲۳ ❸. پ۱۷، سورۃ الانبیاء، آیت ۸۸

❹. سورۃ الطلاق: ۳ ❺. الحجر: ۵۶

پر انحصار کرنا چاہیے۔ کیونکہ خواب میں شیطان کسی بزرگ کی شکل میں یا کسی اور طرح سے دھوکہ دے سکتا ہے۔ جس سے عقیدہ کمزور ہو سکتا ہے۔ لہٰذا نیند میں خواب دیکھنے کا انتظار کرتے رہنا درست نہیں۔ یاد رہے کہ صرف انبیاء کرام علیہم السلام کا خواب ہی مکمل صحیح و درست ہوتا تھا۔ باقی کسی شخص کے خواب پر کوئی اعتبار نہیں، ٹھیک بھی ہو سکتا ہے اور غلط بھی۔

۲۔ بعض لوگ نمازِ استخارہ کو صرف علماء اور صوفیوں کے لیے ہی خاص سمجھتے ہیں۔ انہیں نیکو کار اور متقی خیال کرتے ہوئے ان سے استخارہ کرانے کی کوشش کرتے ہیں اور خود کو گنہگار سمجھتے ہوئے استخارے کے قابل نہیں سمجھتے۔ یہ بات بالکل غلط ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ تو اس گنہگار شخص کو رحمت کی نظر سے دیکھ کر بہت خوش ہوتا ہے جو گناہوں سے لتھڑا ہوا خود براہِ راست اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑاتا ہے اور اس سے مانگتا ہے۔ وہ رب ذوالجلال تو پہاڑوں کے اندر رہنے والے کیڑوں کو بھی رزق دیتا ہے اور اندھیری رات میں کالے پتھر پر چلنے والی کالی چیونٹی کے قدموں کی چاپ کو اس سے بھی زیادہ جانتا اور سنتا ہے اور چیونٹی کی خواہش سے بھی خوب واقف ہے۔ وہ مالک الملک تو بغیر وسیلے اور واسطے کے ہر ایک کی فریاد رسی کرتا ہے۔ لوگو! اللہ تعالیٰ کی شان وصفات کو سمجھ جاؤ۔

نمازِ استخارہ کا طریقہ:

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں سب کاموں کے لیے استخارہ اس طرح سکھاتے جس طرح آپ ﷺ ہمیں قرآنِ مجید کی کوئی سورۃ سکھاتے تھے۔

آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ دو رکعات نفل ادا کرے اور پھر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ. اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ. وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ

لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَ عَاقِبَةِ أَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْلِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ.

اے اللہ! یقیناً میں تیرے علم کی بدولت تجھ سے خیر مانگتا ہوں تیری قدرت کی برکت سے (اپنا کام کرنے کے لیے) طاقت مانگتا ہوں اور تجھ سے تیرے بہت بڑے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ یقیناً تو ہی قادر ہے اور میں کوئی طاقت نہیں رکھتا۔ تو ہی (سب کچھ) جانتا ہے اور میں کچھ نہیں جانتا۔ اور تو غیب کی چیزوں کو خوب جاننے والا ہے۔

اے میرے اللہ! تیرے علم کے مطابق اگر یہ کام (جو میرے دل میں ہے) میرے حق میں دینی اور دنیاوی معاملات کے لحاظ سے اور انجام (نتیجے) کے لحاظ سے بہتر ہے تو اس کو میرے مقدر میں کر دے اور اسے میرے لیے آسان کر دے پھر اس میں میرے لیے برکت پیدا فرما۔

اور اگر تیرے علم کے مطابق یہ کام (جو میں کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں) دینی، دنیاوی اور انجام کے لحاظ سے میرے لیے نقصان دہ ہے۔ تو اس کو مجھ سے دور فرما۔ اور اس طرف سے مجھے پھیر دے۔ اور میرے مقدر میں بھلائی ہی بھلائی کر دے وہ جہاں بھی ہو پھر اس پر مجھے رضامند فرما۔

آپ ﷺ نے فرمایا: وَيُسَمِّيْ حَاجَتَهُ" اور وہ اپنی ضرورت (کام) کا نام لے"۔ [1]

نمازِ تسبیح

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے میرے چچا جان! کیا میں آپ کو ایک عطیہ، ایک تحفہ، ایک بھلائی پیش نہ کروں؟ کیا میں اس (تحفے) کی وجہ سے آپ کو دس خصوصیتوں والا شخص نہ بنا دوں کہ جب آپ یہ کام کریں تو اللہ تعالیٰ تمہارے اگلے، اور پچھلے، پرانے اور نئے، انجانے اور جان بوجھ کر، چھوٹے اور بڑے، پوشیدہ اور ظاہری (سب کے سب) گناہ بخش دے گا۔ وہ دس خصلتوں والا عمل یہ ہے۔

[1] صحیح بخاری ٦٣٨٢

آپ چار رکعات نماز اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور کوئی دوسری سورۃ پڑھیں۔
پہلی رکعت میں جب قرأت سے فارغ ہو جائیں تو قیام کی حالت میں ہی پندرہ مرتبہ یہ پڑھیں۔
''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ''

پھر آپ رکوع میں جائیں (سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کہنے کے بعد) یہ کلمات دس مرتبہ پڑھیں۔ پھر رکوع سے اپنا سر اٹھائیں اور (قومہ والے کلمات کہہ کر) یہ تسبیح والے کلمات دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدے میں چلے جائیں (سُبْحَانَ ربی الاعلی پڑھ کر) سجدے میں یہ تسبیح والے کلمات دس مرتبہ پڑھیں۔ پھر سجدے سے سر اٹھائیں (اور اس جلسہ کی دعا پڑھ کر) دس مرتبہ پھر انہیں کلماتِ تسبیح کو دہرائیں اور پھر دوسرے سجدے میں چلے جائیں (پہلے سجدے کی طرح) پھر دس مرتبہ یہ تسبیح پڑھیں۔ پھر اس دوسرے سجدے سے سر اٹھائیں اور (جلسہ استراحت میں صرف) اسی تسبیح کو دس مرتبہ دہرائیں۔ (اور دوسری رکعت کے لیے اٹھ کھڑے ہوں) ایک رکعت میں کل پچھتر (۷۵) تسبیحات ہوئیں اسی طرح ان چاروں رکعتوں میں یہ عمل دہرائیں۔

اگر آپ روزانہ ایک مرتبہ نماز تسبیح پڑھ سکتے ہوں تو پڑھیں۔ اگر روزانہ نہ پڑھ سکیں تو ہر جمعہ میں ایک مرتبہ پڑھیں اگر یہ بھی نہ کر سکیں تو ہر مہینے میں ایک مرتبہ پڑھو اگر ہر مہینے بعد بھی ایک مرتبہ نہ پڑھ سکیں تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھیں۔ اگر سال میں بھی ایک مرتبہ نہ پڑھ سکیں تو ساری زندگی میں ایک مرتبہ پڑھ لیں۔ [1]

مسئلہ: نماز تسبیح با جماعت پڑھنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔



شعبان کی پندرھویں رات کا حکم

شعبان کی پندرھویں رات جسے بعض لوگوں نے ''شب برات'' کا نام دے رکھا ہے۔ عام راتوں جیسی ایک رات ہے۔ اس کی خصوصیت اور اہمیت و فضیلت پر قرآن و حدیث سے کوئی بھی صحیح دلیل نہیں ملتی۔

---

[1] حسن / سنن ابی داؤد ۱۲۹۷

سورۃ الدخان کی آیت ۳ اور ۴ میں جس رات کو "لیلۃ مبارکۃ" (بابرکت رات) کہا گیا ہے اسی رات کو ہی سورۃ القدر میں "لیلۃ القدر" کا نام دیا گیا ہے۔ بعض لوگ سورۃ القدر (شب قدر) والی آیات واحادیث کی تشریح توڑ مروڑ کر شعبان کی پندرھویں رات کے متعلق بیان کر دیتے ہیں جو کہ سراسر غلط ہے اور جن روایات میں "شعبان کی پندرھویں رات" کی خصوصیت کا ذکر ملتا ہے ایسی تمام روایات کے راوی غیر مستند اور ضعیف ہیں۔ بعض روایتوں کو بہت زیادہ خوبصورت بنا کر پیش کیا گیا حالانکہ اگر ان کی اسناد پر تحقیق کی جاتی ہے تو سخت ضعیف اور موضوع (من گھڑت) ثابت ہوتی ہیں۔

بعض لوگ اس رات کو "صلاۃ البراۃ" یا "صلاۃ الالفیۃ" (یعنی ایسی نماز جس میں سورۃ الاخلاص ہزار مرتبہ پڑھی جائے) کا اہتمام کرتے ہیں۔

علامہ طاہر ہندی پٹنی فرماتے ہیں کہ امام غزالی رحمہ اللہ نے احیاء العلوم وغیرہ میں اس کا جو تذکرہ کیا ہے اس سے دھوکہ نہ کھایا جائے اور نہ ہی تفسیر ثعلبی سے دھوکہ کھایا جائے۔ (غنیۃ الطالبین میں بھی اس طرح کا رطب ویابس مواد جمع کیا گیا ہے)۔ یہ نماز ۴۴۸ھ میں سب سے پہلے بیت المقدس میں پڑھی گئی۔ مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو "تذکرۃ الموضوعات" ص ۶۵، ۶۶)

جُہلاء نے اس رات کے متعلق بدعات وخرافات کے ساتھ ساتھ غیر شرعی اور شیطانی امور مثلاً چراغاں، پٹاخے، شور وشغب، فائرنگ اور کھیل تماشے وغیرہ کو خوب فروغ دیا۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَیْسَ عَلَیْهِ اَمْرُنَا فَهُوَرَدٌّ.

جس نے ایسا کام کیا جس پر ہمارا حکم نہیں، وہ مردود ہے۔ ❶

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَرَدٌّ"

جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی وہ مردود ہے۔ ❷

---

❶ صحیح مسلم ۱۷۱۸ ❷ صحیح بخاری، کتاب الصلح، باب اذا اصطلحوا علی صلح جور فالصلح مردود ۲۶۹۷

☆ آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ: "وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا"۔ اور تمام کاموں سے بد ترین کام وہ ہیں جو (دین میں) اپنی طرف سے نکالے جائیں۔ [1]

تنبیہ:

کنز العمال وغیرہ میں نصف شعبان کی رات کو قیام اور دن کو روزہ رکھنے کے متعلق سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب روایت سخت ضعیف ہے۔ البتہ اگر کوئی پہلے ہی سے رات کو اٹھ کر قیام کرتا ہے تو وہ اس رات کو بھی عام راتوں کی طرح کا قیام کرے۔ اور اگر کوئی ایام بیض یعنی چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ یا سوموار اور جمعرات کے دن روزہ رکھتا ہے جو کہ صحیح احادیث سے ثابت ہے تو وہ اس صورت میں شعبان کی پندرہ تاریخ کو بھی روزہ رکھے۔ نہ کہ شب برأت کی غرض سے۔

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ "وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِيْ شَعْبَانَ" آپ ﷺ جتنے (نفلی) روزے شعبان میں رکھتے تھے، میں نے کسی مہینے میں اس سے زیادہ روزے رکھتے آپ ﷺ کو نہیں پایا۔ [2]

نمازِ جمعہ کا بیان

جمعہ کے لغوی معنیٰ ایک جگہ پر جمع ہونے کے ہیں۔ جسے زمانہ جاہلیت میں "عروبہ" کہتے تھے۔ اسلام نے اس کا نام "جمعہ" رکھا کہ مسلمان ایک مخصوص دن میں مخصوص اوقات میں عبادت الٰہی کے لیے جمع ہوں اور مل کر سب اکٹھے عبادت کریں اور ایک دوسرے کے حالات سے باخبر بھی ہوں اور اجتماعی فیصلے بھی کیے جائیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ.

---

[1]. صحيح مسلم ٨٦٧ [2]. صحيح بخاري

اے ایمان والو! جمعہ کے دن نماز کی اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ ❶

اسلامی کیلنڈر کے مطابق دنوں کی ابتدا ''جمعۃ المبارک'' سے ہے۔ یہودی کیلنڈر میں دنوں کی ابتداء ''السبت (ہفتہ)'' سے ہے اور عیسائی کیلنڈر میں دنوں کی ابتدا ''یوم الاحد (اتوار)'' سے ہے۔

افسوس صد افسوس، اس دور کے مسلمان سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم سے ہٹ گئے اور یہود و نصاریٰ جو ملعون، مغضوب اور ضالین قومیں ہیں ان کی ثقافت و کلچر کو اختیار کر لیا۔

سلسلۂ ایام کا آغاز یہودی ثقافت کے مطابق ''ہفتہ'' سے کر لیا اور تعطیل یوم الایام (ہفت روزہ چھٹی) عیسائیوں کے طرز عمل کے مطابق ''اتوار'' کو ترجیح دی۔

☆ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ہم سب امتوں کے بعد دنیا میں آئے ہیں لیکن قیامت کے دن (حساب و کتاب میں اور جنت میں جانے کے لیے) سب سے آگے ہوں گے۔ بات صرف اتنی ہے کہ انہیں اللہ کی کتاب (یعنی تورات و انجیل وغیرہما) ہم سے پہلے مل گئی پھر یہی جمعے کا دن ان کے لیے بھی (عبادت کے لیے) مقرر ہوا تھا لیکن انہوں نے اس کے متعلق اختلاف کیا اور ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہ دن بتلا دیا تو سب لوگ ہم سے پیچھے رہ گئے۔ یہودیوں کا دن کل اور عیسائیوں کا دن پرسوں ہے۔ ❷

ہوا یہ تھا کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے یہود کو جمعے کے دن عبادت کے لیے حکم دیا تو انہوں نے کہا کہ نہیں ہمارے لیے ہفتے کا دن بہتر ہے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام بحکم الٰہی خاموش رہے اور عیسائیوں نے یہود کی ضد سے اتوار کا دن مقرر کر لیا۔ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے وہی جمعہ کا دن (جو اصل تھا) بتایا اور انہوں نے قبول کر لیا۔ تو مسلمان پہلے رہے۔ یہود ایک دن پیچھے اور عیسائی دو دن پیچھے ہو گئے۔ ❸

☆ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جن دنوں میں سورج طلوع ہوتا ہے ان میں سے بہترین دن جمعے کا دن ہے۔ اس دن آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا تھا۔ اسی دن ان کو جنت میں داخل کیا گیا تھا۔ اسی دن انہیں وہاں سے نکالا گیا۔ اور قیامت بھی جمعے کے دن میں ہی قائم ہوگی۔ ❹

---

❶۔ الجمعہ: ۹ ❷۔ صحیح بخاری ۸۷۶ ❸۔ تیسیر الباری ❹۔ صحیح مسلم ۸۵٤

☆ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر مسلمان پر نماز جمعہ ادا کرنا حق اور واجب ہے۔ [1]

☆ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جمعے سے پیچھے رہنے والوں کے متعلق ارشاد فرمایا کہ ''یقیناً میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں کسی اور شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں جا کر اُن لوگوں کے گھروں کو جلا کر رکھ دوں جو جمعے سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔ [2]

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگ نماز جمعہ چھوڑنے سے باز آ جائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر ٹھپا لگا دے گا۔ پھر وہ غفلت کرنے والوں میں شامل ہو جائیں گے۔ [3]

☆ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''جس شخص نے سستی کرتے ہوئے تین جمعے چھوڑ دیے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر ٹھپا لگا دے گا۔ [4]

مُستثنیٰ افراد:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ فِی جماعةٍ اِلاَّ اربعةً عبدٌ مملوکٌ اَوْ مَرْاَةٌ اَوْ صبیٌّ اَوْ مَرِیْضٌ.

نماز جمعہ ہر مسلمان پر با جماعت ادا کرنا واجب (ضروری) ہے سوائے چار قسم کے افراد کے۔ (۱) غلام، (۲) عورت، (۳) بچہ، (۴) مریض۔ [5]

وظائفِ جمعہ:

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے جمعے کے دن ''سورۃ الکھف'' کی تلاوت کی تو اس کے لیے ان دونوں جمعوں کے درمیان (یعنی آئندہ جمعے تک ثواب کا) نور چمک اٹھتا ہے۔ [6]

---

❶. صحیح/سنن ابی داؤد ۱۰۷۶ ❷. صحیح مسلم ۶۵۲ ❸. صحیح مسلم ۸۶۵
❹. (حسن/سنن ابی داؤد ۱۰۵۲ ❺. صحیح/سنن ابی داؤد ۱۰۶۸ ❻. حسن/ ارواء الغلیل ۶۲۶، بیہقی ۲۴۹۱۳، مستدرک حاکم ۲/۳۶۸

☆ اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جمعے کے دن تم مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ "فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَیَّ". یقیناً تمہارا پڑھا ہوا درود مجھے پیش کیا جاتا ہے۔ ❶

نمازِ فجر اور نمازِ جمعہ کی قرأت:

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعے کے دن نمازِ فجر کی پہلی رکعت میں "سورۃ الم تنزیل" (السجدہ) اور دوسری رکعت میں "هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا" (الدھر) کی قرأت کرتے تھے۔ ❷

☆ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بلاشبہ نبی ﷺ نمازِ جمعہ میں "سورۃ الجمعہ" اور "سورۃ المنافقون" پڑھتے تھے۔ ❸

☆ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نمازِ عیدین اور نمازِ جمعہ میں "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى" اور "هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ" پڑھتے تھے۔ اور جب ایک ہی دن میں جمعہ اور عید آ جاتی تب بھی آپ ﷺ انہی دونوں سورتوں کو دونوں نمازوں میں پڑھتے تھے۔ ❹

جمعہ کے آداب وثواب

جمعے کے دن جلدی اٹھنا، غسل کرنا، مسواک کرنا، صاف ستھرا لباس پہننا اور خوشبو لگا کر مکمل تیار ہو کر نمازِ جمعہ کے لیے چلے جانا، سنت ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جمعے کے دن، ہر بالغ شخص پر غسل کرنا واجب (ضروری) ہے۔ اور وہ مسواک بھی کرے اور اگر خوشبو پائے تو وہ بھی لگا لے۔ ❺

---

❶. صحیح/سنن ابی داؤد ١٠٤٧ ❷. صحیح بخاری: ٨٩١، صحیح مسلم: ٨٨٠❸. صحیح مسلم ٨٧٩ ❹. صحیح مسلم ٨٧٨ ❺. صحیح بخاری ٨٨٠، ٢٦٦٥

☆ سیدنا اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص جمعے کے دن (وظیفۂ زوجیت کی وجہ سے اپنی بیوی کو بھی) غسل کرا چھوڑے، خود بھی غسل کرے اور نماز جمعہ کے لیے جلدی آئے۔ سوار ہو کر نہیں بلکہ پیدل آئے امام کے قریب ہو کر بیٹھے، بیان سنے اور کوئی فضول کام نہ کرے تو اسے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور اس کی راتوں کے قیام کا ثواب ملے گا۔ ❶

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعے کے دن غسل کرے اور خوب پاکیزگی اختیار کرے۔ تیل لگائے یا اپنے گھر سے خوشبو لگائے پھر نماز جمعہ کے لیے نکلے اور دو شخصوں کے درمیان سے (گزرنے یا بیٹھنے کے لیے) فرق نہ کرے پھر اپنے مقدر کی نماز (نفل) پڑھے پھر امام کے خطبہ دینے کے وقت خاموش رہے تو اس کے وہ گناہ جو اس جمعے اور دوسرے جمعے کے درمیان اس سے سرزد ہوئے ہیں وہ سب معاف کر دیے جاتے ہیں۔ ❷

☆ آپ ﷺ کا فرمان گرامی ہے کہ جو شخص جمعے کے دن غسل جنابت کر کے (سب سے پہلے مسجد میں) جائے وہ اس طرح ہے جیسے اس نے ایک اونٹ کی قربانی کی ہے۔ (اس کے بعد) جو شخص دوسرے نمبر پر چل آیا تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے گائے کی قربانی دی جو شخص تیسرے نمبر پر (مسجد میں) چل آیا تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے ایک سینگ والے مینڈھے کی قربانی دی اور جو شخص چوتھے نمبر پر چل آیا تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے ایک مرغی کا صدقہ کیا اور جو کوئی پانچویں نمبر پر چل آیا تو وہ اس طرح ہے جیسے اس نے ایک انڈہ صدقہ کیا ہے تو جب امام تشریف لاتا ہے تو فرشتے بھی (ثواب والے رجسٹر بند کر کے) آ کر خطبہ سننے لگ جاتے ہیں۔ ❸

☆ نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ خطبہ جمعہ میں حاضر ہوا کرو اور امام کے قریب بیٹھو یقیناً وہ شخص جو پیچھے ہٹ کر دور بیٹھتا ہے تو وہ جنت میں داخلے کے وقت بھی آخر میں ہوگا۔ اگرچہ وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ❹

---

❶. صحیح/سنن ابی داؤد ۳۴۵، سنن ترمذی ❷. صحیح بخاری ۸۸۳ ❸. صحیح بخاری ۸۸۱

❹. صحیح / صحیح ابی داؤد ۹۸۰

☆ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جمعے کے دن خطبے کے دوران اگر تم نے اپنے ساتھی سے اتنا بھی کہا کہ "خاموش ہو جا" تو یقیناً تم نے یہ فضول حرکت کی۔ ❶

نوافل پڑھنا:

☆ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعے کے دن غسل کرے پھر جمعے کے لیے آئے جتنی اس کے مقدر میں (نفل) نماز لکھی ہوئی ہو وہ پڑھے پھر خاموشی سے اس وقت تک بیٹھا رہے جب تک امام خطبے سے فارغ نہ ہو۔ پھر امام کے ساتھ فرض نماز ادا کرے تو اس سے دونوں جمعوں کے درمیان میں سرزد ہونے والے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں بلکہ مزید تین دن اور بھی (یعنی دس دنوں کے گناہوں کی بخشش مل جاتی ہے)۔ ❷

جمعہ کا وقت:

☆ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ". بے شک رسول اللہ ﷺ جمعہ کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج ڈھل جاتا تھا۔ ❸

☆ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

كان النبي ﷺ اِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ يَعْنِيْ اَلْجُمُعَةَ.

نبی ﷺ جب سخت سردی ہوتی تو جمعہ کی نماز سویرے (یعنی کہ جلدی) پڑھ لیتے اور جب سخت گرمی ہوتی ٹھنڈے وقت پڑھتے۔ ❹

☆ سیدنا سلمہ بن رکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "كُنَّا نَجْمَعُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ نَرْجِعُ نَتَتَبَّعُ الْفَيْئَ" ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس وقت جمعہ ادا کرتے جب سورج ڈھل جاتا پھر ہم واپس لوٹتے تو سایہ تلاش کرتے"۔

---

❶۔ صحیح بخاری ٩٣٤ ❷۔ صحیح مسلم ٧٥٧ ❸۔ صحیح بخاری ٩٠٤ ❹۔ صحیح بخاری ٩٠٦

ایک روایت میں یہ الفاظ آتے ہیں:

ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَيس للحيطان ظلٌّ نستظل بِهِ.

پھر ہم واپس (اپنے گھروں کو) لوٹتے تو اس وقت دیواروں کا اتنا سایہ بھی نہیں ہوتا تھا کہ ہم سائے میں ٹھہر جائیں۔ ❶

جمعہ کی اذان:

سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جمعہ کے لیے پہلی اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام خطبے کے لیے منبر پر بیٹھ جاتا تھا جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگ زیادہ ہو گئے تو انہوں نے (مدینے کے بازار) زوراء میں تیسری اذان کہلوانے کا اضافہ کیا۔ ❷

بعض دیگر احادیث کی طرح اس حدیث میں بھی اقامت کو اذان کہا گیا ہے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے خطبہ جمعہ سے قبل اذان سے بھی کچھ دیر پہلے زوراء بازار میں موذن کو بھیج کر ایک اذان کہلوائی تاکہ لوگ مصروفیت ختم کر کے بروقت یعنی خطبہ شروع ہونے سے پہلے مسجد میں پہنچ جائیں۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا یہ کام بدعت نہیں ہے کیونکہ وہ عشرہ مبشرہ اور خلفائے راشدین میں سے ایک جلیل القدر عالم صحابی رسول ﷺ تھے اور رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث کے مصداق ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”فَعَلَيْكُمْ بسنتي و سنة الخلفاء الراشدين المهديين“.

تم پر میری سنت اور میرے ہدایت یافتگان خلفاء راشدین (ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم) کی سنت لازم ہے۔ ❸

سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ کا ایک ہی مؤذن جمعہ کے دن اذان دیتا تھا اور وہ بھی اس وقت جب امام منبر پر بیٹھتا تھا۔ ❹

---

❶. صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب غزوة الحديبية ٤١٦٨ ❷. صحیح بخاری ٩١٢، ٩١٣، ٩١٥، ٩١٦ ❸. حسن صحیح/ سنن ترمذی ٢٦٧٦، وا بن ماجه ٤٣-٤٤، سنن ابی داؤد ٤٦٠٧ ❹. صحیح بخاری ایضاً

خطبہ جمعہ اور اس کے مسائل

کھڑے ہو کر خطبہ دینا:

رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے تھے جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَ اِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَ تَرَكُوْكَ قَآئِمًا.

اور جب لوگ تجارت یا لہو ولعب کا کام دیکھتے ہیں تو اس کی طرف بھاگ جاتے ہیں اور آپ ﷺ کو کھڑے (خطبہ دیتے ہوئے) چھوڑ جاتے ہیں۔[1]

☆ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "**اَنَّ النَّبِیَّ** ﷺ **كَانَ يَخْطُبُ قَآئِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ**". بلاشبہ نبی ﷺ جمعے کے دن کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ ایک دفعہ ہوا یہ کہ ایک قافلہ ملک شام سے (غلہ لے کر) آیا اور لوگ اس کی طرف بھاگ گئے صرف بارہ آدمی آپ ﷺ کے پاس باقی رہ گئے (باقی سب اٹھ گئے) تو پھر سورۃ الجمعہ کی یہ آیت نازل ہوئی۔ "**وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً...**"۔[2]

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: "**بَيْنَا النَّبِیُّ** ﷺ **يَخْطُبُ قَآئِمًا**" نبی ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے۔[3]

☆ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ **اَنَّ النبی** ﷺ **كَانَ يَخْطُبُ قَآئِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ قَآئِمًا**"۔ بلاشبہ نبی ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دیتے پھر بیٹھتے پھر اٹھتے اور کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے۔ اور جس نے تم سے کہا کہ "**اَنَّهٗ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ**" کہ آپ ﷺ بیٹھ کر خطبہ دیتے تو اس نے جھوٹ بولا۔ "**وَاللّٰهِ صَلَّيْتُ مَعَهٗ اَكْثَرَ مِنْ اَلْفَیْ صَلٰوةٍ**" اللہ کی قسم! میں نے آپ ﷺ کے ساتھ دو ہزار سے زیادہ نمازیں پڑھی ہیں۔[4]

---

1. سورۃ الجمعہ: ١١ 2. صحیح مسلم ٨٦٣ 3. صحیح بخاری 4. صحیح مسلم ٨٦٦

☆ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: "كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا وَيَجْلِسُ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ". رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے اور دو خطبوں کے درمیان بیٹھتے تھے۔[1]

☆ سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو عبدالرحمان بن ام الحکم کو بیٹھ کر خطبہ دیتے ہوئے دیکھ کر فرمایا: "اُنْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الْخَبِيْثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا" اس خبیث کو دیکھو کہ یہ بیٹھ کر خطبہ دیتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: "وَ اِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَ ِانْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا". (ترجمہ وشان نزول اوپر درج شدہ ہے)۔[2]

تنبیہ:

خطیب کا منبر پر چڑھتے وقت سامعین کو سلام کہنا کسی صحیح یا حسن حدیث سے ثابت نہیں ہے لہٰذا اسلام کے بغیر خطبہ دینا بھی صحیح ہے اور عام احادیثِ مجلس کو مدِ نظر رکھتے ہوئے خطیب کا لوگوں کو سلام کہنا بھی جائز ہے۔

منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دینا:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (دونوں) سے مروی ہے کہ "اَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يقول عَلٰى اَعْوَادِ مِنْبَرَةٍ". ان دونوں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر کی سیڑھیوں پر فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ نماز جمعہ چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا پھر تو وہ لازماً غافل لوگوں میں شمار ہو جائیں گے۔[3]

رسول اللہ ﷺ کا منبر ۷ھ یا ۸ھ میں ایک انصاری عورت کے غلام "میمون" نے تیار کیا تھا۔ اس کی تین سیڑھیاں تھیں پھر بعد میں مروان نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ امارت میں پہلے منبر کے نچلے حصے میں چھ سیڑھیاں مزید بنا دیں۔ یہ منبر ۶۵۴ھ تک باقی رہا اور مسجد نبوی ﷺ ۶۶۴ھ میں آگ لگنے سے جل گئی تو یہ منبرِ رسول ﷺ بھی اس آگ کی لپیٹ میں آکر خاکستر ہو گیا۔[4]

---

❶. صحیح مسلم ۸٦۲ ❷. صحیح مسلم: ۸٦٤ ❸. صحیح مسلم ۸٦۵ ❹. سبل السلام

مسنون خطبہ اور اندازِ خطابت:

مسنون کلماتِ خطبہ اس کتاب کے شروع میں ''خطبہ نبوی'' کے تحت درج ہیں۔

☆ ابووائل فرماتے ہیں کہ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ نے ہمیں بہت مختصر اور نہایت بلیغ خطبہ دیا تو جب وہ (بیان کر کے) منبر سے اترے تو ہم نے انہیں کہا کہ اے ابو یقظان! آپ نے نہایت بلیغ اور بہت مختصر خطبہ دیا ہے۔ اگر آپ خطبہ لمبا کر دیتے تو بہتر ہوتا تو سیدنا عمار رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ: "إِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِهٖ فَأَطِيْلُوْا الصَّلٰوةَ وَاقْصُرُوْا الْخُطْبَةَ وَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا". یقیناً آدمی کا نماز جمعہ کو (عام نمازوں کی نسبت) لمبا کرنا اور اپنے خطبے کو (عام بیانوں کی نسبت) مختصر کرنا اس کے سمجھدار ہونے کی نشانی ہے۔ تم نماز کو لمبا کرو اور خطبہ مختصر کرو۔ یقیناً بعض بیان میں تو جادو (سا اثر) ہوتا ہے۔ ❶

☆ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَصْدًا وَخُطْبَتُهٗ قَصْدًا". رسول اللہ ﷺ کی نماز درمیانی اور آپ ﷺ کا خطبہ بھی درمیانہ ہوتا تھا۔ ❷

☆ آپ ﷺ دورانِ خطبہ قرآن پڑھتے اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے تھے۔ ❸

☆ اُختِ عمرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے سورۃ قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ، رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارکہ سے سُن سُن کر یاد کر لی تھی۔ "وَهُوَ يَقْرَءُ بِهَا عَلَى الْمِنْبَرِ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ" آپ ﷺ اس سورۃ مبارکہ کو ہر جمعے (کے خطبے میں) منبر پر پڑھا کرتے تھے۔ ❹

☆ شعیب بن رزیق طائفی سے مروی خطبہ جمعہ کی حدیث میں ہے کہ: "فَقَامَ مُتَوَكِّئًا عَلٰى عَصًا أَوْ قَوْسٍ". آپ ﷺ عصا (لاٹھی) یا کمان پر سہارا دیے ہوئے کھڑے تھے۔ ❺

☆ سیدنا عمارہ بن رُوَیبہ سے مروی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ (دورانِ خطبہ) اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا کرتے تھے۔ ❻

---

❶. صحیح مسلم: ۸٦۹ ❷. صحیح مسلم: ۸٦٦ ❸. صحیح / سنن ابی داؤد: ۱۰۹٤

❹. صحیح مسلم: ۸۷۳ ❺. صحیح / سنن ابی داؤد: ۱۰۹٦ ❻. صحیح مسلم: ۸۷٤

☆ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: "كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صُوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتّٰى كَاَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ". رسول اللہ ﷺ جب خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ ﷺ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور آواز بلند ہو جاتی اور غصہ زیادہ ہو جاتا اُس شخص کی طرح جو لشکر سے ڈرانے والا ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ (لشکر) صبح کے وقت تم پر حملہ آور ہو گا، شام کے وقت حملہ آور ہو گا۔

اور فرماتے تھے کہ میں (قبل) قیامت یوں بھیجا گیا ہوں اور آپ ﷺ اپنی شہادت کی انگلی اور درمیان والی (بڑی) انگلی ملاتے اور پھر فرماتے اَمَّا بَعْدُ! حمد وثنا کے بعد۔ یقیناً ہر بات سے بہتر اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور کاموں میں سب سے بُرے کام (دین میں) خودساختہ کام ہیں اور ہر نیا کام گمراہی ہوتا ہے۔

پھر آپ ﷺ فرماتے کہ جو مومن فوت ہو جائے اور مال چھوڑ جائے وہ اس کے گھر والوں کا ہے جو قرض یا بچے چھوڑے اس کی ذمہ داری مجھ پر ہے اور ان کا خرچ بھی مجھ پر ہے۔ ❶

مذکورہ بالا حدیث سے مستنبط مسائل:

۱۔ خطیب اپنی آواز بلند رکھے، اور بندوں کو اللہ کے غضب سے ڈرائے۔

۲۔ خطبوں میں "اَمَّا بَعْدُ" (یعنی حمد وثنا کے بعد) کا لفظ بول کر مسائل سمجھانا۔

۳۔ بدعت کی مذمت۔

۵۔ بدعت کا ماحصل گمراہی ہے۔

۶۔ مُحدَثات یعنی دین میں ترویج پا جانے والے نئے کاموں کی مذمت۔

۷۔ رسول اللہ ﷺ کی مومنوں کے ساتھ محبت۔

۸۔ ابتداء اسلام میں نبی ﷺ فوت ہو جانے والے مقروض کی نماز جنازہ نہیں پڑھاتے تھے لیکن جب بیت المال کا شعبہ قائم ہوا تب آپ ﷺ نے یہ حکم دیا جو مذکورہ حدیث کے آخر میں ہے۔

تنبیہ: افسوس! بعض لوگ طرز، لے اور ترنم والے بیان کو پسند کرتے اور محظوظ ہوتے ہیں حالانکہ

❶. (صحيح مسلم: ٨٦٧)

ایسا اندازِ بیان نبی ﷺ سے ثابت نہیں، خطیب کو بھی چاہیے کہ وہ لوگوں کی خواہشات کی بجائے مسنون اندازِ بیان کو اپنائے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ تھا۔ مذکورہ بالا حدیث کے پہلے حصے کو بغور پڑھیں۔

آدابِ خطبہ:

☆ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اس دوران سُلَیک الغطفانی رضی اللہ عنہ آئے اور بیٹھ گئے تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا اے سُلَیک! کھڑا ہو اور مختصری دو رکعات پڑھ۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اِذَا جَآءَ اَحَدُ کُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ الْاِمَامُ یَخْطُبُ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ وَلْیَتَجوَّ زْ فِیْهِمَا". جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ دو رکعتیں مختصری پڑھ لے۔ ❶

☆ عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آگے آیا اور نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: "اِجْلِسْ، فَقَدْ آذَیْتَ". بیٹھ جا، واقعی تو نے تکلیف پہنچائی ہے۔ ❷

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو اور تم اپنے ساتھی سے (اگر اتنا بھی) کہو کہ "خاموش ہو جا"، "فَقَدْ لَغَوْتَ" تو تم نے یہ فضول حرکت کی۔ ❸

☆ ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اَنْصِتْ حَتّٰی یَفْرُغَ الْاِمَامُ مِنْ خُطْبَتِهٖ" پھر خاموش رہ حتی کہ امام اپنے خطبے سے فارغ ہو جائے۔ ❹

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ الْحَبْوَةِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ". یقیناً رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو، گوٹ مار کر (یعنی گھٹنے پکڑ کر) بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ ❺

---

❶. صحیح مسلم: ۸۷۵ ❷. صحیح/سنن نسائی ۳/۱۰۲، صحیح نسائی: ۱۳۲۶

❸. صحیح بخاری: ۹۳۴ ❹. صحیح مسلم: ۷۵۷ ❺. حسن / سنن ابی داؤد ۱۱۱۰

نیند کا حل:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جب تم میں سے کسی کو جمعہ کے دن (دوران خطبہ) اونگھ آئے۔ ''فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ''. تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی جگہ بدل لے۔ ❶

رکعاتِ نماز جمعہ:

خطبہ جمعہ شروع ہونے سے پہلے مسجد میں آ کر دو، چار، چھ، آٹھ یا اس سے بھی زیادہ رکعات پڑھی جاسکتی ہیں کیونکہ ان کی تعداد متعین نہیں ہے ایسے شخص کے متعلق حدیث میں ہے۔ ''فَصَلّٰى مَا كُتِبَ لَهُ'' ❷ ''فَصَلّٰى مَا قُدِّرَ لَهُ'' ❸ تو وہ نماز پڑھے جتنی اس کے مقدر میں ہے۔

لیکن جب خطبہ شروع ہو جائے تو آنے والا شخص دو رکعات پڑھ کر بیٹھے۔ جیسا کہ نبی ﷺ نے ایک خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا: ''اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ خَرَجَ الْاِمَامُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ'' جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن آئے اور امام (منبر پر) تشریف لا چکا ہو تو اس (آنے والے) کو چاہیے کہ وہ دو رکعات پڑھے۔ ❹

☆ نمازِ جمعہ کی (فرض) رکعات دو ہیں۔ ان دو رکعات میں نبی ﷺ جن سورتوں کی قرأت کرتے تھے، ان کا ذکر پیچھے ''نمازِ فجر اور نماز جمعہ کی قرأت'' کے تحت گزر چکا ہے۔

☆ نماز جمعہ (فرض رکعات) کے بعد چار رکعات (دو، دو کر کے) پڑھنا افضل ہے۔ البتہ دو رکعات پڑھنے کا جواز بھی ملتا ہے۔

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا''۔ جب تم سے کوئی نمازِ جمعہ ادا کرے تو اس کے بعد چار رکعات پڑھے۔ ❺

☆ ایک حدیث میں اس طرح ہے کہ:

---

❶. صحیح/ سنن ترمذی: ٥٢٦ ❷. صحیح بخاری ❸. صحیح مسلم: ٨٥٧ ❹. صحیح مسلم
❺. صحیح مسلم: ٨٨١

اَنَّ النبی ﷺ کَانَ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْجُمُعَۃِ رَکْعَتَیْنِ"

یقیناً نبی ﷺ نمازِ جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ ❶

☆ آپ ﷺ جمعہ کے بعد گھر میں آ کر دو رکعات پڑھتے تھے۔ ❷

مسئلہ: بعض لوگ دوسرے خطبے کے وقت کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ کتبِ احادیث میں کہیں بھی اس کا کوئی صحیح ثبوت نہیں ہے۔

قبولیت کی گھڑی:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اِنَّ فِیْ الْجُمُعَۃِ لَسَاعَۃً لَا یُوَافِقُھَا مُسْلِمٌ یَسْأَلُ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ فِیْھَا خَیْرًا اِلاَّ اَعْطَاہُ اِیَّاہُ قَالَ وَھِیَ سَاعَۃٌ خَفِیْفَۃٌ" یقیناً جمعہ میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ اس میں کوئی مسلمان اللہ عزوجل سے کسی بھی بھلائی کا سوال کرے گا تو وہ (اللہ) اس کو وہی چیز عطا کر دے گا اور یہ گھڑی (وقت) بہت تھوڑی ہوتی ہے۔ ❸

ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ "ھِیَ مَابَیْنَ اَنْ یَّجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰی اَنْ تُقْضَی الصَّلٰوۃَ" وہ (قبولیت کی) گھڑی اس وقت کے درمیان ہے کہ امام کے (منبر پر) بیٹھ جانے سے لے کر اس وقت تک ہے کہ وہ نماز پوری کر لے۔ ❹

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم اس (قبولیت کی) گھڑی کو جس کی جمعہ کے دن امید رکھی جاتی ہے عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک تلاش کرو۔ ❺

☆ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور ان کے ہاتھ میں ایک سفید آئینہ تھا جس میں ایک سیاہ داغ تھا۔ میں نے کہا: جبریل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ جمعہ ہے جسے آپ کے رب نے آپ پر پیش کیا ہے تاکہ یہ آپ اور آپ کے بعد آپ کی قوم کیلئے عید کا دن

❶. صحیح مسلم: ۸۸۲ ❷. صحیح بخاری: ۹۳۷، ۱۱۶۵ ❸. صحیح مسلم: ۸۵۲

❹. صحیح مسلم کتاب الجمعہ: ۸۵۳ ❺. حسن عندالبانی / سنن ترمذی

ہو............آپ ﷺ نے فرمایا: ہمارے لیے اس میں کیا (فضیلت) ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس میں آپ کے لیے خیر و بھلائی ہے۔ اس میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس میں جو شخص اپنے رب سے اس خیر کا سوال کرے جو اس کی قسمت میں لکھی ہوئی ہو تو وہ اسے ضرور عطا کرتا ہے اور اگر وہ اس کی قسمت میں نہ لکھی ہوئی ہو تو اس کیلئے اس سے کہیں زیادہ بڑی خیر کو ذخیرہ کر دیتا ہے۔ یا اگر وہ اس گھڑی میں کسی ایسے شر سے پناہ طلب کرے جو اس پر لکھا جا چکا ہو تو وہ اسے اس سے ضرور پناہ دیتا ہے اور اگر وہ اس پر نہ لکھا ہوا ہو تو اسے اس سے بھی بڑے کسی شر سے بچا لیتا ہے۔ میں نے کہا یہ سیاہ داغ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ قیامت ہے جو جمعہ کے دن قائم ہوگی۔ [1]

نمازِ عیدین کا بیان

عیدین، ملتِ اسلامیہ میں نظمِ اجتماعی کی کڑیوں میں سے ایک اہم کڑی ہے۔ اسلام نے امتِ مسلمہ کو ہمیشہ اجتماعیت پر قائم رکھا ہے مثلاً نماز با جماعت کا اجتماع، نماز جمعہ کا اجتماع، نماز جنازہ کا اجتماع، نماز عید کا اجتماع اور نماز حج کا عالمگیر (انٹرنیشنل) اجتماع۔ نظمِ جماعت میں قوت ہوتی ہے جبکہ اشتات وانتشار میں قوت و طاقت کا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔ اسلامی اجتماعیت، انسانی فطرت کی عکاس اور معبودِ حقیقی کی صحیح عبودیت کی مکمل آئینہ دار ہے اور بندوں کی کامیاب زندگی کا صحیح وسیدھا رخ معبودِ حقیقی کی طرف لے جانے کے لیے کامل واکمل ترجمان ہے۔ ''اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ'' (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں) میں جمع کے صیغوں سے یہی جھلک نظر آتی ہے۔ امتِ مسلمہ کا نظامِ جماعت (امارت وخلافت) کا وجود قیامت تک دیگر اقوام کے لیے مثال بنا ہوا ہے۔ امت میں یک لخت جوش وخروش سے منائے جانے والے اسلامی تہوار ''عیدین'' کا فلسفہ بھی یہی سمجھ آتا ہے کہ امت مسلمہ کا کفار پر رعب و دبدبہ اور خوف وہراس قائم رہے گویا کہ عیدین کے اجتماع دیگر اقوام پر اپنی ہیبت طاری کرنے اور

۱۔ حسن لغیرہ عندالبانی / رواہ ابن ابی الدنیا و الطبرانی فی الاوسط

ان پر دھاک بٹھانے کے لیے بھی ہیں۔ پوری دنیا میں مسلمانوں کی ہم آہنگی، اظہارِ یکجہتی، اخوت ومحبت و یگانگت اور اجتماعی قوت کا عظیم ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اس قانون ونظام کے اجتماعی فوائد وثمرات اور اس کی برکات تبھی دیکھی جا سکتی ہیں کہ جب مسلمان تمام باطل نظاموں کو نفرت سے ٹھکرا دیں اور صرف اور صرف سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے پیش کردہ نظام (خلافت و امارت) کو اختیار کر لیں۔

بد قسمتی سے مسجدوں میں عیدین کی نماز پڑھنے کی رسم اس طرح پڑ گئی ہے کہ جب کبھی لوگوں کو اس طرف توجہ دلائی گئی تو بہت کم لوگ ایسے نکلے جنہوں نے اس سنت اصلی کے احیاء کو ضروری سمجھا ہو، مسجدوں میں نمازِ عید پڑھنے کے رواج سے مسلمانوں کی اجتماعی قوت و وحدت کو نقصان پہنچ رہا ہے۔

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو مدینے والوں کے (سال میں) دو دن کھیل کود کے لیے مقرر تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”قَدْ أَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا. يَوْمُ الْاَضْحٰى وَ يَوْمُ الْفِطْرِ“. اللہ تعالیٰ نے تمہارے ان دونوں کے بدلے میں ان سے بہتر دو دن عنایت فرما دیے ہیں۔ ایک عید الاضحیٰ کا دن دوسرا عید الفطر کا دن۔ ❶

عید کے آداب:

عید کے دن صبح سویرے نہا دھو کر، صاف ستھرا اچھا لباس پہن کر، خوشبو لگا کر، عید الفطر ہو تو طاق کھجوریں کھا کر، پیدل یا سواری پر تکبیریں کہتے ہوئے عید گاہ کی طرف روانہ ہو جانا، رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عید کے روز عید گاہ کی طرف جانے سے پہلے غسل کیا کرتے تھے۔ ❷

☆ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ کی طرف نکلتے تھے۔ ❸

---

❶ صحیح / سنن ابی داؤد، سنن النسائی ❷ صحیح/موطا امام مالك ١/١٧٧ ❸ صحیح بخاری ٩٥٦

☆ نمازِ عید الفطر کے لیے گھر سے نکلنے سے پہلے فطرانہ ادا کر دینا چاہیے۔ ❶

بچوں اور خواتین کا عیدگاہ جانا:

☆ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں (بچپن میں) عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن نبی ﷺ کے ساتھ نکلا۔ آپ ﷺ نے عید کی نماز پڑھائی پھر خطبہ ارشاد فرمایا پھر آپ ﷺ عورتوں کے پاس تشریف لائے انہیں وعظ و نصیحت کی اور صدقے کا حکم دیا۔ ❷

☆ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر ہم میں سے کسی عورت کے پاس دوپٹہ یا چادر نہ ہو تو وہ عید کے دن (نماز کے لیے) نہ نکلے تو کوئی حرج تو نہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی سہیلی اسے اپنا دوپٹا اوڑھا دے۔ عورتوں پر لازم ہے کہ وہ بھی ثواب کے کام میں حاضر ہوں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔ ❸

☆ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم پردہ نشین نوجوان لڑکیوں اور حائضہ عورتوں کو بھی عیدین میں ساتھ لے کر (عیدگاہ) لے جائیں۔ تاکہ وہ بھی مسلمانوں کی دعائے خیر (تکبیرات اور خطبہ سننے میں ضرور) شامل ہوں۔ لیکن حیض والی عورتیں نماز سے الگ رہیں گی۔ ❹

تنبیہ: مہکنے والی خوشبو لگا کر گھر سے نکلنے والی عورت، شریعت کی نظر میں بدکار ہے اور اسی طرح غیر محرم کے سامنے زیور اور چوڑیوں کی جھنکار ظاہر کرنا حرام ہے۔

میٹھی چیز کھا کر نکلنا:

عید الفطر کے دن طاق کھجوریں کھا کر نکلنا اور عید الاضحیٰ کے دن خالی پیٹ نکلنا اور نماز عید کے بعد قربانی کا گوشت کھانا سنت ہے۔

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن کھجوریں کھا کر ہی نکلتے تھے۔ آپ ﷺ یہ (کھجوریں) طاق (یعنی ۳، ۵، ۷، ۹) کھاتے تھے۔ ❺

---

❶. صحیح بخاری ۱۵۰۳ ❷. صحیح بخاری ❸. صحیح بخاری ۹۸۰ ❹. صحیح بخاری ۳۲٤

❺. بخاری: ۹۵۳

☆ آپ ﷺ عید الاضحیٰ کے دن اس وقت تک کچھ نہ کھاتے جب تک نمازِ عید نہ پڑھ لیتے تھے۔ ❶

تکبیراتِ عید:

قرآن مجید میں ہے:

وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ.

اور تا کہ تم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور تا کہ تم اس کا شکر کرو۔ ❷

☆ عید الفطر کے روز عید گاہ کی طرف تکبیریں کہتے ہوئے جانا سنت ہے۔

☆ عید الاضحیٰ کے لیے ماہِ ذوالحجہ شروع ہونے سے لے کر تیرہ (۱۳) ذوالحجہ نماز عصر کے بعد تک تکبیر کہنا مشروع ہے۔

☆ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں حکم دیا جاتا تھا کہ ہم (عید کے دن) حیض والی عورتوں کو بھی (عیدگاہ جانے کے لیے) نکالیں۔ ''فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيْرِهِمْ''۔ تا کہ وہ بھی لوگوں کے پیچھے ان کی تکبیروں کے ساتھ تکبیریں کہیں۔ ❸

ایامِ ذوالحجہ:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ.

اور گنتی کے چند دنوں میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ ❹

وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ.

اور جانے پہنچانے دنوں میں لوگ اللہ کے نام کا ذکر کریں۔ ❺

☆ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ'' سے مراد ماہ ذوالحجہ کے دس دن ہیں اور ایام معدودات (گنتی کے چند دنوں) سے مراد ایام تشریق (یعنی ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجہ) ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (ذوالحجہ کے ان) دس دنوں میں بازار کی طرف تکبیر کہتے

❶. صحیح/سنن الترمذی ۵۴۲ ❷. البقرہ: ۱۸۵ ❸. صحیح بخاری ❹. البقرہ: ۲۰۳ ❺. الحج: ۲۸

ہوئے جاتے اور لوگ بھی ان کے ساتھ تکبیر کہتے تھے۔ محمد بن علی (المعروف محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ) نے نفل نماز کے بعد بھی تکبیر کہی۔ ❶

☆ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا الْعَمَلُ فِيْ اَيَّامٍ اَفْضَلُ مِنْهَا فِيْ هٰذِهٖ قَالُوْا وَلَا الْجِهَادُ قَالَ: وَلَا الْجِهَادُ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهٖ وَ مَالِهٖ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ.

کسی دن میں عمل کرنا، ان دنوں میں عمل کرنے سے زیادہ افضل نہیں ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ جہاد بھی نہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جہاد بھی نہیں۔ مگر ہاں اس شخص کا جہاد ہی اس سے بڑھ کر ہو سکتا ہے کہ جس نے اپنی جان و مال کو خطرے میں ڈال دیا اور کچھ نہ لے کر لوٹا (یعنی کہ وہ شہید ہو گیا)۔ ❷

☆ سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عرفہ (۹ ذوالحجہ) کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ (روزہ) گذشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ ❸

☆ سیدنا علی رضی اللہ عنہ عرفہ کے دن (یعنی نو ذوالحجہ) کی فجر سے لے کر تیرہ ذوالحجہ کی عصر تک تکبیریں کہتے تھے۔ ❹

☆ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ عرفہ (نو ذوالحجہ) کے دن نماز فجر سے تکبیریں شروع کرتے تھے اور تیرہ ذوالحجہ کو عصر کے وقت ختم کر دیتے تھے۔ ❺

☆ ایامِ تشریق (یعنی ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجہ) کو ذکرِ الٰہی یعنی بآواز بلند تکبیرات کہنا مسنون ہے۔ یہ صرف فرض نمازوں کے بعد ہی نہیں (جیسا کہ ایک ضعیف حدیث کی بنیاد پر مشہور ہے) بلکہ ہر وقت یہ تکبیرات پڑھی جائیں۔ ❻

تکبیراتِ عید کے الفاظ:

عیدگاہ کو جاتے ہوئے بلند آواز سے تکبیریں اور لا الہ الا اللہ کہنا ثابت ہے۔ ❼

---

❶. صحیح بخاری، کتاب العیدین تعلیقاً ۹۶۹ ❷. صحیح بخاری، کتاب العیدین ❸. صحیح مسلم: ۱۱۶۲ ❹. صحیح /بیهقی ۳/۲۷۹ ❺. صحیح / ابن ابی شیبه ❻. نیل الاوطار ❼. ابن خذیمه: ۲/۶۱۲ ح: ۱۴۳۱، حسن/ السنن الکبریٰ للبیهقی

ان تکبیروں کے الفاظ کسی صحیح مرفوع حدیث سے تو ثابت نہیں ہیں البتہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ علیہم سے ثابت ہیں۔

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عید کے دن صبح سویرے ہی مسجد سے عیدگاہ کی طرف جاتے تھے اور عیدگاہ تک آپ رضی اللہ عنہ اونچی آواز سے تکبیریں کہتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس وقت تک تکبیریں کہتے رہتے تھے جب تک امام (نماز پڑھانے کے لیے) نہ آجاتا۔ ❶

☆ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے تکبیر کے یہ الفاظ ثابت ہیں۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيراً، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَجَلُّ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الحَمْدُ ❷

☆ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے یہ تکبیر پڑھنا ثابت ہے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا. ❸

☆ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ان الفاظ میں تکبیر سکھاتے تھے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَعْلٰى وَأَجَلُّ مِنْ اَنْ تَكُوْنَ لَكَ صَاحِبَةٌ اَوْيَكُوْنَ لَكَ وَلَدٌ اَوْيَكُوْنَ لَكَ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ اَوْيَكُوْنَ لَكَ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا. اَللّٰهُ اَكْبَرُ تَكْبِيْرًا (كَبِيْرًا) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنَا. ❹

☆ تابعی صغیر ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ عرفہ کے دن، مسلمان ان الفاظ میں تکبیریں پڑھتے تھے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الحَمْدُ. ❺

نمازِ عید کا وقت:

سورج ابھی زیرِ طلوع نہ ہو بلکہ مکمل طلوع ہو کر چمک رہا ہو تو نمازِ عید کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

☆ سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّاسِ يَوْمَ عِيْدِ فِطْرٍ

---

❶. حسن/السنن الکبری للبیھقی ۳/۲۷۹ ❷. صحیح / مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۱٦۸ حدیث ٥٦٥٤

❸. صحیح/فتح الباری ❹. صحیح/مصنف عبد الرزاق ۱۱/۲۹٥ حدیث ۲۰٥۸۱

❺. صحیح/مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۱٦۷ حدیث ٥٦٤۹

أَوْ ضُحًى فَأَنْكَرَ إِبْطَاءَ الْإِمَامِ وَقَالَ إِنَّا كُنَّا قَدْ فَرَغْنَا سَاعَتَنَا هٰذِهٖ وَ ذٰلِكَ مِنَ التَّسْبِيْحِ" بلاشبہ وہ بھی لوگوں کے ساتھ، عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن نکلا۔ تو امام کے (نماز عید پڑھانے کے لیے) دیر کر دینے پر سخت حیران و پریشان ہوا، اور اس نے کہا کہ یقیناً ہم تو اس وقت تک (نمازِ عید پڑھ کر بھی) فارغ ہو چکے ہوتے تھے اور وہ نمازِ چاشت کا وقت تھا۔ ❶

☆ سیدنا ابوعمیر بن انس رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک چچا صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ چند سوار آپ ﷺ کی خدمت میں آئے تو انہوں نے شہادت دی کہ انہوں نے کل شام کے وقت چاند دیکھا تھا۔ تو آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ روزہ افطار کر دیں۔ "وَإِذَا أَصْبَحُوْا أَنْ يَغْدُوْا إِلٰى مُصَلَّاهُمْ" اور جب صبح ہو تو اپنی عید گاہ کی طرف چل نکلیں۔ ❷

نمازِ عید:

☆ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ "أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى يَوْمَ الْعِيْدِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا". یقیناً نبی ﷺ نے عید کے دن (نماز عید) دو رکعتیں پڑھائیں۔ نہ ان سے پہلے کوئی نماز (نفل وغیرہ) پڑھی اور نہ ان کے بعد۔ ❸

تنبیہ: اگر کسی عذر مجبوری کی وجہ سے مسجد میں نماز عید پڑھنا ہو تو مسجد میں جا کر تحیۃ المسجد کے دو نفل ادا کرنے چاہیے جیسا کہ عمومی احادیث سے واضح ہوتا ہے۔

☆ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعِيْدِ شَيْئًا فَإِذَا رَجَعَ إِلٰى مَنْزِلِهٖ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ" نبی ﷺ نماز عید سے پہلے کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے۔ البتہ جب واپس گھر تشریف لے آتے تو دو رکعات نماز نفل ادا کرتے۔ ❹

☆ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَّ لَا إِقَامَةٍ" میں نے کئی مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عیدین کی نماز پڑھی۔ ان میں نہ اذان تھی اور نہ اقامت تھی۔ ❺

---

❶. صحیح/سنن ابی داؤد ۱۱۳۵، سنن ابن ماجہ ۱۳۱۷ ❷. صحیح/سنن ابی داؤد ۱۱۵۷ ۱۱

❸. صحیح بخاری ۹۸۹ ❹. حسن/سنن ابی ماجہ: ۱۲۹۳ ❺. صحیح مسلم ۸۸۷

☆ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ "اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہما كَانُوْا يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ" بلاشبہ نبی ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سب عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔ ❶

طریقہ نمازِ عید:

☆ عمرو بن شعیب اپنے باپ کے حوالے سے اور وہ اپنے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "اَلتَّكْبِيْرُ فِي الْفِطْرِ سَبْعٌ فِي الْاُوْلٰى وَخَمْسٌ فِي الْاُخْرٰى وَالْقِرَاءَةُ بَعْدَ هُمَا كِلْتَيْهِمَا" عید الفطر کی نماز کی پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں ہیں۔ دونوں رکعتوں میں قراءت تکبیرات کے بعد ہے۔ ❷

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ "اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى فِي الْاُوْلٰى سَبْعَ تَكْبِيْرَاتٍ وَفِي الثَّانِيَةِ خَمْسًا"۔ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہتے تھے۔ ❸

☆ سیدنا نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے (سیدنا) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی نماز پڑھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہیں اور دوسری میں پانچ۔ ❹

زوائد تکبیرات عیدین میں رفع الیدین:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

وَيَرْفَعُهُمَا فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَتَكْبِيْرَةٍ كَبَّرَهَا قَبْلَ الرُّكُوْعِ حَتّٰى تَنْقَضِيَ صَلٰوتُهُ

اور آپ ﷺ ہر رکعت میں اور رکوع سے پہلے ہر تکبیر میں رفع یدین کرتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی نماز پوری ہوجاتی تھی۔ ❺

---

❶. صحیح مسلم ۸۸۸ ❷. حسن/سنن ابی داؤد: ۱۱۵۱، امام احمد، امام بخاری، امام اسحاق، امام دارقطنی، امام درامی وغیرھم نے صحیح کہاہے ❸. صحیح/سنن ابی داؤد کتاب الصلوۃ، باب التکبیر فی العیدین ❹. صحیح/موطا امام مالک ۱/۱۸۰، حدیث ۴۳۵ ❺. صحیح/ مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۱۳۳، ۱۳۴ حدیث ۶۱۷۵، ارواء الغلیل ۳/۱۱۳ ح ۶۴۰

اس حدیث کی سند حسن لذاتہ، صحیح لغیرہ ہے۔ علامہ ناصر الدین البانی اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں کہ "هذا سند صحيح على شرط الشيخين" اور یہ سند بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔ ❶

امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس (بقیہ بن الولید) کی حدیث سے تکبیرات عید کا استدلال کیا ہے۔ ❷ اور اسی طرح الامام محمد بن ابراہیم بن المنذر النیسابوری کا بھی اس حدیث سے استدلال ثابت ہے۔ ❸

☆ ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کریں اور ہر تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیا کریں۔ ❹

☆ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول و فعل یوں ثابت ہے:

"إِنَّ بَيْنَ كُلِّ تَكْبِيرَتَيْنِ قَدْرَ كَلِمَةٍ" ہر دو تکبیروں کے دوران ایک کلمے کی مقدار کے برابر وقفہ ہونا چاہیے۔ ❺

مسئلہ 1: ہر دو تکبیروں کے دوران کچھ پڑھنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 2: تکبیر تحریمہ سات تکبیروں میں شامل نہیں کیونکہ تکبیر تحریمہ نمازِ عید کے ساتھ مخصوص نہیں۔ حدیث میں صلوٰۃِ عید میں تکبیرات کا تذکرہ ہے پھر بیہقی اور دارقطنی کی بعض روایات میں تکبیر تحریمہ یا تکبیرِ نماز کے سوا کے لفظ بھی وارد ہوئے ہیں۔ ❻

مسئلہ 3: تکبیرات عید، تکبیر تحریمہ کے بعد یا ثناء پڑھنے کے بعد کہنا دونوں طرح ہی درست ہے۔ جیسا کہ اوپر مذکورہ حدیث کے الفاظ سے ظاہر ہے "وَالْقِرَاءَةُ بَعْدَهُمَا". یعنی دونوں رکعتوں میں قرأت تکبیروں کے بعد شروع کرنا ہوتی ہے۔

قرأت:

نبی کریم ﷺ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی نماز میں "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى" اور "هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ" کی قرأت کرتے تھے۔ ❼

---

❶. ارواء الغليل ١١٣/٣ ح ٦٤٠ ❷. السنن الكبرى : ٣/ ٢٩٢، ٢٩٣، باب رفع اليدين في تكبير العيدين ❸. التلخيص الحبير ٨٦/٢، حديث ٦٩٢ ❹. بيهقي ❺. تلخيص الحبير ٨٥/٢ ❻. احكام و مسائل، ج١، ص ٢٥٠، از حافظ عبد المنان نور پوری ❼. صحيح مسلم، كتاب الجمعه ٨٧٨

☆ نبی ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز میں "قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ" اور "اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ" کی قرأت فرماتے تھے۔ ❶

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ. ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ" بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نماز عید الاضحیٰ اور نماز عید الفطر پڑھتے تو پھر نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ ❷

☆ نماز عید کے بعد امام کا اپنے مصلیٰ پر (منبر پر نہیں) کھڑے ہو کر خطبہ دینا، نبی ﷺ کی سنت ہے۔

☆ نماز عید ادا کرنے سے پہلے خطبہ دینا اور وہ بھی منبر پر چڑھ کر، یہ دونوں خلافِ سنت کام (اموی خلیفہ) مروان نے شروع کیے تھے۔ مسلمان اس کا خطبہ سننے کے لیے تیار نہیں تھے کیونکہ وہ ظالموں کا طرفدار تھا۔ اور ان کے فضائل بیان کرتا تھا۔ اس لیے اس نے نماز عید سے پہلے خطبہ دیا تا کہ لوگ چار و ناچار اس کا بیان سن لیں اور اس نے مٹی اور گارے کا منبر اس لیے وہاں پر بنوا ڈالا تا کہ کوئی اسے ادھر اُدھر نہ کر سکے۔ اسے یہ خدشہ تھا کہ اگر لکڑی کا منبر ہوگا تو کوئی مسلمان اسے اٹھا کر الگ رکھ دے گا۔

☆ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ (عید کے دن) مروان کے ساتھ عید گاہ میں آئے تو کثیر بن الصلت نامی شخص نے ("قَدْ بَنٰى مِنْبَرًا مِّنْ طِيْنٍ وَّلَبِنٍ") گارے اور مٹی سے منبر بنا ڈالا تھا۔ ❸

مروان (نماز سے پہلے) خطبہ دینے کے لیے منبر پر چڑھنے لگا تو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اسے اس کے کپڑے سے کھینچا مگر اس نے چھڑوا لیا۔ "فَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ" اس نے نمازِ عید پڑھنے سے پہلے خطبہ دیا۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا "غَيَّرْتُمْ وَاللّٰهِ" اللہ کی قسم! تم نے تو سنت کو بدل ڈالا تو اس نے کہا کہ اے ابو سعید! جس زمانے کی تم بات کرتے ہو وہ زمانہ گزر چکا ہے۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا "مَا اَعْلَمُ خَيْرٌ مِّمَّا لَا اَعْلَمُ" جس زمانے کو میں جانتا ہوں وہ اس

---

❶. صحيح مسلم، كتاب صلاة العيدين ۸۹۱ ❷. صحيح بخاری كتاب العيدين، باب المشی الركوب الى العيدين .... ۱/۱۳۱❸. صحيح مسلم: ۸۸۹

زمانے سے بہتر ہے جس کو میں نہیں جانتا۔ تو مروان کہنے لگا کہ اصل میں بات یہ ہے کہ نمازِ عید کے بعد (ہم سے خطبہ سننے کے لیے) لوگ بیٹھتے نہیں تو اس لیے میں نے (اپنا خطبہ سنانے کے لیے) اس طرح کیا ہے۔ ❶

☆ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں جب نکلتے تو پہلے نمازِ عید پڑھتے تو جب آپ ﷺ سلام پھیرتے تو (قَامَ فَاقْبَلَ عَلَى النَّاسِ) آپ ﷺ لوگوں کے سامنے (خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے) کھڑے ہو جاتے اور سب لوگ اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھے رہتے تھے۔ پھر اگر آپ ﷺ کو کسی لشکر روانہ کرنے کی ضرورت ہوتی تو لوگوں سے اس کا تذکرہ کرتے یا اور کوئی کام ہوتا تو اس کا حکم دیتے اور فرماتے کہ ''صدقہ دو، صدقہ دو''۔ زیادہ تر عورتیں اس دن صدقہ دیتیں۔ پھر آپ ﷺ واپس تشریف لے آتے تھے۔ ''فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ'' آپ ﷺ ہمیشہ اس طرح کرتے تھے۔ ❷

تنبیہ: نمازِ عید کے بعد یا خطبہ دینے کے بعد ''ہاتھ اٹھا کر'' اجتماعی دعا کرنے کا ثبوت نہیں ملتا۔

عید کے دن کی دعا:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب عید کے دن ایک دوسرے کو ملتے تو یہ دعا دیتے:

تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنْكَ.

اللہ تعالیٰ ہم سے اور آپ سے نیکی کے کام قبول فرمائے۔ ❸

واپسی پر راستہ بدلنا:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْعِيْدِ خَالَفَ الطَّرِيْقَ.

رسول اللہ ﷺ عید کے دن عید گاہ کی طرف جاتے اور واپسی کے لیے راستہ تبدیل کرتے تھے۔ ❹

---

❶. صحيح بخاری، كتاب العيدين ❷. صحيح مسلم، كتاب صلاة العيدين: ٨٨٩

❸. فتح الباری، تمام المنة ❹. صحيح بخاری ٩٨٦، سنن ابی داؤد

عید کی قضا:

اِذَا فَاتَهُ الْعِيْدُ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَكَذٰلِكَ النِّسَآءُ وَمَنْ كَانَ فِي الْبُيُوْتِ وَالْقُرٰى لِقَوْلِ النَّبِي ﷺ هٰذَا عِيْدُنَا يَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ"

اگر کسی کو عید کی نماز (جماعت سے) نہ مل سکے تو وہ اکیلے ہی دو رکعتیں پڑھ لے۔ عورتوں کے لیے بھی یہی حکم ہے اور جو (بیمار، معذور) لوگ گھروں اور بستیوں میں ہوں (اور جماعت سے نہ مل سکیں) اس طرح ہی کریں کیونکہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے مسلمانو! یہ ہماری عید ہے۔ [1] یعنی عید سے کوئی پیچھے نہ رہے۔

عید کا جمعے کے دن آ جانا:

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (عید اور جمعہ ایک دن اکٹھے ہو جانے کے روز) ارشاد فرمایا کہ: "قَدِ اجْتَمَعَ فِيْ يَوْمِكُمْ هٰذَا عِيْدَانِ فَمَنْ شَآءَ اَجْزَأَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ وَاِنَّا مُجَمِّعُوْنَ" آج کے دن دو عیدیں جمع ہو گئیں۔ جو شخص چاہے کہ وہ جمعہ نہ پڑھے تو اسے عید کا خطبہ ہی کافی ہے لیکن ہم تو جمعہ بھی پڑھیں گے۔ [2]

☆ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے عید والے دن عید کی نماز پڑھائی اور اس دن نماز جمعہ نہیں پڑھائی۔ یہ بات جب سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے ذکر کی گئی تو انہوں نے فرمایا: "اَصَابَ السُّنَّةَ" انہوں نے سنت پر عمل کیا ہے۔ [3]

نوٹ: عید کے دن جمعہ نہ پڑھنے والا شخص نمازِ ظہر پڑھے۔

عید کے دن کھیلنا:

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو اس

---

[1] صحیح بخاری تعلیقاً [2] صحیح/سنن ابی داؤد ۱۰۷۰ [3] صحیح/ سنن النسائی ۱۹٤/۳، حدیث ۱۵۹۳، ابن خزیمہ ۱٤٦۵

وقت میرے گھر میں (انصار کی) دو لڑکیاں جنگ بعاث* کا ترانہ گا رہی تھیں (بخاری کی اگلی روایت میں ہے کہ وہ لڑکیاں کوئی گلوکارائیں نہیں تھیں)۔ آپ ﷺ آ کر بچھونے پر لیٹ گئے اور اپنا چہرہ مبارک پھیر لیا۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو انہوں نے مجھے جھڑکا اور کہا کہ یہ شیطانی باجا، نبی ﷺ کے پاس کیوں؟ تو آپ ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ "دَعْهُمَا" ان بچیوں کو چھوڑ دو (گاتی ہیں تو گانے دو)۔ (بخاری کی دوسری حدیث میں ہے کہ)

آپ ﷺ نے فرمایا: "اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَهٰذَا عِيْدُنَا" بلاشبہ ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے اور آج ہماری بھی یہ عید ہے۔ جب (میرے والد) ابوبکر رضی اللہ عنہ کسی کام میں مصروف ہو گئے تو میں نے ان لڑکیوں کو اشارہ کیا، وہ چلی گئیں۔

یہ عید کا دن تھا۔ اس دن حبشی صحابہ رضی اللہ عنہم (مسجد میں) ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیلتے تھے۔ میں نے آپ ﷺ سے اپنی خواہش کا اظہار کیا تھا یا آپ ﷺ نے خود ہی مجھے فرمایا کہ "کیا تو حبشیوں کا یہ کھیل دیکھنا چاہتی ہے؟ میں نے کہا کہ جی ہاں (دیکھنا چاہتی ہوں) تو آپ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا۔ میرا رخسار آپ ﷺ کے رخسار کے پاس ہی تھا۔ آپ ﷺ (ان حبشی کھلاڑیوں سے) فرماتے تھے کہ اے ارفدہ کے بیٹو! کھیلو، کھیلو۔

جب میں اُکتا گئی تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا، بس؟ میں نے کہا، ہاں جی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ چلی جاو۔[1]

حدیث مذکورہ سے مستنبط مسائل:

☆ عید کے دن بچوں کا جہادی نظمیں پڑھنا اور بچیاں الگ اپنا پروگرام کر سکتی ہیں۔

☆ ہر کام میں رسول اللہ ﷺ کی پسندیدگی کا احترام کرنا۔

☆ عید کو پورے تزک واحتشام اور جوش وخروش سے منانا۔

* جنگ بعاث، اوس اور خزرج قبیلوں کے درمیان ایک سو بیس (۱۲۰) سالوں سے چھڑی ہوئی تھی۔ اسلام کی برکت سے یہ جنگ ختم ہوگئی اور ایک دوسرے کے جانی دشمن آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔

[1]. صحیح بخاری: ۹۵۰

☆ جہادی کھیل کھیلنا، جنگی مشقیں کرنا، جہادی مظاہرے کرنا۔

☆ عصر حاضر میں سرکاری طور پر توپ و ٹینک کے مظاہرے کرنا، میزائلوں کے تجربات کرنا، ریڈیو اور ٹی وی پر جہادی پروگرام نشر کرنا۔

☆ مسلمانوں کے کھیل جہادی ہوتے ہیں۔

☆ مسجد میں جہادی فن کا مظاہرہ کیا جا سکتا ہے۔

☆ مسلمان خواتین باپردہ ہو کر اپنے کسی محرم (خاوند، باپ، بیٹا، بھائی) کے ساتھ مسلمانوں کے کھیل دیکھ سکتی ہیں۔

☆ خاوند کو اپنی بیوی کی پروگرام دیکھنے کی خواہش کا احترام کرنا چاہیے۔

افسوس! بے مہار و بے لگام کلمہ گو اس مقدس دن میں غیر شرعی پروگراموں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ ظلم کی انتہا یہ کہ جوا، شراب نوشی، فلم بینی، اکھاڑے، فضول یادہ گوئی اور دیگر غیر شرعی کاموں میں پڑ گئے۔ جہادی سرگرمیاں و کھیل اپنانے کی بجائے کرکٹ جیسے فضول کھیلوں میں وقت ضائع کیا جاتا ہے۔

جنازے کا بیان

موت:

قرآن مجید میں ہے:

قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ.

کہہ دیجیے! کہ تمہیں موت کا فرشتہ* فوت کرے گا جو تم پر مقرر کیا گیا ہے۔ پھر تم سب اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ [1]

* موت کے فرشتے کو "ملک الموت" کہا گیا۔ اسے "عزرائیل" کا نام دینا قرآن و حدیث سے ثابت نہیں۔

[1] سورۃ السجدۃ: ۱۱

☆ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ط وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ.

ہر جان موت کا ذائقہ چکھنے والی ہے۔ اور قیامت کے دن تم اپنے بدلے پورے پورے دیے جاؤ گے۔ پس جو شخص آگ سے ہٹا دیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے بے شک وہ کامیاب ہوگیا اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے۔ ❶

☆ فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ۝ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ۝ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ۝ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ۝ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

پس جب روح نرخرے تک پہنچ جائے اور تم اس وقت دیکھ رہے ہوتے ہو۔ ہم بہ نسبت تمہارے اس شخص سے بہت زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ لیکن تم نہیں دیکھ سکتے۔ پس اگر تم کسی کے زیرِ فرمان نہیں، اور اگر تم اس بات میں سچے ہو تو (ذرا) اس روح کو تو واپس لوٹاؤ!!! ❷

☆ كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ۝ وَقِيْلَ مَنْ رَاقٍ ۝ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ۝ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۝ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ نِ الْمَسَاقُ ۝

نہیں نہیں، جب روح ہنسلی تک پہنچے گی اور کہا جائے گا کہ ہے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا؟ اور وہ یقین کرلے گا کہ یہ وقتِ جدائی ہے۔ اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی۔ آج تیرے رب کی طرف چلنا ہے۔ ❸

☆ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ.

اور بڑی شد و مد سے پکے ہو کر اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ جو مر جاتا ہے (اس کو) اللہ (دوبارہ) زندہ نہیں کرے گا۔ ہاں! کیوں نہیں!! وہ ضرور زندہ کرے گا اس (بات) پر تو اس کا پکا وعدہ ہے۔ لیکن اکثر لوگ (اس حقیقت کو) نہیں جانتے۔ ❹

❶. آل عمران: ١٨٥ ❷. سورة الواقعه، آيات: ٨٣ تا ٨٧ ❸. سورة القيمة آيات ٢٦ تا ٣٠

❹. النحل: ٣٨

روح کی پرواز اور سفرِ آخرت کا آغاز:

قرآن مجید میں ہے:

اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَیِّبِیْنَ یَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَیْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

فرشتے ان کی جانیں اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ (مومن کفر وشرک سے) پاک ہوتے ہیں۔ وہ (فرشتے انہیں) کہتے ہیں کہ تمہارے لیے سلامتی ہی سلامتی ہے۔ جاؤ جنت میں، اپنے ان اعمال کے بدلے جو تم کیا کرتے تھے۔ [1]

☆ یٰٓاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ. ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً. فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ. وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ.

اے اطمینان والی روح! تو اپنے رب کی طرف لوٹ چل۔ اس طرح کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے خوش۔ پس میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں چلی جا۔ [2]

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب مومن کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو رحمت کے فرشتے ریشم کا سفید کفن لے کر آ جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ (اے روح!) اللہ کی رحمت، جنت کی خوشبو اور اپنے خوش ہونے والے رب کی طرف اس حالت میں اس جسم سے نکل کہ تو اپنے رب سے راضی ہے۔ اور تیرا رب تجھ سے راضی ہے۔ جب مومن شخص کی روح جسم سے نکلتی ہے تو اس سے کستوری جیسی بہترین خوشبو آ رہی ہوتی ہے حتیٰ کہ فرشتے ایک دوسرے سے وہ خوشبو لے کر سونگھتے ہیں اور جب آسمان کے دروازے پر پہنچتے ہیں تو آسمان کے فرشتے آپس میں کہتے ہیں کہ یہ کیسی عمدہ خوشبو (والی روح) ہے جو زمین سے تمہارے ہاں تشریف لا رہی ہے۔ فرشتے جونہی اگلے آسمان پر پہنچتے ہیں تو اس آسمان کے فرشتے بھی اس طرح ہی کہتے ہیں حتیٰ کہ (لے جانے والے) فرشتے اس روح کو ایمان والی روحوں کے مقام (علّیین)

---

[1] النحل، ۳۲ [2] الفجر: ۲۷-۳۰

میں لے جاتے ہیں۔ جب وہ روح وہاں پہنچتی ہے تو (وہاں پہلے سے موجود) روحوں کو اس قدر زیادہ خوشی ہوتی ہے کہ جتنی تم میں سے کسی ایک کو اپنے (جدا ہوئے) بھائی سے مل کر خوشی ہوتی ہے۔

چنانچہ بعض روحیں (اس نئی پہنچنے والی روح) سے پوچھتی ہیں کہ فلاں شخص کس حال میں ہے؟ پھر وہ آپس میں کہتی ہیں۔ اسے ذرا چھوڑ دو۔ آرام کرنے دو یہ (بے چارہ) تو دنیا کی مصیبتوں میں پھنسا ہوا تھا (ستانے کے بعد) پھر وہ روح انہیں جواب دیتی ہے کیا وہ روح تمہارے پاس نہیں پہنچی؟۔ وہ شخص تو (دنیا سے) فوت ہو آیا ہے۔ جس پر وہ افسوس کرتی ہوئی کہتی ہیں کہ وہ پھر اپنی ماں ہاویہ (بھڑکتی ہوئی دوزخ) میں پہنچا دیا گیا ہے۔

اور جو شخص کافر ہوتا ہے، اس کے پاس (موت کے وقت) فرشتے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے غمزدہ اور قہر زدہ روح! چل نکل، اللہ کے عذاب اور اس کی ناراضی کی طرف۔ کافر کی روح جب جسم سے نکلتی ہے تو اس سے اس قدر (غلیظ) بدبو آتی ہے جتنی کسی مردار سے غلیظ بدبو آتی ہے۔ فرشتے اس کو لے کر زمین کے دروازے کی طرف آتے ہیں تو (زمین کے دروازے کے محافظ) فرشتے کہتے ہیں کہ یہ کتنی تلخ بدبو ہے، جونہی فرشتے اگلی زمین کے دروازے پر پہنچتے ہیں تو اس زمین کے دروازے کے نگران فرشتے بھی اس طرح ہی کہتے ہیں۔ حتیٰ کہ فرشتے اس کو کافروں کی روحوں کی مقرر جگہ (سجین یعنی قید خانے) میں لے جاتے ہیں۔ ❶

☆ اللہ کے ایک نیک بندے حبیب نجار کو جب اس کی قوم کے لوگوں نے اسے قتل کر ڈالا اور وہ اس پر خوش تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پاکباز بندے کی روح کو جنت میں داخل کر دیا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ؕ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ. بِمَا غَفَرَلِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ.

(اُس سے) کہا گیا کہ جنت میں داخل ہو جا تو وہ کہنے لگا کہ کاش! میری قوم کو بھی علم ہو جاتا کہ مجھے میرے رب نے بخش دیا اور مجھے باعزت لوگوں میں سے کر دیا ہے۔ ❷

---

❶. صحیح ابن حبان، حاکم ❷. سورۃ یٰسین: ۲۶۔۲۷

یٰلَیْتَ (کاش)! کلمہ حسرت ہے۔ جب کوئی خواہش کسی صورت میں بھی پوری ہوتی نظر نہ آئے۔ اس وقت یہ لفظ بولا جاتا ہے۔

☆ نیک مومن کو قبر میں حساب و کتاب کے بعد سلا دیا جاتا ہے۔ ❶

اور اس کی روح کا دنیا اور اہلِ دنیا سے کوئی رابطہ و تعلق باقی نہیں رہتا۔ اس کی روح عالمِ برزخ میں زندہ ہوتی ہے اور فرشتے اسے وہاں لے جاتے ہیں جہاں اللہ کا حکم ہوتا ہے۔ کسی صوفی، پیر، فقیر، درویش، شہید یا کسی بڑے سے بڑے مومن بزرگ کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ قبر میں موجود میت قبر سے باہر کی دنیا کو دیکھتی ہے اور لوگوں کی باتیں سنتی ہے ایسے تمام نظریات واوہام اٹکل پچو، غلط، مردود اور باطل ہیں۔

☆ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ o فَرِحِيْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ. يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَّ اَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ.

جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کیے گئے ہیں ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھیں، بلکہ وہ زندہ ہیں، اپنے رب کے پاس روزیاں دیے جاتے ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل جو انہیں دے رکھا ہے وہ اس سے بہت خوش ہیں اور خوشیاں منا رہے ہیں ان لوگوں کی بابت جو اب تک ان سے نہیں ملے ان

---

❶ حسن / جامع ترمذی ❀ شہداء کی یہ زندگی یقیناً حقیقی ہے لیکن اس کا شعور اہلِ دنیا کو نہیں۔ (جیسا کہ قرآن نے وضاحت کر دی ہے ملاحظہ ہو، سورۃ بقرہ: ۱۵۴) پھر اس زندگی کا مطلب کیا ہے؟ بعض کہتے ہیں کہ قبروں میں ان کی روحیں لوٹا دی جاتی ہیں اور وہاں اللہ کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ جنت کے پھلوں کی خوشبوئیں انہیں آتی ہیں۔ جن سے ان کے مشامِ جان معطر رہتے ہیں لیکن حدیث سے ایک تیسری شکل معلوم ہوتی ہے اس لیے وہی صحیح ہے۔ وہ یہ ہے کہ ان کی روحیں سبز پرندوں کے جوف یا سینوں میں داخل کر دی جاتی ہیں اور وہ جنت میں کھاتی پھرتی اور اس کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتی ہیں۔ (فتح القدیر و صحیح مسلم، کتاب الامارۃ حدیث ۱۲۱ - ۱۸۸۷)

کے پیچھے ہیں۔ * اس پر کہ انہیں نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ خوش ہوتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل سے اور اس سے بھی کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے اجر کو برباد نہیں کرتا۔ ❶

☆ متذکرہ بالا آیات میں شہیدوں کی روحوں کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

"اَرْوَاحُهُمْ فِيْ جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِيْلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاۗءَتْ ثُمَّ تَاْوِيْ اِلٰى تِلْكَ الْقَنَادِيْلِ..." ان کی روحیں سبز رنگ کے پرندوں کے پیٹوں میں ہیں جو ان قندیلوں میں رہتے ہیں جو عرش مبارک سے لٹک رہی ہیں۔ اور یہ پرندے جنت میں جہاں چاہتے ہیں چہکتے پھرتے چرتے ہیں۔ پھر ان قندیلوں میں چلے جاتے ہیں۔ ایک مرتبہ ان کے رب تعالیٰ نے ان کو دیکھا اور فرمایا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم اس سے بڑھ کر کیا چاہیں کہ ہم جنت میں چرتے پھرتے ہیں۔ جہاں چاہتے ہیں پھرتے ہیں تو اس طرح یہ پوچھنا بتانا تین مرتبہ ہوا۔ جب انہوں نے سمجھا کہ رب تعالیٰ کو جواب دیے بغیر چارہ

---

* یعنی وہ اہلِ اسلام جو ان کے پیچھے دنیا میں زندہ ہیں یا مصروف جہاد ہیں۔ ان کی بابت وہ خواہش کرتے ہیں کہ کاش وہ بھی شہادت سے ہمکنار ہو کر یہاں ہم جیسی پر لطف زندگی حاصل کریں۔ شہدائے اُحد نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ ہمارے وہ بھائی جو دنیا میں زندہ ہیں انہیں ہمارے حالات اور پُر مسرت زندگی سے کوئی مطلع کرنے والا ہے؟ تاکہ وہ جنگ و جہاد سے اعراض نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ (مسند احمد، ۱/ ۲۶۵۔ ۲۶۶، سنن ابی داود، کتاب الجہاد) علاوہ ازیں متعدد احادیث سے شہادت کی فضیلت ثابت ہے مثلاً ایک حدیث میں فرمایا: "مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يَسُرُّهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا اِلاَّ الشَّهِيْدُ فَاِنَّهُ يَسُرُّهُ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً اُخْرٰى لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ". (مسند احمد ۳۔ ۱۲۶، صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل الشہادۃ)

کوئی مرنے والی جان، جس کو اللہ کے ہاں اچھا مقام حاصل ہے، دنیا میں لوٹنا پسند نہیں کرتی۔ البتہ شہید دنیا میں دوبارہ آنا پسند کرتا ہے تاکہ وہ دوبارہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے۔ یہ آرزو وہ اس لیے کرتا ہے کہ شہادت کی فضیلت کا وہ مشاہدہ کر لیتا ہے" سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کو زندہ کیا اور اس سے کہا کہ مجھ سے اپنی کسی آرزو کا اظہار کر (تاکہ میں اسے پورا کر دوں) تیرے باپ نے جواب دیا کہ میری تو صرف یہی آرزو ہے کہ مجھے دوبارہ دنیا میں بھیج دیا جائے تاکہ دوبارہ تیری راہ میں مارا جاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ تو ممکن نہیں ہے اس لیے کہ میرا فیصلہ ہے کہ یہاں آنے کے بعد کوئی دنیا میں واپس نہیں جا سکتا۔ (تفسیر احسن البیان) ❶. آل عمران ۱۶۹۔ ۱۷۱

نہیں تو پھر انہوں نے کہا کہ ”یَارَبِّ نُرِیْدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِیْ اَجْسَادِنَا حتّٰی نُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰی“. ”اے رب جی! ہم چاہتے ہیں کہ تو ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں لوٹا دے یہاں تک کہ ہم دوسری مرتبہ پھر تیرے راستے میں قتل کیے جائیں“۔

”فَلَمَّا رَاٰی اَنْ لَّیْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوْا“ تو جب اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ اب انہیں اس کے علاوہ کوئی خواہش باقی نہیں تو پھر انہیں کہنا ہی چھوڑ دیا۔ [1]

☆ کیسی واضح، روشن اور آسان فہم نشانیاں (آیات واحادیث) ہیں کہ اللہ کے نیک بندوں کی روحیں جنت کی سیر کرتی ہیں اور عرشِ الٰہی کی قندیلوں میں رہتی ہیں۔ بزرگوں کو قبروں میں زندہ سمجھنا اور ان کی روحوں کا گھر میں آنا، یہ سب شیطانی خیالات، باطل نظریات، وہم اور جھوٹ کا پلندہ ہے۔

بوقتِ نزع کے احکام ومسائل:

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ اپنے قریب الموت کو ”لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ کی تلقین کرو۔ [2]

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری شخص کی عیادت کی تو فرمایا ”یا خال قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“. اے ماموں! ”لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ کہہ دے۔ [3]

بعض جاہل لوگ نزع کے وقت قریب الموت شخص کے پاس قرآن مجید بالخصوص سورۃ یٰسین کی تلاوت کرتے اور کرواتے ہیں۔ حالانکہ یہ عمل کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کا آخری کلام ”لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ ہو تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔ [4]

☆ سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف لائے تو اس وقت اس کی آنکھ

---

[1]. صحیح مسلم، کتاب الامارة، باب فی بیان ان ارواح الشهداء فی الجنة ۱۸۸۷ [2]. صحیح مسلم ۹۱۶ [3]. مسند احمد ۱۵۲/۳، احکام الجنائز ص ۲۰ اردو ص ٤٧ امام البانی نے اس حدیث کو علی شرط مسلم صحیح قرار دیا ھے۔ [4]. صحیح / سنن ابی داؤد ۳۱۱۶

کھلی ہوئی تھی۔ تو آپ ﷺ نے اسے بند کر دیا اور فرمایا کہ "اِنَّ الرُّوحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ" بلاشبہ جب روح قبض کر لی جاتی ہے تو نظر اس کا پیچھا کرتی ہے۔ ❶

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم کسی مریض یا قریب الموت کے پاس جاؤ تو اس کے پاس اچھی بات کہو "فَاِنَّ الْمَلَآئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ"۔ کیونکہ وہاں پر تم جو کچھ کہتے ہو تو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ ❷

میت کو بوسہ دینا:

فوت شدہ کا چہرہ دیکھ کر اسے بوسہ دینا جائز ہے۔

☆ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی وفات کی خبر سن کر آئے تو اس وقت آپ ﷺ کی نعش مبارک ایک یمنی چادر سے ڈھکی ہوئی تھی۔ "فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهٖ ثُمَّ اَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهٗ وَبَكٰى" تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک سے کپڑا اٹھایا پھر آپ ﷺ پر جھک کر آپ ﷺ کی پیشانی مبارک کو بوسہ دیا اور رو پڑے۔ ❸

صبر:

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "جب میں اپنے مومن بندے کے دنیا والے محبوب کو فوت کرتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو پھر میرے پاس اس (کے اس صبر) کا بدلہ جنت ہے۔ ❹

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى" صبر وہی ہے جو صدمے کے شروع میں ہو۔ ❺

☆ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! اگر صدمے کے شروع میں تو صبر کرے اور ثواب کی نیت رکھے تو میں تیرے لیے جنت سے کم ثواب پسند نہیں کروں گا۔ ❻

---

❶ صحیح مسلم ۹۲۰ ❷ صحیح مسلم ۹۱۹ ❸ صحیح بخاری ۴۴۵۲، ۴۴۵۳

❹ صحیح بخاری ۶۴۲۴ ❺ صحیح مسلم ۹۲۶ ❻ حسن/سنن ابن ماجہ: ۱۵۹۷

☆ نبی ﷺ نے جب اپنے نواسے کو موت و حیات کی کشمکش میں دیکھا تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے اس (رونے) کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ وَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ" یہ (رونا) رحمت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے اور صرف اللہ تعالیٰ اپنے رحم دل بندوں پر رحم کرتا ہے۔ ❶

☆ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی بیٹی (اُم کلثوم) کے جنازے میں شامل تھے۔ رسول اللہ ﷺ قبر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے آپ ﷺ کی آنکھوں کی طرف دیکھا کہ وہ آنسوؤں سے بھر آئی ہیں۔ ❷

☆ آپ ﷺ کے سامنے جب آپ ﷺ کا بیٹا ''ابراہیم'' زندگی کے آخری سانس لے رہا تھا تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ (جو پاس ہی موجود تھے) نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ بھی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابنِ عوف رضی اللہ عنہ! "اِنَّهَا رَحْمَةٌ" یقیناً یہ (رونا) رحمت ہے۔ آپ ﷺ پھر رونے لگے اور فرمایا: "اِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَ اِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ" یقیناً آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غمگین ہے۔ ہم تو صرف وہی بات کہتے ہیں جو ہمارے رب کو پسند ہے۔ اے (میرے بیٹے) ابراہیم! یقیناً تیری جدائی سے ہم غمزدہ ہوئے ہیں۔ ❸

بچوں کی وفات پر صبر کی فضیلت:

سیدنا ابوموسیٰ اشعری روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کسی بندے کی اولاد فوت ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے۔ تم نے میرے بندے کی اولاد (کی روح) کو قبض کیا ہے۔ تو وہ کہتے ہیں۔ ہاں۔ تو اللہ فرماتا ہے کہ تم نے اس کے دل کا پھل قبض کیا ہے؟ وہ کہتے ہیں۔ ہاں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے پھر کیا کہا؟ وہ کہتے ہیں،

❶۔ صحیح بخاری ❷۔ صحیح بخاری ❸۔ ایضاً

اس نے تیری حمد بیان کی (اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھا) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تم میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بنادو اس کا نام "بیت الحمد" رکھو۔ ❶

☆ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی مسلمان کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس (فوت شدہ بچے) کے والد (اور والدہ) کو جنت میں داخل کر دے گا۔ ❷

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس مسلمان کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو وہ جنت کے آٹھوں دروازوں پر ان (والدین) کا استقبال کریں گے جس دروازے سے چاہیں (جنت) میں داخل ہو جائیں۔ ❸

☆ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے آخر میں ہے کہ ایک عورت نے کہا کہ (اے اللہ کے رسول ﷺ) جس کے دو بچے فوت ہوں تو وہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اور وہ (بھی)۔ ❹

☆ بعض احادیث میں یہ خوشخبری ایک بچے کی وفات کے متعلق بھی ہے۔ ❺

☆ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ بے شک ضائع ہو جانے والا بچہ اپنی ماں کو نالوں کے ذریعے کھینچ کر جنت میں لے جائے گا۔ بشرطیکہ وہ صبر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کی طلبگار رہو۔ ❻

اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ:

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا (نبی ﷺ کی بیوی) بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ جس مسلمان پر کوئی مصیبت آئے اور وہ اللہ کے حکم کے مطابق اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِيْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَيْرًا مِّنْهَا. (ہم اللہ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے اس مصیبت کا اجر دے اور مجھے اس کا نعم البدل عطا فرما) پڑھے۔

---

❶. حسن/جامع ترمذی ۱۰۲۱ ❷. صحیح بخاری ۱۲۴۸ ❸. صحیح/سنن ابن ماجہ ۱۶۰۴
❹. صحیح بخاری ۱۰۱، صحیح مسلم ۲۶۳۳ ❺. صحیح/سنن النسائی ۱۸۷۱ ❻. صحیح لغیرہ/رواہ احمد والطبرانی

ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق یہ (وظیفہ) کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرے لیے ابوسلمہ کے بدلے بہترین (خاوند) رسول اللہ ﷺ عطا فرمادیے۔ ❶

پیٹنا اور بَین کرنا:

وفات کی خبر سن کر یا میت کو دیکھ کر آنسو بہانا تو جائز ہے لیکن شور وغل کرنا، واویلا، بین کرنا، گریبان پھاڑنا، نوحہ کرنا، سینہ کوبی، رانوں پر ہاتھ مار مار کر پیٹنا اور جہالت آمیز آوازیں نکالنا یہ سب زمانہ جاہلیت کے انداز ہیں۔ ایسے امور سے میت کو عذاب ملتا ہے۔

☆ نبی ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ "اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهٖ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ". میت پر نوحہ ہونے کی وجہ سے اس کی قبر میں اس کو عذاب دیا جاتا ہے۔ ❷

☆ میت پر بین کرنے اور پیٹنے والی عورت کے متعلق آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اَلنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّ دِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ": بین کرنے والی عورت اپنی موت سے پہلے پہلے اگر (اپنے اس گناہ کی) توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن وہ اس حال میں اٹھائی جائے گی کہ اس پر گندھک کا کُرتا اور خارش کا قمیض ہوگا۔ ❸

اگر ہماری اس دنیا والی گندھک کو گرم کیا جائے تو اس کا دھواں اور بد بو اس قدر غلیظ اور آلودہ ہوتی ہے کہ ٹھہرنا محال ہو جاتا ہے۔ اور پھر خارش کا عذاب جس سے جسم زخمی اور خراشوں والا ہو جاتا ہے۔ دنیا کی گندھک اور خارش سے کہیں تیز آخرت کے عذاب ہیں۔ اللہ کی پناہ!

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ". جس نے گال پیٹے، گریبان پھاڑا اور جاہلیت کا واویلہ کیا، وہ ہم میں سے نہیں۔ ❹

---

❶ صحیح مسلم: ۹۱۸ ❷ صحیح مسلم: ۹۳۳ ❸ صحیح مسلم ۹۳٤ ❹ صحیح بخاری ۱۲۹٤

میت کے پوسٹ مارٹم کا شرعی حکم:

اسلام نے احترامِ انسانیت اور اکرامِ مسلم پر بہت زور دیا ہے۔ غزوہ احد میں جب کفار نے بعض شہداء کرام کی نعشوں کا مُثلہ کر کے چیر پھاڑ ڈالا تو نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کافروں کی نعشوں کا مُثلہ کرنے سے سختی سے روک دیا۔ وہ بہت بڑے کافر، ظالم اور مشرک ضرور تھے لیکن آدم کے بیٹے (انسان) تو تھے نا۔ اسلام اس حد تک احترامِ انسانیت کا درس دیتا ہے۔

☆ عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "اَنَّهُ نَهٰى عَنِ النُّهبىٰ وَالْمُثْلَةِ"۔ نبی ﷺ نے ڈکیتی اور مُثلہ سے منع کیا ہے۔ [1]

اَلْمُثْلَةُ (مُثلہ) ناک اور کان کاٹ کر بگاڑی ہوئی صورت۔ [2]

☆ امام خطابی فرماتے ہیں کہ: "اَلْمُثْلَةُ تَعْذِيْبُ المقتول بقطع اعضاء" مقتول کو اس کے اعضاء کاٹ کر عذاب دینے کا نام مُثلہ ہے۔ [3]

مقتول کے جسم کے کسی عضو کو کاٹ دینے کو مُثلہ کہتے ہیں۔ ایسی نعش کے متعلق عربی میں کہا جاتا ہے "مَثَّلْتُ بالقتيل" یعنی میں نے مقتول کا مثلہ کر دیا۔ [4]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهٖ حَيًّا" میت کی ہڈی کو توڑنا، زندہ انسان کی ہڈی کو توڑنے کی طرح ہے۔ [5]

میت کا پوسٹ مارٹم اور ڈائی سیکشن (چیر پھاڑ) کرنے والے، انتہائی خوفناک، لرزہ خیز، بھیانک اور بے دردی سے لاشوں کی بے حرمتی کرتے ہیں۔ مثلاً

۱۔ نعشوں کے اعضاء مثلاً دل، گردے، انتڑیاں اور بعض دیگر رطوبتیں وغیرہ نکال لیتے ہیں اور انہیں بیچ کر لاکھوں روپے کماتے ہیں۔

۲۔ اناٹومی ایریا اور مردہ خانوں میں انسانی ہڈیاں حاصل کرنے کے لیے کھولتے ہوئے پانی

---

❶۔ صحیح بخاری: ۵۵۱٦ ❷۔ القاموس الوحید ❸۔ عون المعبود ❹۔ النهايه ❺۔ صحیح/سنن ابی داؤد (۲۷۸٦) کتاب الجنائز، باب فی الحفار يجد العظم، هل يتنكب ذلك المكان، احمد، سنن ابی ماجه ۱٦۱٦، السنن الكبرى للبيهقي ٤/٥٧

میں لاشیں ابالی جاتی ہیں جب ان کی ہڈیوں سے گوشت اتر جاتا ہے تو میڈیکل کالجز کے سٹوڈنٹس، ڈاکٹرز اور ٹونہ کرنے والے جادوگر انہیں خرید لے جاتے ہیں۔

۳۔ مردہ خانوں سے خریدی ہوئی لاشوں کا گوشت آگ کے الاؤ میں جلا کر اور بھون کر ضائع کر دیا جاتا ہے یا پھر کسی میدان میں پھینک دیا جاتا ہے۔ جنہیں کتے، گدھ اور چیلیں نوچتی ہیں۔

۴۔ مردہ خانوں کی لاوارث عورتوں کی ننگی لاشیں بھی دردناک طریقوں سے چیر پھاڑ دی جاتی ہیں۔

۵۔ لاشیں پھاڑنے کے لیے چھینی، ہتھوڑا، کیل، سوئے، چھریاں، ٹوکے اور دیگر تیز ترین آلات استعمال کیے جاتے ہیں۔

۶۔ نئے اور غیر تجربہ کار لاشیں پھاڑنے والے سر اور دیگر بڑی ہڈیوں کو پھاڑنے کے لیے پوری قوت سے زور آزمائی کرتے ہیں۔ *

ضروری ملاحظہ کے لیے صحیح وفطری طریقے بھی اختیار کیے جاسکتے ہیں۔ اگر کوئی مومن غیر فطری طریقوں کو چھوڑ کر فطری طریقوں کو اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے کامیابی کے راستے کھول دیتا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہے۔

پوسٹ مارٹم اور ڈائی سیکشن مفتیان کرام کی نظر میں:

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالمنان نور پوری صاحب حفظہ اللہ: کہا جاتا ہے کہ قتل کا سراغ لگانے اور قتل کی وجوہات تلاش کرنے کے لیے پوسٹ مارٹم ضروری ہے۔ اسی طرح ڈائی سیکشن کے جواز میں کہا جاتا ہے کہ اس کے ذریعے بیماریوں کا سدِ باب اور نئی طبی تحقیق کی راہیں کھلتی ہیں۔ قائلین کا یہ بھی کہنا ہے کہ پوسٹ مارٹم اور ڈائی سیکشن انسانی صحت کی بحالی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

حالانکہ ہر وہ کام جو خلاف شریعت ہو، وہ انسان کی تباہی و بربادی کا سبب تو بن سکتا ہے۔ فلاح و کامیابی کا ذریعہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ احادیث میں واضح طور پر موجود ہے کہ مردہ انسان کی ہڈی توڑنا زندہ انسان کی ہڈی توڑنے جیسا ہے اور یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے مثلہ کرنے سے منع کیا ہے۔

---

* مزید معلومات کے لیے دیکھیں ''اسلام اور جدید میڈیکل سائنس'' از ڈاکٹر شوکت شوکانی

پوسٹ مارٹم اور ڈائی سیکشن مثلہ کی جدید قسم ہے ان دونوں کی شریعت میں کوئی گنجائش نہیں۔ جولوگ کہتے ہیں کہ ان کے ذریعے جرائم کی بیخ کنی ہوتی ہے ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ کیا اس سے دنیا میں قتل وغارت کی وارداتیں کم ہوگئی ہیں؟ اگر جرائم کی بیخ کنی کا دعویٰ تسلیم کرلیا جائے تو چاہیے تو یہ تھا کہ وارداتیں کم ہو جاتیں لیکن یہ سلسلہ روز بروز بڑھ رہا ہے اور ان میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اسی طرح ڈائی سیکشن کے متعلق دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اس سے بیماریوں کا قلع قمع ہوتا ہے یہ دعویٰ بھی محل نظر ہے۔ امن وامان کی بحالی انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین سے ممکن نہیں۔ پوسٹ مارٹم اور ڈائی سیکشن دونوں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کام ہیں۔ ہمیں یہ بات اچھی طرح جان لینی چاہیے کہ انسان کی کامیابی اسلام کے بتائے ہوئے طریقوں میں مضمر ہے۔ جب انسان اسلام کے بتائے ہوئے طریقے سے ہٹ جاتا ہے تو وہ راہِ ہدایت سے بھٹک جاتا ہے۔

فضیلۃ الشیخ مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ:

یہ احادیث صحیحہ صریحہ مثلہ کی تحریم پر صراحتاً دلالت کرتی ہیں اور پوسٹ مارٹم کی جو صورت حال ہے مُثلہ سے ملتی جلتی ہے اس لیے میت کا پوسٹ مارٹم کرنا اور اس کے اعضاء کو کاٹنا حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہیں بھی انسان کی ہڈی توڑنے، جسم کے اعضا نکال کر عطیہ دینے یا فروخت کرنے اور خریدنے کی اجازت نہیں دی۔ جولوگ پوسٹ مارٹم کرنے کی وجوہات تعلیم وتعلم یا قتل کی وجوہات معلوم کرنا وغیرہ بیان کرتے ہیں ان کے پاس اس کی کوئی وزنی یا پختہ دلیل موجود نہیں...... پوسٹ مارٹم کسی بھی طرح جائز نہیں۔ یہ انسانی عظمت وحرمت کے خلاف ہے بلکہ انسانی توہین ہے۔

مفسرِ قرآن حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ:

انسانی لاش کی بے حرمتی حدیث نبوی ﷺ کی رُو سے حرام اور ممنوع ہے۔ پوسٹ مارٹم کا مروجہ طریقہ بالکل غیر شرعی اسلامی اور غیر انسانی ہے، جس میں مسلمان لاشوں کی سخت بے حرمتی ہوتی ہے۔ لاشوں کا جو حشر کیا جاتا ہے وہ بیان کردہ صورت حال کے پیش نظر انتہائی غیر اخلاقی ہے جس کی کوئی بھی رشتہ دار اور میت کا وارث اجازت نہیں دیتا۔ اگر اس کا مقصد صرف کیس کی تحقیق

میں مدد لینا ہے تو صرف میت کی ظاہری لاش کا معائنہ کیا جا سکتا ہے وہ بھی پردے اور آدابِ انسانی کو ملحوظ رکھتے ہوئے۔ اس کی چیر پھاڑ کرنا، بعض اعضاء کو بطورِ دوائی استعمال میں لانا اور خرید و فروخت کرنا قطعی طور پر درست نہیں بلکہ حرام ہے۔ [1]

غسلِ میت:

☆ مرد کی میت کو مرد اور عورت کی میت کو عورت غسل دے۔ تاہم خاوند اپنی فوت شدہ بیوی کو اور بیوی اپنے فوت شدہ خاوند کو غسل دے سکتی ہے۔

☆ نبی ﷺ نے (اپنی بیوی) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہو گئی تو میں تجھے غسل دوں گا۔ [2]

☆ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو انہیں ان کی بیوی اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے غسل دیا۔ [3]

☆ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر انہیں (ان کی وصیت کے مطابق ان کے خاوند) سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے غسل دیا۔ [4]

غسل دیتے وقت ستر پر کپڑا ڈال دینا چاہیے:

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی شرمگاہ کو نہ دیکھے اور نہ ہی کوئی عورت کسی دوسری عورت کی شرمگاہ کی طرف دیکھے۔ [5]

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب لوگوں نے نبی ﷺ کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو انہوں نے کہا اللہ کی قسم! ہم نہیں جانتے کہ ہم اپنے عام مردوں کی طرح نبی ﷺ کے بھی کپڑے اتار دیں یا آپ ﷺ کو کپڑوں سمیت غسل دیں۔ جب لوگوں میں یہ اختلاف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر نیند مسلط کر دی حتیٰ کہ ان میں سے ہر ایک کی ٹھوڑی (غلبۂ نیند کی وجہ سے) اس کے سینے پر لگی ہوئی تھی پھر گھر کے ایک کونے سے کسی بات کرنے والے نے بات کی جسے وہ لوگ نہیں جانتے تھے۔ اس نے کہا کہ نبی ﷺ کو کپڑوں سمیت غسل دو۔ پھر یہ لوگ نبی ﷺ کے جسدِ اطہر

---

1. ایضاً 2. حسن/صحیح ابن ماجہ ۱۱۹۷ 3. موطا امام مالک کتاب الجنائز باب غسل المیت
4. حسن/بیہقی ۳/۳۹۶ 5. صحیح مسلم ۳۳۸

کی طرف بڑھے اور آپ ﷺ کو آپ ﷺ کی قمیض سمیت غسل دیا وہ قمیض پر پانی ڈال رہے تھے اور اپنے ہاتھوں سے نہیں بلکہ (آپ ﷺ کی) قمیض کے ساتھ ہی آپ ﷺ کے جسم مبارک کو مل رہے تھے۔ ❶

☆ غسل دینا شروع کرنے سے قبل میت کے پیٹ پر ہاتھ دبا کر پھیر لینا چاہیے تا کہ اگر فضلہ خارج ہونے والا ہو تو خارج ہو جائے۔ (مفہوم)۔ ❷

☆ سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جب آپ ﷺ کی بیٹی (زینب رضی اللہ عنہا یا ام کلثوم رضی اللہ عنہا) وفات پا گئی تھی۔ آپ ﷺ نے ہمیں کہا کہ اسے تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ غسل دو یا اس سے بھی زیادہ مرتبہ، اگر ضرورت محسوس کرو۔ بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دو۔ اور آخری مرتبہ کچھ کافور ملا لینا۔ جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا۔

(ام عطیہ کہتی ہیں کہ) جب ہم غسل دے کر فارغ ہو گئیں تو آپ ﷺ کو اطلاع دی۔ آپ ﷺ نے اپنا تہہ بند (ازار) ہم کو دیا اور فرمایا اس کو اس کا شعار (جسم کے ساتھ ملا ہوا کپڑا) بنا دو تو ہم نے اس (فوت شدہ) کے بالوں کی تین مینڈھیاں بنا کر اس کی پیٹھ پیچھے ڈال دیں۔ ❸

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حفصہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے طاق عدد میں غسل دو۔ وہ تین مرتبہ، پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ اور اسی حدیث میں ہی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی دائیں جانب سے اور وضو کے اعضاء سے غسل دینا شروع کرو۔ وکان فیه اور اسی حدیث میں ہی ہے کہ بلاشبہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہم نے اس کے بالوں میں کنگھی کر کے تین لٹیں کر دیں۔ ❹

☆ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کے متعلق جو اپنی سواری سے گر کر فوت ہو گیا تھا، فرمایا: "اِغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ" اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو۔ ❺

---

❶. حسن/سنن ابی داؤد ۳۱۴۱ ❷. صحیح/بیھقی و حاکم ❸. صحیح بخاری ۱۲۵۳
❹. صحیح بخاری ۱۲۵۴ ❺. صحیح بخاری ۱۸۴۹

پانی کے ساتھ بیری کے پتوں کے استعمال کا مقصد نظافت وستھرائی ہے۔اس مقصد کے لیے صابن بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

بیری کے پتوں کا طریق استعمال تین طرح پر ہے۔

ا۔ بیری کے پتوں کو پانی میں ڈال کر اس قدر زور سے ہلائیں حتیٰ کہ اس کا جھاگ نکل آئے۔ اس پانی سے میت کے جسم کو مل کر غسل دیا جائے۔

۲۔ پتوں کو پانی میں خوب ابالیں۔تا کہ پتوں کا اثر پانی میں نکل آئے۔

۳۔ بیری کے پتوں کو جلا کر راکھ بنالی جائے اور اسے میت کے جسم پر خوب ملا جائے پھر خالص پانی سے بدنِ میت کو اچھی طرح صاف کیا جائے۔(اس طرح غسل دینا صرف آخری مرتبہ ہوتا ہے)۔

☆ غسل دیتے وقت میت کی کوئی قابلِ اعتراض چیز نظر آئے تو اس کا ذکر کسی سے نہ کیا جائے۔نبی ﷺ کا ارشادگرامی ہے کہ:"مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَسَتَرهُ سَتَرَهُ اللّٰهُ مِنَ الذُّنُوبِ"۔ جو کسی فوت شدہ کو غسل دے اور اس کے عیب پر پردہ پوشی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ ❶

ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا:

مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ" جس نے کسی مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں پر پردہ ڈالے گا۔ ❷

غسل دینے کا طریقہ:

میت کو تختے پر لٹایا جائے جو سطح زمین سے اونچا رکھا گیا ہو۔نیک اور قابل اعتماد آدمی کو اسے غسل دینا چاہیے۔میت کے اوپر چادر ڈال کر اس کے کپڑے اتارے جائیں اور پھر غسل دینے والا شخص چادر کے نیچے آہستہ آہستہ میت کے پیٹ کو دبائے تا کہ اگر کوئی نجاست یا فضلہ وغیرہ ہو تو نکل جائے۔پھر اپنے ہاتھ پر کپڑے کا لفافہ باندھ لے اور اس کی شرمگاہ کو دھوئے۔

---

❶. حسن / السلسلة الصحيحة ٢٣٥٣ ❷. صحيح بخاری ٢٤٤٢

نجاست ہو تو صاف کرے، پھر ہاتھ سے لفافہ اتار کر اسے نماز کے وضو جیسا وضو کروائے۔ پھر جسم پر پانی ڈالے، پہلے دائیں جانب دھوئے پھر بائیں جانب ایسا تین بار کرے۔ اگر اس سے جسم کی صفائی نہیں ہوتی تو پانچ بار غسل کرائے۔ غسل کے لیے استعمال ہونے والے پانی میں بیری کے پتے ڈالنا مسنون ہے۔ آخری بار غسل میں صابن وغیرہ استعمال کرے۔ نیز آخری بار غسل کے لیے پانی میں کافور ڈالنا مسنون ہے۔ اگر میت عورت ہے تو غسل دینے والی اس کے بالوں کی لٹیں کھول کر غسل دے گی۔ بعد ازاں دوبارہ بالوں کو کھول کر تین چوٹیاں بنا کر پیچھے ڈال دے، اس لیے کہ رسول اکرم ﷺ نے اپنی بیٹی کے بارے میں یہی حکم دیا تھا۔ اس کے بعد خوشبو لگائی جائے۔ میت کو غسل دینے کے لیے پردے کا اہتمام کرنا ضروری ہے۔

میت کو غسل دینے والے پر غسل کا حکم:

میت کو غسل دینے والا شخص، اگر بعد میں خود بھی غسل کرے تو یہ عمل مستحب ہے۔

☆ مَنْ غَسَّلَ میتاً فلیغتسل وَمَن حَمَلَهُ لمیتوضأ

جو کسی میت کو غسل دے وہ خود غسل کرے اور جو اس کو اٹھائے تو وہ وضو کرے۔ ❶

مذکورہ حدیث میں امر کا صیغہ ہے جو دراصل وجوب کے لیے ہوتا ہے۔ لیکن عنوان کے تحت مذکور احادیث کی وجہ سے استحباب پر محمول ہے۔

☆ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

لَيْسَ عَلَيْكُمْ فِيْ غُسْلِ مَيِّتِكُمْ غُسْلٌ إِذَا غَسَّلْتُمُوْهُ، إِنَّ ميتَكُمْ يَمُوْتُ طَاهِرًا فَحَسْبُكُمْ اَنْ تَغْسِلُوْا اَيْدِيَكُمْ .

جب تم اپنی میت کو غسل دے لو تو تم پر غسل کرنا (ضروری) نہیں ہے کیونکہ تمہاری میت پاکیزگی کی حالت میں فوت ہوئی ہے۔ لہٰذا تمہیں اتنا ہی کافی ہے کہ اپنے ہاتھ دھو لو۔ ❷

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

---

❶۔ صحیح/سنن ابی داؤد کتاب الجنائز باب فی الغسل من غسل ا لمیت ❷۔ حسن/ بیهقی ۱/۳۰۶، حاکم ۱/۳۷۶

"كُنَّا نُغَسِّلُ الْمَيِّتَ فَمِنَّا مَنْ يَّغْتَسِلُ وَمِنَّا مَنْ لاَّ يَغْتَسِلُ"

ہم میت کو غسل دیتے تھے تو ہم میں سے کوئی غسل کر لیتا اور کوئی غسل نہیں کرتا تھا۔ ❶

کفن کے متعلق حکم:

☆ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ "اِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ"

جب تم سے کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے اچھا کفن دے۔ ❷

☆ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''سفید لباس پہنا کرو کیونکہ یہ تمہارے ملبوسات میں سے بہترین ہے "وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ" اور اس میں ہی اپنے مرنے والوں کو کفن دو۔ ❸

میت مرد کے لیے کفن:

میت مرد ہو تو اسے تین کپڑوں میں کفن دینا چاہیے۔ ان کپڑوں میں قمیض ہو نہ پگڑی۔ کفن میں سوتی کپڑا بہتر ہے۔ جمہور علماء کے نزدیک تین کپڑوں سے مراد تین بڑی چادریں ہیں اور بعض کے نزدیک اس سے مراد کفنی، تہہ بند اور چادر ہے۔ رسول کریم ﷺ کے متعلق حدیث میں اس طرح آتا ہے:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ "اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ ❁ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ". بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کو یمن کے تین سفید سوتی دھلے ہوئے کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا، جس میں نہ قمیض تھا اور نہ ہی پگڑی۔ ❹

---

❶. صحیح/تمام المنة ص: ۱۲۱، تلخیص الحبیر ۱/۱۳۸ ❷. صحیح مسلم ۹٤۳

❸. صحیح/سنن ابی داؤد ۳۸۷۸ ❁ سَحُوْلِيَّةٌ: اگر یہ لفظ سین پر ضمہ (پیش) سے پڑھا جائے تو اس سے مراد یمن کی ایک بستی ''سُحُول'' کی طرف اشارہ ہے۔ اور اگر سین پر فتحہ (زبر) پڑھی جائے تو اس اعتبار سے سحولیۃ کا معنی صفائی وطہارت اور نظافت و پاکیزگی کے ہیں۔ ❹. صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب الثیاب البیض للکفن ۱۲٦٤

میت عورت کے لیے کفن:

☆ سیدہ لیلیٰ بنت قانف ثقفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ان عورتوں میں شامل تھی جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی وفات پر انہیں غسل دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جو پہلی چیز دی وہ ازار تھا پھر قمیض پھر اوڑھنی پھر لحاف پھر اس کے بعد انھیں ایک اور کپڑے میں لپیٹا گیا۔ لیلیٰ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس کا کفن لے کر دروازے کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور یہ کپڑے ایک ایک کر کے ہمیں دیتے تھے۔ [1]

☆ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے اس (یعنی ام کلثوم رضی اللہ عنہا) کو پانچ کپڑوں میں کفنایا۔ ہم نے اسے اس طرح ڈھانپ دیا جس طرح زندہ کو ڈھانپا جاتا ہے۔ [2]

کفن پر لکھنا:

بعض جاہل لوگ کفن تیار کر کے اس پر کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات وغیرہ لکھتے ہیں۔ یہ کام قرآن وسنت سے ثابت نہیں اس لیے بدعت ہے اس سے بچنا چاہیے۔

احکامِ جنازہ

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ. مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔

۱۔ سلام کا جواب دینا ۲۔ مریض کی عیادت کرنا

۳۔ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِز جنازے میں شامل ہونا

۴۔ دعوت قبول کرنا

۵۔ چھینک کا جواب دینا (یعنی چھینکنے والا "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہے تو پھر اسے اس کے جواب میں "يَرْحَمُكَ اللّٰهُ" کہنا)۔ [3]

---

[1] حسن/سنن ابی داؤد کتاب الجنائز، باب فی کفن المرأۃ [2] صحیح/ سنن ابی داؤد
[3] صحیح بخاری ۱۲٤۰ و صحیح مسلم ۲۱٦۲

☆ نبی کریم ﷺ کا ارشادگرامی ہے کہ جنازہ لے جانے میں جلدی کرو۔ کیونکہ اگر مرنے والا نیک شخص ہے تو تم اُس کو بھلائی کی طرف اس کے قریب کردو گے اور اگر اس کے علاوہ ہے (یعنی بد بخت ہے) تو پھر وہ ایک شر ہے جسے تم اپنی گردنوں سے اتارتے ہو۔ ❶

☆ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

"اَلرَّاکِبُ یَسِیْرُ خَلْفَ الْجَنَازَۃِ وَالْمَاشِیْ خَلْفَھَا وَ اَمَامَھَا وَعَنْ یَّمِیْنِھَا وَعَنْ یَّسَارِھَا قَرِیْبًا مِّنْھَا.

سوار جنازے کے (سب سے) پیچھے چلے اور پیدل جنازے کے آگے، اس کے پیچھے، اس کے دائیں، اس کے بائیں اور اس کے قریب قریب چلے۔ ❷

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ وَاَبَابَکْرٍ وَعُمَرَ کَانُوْا یَمْشُوْنَ أَمَامَ الْجَنَازَۃِ وَخَلْفَھَا"، یقیناً رسول اللہ ﷺ، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جنازے کے آگے اور (کبھی) پیچھے چلتے تھے۔ ❸

کلمہ شہادت کے نعرے:

کئی جاہل لوگ میت کے تابوت اور چارپائی کو کندھا دیتے ہوئے کلمۂ شہادت، کلمۂ شہادت، کی آوازیں بلند کرتے ہیں۔ یہ قرآن وسنت سے ثابت نہیں۔

اس بدعت کا آغاز بھی ہندوستان میں سے ہوا۔ جس کا پسِ منظر کچھ یوں ہے کہ جب ہندو اپنی کسی میت کی چِتا جلاتے یا کسی اور مقصد کے لیے اسے اٹھا کر کہیں اور لے جاتے تو وہ یہ نعرہ لگاتے "کہورام، کہورام"۔ وہ یہ لفظ اس قدر بلند آواز سے کہتے کہ شور مچ جاتا، اردو زبان کا لفظ کہرام (بمعنی شوروغل) اصل میں "کہورام" تھا۔

اس دور کے جاہل مسلمانوں نے ہندوؤں کے متضاد اپنے جنازے کی پہچان کے لیے "کلمۂ شہادت، کلمہ شہادت" کہنا شروع کردیا۔ افسوس! جاہل مسلمان ہندوؤں کا ردِعمل کرتے کرتے اپنے نبی ﷺ کی سنت سے ہاتھ دھو بیٹھے اور آج کل پاکستان میں یہ جہالت آمیز بدعت عام پھیل چکی ہے۔

❶. صحیح بخاری ❷. صحیح / سنن ابی داؤد ۳۱۸۰ ❸. صحیح / سنن ابن ماجہ ۱۴۸۳

جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونا منسوخ ہے۔

جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جانا، یہ منسوخ عمل ہے۔ ابتداء میں نبی ﷺ سے یہ عمل ثابت ہے جیسا کہ بخاری و مسلم وغیرہما کی روایات میں ہے۔ لیکن بعد میں اسے چھوڑ دیا گیا۔

☆ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ اَمَرَنَا بِالْقِيَامِ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَمَرَنَا بِالْجُلُوْسِ" رسول اللہ ﷺ ہمیں جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جانے کا حکم دیتے تھے پھر اس کے بعد آپ ﷺ بیٹھنے لگے اور ہمیں بھی بیٹھنے کا حکم دیا۔ [1]

خواتین کا نمازِ جنازہ میں شامل ہونا:

عورتوں کا جنازگاہ میں جا کر جنازہ میں شرکت کرنا تو درست نہیں۔ البتہ مسجد میں یا کسی گھر وغیرہ میں، اگر پردے کا صحیح انتظام ہو جائے تو پھر وہ بھی نمازِ جنازہ میں شامل ہو سکتی ہیں۔

☆ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ "نُهِيْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا" ہم (عورتوں) کو جنازے کے پیچھے جانے سے منع کیا گیا مگر ہم پر سختی نہیں کی گئی۔ [2]

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ "لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ اَنْ يَّمُرُّوْا بِجَنَازَتِهٖ فِي الْمَسْجِدِ فَيُصَلِّيْنَ عَلَيْهِ فَفَعَلُوْا". جب سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو نبی ﷺ کی بیویوں نے پیغام بھیجا کہ وہ ان کا جنازہ مسجد میں لائیں تاکہ وہ بھی اس کی نماز جنازہ پڑھ لیں تو انہوں نے ایسے ہی کیا۔ [3]

☆ جب سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا عمیر رضی اللہ عنہ فوت ہوا تو سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو بلایا، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ان کے گھر میں ہی عمیر (فوت شدہ) پر نماز جنازہ ادا کی۔ "فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ وَكَانَ اَبُوْطَلْحَةَ وَرَائَه وَاُمُّ سُلَيْمٍ وَرَاءَ اَبِي طَلْحَةَ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ غَيْرُهُمْ (نماز جنازہ پڑھانے کے لیے) رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے۔ آپ ﷺ کے پیچھے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ تھے۔ اور اُم سلیم رضی اللہ عنہا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے تھی۔ اور ان کے علاوہ ان

[1]. صحیح / سنن ابی داؤد ۳۱۷۵، سنن ابن ماجہ: ۱۵۴۴ [2]. صحیح بخاری ۱۲۷۸

[3]. صحیح مسلم ۹۷۳

کے ساتھ کوئی اور نہیں تھا۔ ❶ ❋

درج بالا حدیث سے مستنبط مسائل: ۱۔ دو یا تین افراد بھی نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں۔

۲۔ نماز جنازہ میں دو افراد ہونے کی صورت میں مقتدی امام کے ساتھ نہیں بلکہ پیچھے کھڑا ہوگا۔

۳۔ گھر میں نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے۔

۴۔ عورتیں، مقتدی مرد کے ساتھ نہیں بلکہ سب سے پیچھے صف بنائیں گی خواہ ایک ہی کیوں نہ ہو۔

جنازگاہ اور مسجد میں نماز جنازہ:

نماز جنازہ کے لیے باہر کھلی جگہ چلے جانا چاہیے البتہ مسجد میں بھی نماز جنازہ ادا کی جا سکتی ہے۔

☆ نجاشی بادشاہ فوت ہوا تو اس کی (غائبانہ) نماز جنازہ کے لیے رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بقیع کی طرف چلے گئے۔ ❷

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ”وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ“. اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے بیضاء کے دونوں بیٹوں کی نماز جنازہ مسجد میں ادا کی۔ ❸

☆ بلاشبہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں ادا کی اور (اسی طرح) سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں ادا کی۔ ❹

غائبانہ نماز جنازہ:

فوت شدہ کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کرنا جائز ہے۔

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یقیناً (حبشہ کا بادشاہ اصحمہ بن ابجر) نجاشی جس دن

---

❶. (صحیح / مستدرك حاکم ۱/۳۶۵) ❋ عورتیں مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھ سکتی ہیں۔ اگر نمازِ جنازہ کا اہتمام جنازہ گاہ میں ہو تو وہاں بھی عورتوں کے جانے کی گنجائش ہے۔ بخاری کی ام عطیہ رضی اللہ عنہا والی مذکورہ روایت میں عورتوں کو جنازہ کے پیچھے جانے سے روکا گیا لیکن سختی سے نہیں۔ اس سے عورتوں کے جنازے کے پیچھے جانے کا جواز نکلتا ہے اور لفظ عام ہے جنازہ مسجد میں ہو یا جنازگاہ میں۔ (محمد عبداللہ رفیق) ❷. صحیح بخاری ۱۲٤٥، صحیح مسلم: ۹٥۱، سنن ابن ماجه ۱٥۳٤ ❸. صحیح مسلم ۹۷۳ ❹. ابن ابی شیبه ۳/٤٤

فوت ہوا تو نبی ﷺ نے اس کی موت کا اعلان کیا۔ اور آپ ﷺ لوگوں کے ساتھ عید گاہ کی طرف گئے۔ ان کی صفیں درست کیں اور اس پر چار تکبیریں کہیں۔ ❶

مردہ پیدا ہونے والے بچے کی نماز جنازہ:

رحمِ مادر میں چار مہینے مکمل ہونے کے بعد پیدا ہونے والا مردہ بچہ (خواہ وہ اپنی مکمل مدت نو ماہ کو بھی نہ پہنچا ہو تو) اس کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی۔ کیونکہ رحم مادر میں جو بچہ چار ماہ کو پہنچ جائے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس میں روح انسانی ڈال دی جاتی ہے۔ ❷

اور جب اس میں روح داخل ہو کر نکل جائے تو پھر اس پر لفظ ''میت'' کا اطلاق ہوتا ہے اور مسلمان میت پر نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔

مزید برآں سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں بھی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''**وَالسِّقْطُ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَيُدْعَى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ**''۔ ناتمام (مردہ) پیدا ہونے والے بچے پر نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔ اس کے والدین کے لیے بخشش اور رحمت کی دعا بھی کی جائے گی۔ ❸ ❋

طاق وجفت صفیں:

نماز جنازہ کے لیے صرف طاق صفیں بنانا ضروری نہیں۔ ❋❋ سیدنا نجاشی رضی اللہ عنہ کے جنازے کے متعلق سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''**فَقُمْنَا فَصَفَّنَا صَفَّيْنِ**'' ہم کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے ہماری دو صفیں بنائیں۔ ❹

---

❶۔ صحیح بخاری ۱۳۳۳ ❷۔ صحیح بخاری ۳۲۰۸ و مسلم ❋ بچے پر نمازِ جنازہ مشروع اور جائز ہے لیکن ضروری نہیں۔ اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: **مات ابراهيم بن النبي ﷺ و هو ابن ثمانية عشر شهراً فلم يصل عليه النبي ﷺ**. نبی ﷺ کا بیٹا ابراہیم فوت ہو گیا اور وہ اٹھارہ مہینے کا تھا تو اس پر نبی ﷺ نے نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ سنن ابو داؤد، کتاب الجنائز باب فی الصلوٰۃ علی الطفل علامہ ناصر الدین البانیؒ نے بھی احکام الجنائز میں یہ بات لکھی ہے۔ (محمد عبداللہ رفیق)

❸۔ صحیح/سنن ابی داؤد، کتاب الجنائز باب المشی امام الجنازۃ ❋❋ عمومی حدیث ''**إِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ**'' ''یقیناً اللہ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے۔'' کی بنا پر صفیں طاق بنائی جائیں تو اچھا ہے البتہ اس کو لازمی قرار دینا درست نہیں۔ (محمد عبداللہ رفیق) ❹۔ صحیح مسلم ۹۵۲

سنن ابی داود کی جس روایت میں طاق صفیں بنانے کا ذکر ملتا ہے۔ وہ روایت محمد بن اسحاق بن یسار مدلس راوی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

چالیس صحیح العقیدہ مومنین کی شفاعت:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ.

جو مسلمان شخص فوت ہو جائے اور اس کے جنازے میں چالیس ایسے آدمی کھڑے ہوں جو اللہ کے ساتھ کچھ بھی شرک نہ کرتے ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ اس میت کے بارے ان کی شفاعت قبول کر لیتا ہے۔ (1)

نماز جنازہ پڑھنے کی فضیلت:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ’’جو شخص جنازہ میں شامل ہوا حتیٰ کہ اس پر نماز ادا کی تو اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو شخص دفن کیے جانے تک ساتھ رہا تو اس کے لیے دو قیراط کا ثواب ہے۔

سوال کیا گیا کہ دو قیراط کتنے ہوتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ دو بہت بڑے پہاڑوں کے برابر ہوتے ہیں۔ (2)

صحیح مسلم میں ہے کہ ’’اَلْقِيْرَاطُ مِثْلُ اُحُدٍ‘‘ ایک قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہوتا ہے۔ (3)

دوبارہ نمازِ جنازہ پڑھنا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سیاہ فام عورت یا مرد مسجد میں جھاڑو دیتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے گم پایا تو اس کے متعلق پوچھا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ وہ تو فوت ہو گیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس معاملے کو معمولی

(1). صحیح مسلم ٩٤٨ (2). صحیح بخاری ١٣٢٥ (3). صحیح مسلم ٩٤٥، ٩٤٦

سمجھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس کی قبر بتاؤ، کہاں ہے؟ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کو اس کی قبر بتائی۔ "فَصَلّٰی عَلَیْھَا" تو آپ ﷺ نے اس کی قبر پر جنازہ پڑھا۔ پھر فرمایا کہ بے شک یہ قبریں اپنے اہل پر اندھیرے سے بھری ہوتی ہیں اور یقیناً میری نماز کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان پر روشنی کر دیتا ہے۔ ❶

☆ سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی سیدنا عبدالرحمان بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کی نماز جنازہ اس کے دفن ہونے کے بعد اس کی قبر پر ادا کی۔ ❷

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے بھائی سیدنا عاصم بن عمر رضی اللہ عنہما کی نماز جنازہ تین دن بعد اس کی قبر پر ادا کی۔ ❸

تنبیہ: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: "نُھِيَ عَنِ الصَّلٰوۃِ بَیْنَ الْقُبُوْرِ" قبروں کے درمیان نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ ❹ اس حدیث سے ممانعت سے مراد جنازہ نہیں بلکہ دیگر نمازیں ہیں۔

جوتوں سمیت نماز جنازہ پڑھنا:

اگر جوتوں پر غلاظت و گندگی وغیرہ نہ لگی ہو، وہ صاف ستھرے ہوں، مٹی لگی ہو تو کوئی حرج نہیں تو ایسے جوتوں میں فرض نماز سمیت ہر کوئی نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

تفصیل کے لیے پیچھے دیکھیں "شرائطِ نماز" کے تحت "جوتوں سمیت نماز پڑھنا"۔

اجتماعی نماز جنازہ:

اگر زیادہ میتیں ہوں تو ان پر ایک ہی مرتبہ اکٹھی نماز جنازہ ادا کی جا سکتی ہے۔ اگر مردوں اور عورتوں کی میتیں ہوں تو مرد میتوں کے تابوت دائیں بائیں رکھنے کی بجائے امام کے آگے قبلے کی جانب قطار بڑھائیں اور ان کے بعد آگے عورتوں کی میتوں کے تابوت رکھے جائیں۔

---

❶. صحیح مسلم ۹۵۶ ❷. صحیح / مصنف عبد الرزاق ۳/ ۵۱۷ ح ۶۵۳۹ ❸. صحیح/ ابن ابی شیبہ ۳/ ۳۶۱ ح ۱۱۹۳۹ ❹. حسن/ مسند البزار

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق مروی ہے کہ:
اَنَّهٗ صَلّٰى عَلٰى تِسْعِ جَنَائِزَ جَمِيْعًا فَجَعَلَ الرِّجَالَ يَلُوْنَ الْاِمَامَ وَالنِّسَاءَ يَلِيْنَ الْقِبْلَةَ.
انہوں نے اکٹھے نو (۹) جنازوں پر نماز پڑھی۔ تو انہوں نے مردوں (کی میتوں) کو امام کے قریب کرلیا اور عورتوں (کی میتوں) کو قبلے کے قریب کرلیا۔ ❶

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی ام کلثوم اور ان کے بیٹے کی نمازِ جنازہ پڑھی تو انہوں نے عورت کی میت کو قبلے کی جانب اور لڑکے کی میت کو اپنے سامنے رکھا۔ ❷

امام کہاں کھڑا ہو؟

اگر مرد کی میت ہو تو امام اس کے سر کے سامنے اور اگر عورت کی میت ہو تو اس کے درمیان میں قریب کھڑا ہو۔ میت کا سر شمال کی جانب اور پاؤں جنوب کی جانب ہوں۔

☆ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کی نماز جنازہ پڑھائی: "فَقَامَ عِنْدَ رَاْسِهٖ" تو وہ اس (میت) کے سر کے پاس کھڑے ہوئے۔ جب وہ (تابوت) اٹھالیا گیا تو ایک عورت کا جنازہ لایا گیا تو وہ اس (میت کے تابوت) کے درمیان کھڑے ہوئے۔ پھر کسی نے پوچھا کہ مرد اور عورت کے جنازے کے لیے جہاں آپ کھڑے ہوئے ہیں کیا رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کھڑے ہوئے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: "نَعَمْ" جی ہاں۔ ❸

☆ سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے پیچھے ایک ایسی عورت کی نماز جنازہ پڑھی جو نفاس کی حالت میں فوت ہوئی تھی۔ "فَقَامَ عَلَيْهَا وَسْطَهَا" تو آپ ﷺ اس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔ ❹

صحیح مسلم کی ایک حدیث میں اس عورت کا نام "اُم کعب" مذکور ہے۔

---

❶. صحیح/احکام الجنائز ص ۱۲۳، سنن النسائی ۱/۲۸۰ ❷. صحیح/ابن ابی شیبہ
❸. صحیح/سنن ابی داؤد ۳۱۹٤ ❹. صحیح بخاری ۱۳۳۱، ۱۳۳۲

نماز جنازہ کے لیے ممنوع اوقات:

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تین اوقات میں نماز پڑھنے اور مردے کو دفن کرنے سے روکا ہے۔

۱۔ جب سورج واضح طور پر طلوع ہو رہا ہو حتیٰ کہ بلند ہو جائے۔

۲۔ جب دوپہر کے وقت سورج بالکل سر پر ہو حتیٰ کہ ڈھل جائے۔

۳۔ اور جب سورج غروب ہونے کے لیے مائل ہو رہا ہو حتیٰ کہ غروب ہو جائے۔ ❶

نبی ﷺ کی نمازِ جنازہ:

سیدنا ابو عسیب یا ابو عسیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے (نبی ﷺ کی وفات کے بعد) کہا کہ ہم آپ ﷺ کا جنازہ کیسے پڑھیں؟ کہا: (حجرے میں) گروہ در گروہ داخل ہو جاؤ۔ (سیدنا ابو عسیب یا ابو عسیم رضی اللہ عنہ نے) کہا۔ پس وہ لوگ (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) اس دروازے سے داخل ہوتے اور آپ ﷺ کی نمازِ جنازہ پڑھتے پھر دوسرے دروازے سے نکل جاتے تھے۔ ❷

رسول اللہ ﷺ کی نماز جنازہ پڑھنے والے صحابی کی اس گواہی سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کے کئی جنازے پڑھے۔ ان مختلف جماعتوں کی نمازِ جنازہ میں امام کون کون تھے اس کی وضاحت کسی بھی صحیح حدیث سے نہیں ملتی۔

بعض لوگوں کا کہنا کہ نبی ﷺ پر نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی بلکہ صرف درود پڑھا گیا۔ اس طرح کی کوئی باسند صحیح دلیل نہیں ملتی۔ (واللہ اعلم)

قرأت نمازِ جنازہ:

امام نمازِ جنازہ کی قرأت آہستہ یا بلند آواز سے کرے۔ دونوں طرح ہی درست ہے۔

☆ سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى جَنَازَةٍ

❶. صحیح مسلم ۸۳۱ ❷. صحیح / مسند الامام احمد، ج۵، حدیث ۲۱۰۴۷، طبقات ابن سعد، جلد ۲، ص ۲۸۹

فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَه وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ".

رسول اللہ ﷺ نے نمازِ جنازہ پڑھائی تو میں نے آپ ﷺ کی دعا سے (یہ کلمات) یاد کر لیے۔آپ ﷺ کہتے تھے۔"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ واعْفُ عَنْهُ". ❶

معلوم ہوا کہ اس نماز جنازہ میں آپ ﷺ کی قرأت بالجہر یعنی بلند آواز سے تھی۔

☆ سیدنا طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی۔"فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ" تو انہوں نے سورۃ الفاتحہ پڑھی اور (بعد میں) فرمایا کہ "لِيَتَعْلَمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ" میں نے ایسے اس لیے کیا ہے تا کہ تم جان لو کہ یقیناً یہ سنت ہے۔ ❷

☆ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک جنازے پر سورۃ الفاتحہ اور ایک سورۃ بلند آواز سے پڑھی اور (بعد میں) فرمایا:"سُنَّةٌ وَحَقٌّ" یہی سنت اور حق ہے۔ ❸

☆ سیدنا ابو امامہ بن سہل بن حنیف بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی صحابی نے انہیں خبر دی کہ "أَنَّ السُّنَّةَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اَنْ يُكَبِّرَ الْاِمَامُ ثُمَّ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ سِرًّا فِيْ نَفْسِهِ ثُمَّ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ فِي التَّكْبِيْرَاتِ الثَّلَاثِ" بلاشبہ نماز جنازہ میں یہ سنت ہے کہ امام تکبیر کہے پھر اپنے دل میں سورۃ الفاتحہ پڑھے پھر باقی تین تکبیروں میں نماز مکمل کرے۔ ❹

تکبیراتِ جنازہ:

نماز جنازہ میں تین تکبیریں یا چار تکبیریں یا پانچ تکبیریں کہی جائیں۔لیکن چار تکبیریں بہتر ہیں کیونکہ یہ کئی سندوں سے ثابت ہے۔البتہ اگر کوئی تین تکبریں کہہ کر سلام پھیر دے تو پھر بھی جنازہ مکمل ہے دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔اور اگر کوئی پانچ تکبیریں کہے تو اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں۔

---

❶. صحیح مسلم ٩٦٣ ❷. صحیح بخاری ١٣٣٥ ❸. صحیح/سنن النسائی ٧٤/٤، حدیث ١٩٨٩

❹. صحیح / بیهقی ٣٩/٤ ح ٦٩٥٩، حاکم

تین تکبیریں:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے جنازے پر تین تکبیریں کہیں اور (سلام پھیر کر) چلے گئے۔ ❶

چار تکبیریں:

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ "اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ صَلّٰی عَلٰی اَصْحَمَۃَ النَّجَاشِیِّ فَکَبَّرَ عَلَیْهِ اَرْبَعًا". بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے اصحمہ نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی تو آپ ﷺ نے چار تکبیریں کہیں۔ ❷

پانچ تکبیریں:

عبدالرحمان نے کہا کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہمارے جنازوں کی نماز میں چار تکبیریں کہا کرتے تھے اور ایک جنازے پر انہوں نے پانچ تکبیریں کہیں اور ہم نے اس سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ "کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُکَبِّرُھَا". رسول اللہ ﷺ بھی ایسی (یعنی پانچ) تکبیریں کہتے تھے۔ ❸

ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ "اَنَّ النبی ﷺ کَانَ اِذَا صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ رَفَعَ یَدَیْهِ فِیْ کُلِّ تَکْبِیْرَۃٍ وَ اِذَا انْصَرَفَ سَلَّمَ" نبی ﷺ جب نماز جنازہ پڑھتے تو ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے اور جب پھرتے (یعنی نماز جنازہ ختم کرتے) تو سلام کہتے تھے۔ ❹

سیدنا نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: "اِنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما کَانَ یَرْفَعُ فِی التَّکْبِیْرَاتِ الْاَرْبَعِ عَلَی الْجَنَازَۃِ" بلاشبہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نماز جنازہ کی چاروں تکبیروں میں رفع الیدین کرتے تھے۔ ❺

---

❶. صحیح/مصنف ابن ابی شیبہ ۳/۳۰۳، حدیث ۱۱۴۵٦ ❷. صحیح مسلم کتاب الجنائز ۹۵۲

❸. صحیح مسلم/ کتاب الجنائز ۹۵۷ ❹. حسن لذاتہ / کتاب العلل للدارقطنی، ج۱۳، ص ۲۲، ح ۲۹۰۸ ❺. صحیح / عبد الرزاق فی المصنف ۳/۲۹٦

دوسری روایت میں اس طرح ہے: "كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي كُلِّ تَكْبِيْرَةٍ عَلَى الْجَنَازَةِ"۔ وہ (یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہ) نماز جنازہ کی ہر تکبیر میں رفع الیدین کرتے تھے۔ ❶

نمازِ جنازہ کا طریقہ

۱۔ وضو کریں۔ ❷

۲۔ شرائطِ نماز پوری کریں بمطابق "صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ" نماز اس طرح پڑھو جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو۔ ❸

۳۔ قبلہ رخ کھڑے ہو جائیں۔ ❹

پہلی تکبیر:

۴۔ تکبیر (اللہ اکبر) کہیں۔ ❺

۵۔ تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کریں۔ ❻

۶۔ اپنا دایاں ہاتھ بائیں ذراع پر رکھیں۔ ❼

۷۔ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر، سینے پر رکھیں۔ ❽

۸۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ۔ پڑھیں۔ ❾

۹۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھیں۔ ❿

نماز جنازہ میں دعائے استفتاح (سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ...... وغیرہ) پڑھنا کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ ⓫

---

❶. صحیح/مصنف ابن ابی شیبہ ۱۱۳۸۰ ❷. صحیح بخاری، حدیث ٦٢٥١ ❸. صحیح بخاری: ٦٣١ ❹. صحیح بخاری: ٦٢٥١ ❺. صحیح/مصنف عبد الرزاق٦٤٢٨ ❻.صحیح/مصنف ابن ابی شیبہ ٣/٢٩٦، ح ١١٣٨٠ ❼. صحیح بخاری: ٧٤٠ ❽. حسن/مسند احمد ٥/٢٢٦، حدیث ٢٢٣١٣ ❾. حسن/سنن ابی داؤد حدیث ٧٧٥ ❿.صحیح/سنن نسائی ٩٠٦ ⓫. مسائل ابی داؤد، ص ١٥٣ واحکام الجنائز، ص ١١٩

۱۰۔ سورۃ الفاتحہ پڑھیں۔[1]

۱۱۔ آمین کہیں۔[2]

۱۲۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھیں۔[3]

۱۳۔ قرآن مجید کی کوئی سورۃ مبارکہ پڑھیں۔[4]

دوسری تکبیر:

۱۴۔ پھر تکبیر کہیں۔[5]

اور رفع الیدین کریں۔[6]

۱۵۔ نبی ﷺ پر درود پڑھیں۔[7]

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.[8]

تیسری تکبیر:

۱۶۔ پھر تکبیر کہیں۔[9]

اور رفع الیدین کریں۔[10]

۱۷۔ میت کے لیے خصوصی دعائیں کریں۔ (بمطابق حدیث) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَاءَ". جب تم میت کی نماز جنازہ پڑھو تو مخلص ہو کر اس کے لیے دعا کرو۔[11]

---

[1]. صحیح البخاری، ۱۳۳۵ [2]. صحیح/النسائی ۹۰۶ [3]. صحیح مسلم ۵۳/ ۴۰۰ [4]. صحیح النسائی ۴/۷۴، ۷۵ ح ۱۹۸۹ [5]. صحیح بخاری، ۱۳۳۴ [6]. صحیح/ابن ابی شیبہ۔ ۳/۲۹۶، حدیث ۱۱۳۸۰ [7]. صحیح/مصنف عبد الرزاق ۳/۴۸۹، ۴۹۰، حدیث ۶۴۲۸ [8]. صحیح بخاری ۳۳۷۰ [9]. صحیح بخاری: ۱۳۳۴ [10]. صحیح/ابن ابی شیبہ۳/۲۹۶، حدیث ۱۱۳۸۰ [11]. حسن / سنن ابی داؤد۔ ۳۱۹۹

چند مسنون دعائیں:

☆ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ. اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ.

اے اللہ! ہمارے زندہ اور مردہ کو۔ ہمارے حاضر اور غیر حاضر کو، ہمارے چھوٹے اور بڑے کو اور ہمارے مرد اور عورت کو بخش دے۔ اے اللہ! ہم میں سے تو جس کو زندہ رکھے تو اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے تو جس کو فوت کرے تو اسے ایمان پر وفات دے۔ اے اللہ! ہمیں اس (فوت شدہ) کے اجر سے محروم نہ کر اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کرنا۔ ❶

☆ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ.

اے اللہ! اس کو بخش دے۔ اس پر رحم فرما، اسے عافیت میں رکھ، اس سے درگزر فرما، اس کی باعزت میزبانی فرما، اس کی قبر وسیع کر دے، اسے پانی، اولوں اور برف سے دھو ڈال۔ اس کو گناہوں سے اس طرح پاک کر دے جس طرح تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف ستھرا کر دیتا ہے اور اسے اس کے گھر سے بہتر گھر، اس کے اہل وعیال سے بہتر اہل وعیال اور اس کے ساتھی سے بہتر ساتھی عطا فرما، اس کو جنت میں داخل فرما، قبر کے عذاب اور آگ کے عذاب سے محفوظ فرما۔ ❷

☆ اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ، فَاَعِذْهُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ. وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.

(فلاں بن فلاں کی جگہ میت اور اس کے باپ کا نام لیں۔ اگر نام یاد نہ ہو تو اس کی جگہ

❶. صحیح / سنن ابی داؤد ۳۲۰۱، عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ❷. صحیح مسلم ۸۵/ ۹۶۳، عن عوف بن مالك اشجعی رضی اللہ عنہ

"عَبْدَكَ" کہہ لیا جائے)۔

اے اللہ! یقیناً فلاں بن فلاں تیری ذمہ داری اور تیرے سایہ رحمت میں ہے۔ اسے قبر اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ فرما۔ تو وفا دار اور حمد وستائش والا ہے۔ اے اللہ! اس کو بخش دے اور اس پر رحم فرما بلاشبہ تو خوب بخشنے والا اور خوب رحم فرمانے والا ہے۔ ❶

☆ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ [إِحْتَاجَ اِلٰى رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهٖ] ❷ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ حَسَنَاتِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِهٖ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ.

اے اللہ! یقیناً یہ تیرا بندہ ہے، تیرے بندے اور تیری باندی کا بیٹا ہے، وہ یہ گواہی دیتا تھا کہ تیرے سوا کوئی معبود حقیقی ہے ہی نہیں۔ اور محمد ﷺ تیرا بندہ اور تیرا رسول ہے اور اس کے متعلق تو سب سے زیادہ خوب جانتا ہے۔ [یہ تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اس کے عذاب سے غنی ہے]۔ اے اللہ! اگر یہ نیکوکار ہے تو اس کی نیکیوں کو زیادہ فرما اور اگر یہ گنہگار ہے تو اس کے گناہوں سے درگزر فرما۔ اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں آزمائش میں نہ ڈال۔ ❸

اس کے آخر میں راوی کہتا ہے۔

"ثُمَّ يَدْعُوْ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدْعُوَ". پھر جس قدر اللہ چاہتا آپ ﷺ (نماز جنازہ میں) دعا کرتے رہتے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ ﷺ اور بھی کافی ساری دعائیں پڑھا کرتے تھے۔

☆ "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِهٰذِهِ النَّفْسِ الْحَنِيْفِيَّةِ الْمُسْلِمَةِ وَاجْعَلْهَا مِنَ الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهَا عَذَابَ الْجَحِيْمِ" اے اللہ! اس یکسو فرمانبردار جان کو بخش دے

---

❶ صحیح / سنن ابی داؤد ۳۲۰۲، عن و اللہ بن اسقع رضی اللہ عنہ ❷ بریکٹ والی عبارت [طبرانی کبیر (۲۲/۲۴۹، ۶۷) "عن یزید بن رکانہ بن مطلب رضی اللہ عنہ" کے حوالے سے ہے۔ اسنادہ صحیح۔

❸ صحیح / موطا امام مالک ۱/۲۲۸، حدیث ۵۳۶، عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

اور اسے ان لوگوں میں بنا دے جنہوں نے توبہ کی اور تیرے راستے کی اتباع (پیروی) کی اور اسے دوزخ کے عذاب سے بچا۔ ❶

بچے کی میت کے لیے دعا:

☆ "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَّ فَرَطًا وَّذُخْرًا وَّ اَجْرًا

اے اللہ! اس کو ہمارے لیے پیشوا، پیش رو، ذخیرہ اور باعث اجر بنا۔ ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ چھوٹے بچے پر نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّ ذُخْرًا اے اللہ! اسے میر سامان، آگے چلنے والا اور ذخیرہ بنا دے۔ ❸

نوٹ:

۱۸۔ نماز جنازہ میں ثابت شدہ دعاؤں میں سے کوئی بھی دعا کی جا سکتی ہے۔ سیدنا عبداللہ بن سلام، سیدنا یزید بن رکانہ رضی اللہ عنہما اور تابعین کے اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ میت پر کئی دعائیں کی جا سکتی ہیں۔ "میت پر کوئی دعا خاص نہیں"۔ ❹

چوتھی تکبیر:

۱۹۔ پھر تکبیر کہیں۔ ❺

اور رفع الیدین کریں۔ ❻

۲۰۔ اور سلام پھیر دیں۔

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یقیناً نبی ﷺ نے ایک نماز جنازہ پڑھی اس پر چار تکبیریں کہیں "وَسَلَّمَ تَسْلِيْمَةً وَّاحِدَةً" اور بس ایک ہی سلام (دائیں جانب) پھیرا۔ ❼

---

❶. صحیح/ابن ابی شیبہ۔ ۳/۲۹۴، حدیث ۱۱۳۶۶، موقوف علی حبیب بن سلمہ رضی اللہ عنہ

❷. صحیح بخاری تعلیقاً کتاب الجنائز ❸. حسن/السنن الکبریٰ للبیہقی ٤/١٠ ❹. صحیح/ابن ابی شیبہ ۳/ ۲۹۵، ح ۱۱۳۷۰ ❺. صحیح بخاری: ۱۳۳٤ ❻. صحیح/مصنف ابن ابی شیبہ ۳/ ۲۹٦، ح ۱۱۳۸۰ ❼. صحیح/مستدرک حاکم ۱/ ۳٦۰، ابن ابی شیبہ ۱۱٤۹۱، عبدالرزاق: ٦٤۲۸

نماز جنازہ مکمل ہوگئی۔

(دونوں جانب سلام پھیرنے کے قائلین دیگر نمازوں کے سلام پھیرنے پر قیاس کرتے ہیں۔)

نوٹ:

نمازِ جنازہ مکمل ہو جانے بعد پھر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا شروع کر دینا کہیں بھی باسند صحیح ثابت نہیں۔ لہٰذا نبی ﷺ کے پیش کردہ طریقے میں یہ ایک اضافہ ہے اس لیے بدعت ہے اور بدعت باطل و مردود ہوتی ہے۔

مسئلہ: نماز جنازہ کی جماعت میں بعد میں شامل ہونے والا وہ شخص جس سے کوئی تکبیر فوت ہو جائے تو وہ امام کے ساتھ سلام نہ پھیرے بلکہ تکبیریں مکمل کر کے سلام پھیرے جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ ''جتنی نماز تمہیں مل جائے اتنی پڑھ لے اور جو باقی رہ جائے اسے پورا کر لے''۔ ❶

❶. صحیح بخاری ٦٣٦، ٩٠٨

قبر کے مسائل

مدفن:

جس علاقے میں کوئی فوت ہوا سے ادھر ہی دفن کر دینا چاہیے۔ ایک ملک سے دوسرے ملک، ایک شہر سے دوسرے شہر میں میت کو لے جانے کا خصوصی اہتمام کرنا سنت نہیں ہے۔

☆ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''ہم نے اُحد کے دن مقتولوں کو (جنت البقیع میں) دفن کرنے کے لیے اٹھایا تو ایک منادی کرنے والے نے اعلان کیا کہ رسول اللہ ﷺ حکم دیتے ہیں کہ مقتولین کو ان کی جائے قتل پر ہی دفن کرو۔ ❶

☆ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبدالرحمان بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو جب دور سے لا کر مکہ میں دفن کیا گیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر میں (یہاں) موجود ہوتی تو عبدالرحمان کو وہیں دفن کر دیا جاتا جہاں فوت ہوا تھا۔ ❷

قبرستان میں داخل ہونے کی دعا:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَلَاحِقُوْنَ اَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ.

اے شہرِ خموشاں کے مومنو اور مسلمانو! تم پر سلامتی ہو۔ یقیناً ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ ان شاء اللہ۔ میں اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت مانگتا ہوں۔ ❸

لحد:

لحد یعنی بغلی صورت میں قبر بنانا افضل ہے البتہ سیدھی قبر بنانا بھی درست ہے۔

---

❶. حسن صحیح/سنن ترمذی ۱۷۱۷، سنن ابی داؤد ۳۱۶۵ ❷. صحیح/سنن ترمذی ۱۰۵۵

❸. صحیح مسلم ۹۷۵

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اِحْفِرُوْا وَأَعْمِقُوْا وَأَحْسِنُوْا" قبر کھودو، گہرا کرو اور اچھی بناؤ۔ ❶

☆ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا.

لحد (بغلی) قبر ہمارے لیے اور سیدھی قبر ہمارے علاوہ دوسرے لوگوں کے لیے ہے۔ ❷

☆ نبی ﷺ کی قبر لحد والی تیار کی گئی تھی جیسا کہ حدیث میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق آتا ہے کہ "فَلَحَدُوْا لِلنَّبِيِّ" تو انہوں نے نبی ﷺ کے لیے "لحد" بنائی۔ ❸

☆ سیدنا سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے قبل بیماری کی حالت میں وصیت کی تھی کہ "اِلْحَدُوْا لِيْ لَحْدًا وَانْصِبُوْا عَلَيَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ" میرے لیے لحد قبر بنانا اور کچی اینٹوں کی چنائی کر دینا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی قبر تیار کی گئی۔ ❹

میت کو قبر میں اتارنے کا مسنون طریقہ:

مسنون دعا پڑھ کر، میت کو قبر کی پچھلی طرف سے قبر میں داخل کیا جائے * اور لحد میں سر کی جانب سے داخل کیا جائے۔

☆ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب میت کو قبر میں داخل کیا جاتا تو نبی ﷺ فرماتے: "بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ" اللہ کے نام سے اور رسول اللہ ﷺ کی ملت پر (میں اسے اتار رہا ہوں)۔ ❺

☆ سیدنا حارث رحمہ اللہ نے وصیت کی کہ ان کی نماز جنازہ سیدنا عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ پڑھائیں تو انہوں نے ہی ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر انہیں پاؤں کی جانب سے (یعنی قبر کی پچھلی طرف

---

❶. صحیح/سنن ابی داؤد ۳۲۱۵ ❷. صحیح/سنن ابی داؤد ۳۲۰۸ ❸. حسن/سنن ابن ماجہ ۱۵۵۷

❹. صحیح مسلم ۹۶۶ * یعنی میت کو قبر میں لٹائیں تو جو طرف میت کے پاؤں والی ہے، اس طرف سے میت کو قبر میں داخل کرنا ہے۔ ہمارے علاقوں کے لحاظ سے یہ جنوب والی طرف بنتی ہے۔ (محمد عبداللہ رفیق)

❺. صحیح/سنن ابی داؤد ۳۲۱۳

سے) قبر میں داخل کیا گیا اور فرمایا کہ یہ سنت ہے۔ ❶

☆ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ "اَنَّ النَّبِی ﷺ سُلَّ مِنْ قِبَلِ رَاسِهٖ" نبی ﷺ کو آپ ﷺ کے سر کی جانب سے (قبر میں) داخل کیا گیا۔ ❷

☆ نبی ﷺ کی بیٹی کو قبر میں سیدنا ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نے اتارا۔ ❸

اس سے یہ معلوم ہوا کہ فوت شدہ عورت کی چارپائی کو غیر محرم ہاتھ لگا سکتا ہے، کندھا دے سکتا ہے اور اسے قبر میں بھی اتار سکتا ہے۔

☆ میت کو قبر میں اس کی دائیں کروٹ لٹائیں تاکہ اس کا منہ قبلہ رخ ہو۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

"بیت اللہ تمہارے زندوں اور مردوں کا قبلہ ہے"۔ ❹

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یقیناً نبی ﷺ نے ایک نمازِ جنازہ پڑھائی پھر آپ ﷺ میت کی قبر پر تشریف لائے "فَحَثٰی عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ رَاسِهٖ ثَلَاثًا" تو آپ ﷺ نے اس (میت) کے سر کی جانب سے تین لپ مٹی ڈالی۔ ❺

قبر کی اونچائی:

قبر کی اونچائی ایک بالشت (گٹھ) ہونی چاہیے۔

☆ ابو الہیاج اسدی کہتے ہیں کہ مجھ سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تجھے اس کام کے لیے بھیجتا ہوں جس کام کے لیے رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا تھا۔ "اَنْ لَّا تَدَعْ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهٗ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهٗ"۔ یہ کہ کوئی تصویر نہ چھوڑ مگر اسے مٹا کر رکھ دو اور نہ کوئی بلند قبر

---

❶ صحیح / سنن ابی داؤد ۳۲۱۱ * اس حدیث کا مطلب بھی عبداللہ بن یزید والی حدیث جیسا ہی لینا چاہیے۔ ظاہر ہے جب میت کو جنوب والی طرف سے قبر میں داخل کریں گے تو میت کا سر پہلے قبر میں جائے گا۔ (محمد عبداللہ رفیق) ❷ صحیح / مسند شافعی ۱/ ۲۱۵ ❸ صحیح بخاری ۱۳۴۲ ** اس حدیث کی روشنی میں اگر ممکن ہو تو میت کا سارا جسم قبلہ رخ ہونا چاہیے۔ یعنی دائیں جانب سے اسے لٹایا جائے جیسے آدمی سوتے ہوئے ایک طرف لیٹتا ہے۔ (محمد عبداللہ رفیق) ❹ سنن ابی داؤد، سنن نسائی ❺ صحیح / سنن ابن ماجہ ۱۵۶۵

چھوڑنا مگر اُسے برابر کردے۔ ❶

☆ نبی ﷺ کی قبر کے متعلق سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

وَرُفِعَ قَبْرُهٗ عَنِ الْاَرْضِ قَدْرَ شِبْرٍ.

آپ ﷺ کی قبر زمین سے ایک بالشت بلند کی گئی۔ ❷

☆ سیدنا سفیان تمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "اَنَّهٗ رَاٰى قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ مُسَنَّمًا" انہوں نے نبی ﷺ کی قبر کوہان نما دیکھی۔ ❸

دفن کے بعد انفرادی و اجتماعی دعا:

☆ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو فرماتے "اِسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ ثُمَّ سَلُوْا لَهٗ بِالتَّثْبِيْتِ فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْاَلُ" اپنے بھائی کے لیے استغفار (کی دعا) کرو۔ پھر اس کے لیے (سوال و جواب کے وقت) ثابت قدمی کی دعا کرو کیونکہ اب اس سے سوال کیے جائیں گے۔ ❹

مسئلہ: میت کو دفن کرنے کے بعد، قبر کے سرہانے کی جانب سورۃ البقرہ کا پہلا رکوع اور پائنتی کی جانب آخری رکوع پڑھنے کے متعلق تمام روایات سخت ضعیف ہیں۔ (تفصیل طوالت کے خوف سے ذکر نہیں کی گئی)

قبر کا احترام:

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لَاَنْ يَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰى جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ" اگر کوئی آگ کے ایک انگارے پر بیٹھے تو وہ (انگارہ) اس کے کپڑوں کو جلا دے اور اس (انگارے) کی تپش اس کی جلد کو پہنچے۔ یہ (جل جانا) اس کے لیے بہتر ہے بجائے اس کے کہ وہ کسی قبر پر بیٹھے۔ ❺

---

❶. صحیح مسلم، کتاب الجنائز ۹۶۹ ❷. حسن/للبیهقی ۳/۴۱۰، احکام الجنائز ص ۱۹۵

❸. صحیح بخاری ۱۳۹۰ ❹. حسن/سنن ابی داؤد ۳۲۲۱ ❺. صحیح مسلم، کتاب الجنائز ۹۷۱

☆ سیدنا ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا"۔ قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ اس کی طرف نماز پڑھو۔ ❶

بدعاتِ قبور

قبروں پر قرآن خوانی

کئی جاہل لوگ قبر پر جا کر قرآن مجید بالخصوص سورۃ یٰسین کی تلاوت شروع کر دیتے ہیں۔ ایسی تمام روایات ضعیف وموضوع (من گھڑت) ہیں۔ لہٰذا اس غیر مسنون عمل سے بچیں۔ صرف دعا کرنا ہی سنت ہے۔

قبر پکی کرنا، تختی لگانا اور اس پر عمارت بنانا حرام ہے:

☆ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "نَهَى النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَاَنْ يُبْنٰى عَلَيْهِ"۔ نبی ﷺ نے قبر پکی کرنے سے، اس پر بیٹھنے سے اور اس پر عمارت بنانے سے روکا ہے۔ ❷

سنن ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ "وَاَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ" اور اس (یعنی قبر) پر کچھ لکھنے سے بھی روکا۔

☆ سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر کے سرہانے نبی ﷺ نے ایک پتھر رکھا اور فرمایا کہ "اس کے ذریعے میں اپنے بھائی کی قبر پہچان لوں گا اور میرے اہل میں سے جو فوت ہوا اس کو اس کے پاس دفن کروں گا۔ ❸

قبر پر پھول اور کھجور وغیرہ رکھنا:

قبر پر گلاب کے پھول، عرق، خوشبو، عطر، تیل، کھجور کی شاخ، چادر چڑھانا، اگربتی، موم بتی،

---

❶۔ صحیح مسلم، کتاب الجنائز ٣/٢٦ ❷۔ صحیح مسلم کتاب الجنائز ٩٧٠

❸۔ حسن/سنن ابو داؤد ٣٢٠٦

دیے جلانا، دالیں اور چاول بکھیرنا اور اس طرح کے دیگر کام سب کے سب بدعات وخرافات اور گمراہی ہیں۔ قرآن وسنت کی روشنی میں ایسے افعال وامور جہالت آمیز اور حماقت خیز ہیں۔

لطف تو یہ ہے کہ قبر کے اندر صاحب قبر کے لیے پھولوں کی سیج لگ جائے، رحمت الٰہی کا نور پھیل جائے اور عطر بیزی ہو جائے۔ اس کے لیے قبر والے کے اچھے اعمال اور ہماری دعائیں ہیں۔ قرآن وسنت کی تعلیم یہی ہے اس کے علاوہ روایتی کام شیطان کو خوش کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والے ہوتے ہیں۔

قبر پر اذان اور ستر قدم پر دعا:

میت کو دفن کرنے کے بعد اس کی قبر پر اذان دینا اور ستر (70) قدم دور جا کر پھر دعا کرنا، یہ کام باطل اور مردود ہے۔ اس اختراع وبدعت کی سخت حوصلہ شکنی کرنی چاہیے۔

قبر پرستی اور چلہ کشی وغیرہ حرام ہے:

قبر کی زیب وزینت کرنا، سجانا، اس پر مسجد بنانا یا اسے ہی مسجد سمجھ لینا، یہ عقیدہ رکھنا کہ یہاں عملیات مضبوط ہوتے ہیں۔ اذکار ووظائف قبول ہوتے ہیں۔ حاجات وضروریات پوری ہوتی ہیں اور پھر رکوع وسجود بجالانا، جھک کر سلام کرنا، قبر کو چومنا، بدن پر چادر ڈال کر تسبیاں نکالنا، عجز ونیازی کرنا، منتیں ماننا، پارے پڑھنا، شرینی بانٹنا، اعتکاف بیٹھنا اور چلہ کشی وغیرہ وغیرہ ایسی تمام حرکتیں شرک (بہت بڑا ظلم) ہیں۔ اور ”لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰه“ (نہیں کوئی معبود مگر اللہ) کے ساتھ بددیانتی اور دھوکا ہے۔ اگر ان خرافات کا ارتکاب ہی کرنا تھا تو کلمہ توحید پڑھ کر اللہ تعالیٰ کو ہی معبود حقیقی کیوں مانا تھا؟ حق اور باطل، دن اور رات، نور اور ظلمت، روشنی اور اندھیرا اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب (وفات سے قبل) بیمار ہوئے تو آپ ﷺ کی بعض بیویوں (ام سلمہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہما) نے آپ ﷺ کے سامنے ایک گرجے کا ذکر کیا جس کا نام ”ماریہ“ تھا جو انہوں نے حبشے کی سرزمین پر دیکھا تھا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا حبشہ کی سرزمین (کے سفر سے واپس) آئی تھیں۔ انہوں نے اس گرجے کی خوبصورتی اور جو اس

میں تصویریں تھیں اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا:

اُولٰئِكَ اِذَا مَاتَ مِنْهُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِيْهِ. تِلْكَ الصُّوَرُ اُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ.

یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی مر جاتا تو وہ اس کی قبر پر مسجد بناتے تھے پھر اس میں اس طرح کی (یادگار) تصویریں رکھتے تھے۔ یہ لوگ اللہ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔ ❶

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جس مرض میں نبی ﷺ فوت ہو گئے تھے اس بیماری میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا۔

"لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَ النَّصَارٰى. اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ انْبِيَآءِ هِمْ مَسَاجِدَ" اللہ تعالیٰ یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت بھیجے کہ جنہوں نے انبیاء کرام علیہم السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر یہ ڈر نہ ہوتا تو آپ ﷺ کی قبر کھلی جگہ پر ہوتی۔ "اَنِّیْ اَخْشٰى اَنْ يُّتَّخَذَ مَسْجِدًا" یقیناً میں ڈرتی ہوں کہ کہیں آپ ﷺ کی قبر کو مسجد نہ بنا لیا جائے۔ ❷

☆ نبی کریم ﷺ نے اپنی وفات سے قبل یہ دعا مانگی کہ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا يُّعْبَدُ ❸ اے اللہ! میری قبر کو بت نہ بنانا جس کی لوگ پوجا کریں۔

آپ ﷺ کی یہ دعا قبول ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی قبر مبارک کو بہت محفوظ کر دیا اور عبادت گاہ بننے سے بچا لیا۔ جو شخص آپ ﷺ کی قبر کی طرف متوجہ ہوتا ہے وہ یہ سمجھتا ہے کہ وہ قبر کی طرف متوجہ ہے جبکہ حقیقت میں یہ ناممکن ہے کہ وہ آپ ﷺ کی قبر تک پہنچ سکے یا اس کی طرف کھڑا ہو کر اس کی طرف رخ کر سکے۔

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "شرک کا سدباب کرنے کے لیے ہی مسلمانوں نے نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کے ارد گرد اونچی دیواریں تعمیر کر دیں اور اس تک پہنچنے والے دروازوں کو بند کر دیا۔ پھر جب انہیں یہ خوف ہوا کہ لوگ قبر مبارک کو کہیں نماز کا قبلہ نہ بنا لیں تو انہوں نے قبر

---

❶. صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب بناء المسجد علی القبر: ١٣٤١ ❷. صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب مایکرہ من اتخاذ المسجد علی القبور ❸. موطا امام مالک: ٤١٤

مبارک کے شمال کی طرف مزید دو دیواریں اور بنا دیں تاکہ کوئی شخص اس کی طرف رخ نہ کر سکے۔"[1]

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک تک پہنچنا ممکن نہیں اور اس کا حکم بھی نہیں دیا گیا۔ کیونکہ تین دیواروں کے ساتھ اس کا احاطہ کر دیا گیا ہے۔"[2]

مراقبہ و کشف کا فتنہ:

کسی بزرگ کی قبر پر مراقبہ و چلہ کشی کرنا اور یہ نظریہ رکھنا کہ اس سے وہ قبر والا بزرگ خواب میں یا تصور میں یا قبر سے نکل کر اپنی جھلک دکھائے گا یا گفتگو کرے گا اور معلومات دے گا اور محجوب (عامل) سے حجاب (پردہ) کشف یعنی کھل جائے گا۔ اس طرح دونوں ہمکلام ہوں گے یا غیب سے آواز آئے گی یا کوئی اور نشانی ظہور پذیر ہو گی وغیرہ وغیرہ، یہ سب کا سب شیطانی کھیل ہے۔ بڑے بڑے اصحاب جُبہ و دستار (صوفیاء) اس باطل نظریے کو اختیار کر کے گمراہ ہو گئے اور ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ اصل میں اس طرح کی شرکیہ حرکات کرنے سے شیطان اس فوت شدہ بزرگ کے روپ میں آ کر گفتگو کرتا ہے یا غیب سے آواز دیتا ہے یا کوئی اور نشانی ظاہر کرتا ہے۔ جس سے صوفی اس مغالطہ میں پڑ جاتا ہے کہ اس کا مراقبہ چلہ کشی کے عملیات کامیاب ہو گئے ہیں اور اس سے غیب کے پردے ہٹ گئے ہیں۔

ایسے تمام نظریات شرکیہ اور باطل ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر کٹھن اور مشکل ترین حالات پیدا ہوتے رہے لیکن کسی صحابی نے نبی ﷺ کی قبر مبارک پر مراقبہ و چلہ کشی نہیں کی۔ ایسے غیر شرعی امور کے متعلق یہ خیال رکھنا کہ یہ علم "طریقت" ہے جو شریعت (قرآن و حدیث) میں درج ہونے سے رہ گیا تھا اور پھر بزرگوں سے سینہ بہ سینہ حاصل ہوا ہے، قطعاً ایسے نہیں ہے بلکہ یہ وہ گمراہ کن نظریات و خیالات ہیں جو یہود و نصاریٰ کی طرف سے مسلمانوں میں منتقل کر دیئے گئے ہیں۔

---

[1] المفهم لما اشكل من تلخيص كتاب مسلم للقرطبي: ٢/١٢٨ [2] كتاب الرد على الاخنائي واستحباب زيارة خير البرية، ابن تيميه ١٣٠

رسول اکرم سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات ان چیزوں سے مبرا و پاک ہے۔ ❋

تنبیہ:

نبی کریم ﷺ کا قبروں کو سجدہ گاہ بنانے سے سختی سے منع کرنا اور ایسے کرنے والوں کے متعلق یہ خبر دینا کہ ان پر لعنت بھیجی گئی، یہ اس بات کی قوی دلیل ہے کہ ایسے کرنا حرام ہے۔ کیونکہ یہ شرک تک پہنچانے کا ایک ذریعہ ہے، جس کا رسول اللہ ﷺ نے دروازہ بند کر دیا۔ تاکہ کوئی شخص قبروں کی عبادت کرنے، ان کے پاس نذر و نیاز پوری کرنے، ان کا طواف کرنے، مراقبہ و اعتکاف کرنے، ان کے پاس جانور ذبح کرنے اور قبروں سے دعا مانگنے اور انہیں نفع و نقصان کا مالک تصور کرنے کی جسارت نہ کرے۔

ایصالِ ثواب کا مسئلہ

فوت شدگان کو ان کے کیے ہوئے اچھے اعمال کی برکت سے از خود مسلسل ثواب ملتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی.

اور یہ کہ ہر انسان کے لیے صرف وہی ہے جس کی اُس نے خود کوشش کی۔ ❶

قرآن خوانی کا ثواب فوت شدگان کو نہیں پہنچتا۔ کیونکہ یہ فوت شدہ کا اپنا کام نہیں اور نہ ہی اس کی محنت ہے۔ اگر ایسا کوئی مسئلہ ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اپنی امت کو فوت شدگان کے لیے قرآن خوانی کی تعلیم ضرور دیتے۔ اس کام کی کوئی دلیل نہ تو قرآن مجید میں ہے نہ ہی کسی صحیح حدیث

---

❶. سورۃ النجم ۵۳: آیت ۳۹ ❋ مزید تفصیلات کے لیے دیکھیں: ○ الفرقان بین اولیاء الرحمان وبین اولیاء الشیطان از شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ○ تصوف، از علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ ○ شریعت و طریقت، از مولانا عبدالرحمان کیلانی رحمہ اللہ

میں ایسا کوئی اشارہ ملتا ہے۔ اگر یہ عمل، عملِ خیر ہوتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے ضرور اختیار کرتے اور یہ دین کا حصہ ہوتا۔ دین اپنی نصوص پر قائم ہے بالفاظ دیگر دین کے ہر کام کی بنیاد شرع متین میں کوئی نص (دلیل) ہوتی ہے اور جس عمل کے پس پردہ کوئی نصِ شرعی نہ ہو تو وہ رسم (ہوائی) ہوتی ہے۔ لہٰذا ایصالِ ثواب کے لیے مروّجہ قرآن خوانی کے تمام طریقے سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی شریعت (دین) سے باہر ہیں۔

وہ امور جن سے میت کو فائدہ پہنچتا ہے:

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ".

اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ. اَوْعِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْوَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْالَهٗ.

جب انسان مرجاتا ہے تو اس کا سلسلۂ اعمال ٹوٹ جاتا ہے سوائے تین چیزوں کے۔

۱۔ صدقہ جاریہ ۲۔ یا ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جاتا ہو

۳۔ یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہو۔ [1]

☆ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ: رِبَاطُ يَوْمٍ وَّ لَيْلَةٍ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهٖ. وَاِنْ مَاتَ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِىْ كَانَ يَعْمَلُهٗ وَاُجْرِىَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ وَاَمِنَ الْفَتَّانَ. اللہ کی راہ میں ایک دن اور ایک رات سرحدوں کا پہرہ دینا، ایک مہینے کے روزوں اور قیام سے بہتر ہے اور اگر وہ مرگیا تو اس کا وہ عمل اس پر جاری رہے گا جو وہ کرتا رہا اور اس پر اس کا رزق جاری کردیا جائے گا اور وہ فتنے میں ڈالنے والے سے بھی محفوظ ہوگا۔ [2]

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْمًا عَلَّمَهٗ وَنَشَرَهٗ،

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الوصیة، باب ما یلحق الانسان من الثواب بعد وفاته ۱۶۳۱ [2] صحیح مسلم، کتاب الامارة، باب فضل الرباط فی سبیل الله عزوجل

وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ وَمُصْحَفًا وَرَّثَهُ أَوْمَسْجِدًا بَنَاهُ أَوْبَيْتًا لِا بْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ أَوْنَهْرًا أَجْرَاهُ أَوْصَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ وَصِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ.

یقیناً مومن شخص کو اس کے عمل اور اس کی نیکیوں میں سے، اس کی موت کے بعد اسے جو کچھ ملتا ہے اس میں سے (۱) ایسا (دین کا) علم جس کی اس نے تعلیم دی اور اسے عام پھیلا دیا۔ (۲) نیک اولاد، جو اس نے چھوڑی۔ (۳) وہ مصحف (یعنی قرآن) جو اس نے ورثا کے لیے چھوڑا (۴) یا وہ مسجد جو اس نے بنائی تھی۔ (۵) یا جو مسافر خانہ جو اس نے تعمیر کیا تھا۔ (۶) یا وہ نہر (ٹیوب ویل، نلکا وغیرہ جس سے پانی پیا جاتا ہے) جو اس نے جاری کی تھی۔ (۷) یا اپنی زندگی اور تندرستی میں اپنے مال سے صدقہ نکالا۔ اس کی موت کے بعد ان چیزوں کا اجر اسے (خود ہی) ملتا رہے گا۔ ❶

☆ صالح اولاد بھی مومن کی کمائی ہے۔ اس لیے نیک اولاد جو نیکی کرے گی تو اس کے اجر کے ساتھ ساتھ بغیر کسی کمی کے، اسے بھی ملتا رہے گا۔ (بشرطیکہ وہ کافر اور مشرک نہ ہوں)۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ: "إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوْا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ" یقیناً تمہاری اولاد تمہاری سب سے پاکیزہ کمائی میں سے ہے۔ سو تم اپنی اولاد کی کمائی میں سے کھاؤ۔ ❷

میت کی طرف سے صدقہ کرنا:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص (سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ) نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ اس کی ماں فوت ہوگئی ہے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اسے فائدہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ تو اس شخص نے کہا کہ میرا ایک پھل دار باغ ہے میں آپ ﷺ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے وہ باغ اس کی طرف سے صدقہ کر دیا۔ ❸

❶. حسن/سنن ابن ماجه، كتاب المقدمه، باب معلم الناس الخير حديث ٢٤٢ ❷. حسن/سنن ابی داؤد ٣٥٢٨، سنن ابن ماجه ٢/٢، جامع ترمذی ٢٨٧/٢، سنن نسائی ٢١١/٢ ❸. صحیح بخاری، كتاب الوصايا

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے کہا کہ بلاشبہ میرا باپ فوت ہو گیا اور اس نے مال چھوڑا جبکہ کوئی وصیت نہیں کی: ''فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنْهُ قَالَ: نَعَمْ'' تو کیا اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ ❶

میت کی طرف سے حج کرنا:

جُہینہ قبیلے کی ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی۔ اس نے کہا کہ میری ماں نے حج کرنے کی نذر مانی تھی۔ (ابھی) اس نے حج نہ کیا حتیٰ کہ وہ فوت ہو گئی تو کیا میں اس کی طرف سے حج کر لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اس کی طرف سے حج کر۔ بتا کیا تیری امی کے ذمے قرض ہوتا تو تم ادا کرتی؟ اللہ کا حق بھی ادا کرو۔ اللہ تعالیٰ وفا کا سب سے زیادہ حقدار ہے۔ ❷

میت کی طرف سے روزے رکھنا:

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ.

جو شخص مر جائے اور اس کے ذمے روزے ہوں تو اس کی طرف سے اس کا ولی (قریبی وارث) روزے رکھے۔ ❸

☆ ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی۔ اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میری ماں فوت ہو گئی اور اس کے ذمے نذر کے روزے ہیں۔ کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بتاؤ، اگر تیری ماں پر قرض ہوتا جسے تو ادا کرتی۔ کیا وہ قرض اس کی طرف سے ادا کیا جائے گا؟ اس نے کہا جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تو اپنی ماں کی طرف سے روزے بھی رکھ۔ ❹

---

❶. صحیح مسلم، کتاب الوصیة، باب وصول ثواب الصدقات الی المیت❷. صحیح بخاری، کتاب جزاء الصید باب الحج و النذر عن المیت❸. صحیح بخاری، کتاب الصوم ۱۹۵۲
❹. صحیح مسلم، کتاب الصیام

میت کی طرف سے قرض کی ادائیگی:

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص فوت ہو گیا ہم نے اسے غسل دے کر کفن پہنایا۔ خوشبو لگائی اور جنازہ گاہ میں رکھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کو نماز جنازہ کی اطلاع دی۔ آپ ﷺ تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''شاید تمہارے اس (فوت شدہ) ساتھی کے ذمے قرض کی ادائیگی ہے؟''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا۔ جی ہاں، اس پر دو (۲) دینار قرض ہے۔ آپ ﷺ پیچھے ہٹ گئے اور فرمایا ''تم اپنے ساتھی پر نماز جنازہ پڑھ لو''۔ (میں نہیں پڑھوں گا) ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اس کا قرض ادا کروں گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ دو دینار تجھ پر تیرے مال سے ادا کرنا لازم ہے اور (اب) میت اس (قرض) سے بری ہے۔

نبی ﷺ (دوسرے دن) ابوقتادہ سے ملے تو کہا ''آپ نے وہ دو دینار کا کیا کیا؟ (ادا کیے یا نہیں) اس نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! ابھی تو وہ کل فوت ہوا ہے۔ پھر آپ ﷺ اسے دوبارہ ملے تو یہی بات پوچھی تو ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے وہ قرض ادا کر دیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب قرض کی ادائیگی سے اس پر سے سختی اُٹھ گئی۔ ❶

میت کے لیے دعا:

نماز جنازہ میں میت کے لیے خوب دعا کرنا چاہیے۔ علاوہ ازیں قبر پر بھی دعا کرنا سنت ہے۔ مزید فوت شدگان کے لیے جب چاہیں خود دعائیں کریں۔

فوت شدگان کے لیے ایک دعا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بتائی ہے فرمایا:

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ اور جو لوگ ان اہل ایمان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں کہ:

---

❶. صحیح/ مسند احمد، مستدرك حاکم اور صحیح بخاری ''کتاب الحوالات، باب اذا حَالَ دَيْنِ الميت عَلى رجل جاز۔ عن سلمه بن اکوع'' میں تین دینار کا ذکر ہے۔

رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ.

اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ایمان کے ساتھ ہم سے پہلے گزر گئے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کینہ نہ بنا۔ اے ہمارے رب! یقیناً تو بے حد شفقت کرنے والا اور بہت مہربان ہے۔ ❶

ایصالِ ثواب کے غیر شرعی طریقے:

ایصالِ ثواب کے مروّجہ طریقے مثلاً رنگا رنگ کے کھانے، مٹھائیاں اور پھل وغیرہ تقسیم کرنے کے لیے قرآن خوانی، محفلِ ذکر، محفلِ درود، مسجع و مقفّٰی دعائیں مانگنا جن میں فوت شدگان، صوفیوں، بزرگوں، شہیدوں، صحابہ کرام اور انبیاء علیہم السلام کے نام واسطے دے دے کر سورتوں اور سیپاروں کا تذکرہ کر کر کے سنانا، وغیرہ وغیرہ یہ ڈرامہ بازی سراسر جہالت، نادانی اور قرآن وسنت سے ناواقفیت ہے۔ اسی طرح باقی رسوم مثلاً رسم قل، تیجا، ساتواں، چہلم اور گیارہویں کے ختم وغیرہ وغیرہ یہ سب بدعات وخرافات باطل اور مردود کام ہیں۔ قرآن وسنت کی عدالت میں ان کی کوئی حقیقت نہیں۔

کس قدر مضحکہ خیز ہے یہ بات!! کہ ان بدعات وخرافات کا نام ''ختم'' تجویز کر رکھا ہے۔ ''ختم'' کے معنی ''مہر، ٹھپا'' کے ہیں یعنی کہ یہ مہر لگ گئی ہے کہ یہ قرآن خوانی وغیرہ فوت شدگان کو ارسال ہوگئی ہے (العیاذ باللہ) یاد رکھیں کہ یہ سب ٹامک ٹوئیاں، اٹکل پچو اور قیاس آرائیاں ہیں جن سے سبز باغ دکھائے جاتے ہیں یہ سب دھوکہ وفریب پیٹ پرستی کی بنیاد پر ہے۔

تعزیت کے مسائل

تعزیت کا معنی ''تسلی دینا'' ہے۔ یعنی فوت شدہ کے ورثا کو دلاسہ دینا، صبر کی تلقین کرنا اور ان کا حوصلہ بڑھانا۔

❶. الحشر: ۱۰

☆ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا بچہ فوت ہو گیا فَعَزَّاهُ عَلَيْهِ" تو آپ ﷺ نے اس کی تعزیت کی۔ ❶

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اپنے مصیبت زدہ بھائی کو تسلی دی تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے سبز لباس پہنائے گا جس پر رشک کیا جائے گا۔ ❷

تعزیت کے الفاظ:

جب رسول اللہ ﷺ کا نواسہ فوت ہو رہا تھا تو آپ ﷺ نے اپنی بیٹی سیدہ زینب سے ان الفاظ میں تعزیت کی:

إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ.

یقیناً یہ اللہ کا ہی ہے جو اس نے واپس لے لیا اور اسی کا ہی ہے جو اس نے دے رکھا ہے اور اس کے پاس ہر چیز کا وقت مقرر ہے اس لیے تو صبر کر اور ثواب کی اُمید رکھ۔ ❸

مدتِ سوگ:

سوگ کا مطلب ہے کہ غم وصدمہ کی وجہ سے گھر سے نہ نکلنا، زیب وزینت نہ کرنا، زیور اور اچھا لباس نہ پہننا، سرمہ وخوشبو وغیرہ نہ لگانا۔ سوگ کی حد بندی صرف عورتوں کے لیے ہے کہ وہ قریبی رشتہ دار کی وفات پر تین دن اور خاوند کی وفات پر چار ماہ اور دس دن یا عدت تک سوگ میں رہیں۔ لہٰذا مرد حضرات کا سوگ سے کوئی تعلق نہیں۔ شریعت نے مردوں پر کوئی قید نہیں لگائی۔ لہٰذا وہ اپنا کام کریں۔

☆ سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر ملنے کے بعد چوتھے دن نبی ﷺ ان کے خاندان کے پاس تشریف لے گئے۔ سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمْهَلَ آلَ جَعْفَرَ ثَلَاثًا أَنْ يَّأْتِيَهُمْ ثُمَّ أَتَاهُمْ.

---

❶. صحیح / سنن نسائی: ۲۰۹۰ ❷. حسن/ أرواء الغلیل ۷٦٤، احکام الجنائز ص ۲۰٦

❸. صحیح بخاری ۱۲۸٤

بلاشبہ نبی ﷺ آل جعفر کے پاس آنے سے تین دن تک رُکے رہے۔ پھر آپ ﷺ ان کے پاس (تعزیت کے لیے) تشریف لائے۔ ❶

رسول اللہ ﷺ کا فرمان گرامی ہے کہ:

لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ فَاِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

نہیں جائز اُس عورت کے لیے جو اللہ اور آخرت (قیامت) پر ایمان رکھتی ہے وہ کسی میت پر تین دنوں سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند پر، تو یقیناً وہ اپنے خاوند پر چار ماہ اور دس دن سوگ کرے۔ ❷

نوٹ ۱: کئی جاہل لوگ چالیس دنوں تک چٹائیاں بچھا کر تعزیت کے لیے بیٹھے رہتے ہیں۔ گپیں مارتے ہیں، حقہ وسگریٹ نوشی خوب کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ نماز سے بھی غافل ہوتے ہیں اور جونہی کوئی نووارد آتا ہے تو دعا کے لیے (تھکے ماندے) ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ یاد رہے کہ تعزیت کا یہ طریقہ غیر مسنون، رسمی، روایتی اور جاہلانہ ہے۔

نوٹ ۲: میت کے گھر والوں کے لیے کھانے پینے کا بندوبست دیگر لوگوں کو کرنا چاہیے۔

☆ سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر ملنے پر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "**اِصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرَ طَعَامًا فَقَدْ اَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ**". جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو۔ انہیں پریشانی ملی ہے جو ان کو مشغول رکھے گی۔ ❸

---

❶. صحیح/سنن ابی داؤد و احکام الجنائز ص ۲۰۹ ❷. صحیح بخاری، کتاب الجنائز باب احداد المرأۃ علی غیر زوجھا ❸. صحیح / مستدرك حاکم ۱/۳۷۲، سنن ابی داؤد ۳۱۳۲، سنن الترمذی ۹۹۸، ابن ماجه ۱۶۱۰

مسنون جامع اذکار، وظائف اور دعائیں

اہمیت و فضیلت:

قرآن مجید میں ہے کہ:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ .

اور تمہارے رب کا فرمان ہے کہ مجھ سے دعا کرو، میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔ یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ ابھی ابھی ذلیل ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے۔ ❶

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ. فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ.

اور جب میرے بندے میرے بارے میں آپ ﷺ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں۔ ہر پکارنے والے کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے، قبول کرتا ہوں۔ اس لیے لوگوں کو بھی چاہیے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں۔ یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے۔ ❷

☆ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ.

ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس کے دل میں جو خیالات اٹھتے ہیں ان سے ہم واقف ہیں اور ہم ان کی رگِ جان سے بھی زیادہ اس سے قریب ہیں۔ ❸

☆ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ.

---

❶ سورة المومنين: آيت: ٦٠ ❷ البقره: ١٨٦ ❸ سورة ق: ١٦

اور اے شخص! اپنے رب کی یاد کیا کر اپنے دل میں عاجزی کے ساتھ اور خوف کے ساتھ اور زور کی آواز کی نسبت کم آواز کے ساتھ، صبح وشام۔ اور اہل غفلت میں سے مت ہونا۔ ❶

☆ فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ.

تم میرا ذکر کیا کرو، میں بھی تمہیں یاد کروں گا۔ میری شکرگزاری کرو، ناشکری سے بچو۔ ❷

☆ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ.

اور جو شخص ''الرحمٰن'' کی یاد سے غفلت کرے تو ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں۔ تو وہ اس کے ساتھ رہتا ہے۔ ❸

☆ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى.

اور ہاں جو میری یاد سے روگردانی کرے گا اس کی زندگی تنگی میں رہے گی اور ہم اسے بروز قیامت اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا کہ الٰہی! مجھے تو نے اندھا بنا کر کیوں اٹھایا؟ حالانکہ میں نے تو دیکھتا بھالتا تھا۔ (جواب ملے گا کہ) اسی طرح ہی ہونا چاہیے تھا۔ تو میری آئی ہوئی آیتوں کو بھول گیا تو آج تُو بھی بھلا دیا جائے گا۔ ❹

احادیث:

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ'' جو شخص اپنے رب کا ذکر کرتا ہے وہ زندہ کی طرح ہے اور جو شخص اپنے رب کا ذکر نہیں کرتا وہ مردے جیسا ہے۔ ❺

☆ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہنی چاہیے۔ ❻

☆ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

---

❶ الاعراف: ٢٠٥ ❷ البقرہ: ١٥٢ ❸ الزخرف: ٣٦ ❹ پ١٦، سورۃ طٰہٰ، ١٢٤ تا ١٢٦

❺ صحیح بخاری ٦٤٠٧ ❻ حسن / سنن ابن ماجہ ٣٧٩٣

اِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَةُ. بلاشبہ دعا ہی (کامل درجہ کی) عبادت ہے۔ ❶

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

اِنَّ رَبَّكُمْ كَرِيْمٌ يَسْتَحِي مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ اِلَيْهِ يَدَيْهِ اَنْ يَّرُدَّهُمَا صِفْرًا.

یقیناً تمہارا رب بڑا شرم و حیا والا اور سخی و کریم ہے۔ جب بندہ اس کے سامنے اپنے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اسے حیا آتی ہے کہ وہ اسے خالی ہاتھ لوٹائے۔ ❷

☆ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَنَا مَعَ عَبْدِيْ مَاذَ كَرَنِيْ وَتَحَرَّكَتْ بِيْ شَفَتَاهُ.

میں اس وقت تک اپنے بندے کے ساتھ رہتا ہوں جب تک وہ مجھے یاد کرتا ہے اور میرے لیے اس کے ہونٹ ہلتے رہتے ہیں۔ ❸

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا دَعَانِيْ". میں اپنے بندے کے ساتھ اس طرح سلوک کرتا ہوں جس طرح کا میرے بارے میں اس کا گمان ہوتا ہے، جب میرا بندہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کے پاس ہی ہوتا ہوں۔ ❹

☆ آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ: "لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ"

اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز معزز و مکرم نہیں ہے۔ ❺

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی قوم کسی مجلس میں نہیں بیٹھتی کہ وہ اس میں اللہ کا ذکر کرتی ہو مگر فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں (ان پر سکینت نازل ہوتی ہے) اور ان کو اللہ کی رحمت ڈھانک لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں۔ ❻

اس حدیث سے بعض لوگوں نے یہ استدلال کرنے کی ناکام کوشش کی ہے کہ "حلقے بنا کر

---

❶ صحیح / جامع ترمذی ❷ صحیح / سنن ترمذی، ابی داؤد، نسائی، حاکم ❸ صحیح بخاری تعلیقاً
❹ صحیح مسلم ٢٦٧٥ ❺ صحیح / ابن حبان و حاکم ❻ صحیح مسلم

اجتماعی شکل میں ''ہُو ہُو'' کی ضربوں والا ذکر بھی جائز ہے۔ یاد رہے کہ ذکر سے یہ مراد لینا کہ ''ضربیں لگائی جائیں'' قطعاً درست نہیں ہے۔ ذکر سے مراد نماز بھی ہے اور تلاوت قرآن مجید بھی۔ ❶ جب یہ معلوم ہو گیا کہ ذکر کا مفہوم محدود نہیں ہے تو پھر کس طرح اس حدیث سے یہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ ''حلقے بنا کر ذکر کی ضربیں لگانا جائز ہے'' جبکہ اس کے برعکس سلف صالحین سے اس کی مخالفت بھی ثابت ہو۔ دوسرے یہ کہ صحیح مسلم ہی کی دوسری حدیث میں اس کی وضاحت موجود ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ" جب کوئی قوم اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر (مسجد وغیرہ) میں جمع ہو کر قرآن مجید کی تلاوت کرتی ہے اور آپس میں کتاب اللہ کو پڑھتی پڑھاتی ہے تو اس پر سکینت نازل ہوتی ہے۔ اللہ کی رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے۔ فرشتے اس کو گھیر لیتے ہیں اور وہ ان کا ذکر ان میں کرتا ہے جو اللہ کے پاس (مقرب اور بزرگ و برتر فرشتے) ہیں۔ ❷

معلوم ہوا کہ مجالسِ ذکر سے مراد بدعتیوں کی اجتماعی ذکر والی صوفیانہ مجلسیں نہیں ہیں بلکہ تلاوتِ قرآن، تدریس و قرأت اور علم و فقہ کے تذکرے کی مجلسیں ہیں۔ علامہ عبد الرحمان مبارکپوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ''یہاں ذکر سے مراد وہ الفاظ ادا کرنا ہے جن کی ترغیب کے بارے میں دلائل موجود ہیں مثلاً الباقیات الصالحات، یہ سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر اور لَآ اِلٰہ اِلَّا اللہ ہیں۔ اسی طرح ان کے موافق ''حسبی اللہ'' اور استغفار وغیرہ کا حکم ہے۔ دنیا اور آخرت کی خیر مانگنا بھی اس میں شامل ہے اور واجب یا مستحب عمل پر ہمیشگی کرنا بھی اللہ کا ذکر ہے مثلاً تلاوت قرآن، قرأتِ حدیث، تدریس علم اور نفل نمازیں۔ ❸

---

❶. دیکھیے سورۃ طٰہٰ ۱۴: سورۃ النحل: ٤٤ ❷. صحیح مسلم: ۲٦۹۹ ❸. تحفۃ الاحوذی: ۳۱٤/۹ مزید مطالعہ کے لیے دیکھیں کتاب ''عبادات میں بدعات اور سنت نبوی سے ان کا رد''۔ شائع کردہ مکتبہ قدوسیہ لاہور

اُمید اور قبولیتِ دُعا:

دُعا کی قبولیت کے لیے عقیدے کے اعتبار سے مضبوط اور ستھرا ہونا ضروری ہے۔ اور پھر دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے بلا واسطہ (ڈائریکٹ) اُمید باندھنا فرض ہے۔ کیونکہ بیج ہمیشہ زرخیز زمین پر سے ہی بارآور ہوتا ہے لیکن اگر دل کی زمین ناامیدی، بے یقینی اور عدمِ استحکام کی وجہ سے شور یلی اور بنجر ہو تو وہاں دعا کا خالص بیج بھی ثمر آور نہیں ہو پاتا۔

مالی کا کام تخم پاشی اور آبیاری کرنا ہے اور مالک مہربان کا کام اس کی امید کو پھول و پھل دینا ہے۔ مالی پُر اُمید ہو کر بھرپور توجہ و لگن سے اپنے وظائف و فرائض سرانجام دے اسے اس کی محنت و کوشش کی برکات سے نتائج ضرور فراہم ہوں گے۔ اور یاد رہے کہ اس دوران میٹھا س بھرا پھل پانے کے لیے صبر کی پُر خار راہ سے گزرنا ایک فطری امر ہے اسی لیے تو قرآن مجید نے ''صبر'' کا خوب درس دیا ہے جو کڑوا تو ضرور ہوتا ہے مگر اس کا پھل شیریں ہوتا ہے۔ دیر آید درست آید۔

دنیا میں کامیابی اعمال کا نتیجہ ہے اور اعمال کے لیے پہلی چیز امید ہے جب تک انسان کے دل میں اُمید قائم ہے تو مصیبتوں اور بلاؤں کے طوفان بھی اگر اس سے ٹکرا جائیں تو بھی اس کو شکست نہیں دے سکتے۔ لہٰذا بندۂ مومن کو ہمیشہ پُر امید اور دعا کے لیے تروتازہ رہنا چاہیے۔

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ مَالَمْ يَسْتَعْجِلْ'' ہمیشہ بندے کی دعا قبول ہوتی رہتی ہے۔ جب تک وہ گناہ یا رشتہ داری توڑنے کی دعا نہ کرے اور جلدی نہ مچائے۔ لوگوں نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! جلدی کا کیا مطلب؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ اس طرح کہے کہ ''میں نے دعا کی تھی میں نہیں سمجھتا کہ میری بھی دعا قبول ہو پھر وہ ناامید ہو جائے اور دعا کرنا ہی چھوڑ دے۔ ●

قارئین کرام! پتا چلا کہ مومن کی دعا قبول ہو جاتی ہے اس کو صبر و تحمل سے انتظار کرنا چاہیے۔ بعض اوقات دعا کا شرفِ قبولیت کو پہنچنے کے لیے ایک زمانہ درکار ہوتا ہے اور اس میں بھی اس کے لیے کوئی بھلائی ہوتی ہے۔ جیسا کہ سیدنا یعقوب علیہ السلام ایک عرصہ تک بارگاہِ الٰہی میں دعا گو رہے۔ بالآخر لختِ جگر یوسف علیہ السلام مل ہی گئے تھے۔

● صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب استحابة الدعا مالم یعجل

اور جب نا امیدی کا روگ پیدا ہو جائے تو دعا قبول ہوتے ہوتے رہ جاتی ہے۔

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اس طرح کی بات نہ کہے کہ یا اللہ! اگر تو چاہتا ہے تو مجھے بخش دے۔ اگر تو چاہتا ہے تو مجھے معاف فرما۔ اگر تو چاہتا ہے تو مجھ پر رحم فرما۔ "لِيَعْزِمْ فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّ اللّٰهَ صَانِعٌ مَّاشَاءَ لَا مُكْرِهَ لَهُ" اسے چاہیے کہ وہ دعا میں مضبوطی پیدا کرے (یعنی ڈھیلی دعا نہ کرے) یقیناً اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے اس پر کوئی زور ڈالنے والا نہیں۔ ❶

دعا کی قبولیت کے تین راستے:

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُوْا لَيْسَ بِإِثْمٍ وَلَا بِقَطِيْعَةِ رَحِمٍ إِلَّا أَعْطَاهُ إِحْدٰى ثَلَاثٍ إِمَّا أَنْ يُعَجِّلَ لَهُ دَعْوَتَهُ وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ وَإِمَّا أَنْ يُدْفَعَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ.

جب کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ سے کوئی ایسی دعا کرے جو گناہ یا قطع رحمی سے متعلق نہ ہو تو وہ (اللہ تعالیٰ) اسے تین میں سے ایک چیز ضرور عطا کرتا ہے (۱) اس کی دعا کو جلد قبول کرتا ہے۔ (۲) یا اس کے لیے ذخیرہ آخرت بنا دیتا ہے۔ (۳) یا اس دعا کے ذریعے اس سے کوئی آنے والی مصیبت ٹال دیتا ہے۔ ❷

☆ سیدنا عبادہ بن صامت روایت کرتے ہیں کہ روئے زمین پر جو مسلمان بھی اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا مانگتا ہے تو یا تو اس کو وہ چیز مل جاتی ہے جو اس نے مانگی تھی یا اس سے کوئی مصیبت اور تکلیف ٹال دی جاتی ہے۔ جب تک کہ وہ کسی گناہ کے کام یا قطع رحمی کی دعا نہ مانگے۔ ❸

کسی دوسرے کے لیے دعا کرنے کی فضیلت:

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "**مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُوْا لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ**" کوئی مسلمان بندہ

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب العزم فی الدعاء وَلَا يَقُلْ إِنْ شِئْتَ ❷ صحیح/ الادب المفرد، ۷۱۰ ❸ صحیح/ جامع ترمذی

ایسا نہیں ہے جو اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے لیے دعا کرتا ہے تو [اس کے سر کے پاس ہی ایک موکّل (مقرر)] فرشتہ کہتا ہے۔ (آمین) اور یہ تجھے بھی ملے۔ ❶

ذکر کے لیے انگلیوں کے پورے یا تسبی وغیرہ کے دانے؟

دائیں ہاتھ کی انگلیوں کے پوروں پر اذکار کی تعداد شمار کرنا سنت ہے۔ اور اس کے علاوہ تسبی کے دانے، کنکریاں، چنے اور گٹھلیاں وغیرہ استعمال کرنا سنت کے بالکل خلاف ہے۔

☆ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: "رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ بِيَمِيْنِهِ" میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اپنے دائیں ہاتھ پر "سُبحان اللہ" کی گنتی کرتے تھے۔ ❷

☆ آپ ﷺ نے خواتین سے ارشاد فرمایا:

يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ: اعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ.

اے عورتوں کی جماعت! انگلیوں پر (تسبیح وتحمید کی) گنتی کیا کرو۔ یقیناً ان (انگلیوں سے قیامت کے دن) سے سوال کیا جائے گا اور یہ بلوائی جائیں گی۔ ❸

افسوس! کہ نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو مخاطب ہو کر تاکید کی مگر آج کل مردوں کی نسبت زیادہ تر عورتیں نبی ﷺ کے اس حکم کی خلاف ورزی کرتی ہیں۔

☆ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں حلقہ بنا کر بیٹھے ہوئے لوگوں کے پاس آئے جن کے ہاتھوں میں کنکریاں تھیں۔ ان میں سے ایک شخص کہتا کہ سو مرتبہ "اللہ اکبر" کہو اور وہ کنکریوں پر گن کر سو مرتبہ "اللہ اکبر" کہتے۔ پھر وہ کہتا کہ آپ سو مرتبہ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہو، سو مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ" کہو اور لوگ اسی طرح ہی کرتے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ "یہ میں کیا دیکھ رہا

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الذکر و الدعا ۲۷۳۲ (ترجمہ میں بریکٹ کے الفاظ صحیح مسلم کی ایک دوسری حدیث کا ترجمہ ہیں) ❷ صحیح / سنن ابی داؤد، کتاب الوتر، باب التسبیح بالحصی ۱۵۰۲
❸ حسن / سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی عقد التسبیح بالید ۳۴۸۶

ہوں؟ تم کیا کر رہے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اے ابوعبدالرحمان! ہم تو تکبیر، تسبیح اور تہلیل کنکریوں پر گن رہے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ اس طرح تو تم اپنے گناہ گنتے ہو۔ (یعنی اس کام سے توبہ کرو تو پھر) میں ضمانت دیتا ہوں کہ تمہاری کوئی نیکی ضائع نہیں ہوگی۔

اے امتِ محمد (ﷺ)! تم پر افسوس ہے کہ تم اتنی تیزی سے ہلاکت کی طرف لڑھک گئے ہو؟ ابھی تو تمہارے نبی ﷺ کے (شاگرد) یہ صحابہ رضی اللہ عنہم وافر تعداد میں موجود ہیں۔ یہ آپ ﷺ کے ملبوسات پڑے ہیں جو ابھی بوسیدہ بھی نہیں ہوئے۔ ابھی تو آپ ﷺ کے استعمال ہونے والے برتن بھی نہیں ٹوٹے!!!

اس اللہ کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کیا تم ایسے طریقے پر ہو جس میں ملت محمدیہ ﷺ سے بھی زیادہ ہدایت پائی جاتی ہے؟ یا تم گمراہی کا دروازہ کھول رہے ہو؟ وہ کہنے لگے کہ اے ابوعبدالرحمان! ہمارا ارادہ تو صرف بھلائی کرنے کا ہے۔ تو سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ وَكَمْ مِنْ مُرِيدٍ لِلْخَيْرِ لَنْ يُصِيبَهُ نیکی کا ارادہ کرنے والے کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو اس (نیکی) کو پا نہیں سکتے۔ ❶

مذکورہ بالا صحیح روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ اذکار کی گنتی کے لیے صرف دائیں ہاتھ کی انگلیوں کے پورے استعمال کرنا سنت ہے۔ جبکہ تسبی، گٹھلیاں، بنولیاں، منکے، دانے، موتی، دلکش تسبیاں ایک تو سنت کے خلاف ہیں دوسرا ریاکاری اور دکھلاوا بھی ہیں۔

کیا ہمیں سنت پر عمل کرنا ہی کافی نہیں؟ اللہ تعالیٰ نے ہمیں گنتی کے بغیر ہی لاکھوں نعمتوں سے نوازا ہے اور جبکہ صوفی صاحب گن گن کر، تول تول کر اور لوگوں کو دکھا دکھا کر اللہ کو اس کا ذکر دے رہا ہوتا ہے۔ بندہ اگر پڑھتا پڑھتا بھول جاتا ہے تو کوئی حرج نہیں یہ اس کی فطرت ہے لیکن وہ مالک الملک تو قطعاً نہیں بھولتا۔

اذکار کی تعداد کا تعین:

بعض اذکار کی تعداد، نبی ﷺ نے متعین فرمادی۔ مثلاً ایک مرتبہ، تین مرتبہ، سات مرتبہ،

❶ حسن / السلسلة الصحيحة۔ لمحدث الباني ٥/١٣، ١٤۔ سنن دارمی ١/٦٨، ٦٩ ح ٢١٠

دس مرتبہ، تینتیس مرتبہ، چونتیس مرتبہ، سو مرتبہ اور اس سے آگے لاتعداد مرتبہ۔ کوئی حد متعین نہیں کی۔ بغیر گنتی کے پڑھتے جائیں۔

افسوس کہ عاملوں اور صوفیوں نے اکیس، اکتالیس، لاکھ، سوا لاکھ اور دس لاکھ وغیرہ کے ہندسے متعین کر رکھے ہیں۔ جس سے ایک سادہ لوح شخص تسبی کی طرف رجوع کرتا ہے۔

یاد رہے کہ مسلمانوں کے ہاتھوں میں تلوار کی جگہ پر تسبی آئی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تلوار پکڑ کر میدانِ جہاد کا رخ کرتے تھے اور آج کل کے نادان تسبی پکڑ کر خانقاہ کا رخ کرتے ہیں۔

بندہ مومن کے دل میں سنت سے محبت اور بدعت سے نفرت ہونی چاہیے۔

تسبیح، تہلیل، تحمید اور تکبیر کی فضیلتیں:

☆ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے جلال میں سے جو تم ذکر کرتے ہو (وہ) تسبیح (یعنی سبحان اللہ)، تہلیل (یعنی لا الہ إلا اللہ) اور تحمید (یعنی الحمد للہ) ہے۔ یہ (کلمات) عرش کے گرد گھومتے ہیں۔ شہد کی مکھی کی طرح ان کی بھنبھناہٹ ہے۔ (اور اللہ کے سامنے) اپنے کہنے والے کا ذکر کرتے ہیں۔ کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ اس کے لیے (ایسے ہی) ہو یا (کوئی) ہمیشہ اس کا ذکر (اللہ کے سامنے) کرتا رہے۔ ❶

☆ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسراء و معراج کی رات میری ملاقات سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی تو انھوں نے کہا کہ اے محمد ﷺ! اپنی امت کو میری طرف سے سلام پہنچا دینا اور انہیں آگاہ کر دینا کہ جنت کی مٹی بہت اچھی ہے۔ اس کا پانی انتہائی میٹھا ہے اور اس کی زمین بالکل ہموار ہے اور سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ کے ساتھ اس میں شجر کاری کی جا سکتی ہے۔ ❷

☆ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ.

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان کلمات میں سے ایک کے بدلے میں جنت میں ایک درخت اگا دیا جاتا ہے۔ ❸

نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ چار کلمات بہت زیادہ پسندیدہ ہیں۔ ❹

---

❶ حسن / سنن ابن ماجہ حدیث ۳۸۰۹ ❷ حسن عندالبانی / سنن ترمذی ۳۴۶۲

❸. حسن/طبرانی ❹. صحیح مسلم: ۲۱۳۷

آپ ﷺ نے فرمایا کہ "یہ کلمات کہنا مجھ پر ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہیں جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔[1]

☆ کام کی سخت تھکاوٹ اور تکلیف پر نبی ﷺ نے اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو رات کے وقت سونے سے پہلے یہ وظیفہ بتایا۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ: تینتیس (۳۳) مرتبہ، الحمد للہ: تینتیس (۳۳) مرتبہ، اللّٰہ اکبر: چونتیس (۳۴) مرتبہ۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ وظیفہ کبھی نہیں چھوڑا۔ لوگوں نے کہا کہ جنگ صفین کی رات میں بھی نہیں چھوڑا تھا؟ تو انہوں نے کہا ہاں صفین کی رات میں بھی یہ وظیفہ میں نے پڑھا تھا۔[2]

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ باقیات صالحات یعنی باقی رہنے والے اعمال یہ ہیں:

"سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ"

اللہ پاک ہے اور تمام تعریف اللہ کے لیے ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے اور اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ کی مدد کے بغیر کسی چیز سے بچنے کی طاقت اور کچھ کرسکنے کی قوت نہیں ہے۔[3]



کلماتِ تسبیح والے اذکار و دعائیں

سُبْحَانَ اللّٰہِ:

☆ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی روزانہ ایک ہزار نیکیاں کمانے کی ہمت رکھتا ہے۔ مجلس میں سے ایک شخص نے کہا کہ ہم میں سے کیونکر کوئی ایک ہزار نیکی کما سکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سو مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰہِ" کہنے سے "فَتُکْتَبُ اَلْفُ حَسَنَۃٍ وَ تُحَطُّ عَنْہُ اَلْفُ خَطِیْئَۃٍ" ایک ہزار نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اس (شخص) سے ایک ہزار گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔[4]

---

[1] صحیح مسلم ۲۹۹۵ [2] صحیح مسلم، صحیح بخاری ۳۱۱۳

❸ صحیح / سنن النسائی، مسند احمد: ۱۳ ❹ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء: ۲۶۹۸

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح کو اور شام کو "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ" سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھے گا تو قیامت کے دن کوئی شخص اس سے بہتر کوئی عمل نہیں لے کر آئے گا۔ ہاں وہ شخص ہی لاسکتا ہے جس نے یہی (وظیفہ) اتنا ہی یا اس سے زیادہ مرتبہ پڑھا تھا۔ ❶

☆ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جو شخص "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ" دن میں سو مرتبہ پڑھے گا تو اس کے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ جتنے زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔ ❷

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے پھلکے ہیں، ترازو میں بہت بھاری ہیں، الرحمٰن کو بہت محبوب ہیں۔ وہ یہ ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ. ❸

☆ ام المومنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح سویرے ان کے پاس سے گزرے جس وقت آپ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھی تو اس وقت وہ اپنی جائے نماز پر تھیں۔ پھر آپ ﷺ چاشت کی نماز پڑھ کر واپس ہوئے تو وہ پھر بھی وہیں بیٹھی تھیں۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا کہ جب (صبح) سے میں تجھ کو چھوڑ کر گیا ہوں تم اسی (اذکار کے) حال میں رہیں؟ جویریہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جی ہاں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے بعد چار کلمے تین مرتبہ کہے اگر وہ تول دیے جائیں ان کلمات کے ساتھ جو تو نے آج صبح سے لے کر اب تک کہے ہیں تو وہ (چاروں) تیرے ان سب کلمات سے بھاری ہو جائیں گے۔ وہ یہ ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ، وَرِضٰی نَفْسِهٖ، وَزِنَةَ عَرْشِهٖ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ.

اللہ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ، اپنی مخلوق کی تعداد کے برابر، اس کے نفس کی رضا اور اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر"۔ ❹

---

❶ صحیح مسلم، ایضاً ۲۶۹۲ ❷ صحیح مسلم، ایضاً ۲۶۹۱ و صحیح بخاری ٦٤٠٥

❸ بخاری ٦٤٠٦ و مسلم: ٢٦٩٤ ❹ صحیح مسلم ٢٧٢٦

۳۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا.

اللہ کا شکر ہے کہ جس نے کھلایا، پلایا، اسے خوشگوار بنایا اور پھر اس کے لیے خارج ہونے کا راستہ بنایا۔ ❶

مصیبت زدہ کو دیکھ کر دعا پڑھنا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلاً'' تمام تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے بچایا جس میں تجھے مبتلا کر رکھا ہے اور اس نے مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت عطا کی۔ ❷

بستر پر آرام کرنے کی دعا: سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر جاتے تو فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَ اٰوَانَا. فَكَمْ مِّمَّنْ لَّا كَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِیَ.

شکر ہے اس اللہ کا، جس نے ہم کو کھلایا، پلایا اور ہمارے لیے کافی ہوا اور اس نے ہمیں ٹھکانا دیا۔ کتنے لوگ ایسے ہیں جن کے لیے نہ کوئی کافی ہے نہ کوئی ٹھکانا ہے۔ ❸

نیند سے بیدار ہونے کی دعا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَمَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ.

شکر ہے اس اللہ کا، جس نے ہم کو مار کر زندہ کیا اور اس کی طرف ہی اٹھ جانا ہے۔ ❹

خوشخبری سننے پر دعا:

رسول اللہ ﷺ کو اگر کوئی خوشخبری ملتی تو آپ ﷺ فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

سب تعریف اللہ ہی کے لیے جس کے نام کے باعث ہی نیک کام مکمل ہوتے ہیں۔ ❺

پریشان کن خبر سننے پر دعا:

آپ ﷺ پریشان کن معاملہ سامنے آنے پر فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ

ہر حال میں، سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہیں۔ ❻

---

❶ صحیح / سنن ابی داؤد: ۳۸۵۱ ❷ صحیح / سنن ترمذی ۳۴۳۱ ❸ صحیح مسلم ۲۷۱۳

❹ صحیح بخاری: ۶۳۱۲ ❺ صحیح / صحیح الجامع ۴/۲۰۱ ❻ ایضاً

کفارۂ مجلس کی دعا:

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا اور وہاں بہت لغو اور فضول باتیں کیں وہ اپنی اُس مجلس سے اٹھنے سے پہلے (یہ دعا) پڑھے تو اس سے جو خطائیں اس مجلس میں سرزد ہوئی تھیں وہ سب معاف کردی جاتی ہیں۔

"سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ.

اے اللہ! تو اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں۔ میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف ہی رجوع (توبہ) کرتا ہوں۔ [1]



کلماتِ تحمید والی دعائیں

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ سب سے افضل دعا "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" ہے۔ [2]

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اس بندے سے جو کھانا کھا کر اس کا شکر کرے یا پی کر اس کا شکر کرے۔ [3]

کھانا کھانے کے بعد کی دعائیں:

۱۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ.

تمام تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے یہ (کھانا) کھلایا اور میری کسی بھی طاقت اور کسی بھی قوت کے بغیر مجھے عطا کیا۔ [4]

۲۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَكًا فِیْهِ غَیْرَ مَكْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْهُ رَبَّنَا.

تمام تعریف اللہ کے لیے ہے۔ بہت زیادہ تعریف، پاکیزہ اور بابرکت، جس کو کافی نہ سمجھا گیا (کہ یہ آخری تعریف ہے) نہ ہی اسے وداع کیا گیا (کہ اب مزید کی ضرورت نہیں) اور اے ہمارے رب! نہ ہی اس سے بے پرواہی کی جاسکتی ہے۔ [5]

---

❶ صحیح / سنن الترمذی، ۳۴۳۳ ❷ صحیح / سنن الترمذی ۳۳۸۳ ❸ صحیح مسلم ۲۷۳٤

❹ صحیح / سنن الترمذی ۳٤۵۸ ❺ صحیح بخاری ۵٤۵۸

کلماتِ تہلیل کے اذکار

☆ سب سے افضل ذکر: "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" ہے۔ [1]

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دن میں سو (۱۰۰) مرتبہ یہ ذکر کیا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ. لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

نہیں کوئی معبود حقیقی مگر اللہ ہی۔ وہ اکیلا ہی ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اُسی کی بادشاہی ہے اور اس کی ہی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

فوائد: تو اس کے لیے۔ (۱) دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے۔ (۲) اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ (۳) سو گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔ (۴) اور اس سارے دن میں وہ شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔ (۵) اور کوئی شخص اس دن اس سے بڑا عمل نہیں لا سکے گا مگر وہ شخص (ہی لا سکتا ہے) جس نے اس کو (سو مرتبہ سے بھی) زیادہ پڑھا ہو گا۔ [2]

بخاری و مسلم کی ایک دوسری حدیث میں اس طرح بھی ہے کہ:

آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے یہ کلمات دس مرتبہ کہے تو اس کو اتنا ثواب ہو گا جیسے اس نے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلاموں کو آزاد کرایا۔ [3]

نوٹ: یہ وہ عظیم وظیفہ ہے جس سے مومن کے جسم میں ایسی زبردست روحانی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے کہ پھر کوئی شیطان و جن اس پر حملہ کرنے کی جسارت نہیں کر سکتا۔ بعض عاملین کسی آسیب زدہ (مجنون) پر جب جنات کو حاضر کرتے ہیں تو ان کی سرکشی پر یہی وظیفہ پڑھ کر شریر جن کو حصار میں قید کر لیتے ہیں۔ اگر وہ مریض سے دفع نہ ہو رہا ہو تو عامل اسی وظیفے کے ذریعے اس شیطان کو قتل کرنے اور جلانے کی قدرت رکھتا ہے۔

---

[1] صحیح/سنن ترمذی ۳۳۸۳ [2] صحیح بخاری ۶۴۰۳، صحیح مسلم: ۲۶۹۱

[3] صحیح بخاری ۶۴۰۴ و صحیح مسلم ۲۶۹۳

سختی اور مصیبت کے وقت کی دعا:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ.

نہیں کوئی معبود حقیقی مگر اللہ، جو عظمت والا اور بردبار ہے۔ نہیں کوئی معبودِ حقیقی مگر اللہ، جو آسمانوں وزمین کا رب ہے اورعرش عظیم کا رب ہے۔ ❶

☆ سخت ترین غم ومصیبت سے نجات پانے کے لیے ایک عظیم وظیفہ:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ.

نہیں کوئی معبود برحق مگر (اے اللہ) تو ہی۔ تو (ہر قسم کے عیب سے) پاک ہے۔ یقیناً میں ہی زیادتی کرنے والوں میں سے ہوں۔

سیدنا یونس علیہ السلام نے، سمندر کی تہوں میں چلی جانے والی مچھلی کے پیٹ میں سے بلا واسطہ اور بغیر کسی تمہید کے (یعنی ڈائریکٹ) ["فَنَادٰى فِي الظُّلُمَاتِ" تو اس نے اندھیروں کے اندر سے پکارا] تو اللہ تعالیٰ نے اسے بہت بڑی مصیبت سے نجات دی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا:

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ.

''تو ہم نے اس کی فریاد قبول کر لی اور اسے غم سے نجات دی''۔

اور اگلی بات کہہ کر اُمتِ محمدیہ ﷺ کو ایک رہنما اصول وکلیدی راہ بتا دی کہ:

وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِیْنَ.

اور اسی طرح (یعنی بغیر وسیلہ، بغیر واسطہ اور بغیر طفیل کے) ہم سب ایمان والوں کو (غموں سے) نجات دیتے ہیں۔ ❷

اس عظیم سبق سے عقیدۂ توحید مضبوط اور پختہ تر ہو کر سامنے آتا ہے جبکہ درویشوں اور صوفیوں کی قبروں سے مرادیں مانگنے والے اور انبیاء علیہم السلام صلحا، شہداء، فقہا اور علماء اولیاء وغیرھم کے واسطے دینے والے کلمہ گو مشرکین کے بیتِ عنکبوت کے سے نظریات اس سے پاش پاش ہو جاتے ہیں۔

---

❶ صحیح بخاری ❷ پارہ ۱۷، سورۃ الانبیاء، آیات ۸۷،۸۸

بارگاہِ الٰہی میں سوال کرنے کی دعائیں

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: إِذَا سَأَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ جب تو کچھ مانگے تو اللہ سے مانگ اور جب مدد طلب کرے تو اللہ سے مدد طلب کر۔ ❶

مہذب اصولوں کے لیے دعا:

(۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی.

اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور تونگری (یعنی مخلوق سے بے نیازی) کا سوال کرتا ہوں۔ ❷

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ رِزْقًا طَيِّبًا وَّعَمَلاً مُّتَقَبَّلاً.

اے اللہ! یقیناً میں تجھ سے نفع بخش علم، پاکیزہ رزق اور قابلِ قبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔ ❸

عفو و عافیت کے لیے دعا:

☆ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور رو پڑے پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے عفو (درگزر) اور عافیت کا سوال کرو۔ کیونکہ ایمان و یقین کے بعد کسی کو سب سے بڑی جو نعمت ملی ہے وہ عافیت (یعنی امن، سلامتی) ہے۔ ❹

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو چیزیں اللہ تعالیٰ سے مانگی جاتی ہیں۔ اللہ کے ہاں ان سب میں سے زیادہ پسندیدہ چیز ''عافیت'' ہے۔ ❺

☆ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِیْ دِيْنِیْ وَدُنْيَایَ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ. اَللّٰهُمَّ اسْتُرْعَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ. اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَيْنِ يَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ يَّمِيْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَ اَعُوْذُبِعَظْمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ.

اے اللہ! یقیناً میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عفو (معافی) اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔

اے اللہ! یقیناً میں اپنے دین میں، اپنی دنیا میں اپنے اہل میں اور اپنے مال میں معافی اور عافیت کا

❶ حسن/ جامع ترمذی: ۲۵۱٦ ❷ صحیح مسلم، ۲۷۲۱ ❸ حسن/ سنن ابن ماجه ۹۲۵
❹ صحیح / سنن الترمذی ۳۵۵۸ ❺ صحیح / سنن الترمذی

سوال تجھ سے کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے رازوں پر پردہ ڈال دے مجھے ڈروالی چیزوں سے امن دے۔ اے اللہ! تو میرے سامنے سے اور میرے پیچھے سے، میری دائیں طرف سے اور میری بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما اور میں تیری عظمت کے ساتھ پناہ کا طلب گار ہوں کہ ناگہانی طور پر نیچے سے ہلاک کر دیا جاؤں۔ ❶

اسمِ اعظم

☆ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو یہ کلمات کہتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ اس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اس اسم اعظم کے ذریعے سے مانگا ہے کہ جب بھی اس کے ذریعے (یعنی یہ پڑھ کر) سوال کیا جائے تو وہ عطا کر دیتا ہے اور (یہ پڑھ کر) جب دعا کی جاتی ہے تو وہ (اللہ) اس (دعا) کو قبول فرماتا ہے۔ (وہ کلمات یہ ہیں)

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِأَنِّيْ اَشْهَدُ أَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ .

الٰہی! یقیناً میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لیے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔ تو تنہا ہے اور بے نیاز ہے جس سے نہ کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر و ساجھی ہے۔ ❷

کلماتِ تعوّذ کی دعائیں

بندۂ مومن کو چاہیے کہ وہ کلماتِ تعوذ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی پناہ (حفاظت، دفاع، قلعہ بندی اور سکیورٹی) حاصل کرے۔

☆ حدیث قدسی ہے کہ:

وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَاُعِيْذَنَّهٗ اگر میرا بندہ مجھ سے کسی چیز کے متعلق پناہ مانگتا ہے تو میں اُسے ضرور پناہ دیتا ہوں۔ ❸

---

❶ صحیح / سنن ابن ماجہ ۳۸۷۱ ❷ صحیح / سنن ابی داؤد: ۱۴۹۳، سنن الترمذی: ۳۴۷۵

❸ صحیح بخاری

☆ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ.

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں مردود (راندے اور دھتکارے ہوئے) شیطان سے۔

۱۔ وسوسے اور دیگر شیطانی خیالات دور کرنے کے لیے یہ ایک بہترین دعا ہے۔ ❶

۲۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب تم گدھا ہنہنانے کی آواز سنو تو یہ (مذکور بالا) دعا پڑھو۔ یقیناً اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔ ❷

۳۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب تم رات کو کتوں کے بھونکنے (چیخیں) اور گدھے کے ہنہنانے کی آواز سنو تو ان سے اللہ کی پناہ مانگو۔ کیونکہ وہ ایسی چیزیں دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھ سکتے۔ ❸

۴۔ جب غصہ آئے تو اس وقت بھی یہ دعا پڑھو۔ (کیونکہ غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے)۔ ❹

شرک سے بچنے کی دعا:

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شرک، تم میں چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی ہوگا اور میں تمھیں ایک ایسی دعا بتاتا ہوں کہ اگر تم اسے پڑھتے رہے تو اللہ تعالیٰ تم سے چھوٹے اور بڑے شرک کو دور کر دے گا۔ تم یہ دعا پڑھنا: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ وَاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَالَا اَعْلَمُ اے اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں جانتے ہوئے تیرے ساتھ شرک کروں اور جو کام میں لاعلمی میں کرلوں اس پر تجھ سے معافی کا طلب گار ہوں۔ ❺

بُری تقدیر اور دشمنوں کے حسد سے بچنے کی دعا:

☆ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْكِ الشَّقَآءِ وَسُوْءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِo

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں سخت مشقت سے، بدبختی لاحق ہونے، بُرے فیصلے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے۔ ❻

---

❶ صحیح مسلم ۲۲۰۳ ❷ صحیح بخاری و صحیح مسلم سنن ابی داؤد ۵۱۰۵ ❸ صحیح/ سنن ابی داؤد ۵۱۰۳ ❹ صحیح / سنن ابن ماجه، سنن ابی داؤد صحیح بخاری ۶۱۱۵، صحیح مسلم ۲۶۱۰ ❺ صحیح/ احمد، الادب المفرد للبخاری، صحیح الجامع للالبانی ۳۷۳۱ ❻ صحیح بخاری، ۶۳۴۷

نعم وعافیت برقرار رکھنے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ.

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں نعمت کے زائل ہو جانے اور تیری عافیت کے منتقل ہو جانے سے، تیری گرفت کے اچانک آ جانے اور تیری ہر قسم کی ناراضی سے۔ ❶

☆ غم، بخل، بزدلی اور قرض سے نجات کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ.

اے اللہ! یقیناً میں تیری پناہ چاہتا ہوں پریشانی اور غم سے، عاجز ہو جانے اور کاہلی سے، بزدلی اور بخل سے، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے تسلط سے۔ ❷

☆ مفید علم، خشیت الٰہی، سیر چشمی پانے اور مستجاب الدعا بننے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ.

اے اللہ! میں چار چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

غیر مفید علم سے، انکساری نہ کرنے والے دل سے، غیر آسودہ نفس سے اور غیر مقبول دعا سے۔ ❸

☆ شیطانی خیالات سے بچنے کی دعا:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ.

میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں جو خوب سننے والا اور خوب جاننے والا ہے مردود شیطان سے اس کے وسوسے اور اس کے تکبر اور اس کے جادو سے۔ ❹

☆ شیطان کے شر سے محفوظ رہنے کی دعا:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ دعا پڑھے تو شیطان کہتا ہے کہ اس شخص کو آج کے دن مجھ سے محفوظ کر دیا گیا ہے۔

---

❶ صحیح مسلم، ٢٧٣٩ ❷ صحیح بخاری، حدیث ٦٣٦٩ ❸ صحیح / سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ، باب الاستعاذہ ❹ صحیح/ سنن ابی داؤد ٧٦٤

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں عظمت والے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اس کے عزت والے چہرے کے ساتھ اور اس کی قدیم بادشاہت کے ساتھ، شیطان مردود سے۔ ❶

☆ بداخلاقی وغیرہ سے بچاؤ کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ.

اے اللہ! یقیناً میں تیری پناہ مانگتا ہوں حق کی مخالفت کرنے سے، نفاق اور بُرے اخلاق سے۔ ❷

☆ بُری خواہشات اور بُری بیماریوں سے بچنے کی دُعا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ وَالْاَدْوَاءِ .

اے اللہ! میں بُرے اخلاق، بُرے اعمال، بُری خواہشات اور بُری بیماریوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ ❸

☆ بُرے ساتھ اور بُری ہمسائیگی سے پناہ:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ يَوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِيْ دَارِ الْمَقَامَةِ.

اے اللہ! میں اپنے گھر میں بُرے شب و روز، بُری گھڑی، بُرے ساتھی اور بُرے ہمسائے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ❹

☆ اعضاءِ بدن کے شر سے پناہ:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِيْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِيْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِيْ وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ .

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنی سماعت (سننے) کے شر سے، اپنی بصارت (نظر) کے شر سے، اپنی زبان کی شر سے اپنے دل کے شر سے اور اپنی منی کے شر سے۔ ❺

---

❶ صحیح / سنن ابی داؤد ❷ صحیح / سنن نسائی ❸ صحیح / سنن الترمذی ❹ صحیح / طبرانی

❺ صحیح / سنن ابی داؤد

☆ کنگالی اور ذلت سے پناہ:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْاُظْلَمَ.

اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں فقر سے، قلت سے، ذلت سے اور میں تجھ سے اس چیز سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ میں (کسی پر) ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔ ❶

☆ گھر سے نکلتے وقت پناہ مانگنا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْاُضَلَّ، اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ، اَوْاَظْلِمَ اَوْاُظْلَمَ اَوْاَجْهَلَ اَوْيُجْهَلَ عَلَیَّ.

اے اللہ! یقیناً میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ میں (راہِ ہدایت سے) بھٹک جاؤں یا کوئی مجھے گمراہ کردے یا میں (راہِ حق سے) پھسل جاؤں یا کوئی مجھے پھسلا دے یا میں کسی پر زیادتی کروں یا کوئی مجھ پر زیادتی کرے۔ مجھ سے کوئی جہالت والا کام ہو یا کوئی مجھ پر جہالت مسلط کرے۔ ❷

☆ بدعملی کے شر سے پناہ:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّمَا لَمْ اَعْمَلْ.

اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو میں نے کیا اور اس چیز کے شر سے جو میں نے نہیں کیا۔ ❸

☆ زندگی اور موت کے فتنوں سے پناہ مانگنا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.

اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کمزوری، سستی، بزدلی اور ٹھونس بڑھاپے سے۔ میں تجھ سے قبر کے عذاب سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔ اور میں تجھ سے زندگی اور موت کے فتنوں سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔ ❹

---

❶ صحیح / سنن ابی داؤد ❷ صحیح / سنن ابی داؤد ٥٠٩٤ ❸ صحیح / سنن ابی داؤد ❹ صحیح بخاری ٦٣٦٧

☆ نظر بد لگ جانے پر دعا پڑھنا:

اَعُوْذُ * بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّ هَامَّةٍ وَّ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ

میں اللہ کے پورے کلمات کی پناہ مانگتا ہوں۔ ہر شیطان، ہر موذی جانور اور ہر نظر والی آنکھ کے شر سے۔ ❶

☆ دشمن کو زیر کرنے کے لیے دُعا:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ.

اے اللہ! ہم ان کے مقابلے میں تجھے آگے کرتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ ❷

ایک عظیم دُعا:

رَبِّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ. رَبِّ اجْعَلْنِيْ شَاكِرًا لَّكَ ذَاكِرًا لَّكَ رَاهِبًا لَّكَ مِطْوَاعًا لَّكَ مُخْبِتًا اِلَيْكَ اَوَّاهًا مُّنِيْبًا. رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ وَاَجِبْ دَعْوَتِيْ وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ وَسَدِّدْ لِسَانِيْ وَاهْدِ قَلْبِيْ وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِيْ.

اے میرے رب! تو میری مدد کر اور میرے خلاف مدد نہ کر۔ مجھے غالب کر اور (کسی کو) مجھ پر غالب نہ کر، میرے لیے خفیہ تدبیر کر اور میرے خلاف خفیہ تدبیر نہ کر۔ مجھے ہدایت دے اور ہدایت میرے لیے آسان بنا دے اور مجھ پر ظلم کرنے والوں کے خلاف تو میری مدد کر۔ اے میرے رب جی! تو مجھے اپنا شکر گزار، اپنا ذکر کرنے والا، اپنے سے ڈرنے والا، اپنا حکم ماننے والا، اپنے سامنے گڑگڑانے والا اور اپنی طرف عاجزی سے رجوع کرنے والا بنا دے۔

اے میرے رب! میری توبہ قبول فرما اور میرے گناہ دھو ڈال، میری دعا قبول فرما اور میری

---

* اگر اپنے لیے پڑھنا ہے تو اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ الله ...... میں پناہ میں آتا ہوں۔ اور اگر کسی دوسرے کے لیے پڑھنا ہے تو "اُعِيْذُكَ بِكَلِمَاتِ اللهِ ...... میں تجھے پناہ میں دیتا ہوں ...... (محمد عبداللہ رفیق)

❶ صحیح بخاری: ۳۳۷۱ ❷ صحیح / مسند احمد، سنن ابی داؤد: ۱۵۳۷

دلیل ثابت رکھ، میری زبان سیدھی کر، میرے دل کو ہدایت سے نواز اور میرے سینے سے کینہ نکال دے۔ ❶

نقصان و تکلیف سے بچانے کی ضامن دعا:

☆ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص یہ دعا صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھے تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَافِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

اللہ کے نام کے ساتھ کہ جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ خوب سننے والا اور خوب جاننے والا ہے۔ ❷

سوتے وقت کے وظائف:

☆ جو شخص طہارت (باوضو ہونے) کی حالت میں رات گزارے تو اس کے جسم سے لگے ہوئے کپڑوں کے ساتھ ایک فرشتہ بھی رات گزارتا ہے اور بندہ جب بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے حق میں دعا کرتے ہوئے کہتا ہے:

اے اللہ! اپنے فلاں بندے کی مغفرت کر دے کیونکہ اس نے رات طہارت کی حالت میں گزاری ہے۔ ❸

☆ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو مسلمان رات کو ذکر و اذکار اور وضو کر کے سوتا ہے تو وہ رات کو بیدار ہونے پر دنیا و آخرت کی جو بھلائی بھی اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے وہ بھلائی اللہ تعالیٰ اسے عطا کر دیتا ہے۔ ❹

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم بستر پر پہنچو تو آیۃ الکرسی پڑھ لو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک محافظ (فرشتہ) مقرر ہو جائے گا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب بھی نہیں آ سکے گا۔ ❺

---

❶ صحیح / سنن ترمذی ٣٥٥١، سنن ابن ماجه، سنن ابی داؤد ❷ حسن صحیح / سنن ترمذی ٣٣٨٨ ❸ صحیح / ابن حبان ❹ صحیح / سنن ابی داؤد ٥٠٤٢ ❺ صحیح بخاری ٦١٣/٤

☆ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات رات کو پڑھ لیتا ہے تو یہ اس کو کافی ہو جاتی ہیں۔ ❶

☆ نبی ﷺ نے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا کہ رات سوتے وقت ''سورۃ الکافرون'' پڑھ لیا کرو۔ کیونکہ یہ شرک سے براءت ہے۔ ❷ بعض روایات میں یہ آپ ﷺ کا عمل بھی بتایا گیا ہے۔

☆ آپ ﷺ رات کو سوتے وقت سورۃ الاخلاص اور **مُعَوِّذَتَین** (سورۃ الفلق، سورۃ الناس) پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں پر پھونکتے اور پھر انہیں پورے جسم پر مل لیتے۔ پہلے سر، چہرے اور پھر جسم کے اگلے حصے پر ہاتھ پھیرتے اس کے بعد جہاں تک آپ ﷺ کے ہاتھ پہنچتے، آپ ﷺ تین مرتبہ اس طرح کرتے۔ ❸

☆ سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر کا وظیفہ کر کے سونا (دیکھیں پیچھے ''تسبیح تہلیل، تحمید اور تکبیر کی فضیلتیں'' کے بیان میں)

☆ بستر پر آرام کرنے کی دعا (دیکھیں پیچھے ''کلمات تحمید والی دعائیں'' کے بیان میں)

☆ جب رسول اللہ ﷺ سونے کا ارادہ کرتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے ''**بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اَمُوْتُ وَاَحْيَا**'' اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ مرتا اور زندہ ہوتا ہوں۔ ❹

---

❶ صحیح بخاری ٤٠٠٨، صحیح مسلم: ٢٥٥-٨٠٧ ❷ صحیح / مسند احمد ٤٥٦/٥ و سنن ابی داؤد ٥٠٥٥، جامع ترمذی ٣٤٠٣ ❸ صحیح بخاری حدیث ٥٠١٧ ❹ صحیح / سنن ابی دائود ٥٠٤٥، صحیح ترمذی ١٤٣/٣

دعاءِ نور

سُبحَان اللہ! رحمتِ دو عالم ﷺ کی زبانِ مقدسہ و مطہرہ و مصدقہ و منزّہ و مذکیہ و مبارکہ سے کس قدر خوبصورت، شیریں، پُر رحمت اور بابرکت دعائیہ کلمات ظہور پذیر ہوئے جیسے نور کی ڈلیاں، پھولوں کی کلیاں اور موتیوں کی لڑیاں ہیں۔ دنیا کا کوئی شخص ایسے فصیح و بلیغ، آسان فہم، خوبصورت اور جامع کلمات ادا نہیں کرسکتا۔

فجر کی نماز کو جاتے ہوئے یہ دعا پڑھنا سنت ہے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّ عَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَّ عَنْ يَّسَارِيْ نُوْرًا وَّ فَوْقِيْ نُوْرًا وَّ تَحْتِيْ نُوْرًا وَّ اَمَامِيْ نُوْرًا وَّ خَلْفِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا [وَّ فِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا] وَّ عَصَبِيْ نُوْرًا وَّ لَحْمِي نُوْرًا وَّ دَمِيْ نُوْرًا وَّ شَعْرِيْ نُوْرًا وَّ بَشَرِي نُوْرًا [وَّ اجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا وَّ اَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ نُوْرًا]

اے اللہ! میرے دل میں نور کردے اور میرے دیکھنے میں نور کردے، میرے سننے میں نور کردے۔ میری دائیں طرف نور اور میری بائیں طرف نور کردے۔ میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور کردے اور میرے لیے نور ہی نور کردے۔ میری زبان میں بھی نور کردے۔ میرے پٹھے نورانی کردے، میرا گوشت نورانی، میرا خون نورانی، میرے بال نورانی، میرا بدن نورانی کردے، میرے نفس میں نور کردے اور مجھے بہت ہی زیادہ نور بخش دے۔ اے اللہ مجھے نور عطا فرما۔ [1]

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الدعوات، باب الدعاء من الليل حديث ٦٣١٦، صحيح مسلم۔ كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة النبی ﷺ و دعاء بالليل حديث ٧٦٣۔ مسلم کی ایک روایت میں ان الفاظ کو سجدہ میں پڑھنے کا بھی ذکر ہے۔ بریکٹ کے اندر والے الفاظ صرف صحیح مسلم میں ہیں۔ مندرجہ بالا دعا مختلف روایات کا مجموعہ ہے۔

قرض کی ادائیگی کے لیے دعا:

☆ نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اگر تم پر کسی بڑے پہاڑ جتنا بھی قرض ہوتو (اس دعا کی برکت سے) اللہ تعالیٰ (تیری مدد کر کے) اس کو اتار دے گا۔

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ.

اے اللہ! تو مجھے اپنے حرام کی بجائے حلال پر کفایت بخش دے اور اپنے فضل وکرم کے ساتھ اپنے ماسوا سے مجھے بے نیاز کر دے۔ ❶

ایک نایاب وظیفہ:

☆ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص یہ دعا صبح وشام تین مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ پر واجب ہو جاتا ہے کہ اس شخص کو قیامت کے دن خوش کر دے۔

رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا

میں اللہ کو رب ماننے اور اسلام کو دین ماننے اور محمد ﷺ کو نبی ماننے پر راضی ہوں۔ ❷

اسی دعا کے متعلق ایک دوسری حدیث میں اس طرح آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے صبح کو یہ دعا پڑھی، فَاَنَا الزَّعِیْمُ لَآخُذَنَّ بِیَدِہٖ حَتّٰی اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ تو میں اس شخص کا ضامن ہوں اور میں اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں لے جاؤں گا۔ ❸



قرآنی دعاؤں کے حوالہ جات

۱۔	مصیبت اور صدمے کے وقت کی دعا	(البقرہ:۱۵۶)
۲۔	دنیا اور آخرت کی بھلائی کے لیے دعا	(البقرہ:۲۰۱)
۳۔	عفو ومغفرت کی دعا	(البقرہ:۸۶،۸۵)

❶ حسن/ جامع ترمذی ۳۵۶۳ ❷ حسن عند علامہ ابن باز / مسند احمد ❸ صحیح/طبرانی، صحیح الترغیب والترہیب ۶۵۷

۴۔ شب بیداری کی دعا (آل عمران ۱۹۱تا۱۹۴)

۵۔ دشمن کے شر سے محفوظ رہنے کی دعا (آل عمران:۱۷۵)

۶۔ سیدنا زکریا علیہ السلام کی نیک اولاد مانگنے کی دعا (آل عمران:۳۸)

۷۔ اولاد اور بیوی کی اصلاح کے لیے دعا (الفرقان:۷۴)

۸۔ حق کی فتح کے لیے دُعا (الاعراف:۸۹)

۹۔ اپنے بھائی کے لیے دُعا (الاعراف:۱۵۱)

۱۰۔ اہل جنت کا وظیفہ (یونس۸۵،۸۶)

۱۱۔ سواری کے وقت کی دعا (المؤمنون۲۸،۲۹)

۱۲۔ ظالموں سے دور رہنے کی دعا (المومنون:۹۴)

۱۳۔ اہل جنت کے لیے دُعا (فاطر:۳۴،۳۵)

۱۴۔ بیماری کی حالت میں وظیفہ (الانبیاء:۸۳)

۱۵۔ ہجرت کے وقت کی دعا (الصّٰفّٰت:۱۰۰)

۱۶۔ چالیس سال کے بعد کی دُعا (الاحقاف:۱۵)

۱۷۔ عورتوں کے فتنے سے حفاظت کے لیے وظیفہ (یوسف۳۳،۳۴)

۱۸۔ ماں باپ کے لیے دُعا (بنی اسرائیل:۲۴)

۱۹۔ اہل ایمان کے لیے مغفرت اور دلوں سے کینہ دور کرنے کی دعا (الحشر:۱۰)

۲۰۔ قیامت کے دن مومنین کی دُعا (مومنون:۲۸)

مستند الاسماء الحسنیٰ ٭

(اللہ تعالیٰ کے اچھے اچھے نام)

قرآن مجید میں ہے:

☆ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى.

اللہ وہی ہے، نہیں کوئی معبودِ برحق مگر وہی، اس کے اچھے اچھے نام ہیں۔ ❶

☆ وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا.

اللہ کے نام بہت اچھے اچھے ہیں۔ تم اس کو ان (ناموں) سے پکارو۔ ❷

☆ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى.

(اے پیغمبر ﷺ) کہہ دیجیے کہ اللہ کو ''اللہ'' کہہ کر پکارو یا ''الرحمٰن'' کہہ کر، تم جس نام سے بھی پکارو تمام اچھے نام اُسی کے ہیں۔ ❸

☆ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّ تِسْعِيْنَ اِسْمًا. مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ. وَاللّٰهُ وِتْرٌ وَيُحِبُّ الْوِتْرَ'' بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے (99) نام ہیں۔ جس نے انہیں حفظ کیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور اللہ ایک ہے اور ایک کو پسند کرتا ہے۔ ❹

اللہ تعالیٰ کے ننانوے (۹۹) نام بالترتیب حروف تہجی مع حوالہ جات درج ذیل ہیں:

۱: اَللّٰهُ، اس کا اطلاق ذاتِ باری تعالیٰ پر ہی ہوتا ہے۔ یہ بعض اوقات (جملوں میں) مبتدا بن کر آتا ہے اور اپنے ناموں کی خبر دیتا ہے۔ مثلاً (وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ) اور اللہ غفور رحیم ہے ❺ (وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ) اور اللہ عزیز (زبردست) حکیم ہے ❻ اور اللہ کی طرف اس کے نام منسوب کیے جاتے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے (وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى) اور اللہ کے لیے اسماء حسنیٰ ہیں۔ ❼

٭ از ماہنامہ ''الحدیث'' نمبر ۲۰ ص ۳۰، بقلم حافظ زبیر علیزئی حفظہ اللہ

❶ طٰہٰ: ۸ ❷ الاعراف: ۱۸۰ ❸ بنی اسرائیل: ۱۱۰ ❹ صحیح مسلم ۲۶۷۷، صحیح بخاری ۲۷۳۶، ۶۴۱۰، ۷۳۹۲ ❺ البقرۃ: ۱۲۸ ❻ البقرۃ: ۲۲۸ ❼ الاعراف: ۱۸۰

اور اللہ کا ارشاد ہے کہ (لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى) اسی کے لیے اسماء حسنیٰ ہیں۔ ❶

۲: اَلْاٰخِرُ اس کی دلیل آیت (هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ) ہے، وہی اول اور وہی آخر ہے۔ ❷

۳: اَلْاَحَدُ، اس کی دلیل یہ ہے (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) کہہ دو، وہ اللہ ایک ہے۔ ❸

۴: اَلْاَعْلٰى، اس کی دلیل یہ ہے (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) اپنے اعلیٰ رب کی تسبیح بیان کر۔ ❹

۵: اَلْاَكْرَمُ، اس کی دلیل یہ ہے (اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ) پڑھ اور تیرا رب اکرم (سب سے زیادہ کرم کرنے والا) ہے۔ ❺

۶: اَلْاِلٰهُ، اس کی دلیل ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ (وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ) اور اللہ نے فرمایا: دو اِلٰہ نہ بناؤ، وہ تو صرف ایک اِلٰہ (معبود برحق) ہے، پس صرف مجھ ہی سے ڈرو۔ ❻

۷: اَلْاَوَّلُ، اس کی دلیل یہ آیت کہ (هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ) وہی اوّل * اور وہی آخر ہے۔ ❼

۸: اَلْبَارِئُ، اس کی دلیل یہ ہے (هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ) وہی اللہ خالق، باری (پیدا کرنے والا، اور) مصور ہے۔ ❽

۹: اَلْبَاطِنُ، اس کی دلیل یہ ہے (هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ) وہی اول، آخر، ظاہر، باطن ہے۔ ❾

۱۰: اَلْبَرُّ، اس کی دلیل یہ ہے (اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ) بے شک وہی بَرّ (بڑا محسن اور) رحیم (انتہائی مہربان) ہے۔ ❿

۱۱: اَلْبَصِيْرُ، اس کی دلیل یہ ہے (لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ) اس (اللہ) کی مثل کوئی چیز نہیں ہے اور وہی سمیع (سننے والا) بصیر (دیکھنے والا) ہے۔ ⓫

---

* الاوّل سے مراد ''اللہ تعالیٰ'' ہے۔ دیکھیے صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۷۱۳۔ بعض لوگ ''الاوّل'' سے مراد نبی ﷺ لیتے ہیں۔ لیکن اس کی کوئی دلیل قرآن وسنت سے ثابت نہیں ہے۔

❶ طه: ۸ ❷ الحدید: ۳ ❸ الاخلاص: ۱ ❹ الاعلیٰ: ۱ ❺ العلق: ۳ ❻ النحل: ۵۱ ❼ الحدید: ۳
❽ الحشر: ۲۴ ❾ الحدید: ۳ ❿ الطور: ۲۸ ⓫ الشوریٰ: ۱۱

۱۲: اَلتَّوَّابُ، اس کی دلیل یہ ہے کہ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اور میں خوب توبہ قبول کرنے والا رحیم ہوں۔ ❶

۱۳: اَلْجَبَّارُ، اس کی دلیل یہ ہے (هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ) اللہ وہی ذات ہے جس کے علاوہ دوسرا کوئی الٰہ (معبود برحق) نہیں، وہی الملک (بادشاہ)، القدوس، السلام، المومن، المھیمن (نگہبان ومحافظ)، الجبار (اور) المتکبر ہے۔ ❷

۱۴: اَلْجَمِیْلُ، اس کی دلیل یہ حدیث ہے "اِنَّ اللّٰهَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ" بے شک اللہ جمیل (خوبصورت) ہے، جمال (خوبصورتی) کو پسند کرتا ہے۔ ❸

۱۵: اَلْحَافِظُ، اس کی دلیل یہ آیت ہے (فَاللّٰهُ خَیْرٌ حٰفِظًا ص وَّ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ) پس اللہ بہترین حافظ (نگہبان) ہے اور وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ ❹

۱۶: اَلْحَسِیْبُ، اس کی دلیل یہ ہے (وَكَفٰی بِاللّٰهِ حَسِیْبًا) اور اللہ حساب لینے والا کافی ہے۔ ❺

۱۷: اَلْحَفِیْظُ، اس کی دلیل یہ ہے (اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ) بے شک میرا رب ہر چیز پر حفیظ (حفاظت ونگہبانی کرنے والا) ہے۔ ❻

۱۸: اَلْحَقُّ، اس کی دلیل یہ ہے (ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ) یہ اس لیے کہ بے شک اللہ ہی حق ہے اور یہ (مشرکین) اُس (اللہ) کے سوا جس کو پکارتے ہیں وہ باطل ہے۔ ❼

۱۹: اَلْحَكَمُ، اس کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں آیا ہے کہ "اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ وَاِلَیْهِ الْحُكْمُ" بے شک اللہ ہی حَکَم (فیصلہ کرنے والا) اور اسی کی طرف فیصلہ لے جایا جاتا ہے۔ ❽

۲۰: اَلْحَكِیْمُ، اس کی دلیل یہ آیت (سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے، سب اللہ کی تسبیح بیان کرتے

---

❶ البقرۃ: ١٦٠ ❷ الحشر: ٢٣ ❸ صحیح مسلم: ١٤٧ ❹ یوسف: ٦٤ ❺ النساء: ٦ ❻ ھود: ٥٧
❼ الحج: ٦٢ ❽ سنن ابی داؤد: ٤٩٥٥، اسنادہ حسن

ہیں اور وہی عزیز (زبردست اور) حکیم (حکمت والا) ہے۔ ❶

۲۱: اَلْحَلِیْمُ، اس کی دلیل یہ ہے (وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ) اور اللہ غفور حلیم (بردبار) ہے۔ ❷

۲۲: اَلْحَمِیْدُ، اس کی دلیل یہ ہے (وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ) اور وہی (اللہ) ولی (مددگار) حمید (حمد والا) ہے۔ ❸

۲۳: اَلْحَیُّ، اس کی دلیل یہ ہے (هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ) وہی الحی (زندہ جاوید) ہے، اس کے سوا کوئی الہ نہیں، پس اس کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے اس کو پکارو۔ ❹

۲۴: اَلْحَیِیُّ، اس کی دلیل حدیث ہے کہ "ان اللہ عزوجل حیی ستیر یحب الحیاء والستر" بے شک اللہ حَیِّی (حیا کرنے والا اور) ستر (پردہ ڈالنے والا) ہے۔ وہ حیا اور (دوسروں کے عیبوں پر) پردہ ڈالنے کو پسند کرتا ہے۔ ❺

۲۵: اَلْخَالِقُ، اس کی دلیل یہ آیت ہے کہ (هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ) ❻

۲۶: اَلْخَبِیْرُ، اس کی دلیل یہ ہے (قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ) اس (رسول) نے کہا: مجھے علیم (و) خبیر (خبر رکھنے والا ہے) نے خبر دی ہے۔ ❼

۲۷: اَلْخَلَّاقُ، اس کی دلیل یہ ہے (اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ) بے شک تیرا رب ہی خلّاق (بہترین پیدا کرنے والا) علیم ہے۔ ❽

۲۸: الدَّیَّانُ، اس کی دلیل، رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے کہ: "اللہ بندوں یا انسانوں کو (دوبارہ زندہ کر کے) اکٹھا کرے گا، لوگ ننگے، بغیر ختنہ کیے اور بہم ہوں گے (راوی کہتے ہیں کہ) ہم نے پوچھا: بہم کسے کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جن کے ساتھ کوئی چیز نہ ہو، پھر ایسی آواز سے اپنے بندوں کو پکارے گا جس آواز کو دور اور قریب والے ایک جیسا

---

❶ الحشر: ۲۴ ❷ البقرہ: ۲۲۵ ❸ الشوریٰ: ۲۸ ❹ المومن: ۶۵ ❺ سنن ابی داؤد: ۴۰۱۲ وغیرہ واسنادہ حسن ❻ دیکھیے فقرہ: ۸ ❼ التحریم: ۳ ❽ الحجر: ۸۶

سنیں گے: میں الملک ہوں، میں الدیّان ہوں......الخ[1]

۲۹: اَلرَّبُّ، اس کی دلیل یہ آیت ہے (سَلٰمٌ قف قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ) سلامتی ہو، یہ ربّ رحیم کا قول ہے۔[2]

۳۰: اَلرَّحْمٰنُ، اس کی دلیل یہ ہے (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ o الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) سب تعریف اللہ کے لیے ہیں جو رب العالمین ہے، رحمٰن (رحم کرنے والا) رحیم ہے۔[3]

۳۱: اَلرَّحِیْمُ، اس کی دلیل یہ ہے (وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ) اور تمہارا الٰہ (معبود برحق) ایک الٰہ ہے، اس کے سوا دوسرا کوئی الٰہ نہیں، وہی رحمٰن (و) رحیم ہے۔[4]

۳۲: اَلرَّزَّاقُ، اس کی دلیل یہ ہے (اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ) بے شک اللہ ہی رزاق (بہت رزق دینے والا) قوت والا، متین (مضبوط و طاقتور) ہے۔[5]

۳۳: اَلرَّفِیْقُ، اس کی دلیل حدیث ہے "إنّ الله رفيق يحبّ الرفق" بے شک اللہ رفیق (مہربان دوست) ہے، نرمی کو پسند کرتا ہے۔[6]

۳۴: اَلرَّقِیْبُ، اس کی دلیل یہ آیت ہے "وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ رَّقِیْبًا" اور اللہ ہر چیز پر رقیب (نگہبان و محافظ) ہے۔[7]

۳۵: اَلرَّءُوْفُ، اس کی دلیل یہ ہے "اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ" بے شک تمہارا رب رؤف (انتہائی مہربان اور) رحیم ہے۔[8]

۳۶: اَلسُّبُّوْحُ، اس کی دلیل یہ حدیث ہے کہ "سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ" سبوح (ہر برائی اور عیب سے بالکل پاک اور برتر) قدوس ہے، ملائکہ اور روح کا رب ہے۔[9]

---

❶. اسے حاکم نے المستدرک میں دو جگہ روایت کیا ہے ۲/۴۳۸، ۴/۵۷۴۔ حاکم اور ذہبی نے صحیح اور حافظ (ابن حجر) نے فتح الباری میں (۱/۱۷۴) اور البانی نے صحیح الادب المفرد (۷۴۶) میں حسن کہا ہے۔ ❷. یٰسین: ۵۸

❸. الفاتحه: ۲،۱ ❹. البقره: ۱۶۳ ❺. الذاريات: ۵۸ ❻. صحيح بخاری: ۶۹۲۷ و صحيح مسلم: ۲۵۹۳ ❼. الاحزاب: ۵۲ ❽. النحل: ۴۷ ❾. صحيح مسلم: ۴۸۷

۳۷: اَلسَّتِیْرُ، اس کی دلیل اسم الحیی کے تحت گزر چکی ہے، فقرہ ۲۴۔

۳۸: اَلسَّلَامُ، دلیل یہ ہے "هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ" دیکھیے فقرہ:۱۳

۳۹: اَلسَّمِیْعُ، اس کی دلیل یہ ہے "وَاللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ" اور اللہ تمہاری گفتگو سن رہا تھا، بے شک اللہ سمیع (سب سننے والا) بصیر ہے۔ ❶

۴۰: اَلسَّیِّدُ، اس کی دلیل میں ہے "اَلسَّیِّدُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی" السید (سردار) اللہ تبارک وتعالیٰ ہے۔ ❷

۴۱: اَلشَّافِیُ، اس کی دلیل حدیث ہے "اشف أنت الشافي لا شافي إلا أنت" شفا دے تو (ہی) شافی (شفا دینے والا) ہے، تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔ ❸

۴۲: اَلشَّاكِرُ، اس کی دلیل یہ آیت ہے "وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِیْمًا" اور اللہ شاکر (قدر دان) علیم ہے۔ ❹

۴۳: اَلشَّكُوْرُ، دلیل یہ ہے "اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ" بے شک ہمارا رب ضرور غفور شکور (بہت قدر دان) ہے۔ ❺

۴۴: اَلشَّهِیْدُ، اس کی دلیل یہ ہے "اَوَلَمْ یَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ" کیا آپ کے رب کے لیے یہ کافی نہیں کہ وہ ہر چیز پر شہید (گواہ) ہے۔ ❻

۴۵: اَلصَّمَدُ، دلیل یہ ہے "اَللّٰهُ الصَّمَدُ" اللہ صمد (بے نیاز) ہے۔ ❼

۴۶: اَلطَّیِّبُ، اس کی دلیل حدیث ہے کہ "إن الله طيب ولا يقبل الا طيبا" بے شک اللہ طیب (پاک) ہے اور وہ صرف طیب ہی قبول کرتا ہے۔ ❽

۴۷: اَلظَّاهِرُ، اس کی دلیل کے لیے دیکھیے فقرہ:۹

---

❶. المجادلة: ۱❷. سنن ابی داؤد: ۴۸۰۶ و اسناده صحیح❸. صحیح بخاری: ۵۷۴۲ و صحیح مسلم: ۲۱۹۱❹. النساء: ۱۴۷❺. فاطر: ۳۴❻. حم السجدة: ۵۳❼. الاخلاص: ۲
❽. صحیح مسلم: ۱۰۱۵

۴۸: اَلْعَزِیْزُ، اس کی دلیل یہ ہے "یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ" آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اُسی کی تسبیح کرتا ہے اور وہ عزیز (زبردست) حکیم ہے۔ ❶

۴۹: اَلْعَظِیْمُ، اس کی دلیل یہ ہے "وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ" اور ان کی حفاظت اُسے نہیں تھکاتی اور وہ العلی العظیم ہے۔ ❷

۵۰: اَلْعَفُوُّ، دلیل یہ ہے "وَ اِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ" اور بے شک یہ لوگ منکر اور جھوٹی بات کہتے ہیں اور بے شک اللہ عفو (معاف کرنے والا) غفور ہے۔ ❸

۵۱: اَلْعَلِیْمُ، دلیل یہ ہے "وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ" اور اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور وہ علیم (سب سے زیادہ علم والا) حکیم ہے۔ ❹

۵۲: اَلْعَلِیُّ، دلیل یہ ہے "اِنَّهٗ عَلِیٌّ حَكِیْمٌ" بے شک وہ علی (بہت بلند) حکیم ہے۔ ❺

۵۳: اَلْغَالِبُ، دلیل یہ ہے "وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ" اور اللہ اپنے امر (حکم) پر غالب ہے، لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ ❻

۵۴: اَلْغَفَّارُ، اس کی دلیل یہ ہے "فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا" پس میں نے کہا: اپنے رب سے استغفار کرو (گناہوں کی معافی مانگو) بے شک وہ غفار (بہت زیادہ گناہ معاف فرمانے والا) ہے۔ ❼

۵۵: اَلْغَفُوْرُ، دلیل یہ ہے "اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ" بے شک اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے، بے شک وہ غفور (بہت زیادہ گناہ معاف فرمانے والا) رحیم ہے۔ ❽

۵۶: اَلْغَنِیُّ، دلیل یہ ہے "وَاللّٰهُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ" اور اللہ غنی ہے اور تم فقیر

---

❶ الحشر: ۲٤ ❷ البقرة: ۲۵۵ ❸ المجادلة: ۲ ❹ التحريم: ۲ ❺ الشورى: ۵۱ ❻ يوسف: ۲۱
❼ نوح: ۱۰ ❽ الزمر: ۵۳

(محتاج) ہو۔ ❶

۵۷: اَلْفَتَّاحُ، دلیل یہ ہے "قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ۚ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ" کہہ دو، ہمارا رب ہمیں اکٹھا کرے گا، پھر حق کے ساتھ ہمارے درمیان فیصلہ کر دے گا اور وہی فتاح (رحمت و رزق کے بہت زیادہ دروازے کھولنے والا، فیصلہ کرنے والا) ہے۔ ❷

۵۸: اَلْقَادِرُ، دلیل یہ ہے "قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ" کہہ دو، وہ (اللہ) قادر ہے کہ تم پر تمہارے اوپر (آسمان) سے یا تمہارے نیچے (زمین) سے عذاب بھیج دے۔ ❸

۵۹: اَلْقَاهِرُ، دلیل یہ ہے "وَ هُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ۚ وَ هُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ" اور وہی اپنے بندوں پر قاہر (غالب) ہے اور وہی حکیم خبیر ہے۔ ❹

۶۰: اَلْقُدُّوْسُ، دلیل یہ ہے "يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ" اللہ ہی کی تسبیح بیان کرتا ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے (وہی) مَلِک (بادشاہ) قدوس (عیوب و نقائص سے پاک و منزہ) حکیم ہے۔ ❺

۶۱: اَلْقَدِيْرُ، اس کی دلیل یہ ہے کہ "تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۫ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" برکتوں والی ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں ملک (بادشاہی) ہے اور وہ ہر چیز پر قدیر ہے۔ ❻

۶۲: اَلْقَرِيْبُ، دلیل یہ ہے "وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ" اور جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں پوچھتے ہیں تو (بتا دیں) بے شک میں قریب ہوں۔ ❼

۶۳: اَلْقَهَّارُ، دلیل یہ ہے "وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ" اور وہ (سب) ایک اللہ قہار (سب پر قاہر و غالب) کے سامنے کھڑے ہو جائیں گے۔ ❽

---

❶ محمد: ۳۸ ❷ سبا: ۲٦ ❸ الانعام: ٦٥ ❹ الانعام: ۱۸ ❺ الجمعة: ۱ ❻ الملك: ۱
❼ البقرة: ۱۸٦ اور حدیث میں ہے۔۔۔ اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا قَرِيْبًا (بخاری و مسلم) مکمل حدیث دیکھیں اس کتاب کا بیان "ذکر بالجہر اور مروجہ درود" کے تحت۔ ❽ ابراهيم: ٤۸

٦٤: اَلْقَوِیُّ، دلیل یہ ہے "یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاۗءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ" وہ جسے چاہتا ہے رزق دیتا ہے اور وہی القوی (سب سے زیادہ قوت والا) عزیز ہے۔ ❶

٦٥: اَلْقَیُّوْمُ، دلیل یہ ہے "اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں وہی الحی (زندہ جاوید) القیوم (بذات خود قائم ودائم اور ہر چیز پر محافظ ونگران) ہے۔ ❷

٦٦: اَلْكَبِیْرُ، دلیل یہ ہے "ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ" یہ اس لیے کہ بے شک اللہ ہی حق ہے اور یہ (مشرکین) اُس (اللہ) کے سوا جس کو پکارتے ہیں وہ باطل ہے اور بے شک اللہ ہی العلی الکبیر (سب سے بڑا) ہے۔ ❸

٦٧: اَلْكَرِیْمُ، دلیل یہ ہے "یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ" اے انسان! تجھے اپنے کریم (کرموں والے) رب کے بارے میں کس چیز نے دھوکے میں ڈال دیا ہے۔ ❹

٦٨: اَلْكَفِیْلُ، دلیل یہ آیت ہے "وَلَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْكِیْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَیْكُمْ كَفِیْلًا" اور مضبوط قسمیں کھانے کے بعد انہیں نہ توڑو اور (حال یہ ہے کہ) تم نے اللہ کو اپنے اوپر کفیل (کفالت کرنے والا، ضامن) بنا (یعنی تسلیم) کر رکھا ہے۔ ❺

٦٩: اَللَّطِیْفُ، دلیل یہ ہے "اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَ هُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ" کیا وہ نہیں جانتا جس نے پیدا کیا ہے؟ اور وہی لطیف (تمام اسرار سے واقف، باریک بین) خبیر ہے۔ ❻

٧٠: اَلْمُبِیْنُ، دلیل یہ ہے "یَوْمَىِٕذٍ یُّوَفِّیْهِمُ اللّٰهُ دِیْنَهُمُ الْحَقَّ وَیَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ" اس دن اللہ انہیں اُن کے دین حق کا پورا بدلہ دے گا اور وہ جان لیں گے کہ بے شک اللہ ہی حق مبین (واضح کرنے والا) ہے۔ ❼

٧١: اَلْمُتَعَالِ، دلیل یہ ہے "عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِیْرُ الْمُتَعَالِ" غیب وظاہر کا جاننے والا، کبیر اور متعال (بہت بلند) ہے۔ ❽

❶. الشوریٰ: ١٩ ❷. البقرة: ٢٥٥ ❸. الحج: ٦٢ ❹. الانفطار: ٦ ❺. النحل: ٩١ ❻. الملك: ١٤
❼. النور: ٢٥ ❽. الرعد: ٩

۷۲: اَلْمُتَكَبِّرُ، دلیل یہ ہے "هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ" (دیکھیے فقرہ:۱۳)

۷۳: اَلْمَتِيْنُ، دلیل یہ ہے "اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ" (دیکھیے فقرہ:۳۲)

۷۴: اَلْمُجِيْبُ، دلیل یہ ہے "اِنَّ رَبِّیْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ" بے شک میرا رب قریب مجیب ہے۔ ❶

۷۵: اَلْمَجِيْدُ، دلیل یہ ہے "رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ" اے اہلِ بیت! تم پر اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں، بے شک وہ (اللہ) حمید مجید (بزرگی والا) ہے۔ ❷

۷۶: اَلْمُحْسِنُ، اس کی دلیل حدیث ہے کہ "اِنَّ اللّٰهَ مُحْسِنٌ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ" بے شک اللہ محسن (احسان کرنے والا) ہے وہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ ❸

۷۷: اَلْمُحِيْطُ، دلیل یہ ہے "اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِيْطٌ" خبردار، بے شک وہ (اللہ) ہر چیز کو محیط (گھیرے ہوئے) ہے۔ ❹

۷۸: اَلْمُصَوِّرُ، دلیل یہ ہے "هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ" دیکھیے فقرہ:۸

۷۹: اَلْمُعْطِیْ، دلیل یہ حدیث ہے "والله المُعطی وأنا القاسم" اللہ ہی دینے والا ہے اور میں صرف تقسیم کرنے والا ہوں۔ ❺

۸۰: اَلْمُقْتَدِرُ، دلیل یہ آیت ہے "وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ مُّقْتَدِرًا" اور اللہ ہر چیز پر مقتدر اچھی طرح (قدرت رکھنے والا) ہے۔ ❻

---

❶. هود: ٦١ ❷. هود: ٧٣ ❸. الديات لا بن ابی عاصم، ص ٥٦ والكامل لا بن عدى ٢١٤٥/٦ و اخبار اصبهان لا بی نعيم ٢/ ١١٣، اس کی سند حسن هے جیسا که شیخ البانی نے سلسلة الصحيحة: ٤٧٠ میں ذکر کیا هے نیز دیکھیے صحيح الجامع الصغير: ١٨١٩، ١٨٢٠)، (و مصنف عبد الرزاق ٤٩١/٤ ح ٨٦٠٣ و سنده حسن، عبد الرزاق صرح بالسماع عند الطبرانی فی الكبير ٧/ ٧١٢١، وردی البيهقی ٢٨٠/٩ بلفظ: "إن الله محسان" وسنده صحيح / مترجم ❹. حم السجدة: ٥٤ ❺. صحيح بخاری: ٣١١٦ ❻. الكهف: ٤٥

۸۱: اَلْمُقَدِّمُ، دلیل یہ حدیث ہے "اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ" تو ہی مقدم (آگے لانے والا) اور تو ہی مؤخر (پیچھے ہٹانے والا) ہے۔❶

۸۲: اَلْمُقِیْتُ، دلیل یہ آیت "وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا" اور اللہ ہر چیز پر مُقیت (ہر جاندار کو رزق اور خوراک عطا کرنے والا ہے)۔❷

۸۳: اَلْمَلِكُ، دلیل یہ آیت ہے "هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ" (دیکھیے فقرہ:۱۳)

۸۴: اَلْمَلِيْكُ، دلیل یہ ہے کہ "فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ" وہ ملیک (بادشاہ) مقتدر کے پاس سچی بیٹھک میں (بیٹھے) ہوں گے۔❸

۸۵: اَلْمَنَّانُ، دلیل حدیث ہے کہ "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ" اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تیرے لیے ہی (ہر قسم) کی حمد ہے، تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں، تو المنان (بہت زیادہ احسان کرنے والا) ہے۔❹

۸۶: اَلْمُهَيْمِنُ، دلیل کے لیے دیکھیے فقرہ:۱۳

۸۷: اَلْمُؤَخِّرُ، دلیل کے لیے دیکھیے فقرہ:۸۱

۸۸: اَلْمَوْلٰى، ارشاد باری تعالیٰ ہے "نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ" بہترین مولیٰ (کارساز) اور بہترین مددگار (اللہ) ہے۔❺

۸۹: اَلْمُؤْمِنُ، دیکھیے فقرہ:۱۳

۹۰: اَلنَّصِيْرُ، دلیل یہ آیت ہے "وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَّ كَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا" اللہ دوست کافی ہے اور اللہ مددگار کافی ہے۔❻

۹۱: اَلْهَادِيْ، دلیل یہ ہے "وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّ نَصِيْرًا" اور تیرا رب ہدایت دینے والا اور بہت مدد کرنے والا کافی ہے۔❼

۹۲: اَلْوَاحِدُ، دلیل یہ ہے "قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّ هُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ" کہہ دو، اللہ ہر چیز کا خالق ہے اور وہی الواحد (اکیلا) قہار ہے۔❽

۹۳: اَلْوَارِثُ، دلیل یہ ہے "وَ اِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوَارِثُوْنَ" اور بے

❶ صحیح بخاری: ۱۱۲۰ و صحیح مسلم: ۷۷۱ ❷ النساء: ۸۵ ❸ القمر: ۵۵ ❹ سنن ابی داؤد: ۱۴۹۵ و اسنادہ حسن ❺ الانفال: ۴۰ ❻ النساء: ۴۵ ❼ الفرقان: ۳۱ ❽ الرعد: ۱۶

شک ہم زندہ کرتے ہیں اور مارتے ہیں اور ہم ہی وارث ہیں۔ ❶

۹۴: اَلْوَاسِعُ، دلیل یہ ہے "وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ" اور مشرق اور مغرب اللہ ہی کے ہیں، پس تم جس طرف منہ پھیرو تو وہاں اللہ کا وجہ (چہرہ) ہے، بے شک اللہ واسع (وسعتوں والا) علیم ہے۔ ❷

۹۵: اَلْوِتْرُ، اس کی دلیل حدیث ہے کہ "اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ" بے شک اللہ وتر (ایک) ہے، وتر کو پسند کرتا ہے۔ ❸

۹۶: اَلْوَدُوْدُ، دلیل یہ ہے "اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَ يُعِيْدُ ۝ وَ هُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ" بے شک وہی (اللہ) ابتدا کرتا ہے اور لوٹاتا ہے اور وہی غفور ودود (محبت کرنے والا) ہے۔ ❹

۹۷: اَلْوَكِيْلُ، دلیل یہ ہے "فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ" پس اس نے ان کو ایمان میں زیادہ کر دیا اور انہوں نے کہا: ہمارے لیے ہمارا رب کافی ہے اور وہ بہترین الوکیل (رزق و معاش کا کفیل) ہے۔ ❺

۹۸: اَلْوَلِيُّ، دلیل یہ ہے "فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَ هُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى" پس اللہ ہی الولی (مددگار، دوست) ہے اور وہی مردوں کو زندہ کرتا ہے۔ ❻

۹۹: اَلْوَهَّابُ، دلیل یہ آیت ہے کہ "رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ" اے ہمارے رب، ہمارے دلوں کو ہدایت دینے کے بعد ٹیڑھا نہ کرنا، اور اپنی طرف سے ہمیں رحمت عطا فرما، بے شک تو الوہاب (بہت زیادہ عطا فرمانے والا) ہے۔ ❼



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ وَلِيِّ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَدْخِلْنِيْ صُفُوْفَ الْاَنبِيَاءِ وَاَلْحِقْنِيْ بِالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَاغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِاَسَاتِذَتِيْ وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنَ.

آمین یا ربّ العلمین

ابو عامر سیف اللہ

۷ جون ۲۰۰۸ء

---

❶. الحجر: ۲۳ ❷. البقرة: ۱۱۵ ❸. صحيح بخاري: ٦٤١٠ و صحيح مسلم: ٢٦٧٧
❹. البروج: ۱۳، ۱٤ ❺. آل عمران: ۱۷۳ ❻. الشورى: ۹ ❼. آل عمران: ۸

مؤلف کے رشحاتِ قلم سے

(زیرِ طبع)

(۱) حیاتِ جاوِداں

انسان اور اس کی سلامتی کے لیے عناصرِ اربعہ کا نسخہ کیمیا۔ سورۃ العصر کی روشنی میں

(۲) فلسفۂ رزق

☆ انسان، اس کا رزق اور اس کے روزی رساں کے متعلق تفصیل

☆ انفرادی و اجتماعی معیشت کا انبساط و انقباض

☆ زمین پر رزق کی بہتات کے باوجود تنگی کی وجوہات

☆ معاشی بدحالی و خوشحالی اور پیمانہ قدرت

اور اس کے علاوہ دیگر معاشی مسائل کے متعلق ایک اطمینان بخش تحریر۔

(۳) طب، سائنس اور قرآن

(۴) ملت ابراہیم خلیل اللہ و محمد رسول اللہ ﷺ



نماز ہی وہ عملِ عظیم ہے جو اسلام کے تمام عقائد و اعمال کا جامع ترین نمونہ ہے۔ کس طرح سینکڑوں ہزاروں منتشر افراد مختلف مقاموں، مختلف جہتوں، مختلف شکلوں اور مختلف لباسوں میں آتے ہیں، لیکن یکا یک صدائے تکبیر سب کے انتشار کو ایک کامل اتحادی جسم میں تبدیل کر دیتی ہے۔ یہاں تک کہ ہزاروں اجزاء کا یہ منتشر مواد بالکل ایک جسم کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ سب کے وجود ایک ہی صف میں جڑے ہوئے سب کے کاندھے ایک دوسرے سے ملے ہوئے سب کے قدم ایک ہی سیدھ میں، سب کے چہرے ایک ہی جانب، قیام کی حالت ہے تو سب جسم واحد کی طرح کھڑے ہیں، جھکاؤ ہے تو تمام صفیں بیک وقت جھکی ہوئی ہیں۔ ظاہر کے ساتھ باطن بھی یکسر متحد و ممزوج، سب کے دل ایک ہی کی یاد میں محو، سب کی زبانیں ایک ہی کے ذکر میں مترنم، پھر دیکھو، سب کے آگے صرف ایک ہی وجود امام کا نظر آتا ہے۔ جس کے اختیار میں جماعت کے تمام اعمال و افعال کی باگ ہوتی ہے۔ جب چاہے سب کو جھکا دے، جب چاہے سب کو اٹھا دے۔

مولانا ابوالکلام آزادؒ